

موظا امام محمدؑ

تَالِيفُ

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ نور الحسن چشتی

فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

مبشی : علامہ افتخار احمد بسم

ضیاء الہدیٰ آن پبلی کیشنز

لاہور • کراچی • پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	موطا امام محمد
تالیف	حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	علامہ نور الحسن چشتی، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ
زیر اہتمام	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
سال اشاعت	جولائی 2006ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z 72
قیمت	225/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

واتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:- 042-7238010

9۔ انکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:- 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست مضامین

عرض ناشر	13	حالت حیض میں آدمی کا عورت کے پاس جانا اور
مقدمہ	15	مباشرت کرنا
ابواب الصلوٰۃ	25	مرد و زن کی شرمگاہوں کے مل جانے پر غسل
نماز کے اوقات	25	کیا سو جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
وضو کی ابتداء	25	عورت دورانِ نیند وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
وضو میں ہاتھ دھونا	28	مستحاضہ کا بیان
پانی سے استنجاء کرنا	28	عورت زرد یا نیلہ پانی دیکھے
شرمگاہ کے چھونے سے وضو کا حکم	29	حالت حیض میں عورت مرد کے بعض اعضاء دھو
آگ سے پکی ہوئی اشیاء کے کھالینے پر وضو کرنا	32	سکتی ہے
مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	34	عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل یا وضو
نکسیر کی وجہ سے وضو کرنا	34	کر سکتا ہے
بچہ کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے دھونا	36	بلی کے جھوٹے سے وضو کرنا
مذی کی وجہ سے وضو کرنا	37	اذان اور تحویب کا بیان
اس پانی سے وضو کرنے کا حکم جس سے درندے پی لیں	38	نماز کے لئے جانا اور مساجد کی فضیلت
سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرنا	39	اقامت کے دوران نماز پڑھنا
موزوں پر مسح کرنا	40	صفیں برابر رکھنا
عمامہ اور اوڑھنی پر مسح کرنا	42	افتتاح صلوٰۃ
جنابت کی وجہ سے غسل کرنا	43	امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرنا
رات کے وقت آدمی کو جنابت لاحق ہونا	43	آدمی نماز میں مسبوق ہو
جمعہ کے دن غسل کرنا	44	جو آدمی فرائض کی ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھتا
دونوں عیدوں کے روز غسل کرنا	47	ہے
مٹی کے ساتھ تیمم کرنا	47	نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور اس کے
		اختیار کی مقدار

104	اختیار کیا جائے؟	74	نماز میں آمین کہنا
104	نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنا	74	نماز میں بھول جانا
	جمعہ کا وقت اور اس کیلئے خوشبو اور تیل لگانے کا	77	نماز میں کنکریوں سے کھینا اور برابر کرنا
105	استحباب	78	نماز میں تشہد
	نماز جمعہ میں قرأت کرنا (دوران خطبہ) خاموش	80	سجدہ میں سنت طریقہ
106	رہنے کا استحباب	81	نماز میں بیٹھنا
107	عیدین کی نماز اور خطبہ کا حکم	82	بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز
108	نماز عیدین سے قبل یا بعد میں نوافل ادا کرنا	83	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا
108	عیدین کی نماز میں قرأت کرنا	85	نماز تہجد کا بیان
109	عیدین کی نماز میں تکبیر کہنا	87	نماز میں وضو ٹوٹ جانا
109	ماہ رمضان میں قیام کرنا اور اس کی فضیلت	88	قرآن پاک کی فضیلت اور ذکر الہی کا مستحب ہونا
114	نماز فجر میں قنوت	89	نماز پڑھتے ہوئے جو آدمی سلام کا جواب دیتا ہے
	نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور فجر کی دو	89	جماعت کی صورت میں دو آدمیوں کا نماز پڑھنا
115	سنتیں پڑھنے کا حکم	90	بکریوں کے بازوؤں میں نماز پڑھنا
116	نماز میں لمبی قرأت کرنا اور مختصر قرأت کا مستحب ہونا	91	سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنا
117	مغرب کی نماز دن کے گویا وتر ہیں	92	سخت گرمی میں نماز پڑھنا
117	نماز وتر	93	آدمی نماز بھول جائے اور نماز کا وقت ختم ہو جائے
118	سواری پر وتر پڑھنا	94	بارش کی رات نماز ادا کرنا اور اس کی فضیلت
119	وتر میں تاخیر کرنا	95	سفر میں نماز قصر کا بیان
120	وتر میں سلام پھیلانا	96	جو مسافر شہر میں داخل ہو تو کب وہ مکمل نماز پڑھے گا
121	قرآن پاک میں مقامات سجدہ	97	سفر کے دوران نماز میں قرأت کرنا
122	نماز کے سامنے سے گزرتا	98	سفر اور بارش میں دو نمازیں جمع کرنا
124	مسجد میں داخل ہونے پر نفل پڑھنے کا استحباب	99	سفر میں سواری پر نماز پڑھنا
124	نماز کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا	102	آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اسے قضا نماز یاد آ جائے
125	بے ہوش آدمی کی نماز	103	آدمی فرض نماز گھر میں پڑھے اور پھر جماعت پالے
126	مریض کی نماز		کھانا حاضر ہو اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو کس کو

140	ممانعت	126	مسجد میں تھوکنے کی کراہت
140	جنازہ کیلئے کھڑے ہو جانا	126	جنبی اور حائضہ کے پسینے والا کپڑا
140	میت پر جنازہ پڑھنا اور دعا کرنا	127	تحویل قبلہ کا حکم اور بیت المقدس کے قبلہ کی تشخیص
142	مسجد کے اندر نماز جنازہ پڑھنا	127	جنبی یا بے وضو آدمی کا نماز پڑھنا
	جو آدمی میت کو اٹھائے یا خوشبو لگائے یا اس کو غسل دے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے	128	آدمی کا صف سے دور رکوع کرنا اور رکوع میں قرأت کرنا
142	وہ آدمی جو نماز جنازہ کو پالے اور وہ بے وضو ہو	129	آدمی اگر کوئی چیز اٹھا کر نماز پڑھے
143	دفن کے بعد میت پر جنازہ پڑھنا		آدمی کے نماز پڑھنے کے دوران عورت اس کے سامنے سوئے یا کھڑی ہو جائے
144	کیا میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے	130	نماز خوف
	قبر کو مسجد بنانا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور ٹیک لگانا	130	دوران نماز دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا
145	کیک لگانا	131	نماز میں نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا
146	کتاب الزکوٰۃ	132	نماز استسقاء
146	مال کی زکوٰۃ	133	آدمی نماز پڑھے اور پھر نماز پڑھنے والی جگہ پر بیٹھا رہے
146	جن اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے		فرض نماز کے بعد نوافل ادا کرنا
147	مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟	134	جنبی اور بے وضو آدمی کا قرآن پاک کو چھونا
148	قرض لئے ہوئے مال پر زکوٰۃ	134	مرد اور عورت کے کپڑوں پر ناپاک جگہ سے گندگی کا لگنا اور اس کی کراہیت
149	زیور کی زکوٰۃ	135	جہاد کی فضیلت
149	عشر کا بیان		شہادت کی موت کا بیان
150	جزیہ کا بیان	135	ابواب الجنائز
151	غلاموں، عام گھوڑوں اور ترکی گھوڑوں میں زکوٰۃ	136	بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا۔
152	کان اور دفن شدہ خزانہ پر زکوٰۃ	136	میت کو کفن پہنانا
153	گائے کی زکوٰۃ	138	جنازہ اٹھانا اور اس کے ساتھ پیدل چلنا
153	کنز کا بیان	138	میت کے ساتھ آگ لے جانے اور دھونی کی
154	صدقہ کس کے لئے حلال ہے	138	
154	صدقہ فطر کا بیان	139	
155	زیتون کی زکوٰۃ		

173	تکبیر کو کب موقوف کیا جائے گا	155	ابواب الصیام
175	تکبیر پکڑاؤ بلند کہنا	155	چاند کو کچھ کر روزہ رکھنا اور افطار کرنا
175	حج اور عمرہ کو ملانا (حج قرآن)	156	روزہ دار کے لئے کھانا کب حرام ہوتا ہے
179	مقیم اپنی ہدی بھیج دے	156	جس نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ افطار کیا
	قربانی کے جانور کے گلے میں تھادہ ڈالنا اور	157	دورانِ جنابت رمضان المبارک میں اگر صبح ہو جائے
180	اشعار کرنا	160	روزہ دار کا یوسہ لینا
181	احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانا	161	روزہ دار کا پچھنے لگوانا
182	ہدی پٹنے سے عاجز آجائے یا کوئی بدنت نہ رمانے	162	روزہ دار کا ارادہ کرتے کرنا یا اس کو قے آجانا
	آدنی بدنت پاک کر لے جائے اور اس پر مجبوراً سوار	162	سفر میں روزہ رکھنا
185	ہوتا پڑے	163	کیا رمضان کے قضاء و روزے متفرق رکھے جائیں
186	محرم کا جوں وغیرہ مارنا یا بال اکھاڑنا	164	نفل روزہ رکھ کر افطاری کرنا
187	محرم کا پچھنے لگوانا	164	روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا
187	محرم کا اپنا منڈھانہ پلینا		شام ہو جانے کے خیال سے شام سے قبل ہی روزہ
188	محرم کو دھوسکتا ہے اور غسل کر سکتا ہے	165	افطار کر لینا
190	محرم کے لئے لباس پہننا مکروہ ہے	166	صوم وصال رکھنا
	جانوروں میں سے کون کون سے جانور مارنے کی	166	یوم عرفہ کا روزہ
191	محرم کو اجازت ہے	167	وہ ایام جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے
192	جس آدنی کا حج فوت ہو جائے	168	رات کے وقت روزہ کی نیت کرنا
193	محرم کا اپنی سواری سے جوں یا لکھ ٹھکانا	168	ہمیشہ روزے رکھنا
194	محرم کا بیٹنی یا قیسی باندھنا	168	یوم عاشورہ کا روزہ
194	محرم کا اپنا جسم کھلانا	169	لیلیۃ القدر
194	محرم کا علاج کرنا	169	احکام کفایہ
196	نماز عصر اور فجر کے بعد طواف کرنا	171	کتاب الحج
	غیر محرم کا ذبح کیا ہوا یا افطار کیا ہوا محرم کھائے یا نہ		احرام باندھنے کے مقامات
197	کھائے	172	بعد از نماز اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھنا
	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا پھر حج کے بغیر گھر واپس	173	تکبیر کہنا

217	عمرات سے واپسی	199	لوٹ آنا
217	واہی محسر	200	ماہ رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت
217	مزدلفہ میں نماز ادا کرنا	200	حتیج پر ہدی کا واجب ہونا
	وہ کام جو حاجی کے لئے جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد	201	طواف بیت اللہ میں بدل کرنا
218	حرام ہیں	201	کیا کسی اور غیر مکی پر حج یا عمرہ کرنے پر رٹل واجب ہے
219	رمی جمار کس جگہ سے ہونی چاہئے؟		عمرہ کرنے والے مرد و زن دونوں پر قربانی اور قصر
	عذر یا بغیر عذر کے رمی جمار میں تاخیر کرنا اور اس کی	202	واجب ہے
220	کراہت	203	احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا
220	سوار ہو کر رمی جمار کرنا		حلق کروانے کی فضیلت اور جتنے ہال چھوئے کرنا
	رمی جمار کرتے وقت کیا کہے؟ آیا وہ دونوں محروم	203	جائز ہیں
221	کے پاس ٹھہرے		عورت حج یا عمرہ کرنے مکہ مکرمہ آئے اور آنے سے
221	زوال سے پہلے یا بعد میں رمی جمار کرنا	204	قبل یا بعد میں حائضہ ہو جائے
	جمرہ عقبہ کے پیچھے مٹی میں رات گزارنا اور اس کی		حج میں عورت کا طواف زیارت سے قبل حائضہ
221	کراہت	207	ہو جانا
222	قربانی سے پہلے قربانی کرنا		حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اور احرام باندھنے
223	شکار کی جزاء	208	سے قبل بچے کی ولادت یا حیض آنا
223	بیاری کی وجہ سے طلق کروانے کا کفارہ	208	حج میں مستحاضہ کا حکم
224	مزدلفہ سے کزدروگوں کا پہلے ہی کوچ کرنا		مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور داخلہ سے قبل غسل
224	قربانی والے جانور کو جھول پہنا تا	209	کا مستحب ہونا
225	محصر (حج و عمرہ سے جسے روک دیا گیا ہو)	210	صفاء اور مردہ کے درمیان سعی کرنا
226	محرم کی ٹھفین	211	سوار ہو کر یا پیدل چل کر بیت اللہ کا طواف کرنا
226	مزدلفہ کی رات عمرات میں ٹھہرنا	212	رکن یمانی کا استلام
	کبلی روانگی میں سورج غروب ہو جائے اور وہ مٹی	214	خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا اور اس میں داخل ہونا
226	میں ہی ہو	214	مرحوم یا کسی بڑے بوڑھے کی طرف سے حج کرنا
227	آدمی روانہ ہو لیکن طلق نہ کروائے	216	آٹھویں تاریخ کو نسی میں نماز ادا کرنا
	طواف اقصیٰ سے قبل عرفہ میں اپنی بیوی سے	216	مقام عمرات میں نویں تاریخ کو غسل کرنا

241	مہر مقرر کئے بغیر نکاح کرنا	227	جماع کرنا
242	دورانِ عدت عورت کا نکاح کرنا	228	احرام باندھنے میں جلدی کرنا
245	عزل	228	حج اور عمرہ سے واپس آنا
247	کتاب الطلاق	229	صدر (رجوع کرنا)
247	سنت طلاق		عورت کا احرام کھولنے کے بعد قصر کرنے سے قبل سنگھڑی کرنا
248	آزاد عورت کی طلاق جو غلام کے نکاح میں ہو	229	محبس میں اترنا
250	مطلقہ اور بیوہ کیلئے غیر کے گھر میں دورانِ عدت جانا	230	طواف بیت اللہ کے لئے مکہ سے احرام باندھنا
250	طلاق دینے کا اختیار	230	محرم کا پچھلے لگوانا
250	مہر کی کمی بیشی کے باوجود عورت کا اپنے خاوند سے طلاق کرنا	231	اختیار لے کر مکہ میں داخل ہونا
252	خلع کرنا	232	کتاب النکاح
252	خلع سے کتنی طلاقیں ہوتی ہیں	232	متعدد بیویوں میں ایام کی تقسیم
253	طلاق کو نکاح کے ساتھ مشروط کرنا	233	مہر کی کم از کم مقدار
254	مطلقہ عورت کا دوسرے خاوند کے بعد پہلے خاوند سے نکاح	233	نکاح میں عورت اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا کرنے کی ممانعت
254	بیوی یا کسی دوسرے شخص کو طلاق کا اختیار دے دینا	234	اپنے مسلمان بھائی کے کئے ہوئے رشتہ پر مصحفی کا پیغام بھیجنا
257	اپنی منکوحہ کو طلاق کے بعد خرید لینا	234	شیبہ کا اختیار نکاح
257	غلام کی منکوحہ لونڈی کو آزاد کرنا	235	چار بیویوں کی موجودگی میں مزید نکاح کی خواہش
258	مریض کی طلاق	236	مہر کب واجب ہوتا ہے؟
259	حاملہ کا مطلقہ یا بیوہ ہو جانا	236	نکاح شغار (دوسرا نکاح)
259	ایلاء کا بیان	237	خفیہ نکاح
261	جماع سے قبل عورت کو تنہا طلاقیں دینا	237	ماں، بیٹی، باپ، بہنوں کو ملک بھینٹ میں جمع کرنا
262	مطلقہ عورت کا دوسرا خاوند جماع سے قبل طلاق دے دے	239	نکاح کے بعد کسی وجہ سے ہم بستری نہ کر سکتا
262	عدت پوری ہونے سے پہلے عورت کا ستر کرنا	240	باکرہ عورت سے نکاح کی اجازت لینا
263	حد کا بیان	240	بغیر ولی کے نکاح

296	ماں کو ذبح کرنا ہی جہنم (پیٹ والا) کا ذبح کرنا ہے	268	دو بیویوں میں سے ایک کو فضیلت دینا
297	کھڑی کا کھانا	269	باب اللعان
297	عربی نصاریٰ کا ذبح	270	طلاق میں متحد دینا
298	جو جانور پتھر سے مارا جائے	270	دورانِ عدت عورت کا زیب و زینت کرنا
298	بکری کے مرنے سے پہلے ذبح کرنا		موت یا طلاق کی عدت گزرنے سے قبل عورت کا اپنے گھر سے شغل ہونا
	آدی گوشت خریدے اور اسے پختہ نہ ہو کہ یہ ذبح	271	
299	کیا ہوا ہے یا نہیں	274	ام ولد کی عدت
300	تربیت یافتہ کئے کا شکار	275	حلیہ، بریہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ
300	باب الحقیقہ	275	بچے کے نسب میں شک
301	دیت (خون بہا) کا بیان	276	عورت اپنے خاوند سے پہلے مسلمان ہو جائے
302	ہونٹوں کی دیت	276	عدت گزر جانا
302	قلعہ کی دیت	279	مظہر رجوع کو ایک یا دو محض آنے کے بعد خون نہ آنے
303	قلعہ خطا کی دیت	281	مسحاقہ کی عدت
304	دانتوں کی دیت	281	رضاعت کا بیان
	زخمی کر دینے سے دانت سیاہ ہو جائے اور آنکھ باقی رہے اس کی دیت	287	کتاب الضحایا
304		287	قربانی کے لئے جو جانور جائز ہوتا ہے
305	کئی آدمیوں کا ایک آدمی کو قتل کر دینا	288	کمرہ قربانی کا بیان
306	خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے کی دیت کا وارث ہونا	289	قربانی کا گوشت
306	زخم اور ان میں لازم ہونے والی دیت	290	عید کا وہ کی طرف جانے سے قبل قربانی کرنا
307	جہنم (پیٹ کے بچہ) کی دیت	291	ایک قربانی میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا
307	چہرہ اور سر میں موصوفہ زخم کا بیان	292	باب الذبائح
308	کنواں کھودتے ہوئے مرنے والے کی دیت	293	شکار اور درندوں وغیرہ کی کراہیت کا بیان
309	خطا قتل کرنے والے کے عاقل کا مظلوم نہ ہونا	294	گوہ کا کھانا
321	قسام کا بیان		وہ پھل جس کو سمندر پھینک دے اور مردہ حیوانی
312	چوری کی سزا اور اپنے آقا کا مال چرائنا	295	پھل وغیرہ کا حکم
313	پھل یا غیر محفوظ چیز کو چرائنا	296	وہ پھل جو پانی میں مر جائے

343	کتاب الایمان والہدور	قطع یہ لازم ہو جانے اور امام کے پاس مقدمے
343	قسم کا کم سے کم کفارہ	315 جانے کے بعد مال چور کو پسہ کر دینا
345	کعبہ شریف تک پیدل جانے کی قسم کھانا	316 جتنی مقدار پر قطع یہ لازم ہوتی ہے
347	اپنے اوپر پیدل چلنا لازم کر لینا لیکن پورا کرنے	317 ہاتھ پاؤں کٹنا چور بھر چوری کرے
346	سے عاجز رہنا	319 بھاگا ہوا غلام چوری کرے
347	قسم میں استثناء کرنا	319 اچھے کا بیان
348	آدنی فوت ہو جائے اور اس پر نذر لازم ہو	320 زنا کی حدود
348	مکناہ کی قسم اٹھانا یا نذر ماننا	322 رجم کا بیان
349	غیر اللہ کی قسم کھانا	322 زنا کا اقرار کرنا
350	کعبے کے دروازے پر اپنا مال قربان کرنے کی نذر ماننا	326 جبراً زنا کرنا
350	بیمین الملو	327 زنا اور شراب میں غلاموں کی سزا
351	کتاب الیومع فی التجارۃ والسلم	328 اشارہ وغیرہ سے تہمت لگانا
351	بیع مرابا	329 شراب پینے کی حد
352	پھل بچے سے پہلے فروخت کرنا	330 بدبودار شہداء اور جوار کی شراب وغیرہ کا پینا
353	استثناء کر کے پھل فروخت کرنا	330 شراب کی حرمت اور مکروہ مشروبات
353	خنگ بھجور تر بھجور کے عوض فروخت کرنا	332 دو چیزوں کی علی علی شراب
354	غذہ کو قبضہ سے قلعی فروخت کر دینا	332 کدو اور روغنی برتن میں شراب بنانا
355	ادھار فروخت کرنا لیکن نقد ادائیگی پر قیمت کم کر دینا	333 فیض طلاہ کا بیان
356	گندم کے بدلے جو خریدنا	334 کتاب الفوائض
357	غذا ادھار فروخت کر کے کوئی اور چیز خریدنا	335 پھونپگی کی میراث
357	عیش اور متعلی السلع کی ممانعت	337 نبی کریم ﷺ کی وراثت
358	ماپ تول کی چیزوں میں سلم کرنا	337 مسلمان کافر کا وارث نہیں ہونا
358	فتح میں ہر چھپ سے بری الذمہ ہونا	338 ولہام کی میراث
360	دھوکے کی بیع	340 میراث حاصل
361	بیع مزاہ	340 وصیت کا بیان
362	گوشت کے بدلے حیوان کی خریداری	341 مال کے تیسرے حصے میں وصیت

- آدمی سودا طے کرنے لگے اور کوئی اس کی قیمت زیادہ لگا دے
- 363 امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت زمین کو زیر کاشت لانا
- 363 آب پاشی میں باہم رضامندی اور پانی کی تقسیم
- 364 غلام میں سے اپنا حصہ چھوڑ دینا یا اسے سائبہ بنا دینا
- 365 یا اس کی آزادی کی وصیت کرنا
- 365 خرید و فروخت میں دھوکہ کرنا اور مسلمانوں کے لئے بھاد مقرر کرنا
- 365 نسب کا دعویٰ کرنا
- 366 گواہ کے ساتھ قسم کا بیان
- 367 خصومات میں قسم دلانا
- 368 رہن کا بیان
- 368 شہادہ کا شہادت دینا
- 368 گری پڑی چیزوں کا بیان
- 369 شفعہ کا بیان
- 370 مکاتب کا بیان
- 370 گھوڑے دوڑانے میں مقابلہ
- 371 ایوب السیر
- 373 امام کی اطاعت سے نکلنے والوں کا گناہ اور جماعت سے منسلک رہنے کی فضیلت
- 373 عورتوں کا قتل
- 374 باب المرتد
- 377 ریشم اور ریشمی چیز پہننا
- 379 سونے کی انگوٹھی پہننا
- 381 جانور کے مالک کی اجازت کے بغیر وہ لینا
- 382 زمیوں کا مکہ کر مراء دینے منورہ میں داخل ہونا
- 384 اپنے بیٹھے کے لئے کسی کو مجلس سے اٹھانا
- آدمی سودا طے کرنے لگے اور کوئی اس کی قیمت زیادہ لگا دے
- بائع اور مشتری کے مابین جو بات بیع کو لازم کرتی ہے
- بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف
- ادھار خریدنے والے کا مفلس ہو جانا
- خرید و فروخت میں دھوکہ کرنا اور مسلمانوں کے لئے بھاد مقرر کرنا
- بیع میں شرط لگانا اور بیع کا فاسد ہونا
- بیع نہ لگا ہوا گھوڑا خریدتے اور مالدار غلام فروخت کرنا
- شادی شدہ لوطی خریدنا یا اسے ہدیہ لینا یا اسکی لوطی کسی کو بطور ہدیہ ملے
- ایک سال اور تین دن کی شرط لگانا
- ولاء کی بیع
- امہات اولاد کی بیع
- حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار یا نقد بیع
- بیع میں شرکت
- باب القضاء
- ہبہ اور صدقہ کا بیان
- عطیہ کا بیان
- تاحیات اور عارضی رہائش دینا
- صرف اور سود کا بیان
- کیلی یا دوزی اشیاء میں سود کا بیان
- عطیات اور دیا ہوا قرض قبضہ سے پہلے فروخت کرنا
- قرض کے بدلے بہتر چیز دینا
- درہم اور دینار کو قطع کرنا

427	خواب کا بیان	409	کچھ بڑھ کر چھوٹک مارنا
427	(احکام متکلفہ کی) جامع حدیث	410	نیک فال لینا اور اچھا نام رکھنا
428	زہد اور تواضع کا بیان	410	کھڑے ہو کر چلنا
431	اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرنا	411	چاندی کے برتن میں پینا
431	نیکی و صدقہ کی فضیلت	411	دامیں ہاتھ سے کھانا اور چلنا
432	پڑوسی کا حق	412	شراب پی کر دامیں طرف والے کو دینا
433	علم کی کتابت کرنا	412	دعوت قبول کرنے کی فضیلت
433	خطاب کا بیان	415	مدینہ منورہ کی فضیلت
434	ولی کا حیم کے مال سے قرض لینا	415	سکر رکھنا
435	ایک مرد کا دوسرے مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا	416	جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی اور چغل خوری
435	پینے والی اشیاء میں چھوٹیں مارنا	417	مانگنے اور صدقہ سے بچنے کی کوشش کرنا
436	عورتوں سے مصافحہ کرنا	418	تحریری ابتداء کی کرنا
436	اصحاب رسول ﷺ کے فضائل	419	گھر میں داخلہ کے لئے اجازت طلب کرنا
438	نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک	420	تصاویر اور تھکنی کا سکروہ ہونا
439	نبی کریم ﷺ کا روضہ مبارک اور اس کی زیارت	421	چوہر کھینا
440	حیاء کی فضیلت	421	کھیل کا دیکھنا
441	خاندان کا بیوی پر حق	422	عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسرے کے
441	ضیافت کا حق	422	بال جوڑنا
441	چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا	422	شفاعت کا بیان
442	طاغون سے بھاگنا	422	مرد کے لئے خوشبو لگانا
442	فیہت اور بہتان کا بیان	423	دعا کا بیان
443	تار و احکام	423	سلام کا جواب دینا
450	چوہے کا گھی میں گر جانا	425	دعا
450	مردار کے چڑے کو رکھنا	425	اپنے مسلمان بھائی سے ترک تعلق کر لینا
451	پچھنے لگانے کی اجرت لینا	426	دین میں جھگڑنا اور ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے
453	باب انفسیر	426	بارے میں کھڑکی گواہی دینا
		426	لبس نہ کھانا

عرض ناشر

ایک آرزو دل میں ہمیشہ چلتی رہتی تھی کہ کوئی ایسی سنیل پیدا ہو کہ سرور دو عالم ﷺ کی احادیث کی اشاعت کا سلسلہ شروع کروں لیکن طویل عرصہ تک کوئی معیاری انتظام نہ ہو سکا۔

اب الحمد للہ ادارہ ضیاء المسلمین کے قیام کے بعد میں اس قائل ہو گیا ہوں کہ اس شعبہ میں بھی آپ کی خدمت کروں۔ صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ احادیث کے چار اور مجموعوں پر کام جاری ہے جوں جوں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا میں آپ کے حضور یہ ارمغان محبت پیش کرتا رہوں گا۔

اس وقت جو کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں وہ مؤطا امام محمد ہے۔ امام محمد بن حسین شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خزان علم سے خوشہ چینی کا شرف حاصل ہوا جنہوں نے امام ابو یوسف کے سایہ عاطفت میں اپنے علم کو کمال تک پہنچایا جنہیں امام مالک سے علم حدیث سیکھنے کا شرف حاصل ہوا اور جوام شافعی کے مربی و معلم بھی رہے یہ آپ ہی کا تہیہ دیا ہوا مجموعہ ہے جس کے ترجمہ کا شرف دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فاضل جلیل علامہ نور الحسن خور کو حاصل ہوا معصفت نے اس مجموعہ کی اہمیت پر مقدمہ تحریر فرمایا جو علم حدیث سے شغف رکھنے والے اصحاب کے لئے گراں بہا سرمایہ ہے۔

میں اور میرے رفقاء نے اس کی طاعت میں اپنی پوری صلاحیتیں صرف کی ہیں امید ہے آپ اسے بھی پسند فرمائیں گے۔

دعاؤں کا طالب

محمد حنیف البرکات شاہ

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام محمد علیہ الرحمۃ کا مختصر تعارف

امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی کے آباؤ اجداد دمشق کے قریب حرست نامی بستی کے رہائشی تھے آپ کے والد بن نے ترک وطن کر کے عراق میں سکونت اختیار کر لی۔ واسطہ کے مقام پر 132ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ان دنوں حریم شریفین کی طرح کونہ بھی علم و فضل کا عظیم مرکز تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب امام الحکمہ شین، رئیس الفقہاء امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اپنی اجداد و اصلاحتوں سے عرب و عجم کو مستغنی فرما رہے تھے۔ چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے بھی آپ کے سامنے ذرا نوئے تکمذہبہ کیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک 14 سال تھی آپ چار سال تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد آپ نے امام ابو یوسف، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری اور امام مالک رحمہم اللہ سے بھی علم حدیث میں استفادہ کیا۔ آپ تفسیر، حدیث اور فقہ کے مسلم امام تھے اور زبان و ادب کے ماہر معلم۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ جن میں موطا امام محمد، کتاب الآثار، مبسوط، جامع کبیر، جامع صغیر، سیر کبیر، سیر صغیر، زیادات، کتاب النوادر، کتاب الخلیل اور کتاب الحج بہت زیادہ مشہور ہیں۔

موطا امام محمد اور اس کی وجوہ ترجیح

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد امام محمد تحصیل علم حدیث کی غرض سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاں تین سال سے زیادہ عرصہ تک امام دارالبحرہ امام مالک علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہے اور حدیث پاک کا سماع کیا۔ امام مالک کے متعدد شاگردوں نے ان سے موطا روایت کی۔ ان میں سے دو نسخے زیادہ مشہور ہیں۔

- (۱) موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ اللقی جو موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔
- (۲) موطا بروایت محمد بن حسن شیبانی جو موطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔ ان دونوں نسخوں میں سے موطا امام محمد کی وجوہ کی بنا پر ممتاز ہے۔

- (۱) امام محمد باجماع محدثین یحییٰ بن یحییٰ کے مقابلہ میں غن حدیث اور فقہ میں اوثق اور ارجح ہیں۔
- (۲) امام محمد امام مالک کی خدمت تین سال سے زیادہ عرصہ تک رہے اور احادیث کا سماع کیا جب کہ یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک کی خدمت میں اس سال حاضری دی جس سال آپ کا وصال ہوا۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ طویل عرصہ قیام کر کے علم حدیث حاصل کرنے والے راوی کی روایت قلیل الصحیحہ راوی سے راجع اور قوی ہے۔
- (۳) امام محمد نے موطا کی تمام احادیث کا امام مالک سے براہ راست سماع کیا ہے۔

اس لئے وہ روایت کرتے ہوئے اُخْبَرْنَا کا صیغہ استعمال فرماتے ہیں۔ جب کہ امام بخاری نے کتاب الاحکاف کے کچھ ابواب کا سماع نہیں کیا اس لئے وہ عن مالک کا کلمہ استعمال کرتے ہیں۔

(۳) علماء جرح و تعدیل نے یہ تصریح کی ہے کہ بخاری بن بخاری کو متعدد مقامات پر نقل روایت میں لفظی لگی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض محدثین نے لکھا ہے۔ قلیل الحدیث و له اوھام جب کہ امام محمد بالا جماع کثیر الضبط والاقتان راوی ہیں۔

(۵) امام محمد کی روایت کردہ موطا کی خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں امام مالک کے علاوہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور دیگر محدثین سے بھی کچھ احادیث روایت کی گئی ہیں جب کہ حضرت بخاری نے صرف امام مالک سے ہی احادیث روایت کی ہیں۔

(۶) بعض مقامات پر حضرت امام بخاری نے ترمذی الباب کے تحت نہ کوئی مرفوع حدیث ذکر کی ہے نہ کوئی موقوف حدیث۔ جب کہ امام محمد کی روایت میں ترمذی الباب کے تحت کوئی نہ کوئی مرفوع حدیث یا اثر موقوف ضرور ذکر کیا گیا ہے۔

موطا امام محمد کی دیگر خصوصیات

(۱) موطا امام محمد میں احادیث کا کھرا نہیں۔

(۲) موطا کی ترتیب نہایت عمدہ ہے۔ قاری کو ترمذی الباب تلاش کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

(۳) موطا امام محمد میں کوئی موضوع حدیث نہیں۔ البتہ کچھ ضعیف احادیث مذکور ہیں لیکن تعدد طرق کی وجہ سے وہ بھی حسن الطیرہ کے درجہ میں ہیں۔

(۴) حدیث بیان کرنے کے بعد امام محمد اپنا مسلک بھی نقل فرماتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ کے فرمان کی تائید بھی کرتے ہیں۔

(۵) موصوف حدیث روایت کرتے ہوئے اُخْبَرْنَا کا صیغہ استعمال کرتے ہیں جس سے سند کے اعتبار سے کتاب کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

(۶) اکثر مقامات پر امام ابو حنیفہ کے نام کے بعد والعمامة من فقھائنا کا جملہ ذکر کر دیتے ہیں۔ جس سے عراق اور کوئٹہ کے فقہائے کرام مراد ہوتے ہیں کہیں کہیں امام مالک اور امام ابراہیم حنفی رحمہما اللہ کا مسلک بھی نقل کر دیتے ہیں۔

(۷) موصوف ”بہی کذا“ فرما کر اس سے واجب یا سنت مؤکدہ مراد لیتے ہیں۔

(۸) موطا امام مالک کی طرح اس میں بھی بلاغات موجود ہیں۔

موطا کی بلاغات

موطا کی بلاغات کے بارے میں حافظ جمال الدین حزی نے تہذیب الکمال میں عبد اللہ بن ادریس کوئی متوفی 192ھ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ:

”بیان کیا جاتا ہے کہ بلاغات کو امام مالک نے ابن ادریس سے سنا تھا۔“

موطا کی وہ بیانات جو حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں وہ عبداللہ بن ادریس سے سنی ہوئی ہیں حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں یعقوب بن شیبہ سے نقل کرتے ہیں۔

قبل ان جميع ما يرويه مالك في الموطا (ملفني عن علي) الله سمعه من ابن ادریس۔
 ”کہا گیا ہے کہ وہ تمام روایات جن کو امام مالک موطا میں ملفنی عن علی کہہ کر روایت کرتے ہیں وہ سب انہوں نے ابن ادریس سے سنی ہیں۔“ (تذکرۃ الحفاظ ترجمہ عبداللہ بن ادریس)

خاصی عیاض مدارک میں لکھتے ہیں کہ احمد بن عبداللہ کو فی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔ کہ امام مالک نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جس قدر روایات مرسلہ ذکر کی ہیں۔ وہ سب انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے روایت کی ہیں۔
 (اسعاف السہل برجال الموطا للشیخ علی صفحہ 36)

محدث وفقیر عبداللہ بن ادریس امام ابو حنیفہ کے حلقہ میں سے ہیں حافظ عبدالقادر قرشی نے الجوہر العظیم فی طبقات الحنفیہ میں ان کے حالات تحریر کیے ہیں نیز حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

امام محمد کے استاذ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ بحیثیت محدث

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ آپ حدیث میں کم مائیے تھے لیکن یہ محض خیال آفرینی ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ محدث کے لقب سے مشہور نہیں اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ آپ حقیقت میں بھی محدث نہیں تھے ہمارے اسلاف میں کئی ایسی ہستیاں گزری ہیں جنہیں روایت اور اجتہاد میں کامل و سحر حاصل تھی لیکن ان کی شہرت، غالب و صف کے ساتھ ہی ہوئی۔ مثلاً امام مالک اور امام شافعی یہ دونوں حضرات محدث بھی تھے اور فقیہ بھی۔ لیکن یہ دونوں حضرات محدث کے لقب سے مشہور نہ ہوئے۔ نہ ہی ان کی مرچ کی ہوئی احادیث کی کتابوں کو وہ قول عام حاصل ہوا جو صحاح ستہ کو ہوا۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے مقابلہ میں علم حدیث میں زیادہ شہرت رکھتے تھے لیکن استنباط و اجتہاد میں ان کو وہ مقام حاصل نہ ہوا جو دیگر ائمہ کو حاصل ہوا۔

محدثین کے مقابلہ میں مجتہدین قلیل الاولیاء ہیں کیونکہ ان کو زیادہ تر ان احادیث سے غرض ہوتی ہے جن سے شرعی حکم مستنبط ہوتا ہے۔ فور کیجئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی صحابی کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ جلوت و خلوت میں رہنے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ آپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال و اقوال سے جس قدر روایت تھے کوئی دوسرا نہیں تھا۔ لیکن کتب حدیث میں آپ کی روایات کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

یہی حال حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہم کا ہے۔ ان کے برعکس حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے کثیر تعداد میں احادیث روایت کی گئی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرات خلفائے راشدین حدیث رسول سے نا آشنا تھے انتظامی مصروفیات کے ساتھ ساتھ کئی دیگر

وجوہات قہر روایت کا سبب تھیں۔ محقق اعظم استاذ الازہر ہرمصری نے حدیث میں امام اعظم کے قتل الہیاد ہونے کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حدیث میں قتل الہیاد تھے یہ ذمہ باطل ہے جس کی کوئی دلیل نہیں اس بات پر امت کا اجماع معتقد ہو چکا ہے کہ آپ ان ائمہ مجتہدین میں سے تھے جو کتاب وسنت اور ان کے مطالب ومعانی سے پوری طرح باخبر تھے محمد بن محمود خوارزمی متوفی 665ھ نے مسند ابی حنیفہ مرتب کی ہے یہ مسند ان چند روایات سے ماخوذ ہے جن کو جید علماء حدیث نے مسند امام ابوحنیفہ کے نام سے تالیف کیا تھا۔

(تاریخ حدیث و محدثین 360, 359 از الازہر ہرمصری ترجمہ علامہ احمد حریری)

آپ مزید لکھتے ہیں کہ حافظ محمد بن یوسف صامی شافعی محدث مصر اپنی کتاب عقود الجمان میں فرماتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کا حفاظ حدیث میں سے تھے اور ان کے سر تاج تھے اگر وہ حافظ حدیث نہ ہوتے تو فقہی مسائل کا استنباط نہ کر سکتے محدث ذہبی نے طبقات الحفاظ میں ان کا تذکرہ کیا ہے حافظ حدیث ہونے کے باوجود آپ کے قتل الروایہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ استنباط مسائل میں مشغول رہا کرتے تھے جس طرح امام مالک و امام شافعی سے بھی کم احادیث روایت کی گئی ہیں حالانکہ دونوں عظیم حفاظ حدیث تھے۔ اس کی وجہ بھی ان کی فقہی مسائل میں مشغولیت ہے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کہاں صحابہ میں سے تھے۔ اور ان کو بکثرت احادیث یاد تھیں مگر ان سے دوسرے صحابہ کی نسبت کم احادیث منقول ہیں۔ اس کی وجہ ان کی سیاسی و انتظامی مصروفیات ہیں۔ آگے چل کر حافظ محمد یوسف صامی بکثرت روایات نقل کرتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نہایت کثیر الحدیث تھے۔ (تاریخ حدیث و محدثین صفحہ 360, 361)

امام ابوحنیفہؒ علیہ الرحمۃ روایت حدیث میں انتہائی محتاط تھے اس بات کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ امام صاحب نے چالیس ہزار احادیث سے انتخاب کر کے کتاب الآثار کو ترتیب دیا ہے۔ جیسا کہ موفق بن احمدؒ کی نے تحریر فرمایا ہے۔

والنخب ابو حنیفۃ رحمہ اللہ الآثار من اربعین الف حدیث

(مناقب الامام الاعظم از موفق بن احمدؒ جلد 1 صفحہ 95)

امام ابوحنیفہؒ رحمہ اللہ نے کتاب الآثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔

آپ مزید لکھتے ہیں کہ حافظ ابو یحییٰ ذکر یا بن یحییٰ نیشاپوری متوفی 298ھ جو مرتبین صحاح ستہ کے معاصر ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب مناقب ابی حنیفہ میں امام اعظم سے سند نقل کیا ہے۔

عدی صنادیق من الحدیث ما اخرجت منها الا الیسیر الذی ینتفع بہ

(مناقب الامام الاعظم از موفق بن احمدؒ جلد 1 صفحہ 95)

میرے پاس احادیث کے بحرے ہوئے صندوق ہیں مگر میں نے ان میں سے تصویری سی احادیث نکالی ہیں جن سے نفع

حاصل کیا جاسکتا ہے۔

امام اعظم کی اس احتیاط کا بڑے بڑے محدثین نے اعتراف کیا ہے۔

چنانچہ حافظ ابو محمد عبد اللہ حارثی بسند متصل و کتب سے نقل کرتے ہیں جن کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ روایت جامع اعظم اور حافظ اللہ ریث تھے اور یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(ترجمہ: الخطا ترجمہ و کتب)

اخبرنا القاسم بن عباد سمعت يوسف الصغار يقول سمعت وكيعا يقول لقد وجد

الورع عن ابي حنيفة في الحديث ما لم يوجد عن غيره

(مناقب الامام الاعظم از موفی صفحہ 197 جلد 1)

”کہ جیسا احتیاط امام ابو حنیفہ سے حدیث میں پائی گئی کسی دوسرے سے نہ پائی گئی۔“

امام بخاری اور ابوداؤد کے استاذ حافظ اللہ ریث علی بن الجعد جو ہری کی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

قال القاسم بن عباد في حديثه قال علي بن الجعد ابو حنيفة اذا جاء بالحديث جاء به

مثل الدر (جامع مسند الامام اعظم الزمخشري ص 308 جلد 2)

”امام ابو حنیفہ جب حدیث بیان کرتے ہیں تو موتی کی طرح آبدار ہوتی ہے۔“

حافظ خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں سید الخطا یحییٰ بن معین سے بسند متصل نقل کرتے ہیں۔

كان ابو حنيفة ثقة لا يحدث الا ما يحفظ ولا يحدث بما لا يحفظ

(تاریخ بغداد صفحہ 419 جلد 13)

”امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو حفظ ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی بیان نہیں کرتے۔“

امام مسعر بن کدام فرماتے ہیں۔

طلبت مع ابي حنيفة الحديث فغلينا واخذنا في اللهد فبرع علينا وطلبنا معه الفقه

فجاء منه ما ترون (مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ 27)

”میں نے ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کا علم حاصل کیا تو وہ ہم پر غالب رہے نہ ہم میں لگے تو ہم پر فوقیت لے گئے تھے۔“

ان کے ساتھ شرویع کی تو ان کا کمال تھا ہمارے سامنے ہے۔“

یہ وہی مسعر ہیں جن کے بارے میں حافظ ابو محمد رامہری نے المحذات الفاضل بین الراوی والروای میں لکھا ہے اس کا نقل

نسب کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن اور کتب خانہ جرجنڈو (مسند) میں ہے۔ ابن ماجہ اور علم حدیث کے مصنف نے ان نقلی

نسخوں سے نقل کیا ہے کہ شعبہ اور عثمان ثوری میں جب کسی حدیث کی بابت اختلاف ہوتا تو دونوں کہا کرتے کہ اذهبنا الی

المیزان مسعر (ہم دونوں کو مسعر کے پاس لے چلو جس فن کی میزان ہیں) فور کیجئے شعبہ اور سفیان دونوں امیر المؤمنین فی الحدیث کہلاتے ہیں ان کی میزان علم (مسعر) جس شخص کے متعلق یہ شہادت دے کہ وہ علم حدیث میں ہم سے آگے ہے وہ خود اس فن میں کس پائے کا شخص ہوگا (ان ماجا اور علم حدیث صفحہ 166)

دوسرا ایذا الزام جو امام صاحب پر عائد کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ آپ حدیث کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس الزام کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ اس سلسلہ میں حافظ ذہبی نے امام یحییٰ بن معین کی سند سے امام اعظم کا یہ قول نقل کیا ہے۔

أخذ بكتاب الله فعالم أجد فبسنه رسول الله والآثار الصحاح عند النبی فشت فی

أبدی الثقات عن الثقات فان لم أجد فبقول اصحابه أخذ بقول من شئت

(مناقب ابی حنیفہ از ذہبی صفحہ 20)

”میں کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں اگر اس میں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی ان صحیح حدیثوں پر عمل کرتا ہوں جو ثقات کے ہاتھوں کے ذریعے شائع ہوئی ہیں اگر اس میں مجھے حکم نہ ملے تو آپ کے اصحاب میں سے جس کا قول چاہتا ہوں اختیار کر لیتا ہوں۔“

ابو ہریرہ مصری نے تاریخ التشریع الاسلامی کے حوالے سے یہی بات نقل فرمائی ہے۔

(تاریخ حدیث دہد شین صفحہ 361, 362)

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے دور میں وضع حدیث کا عام چرچا تھا تا وقتہ اور اصحاب بدعت وضع حدیث کے مذموم کام میں لگے ہوئے تھے امام صاحب نے اس فتنہ کے پیش نظر صحیح احادیث کے بارے میں کڑی شرائط کا تذکرہ کیا کہ اس ابوزہرہ مصری رقم طراز ہیں۔ امام ابو حنیفہ کسی متاد کی بنا پر احادیث کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ قوی دلائل و براہین کے پیش نظر بنا پر اجتہاد آپ نے یہ موقف اختیار کیا تھا۔ اس لئے اگر آپ کا یہ اجتہاد غلط ہے تو ان کو ایک اجر ملے گا اور اگر درست ہے تو دواجر۔ آپ کو ہدف نقد و جرح بنانے والے یا تو حاسد ہیں اور یا اجتہاد کی حقیقت سے بیگانہ اشخاص۔ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی امام بھی ایسا نہیں جس نے متعدد احادیث کو جو جو روئے کر دیا ہو۔ یا تو اس لئے کہ وہ احادیث ان کے نزدیک شرائط صحت کی جامع نہیں یا سنوسخ ہونے کی وجہ سے یا اس لئے کہ ان کی معارض دوسری حدیث موجود ہے امام مالک ہی کو دیکھئے کہ جو بدعت آپ امام دارالمحضر اور امیر المؤمنین فی الحدیث تھے تاہم آپ نے سزا حدیث کی مخالفت کر کے اپنی رائے پر عمل کیا۔ اس لئے کہ وہ احادیث ان کے معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں۔ (تاریخ حدیث دہد شین صفحہ 362, 363)

استاذ ابو ہریرہ نے یہ بات متعدد ذیل کتابوں کے حوالے سے تحریر فرمائی ہے۔ (جامع بیان اعظم صفحہ 148 جلد 2) شروط الامۃ الخیرہ صفحہ 49 (مقدمہ ابن خلدون فصل علوم الحدیث) (مقدمہ قسطلانی علی البخاری صفحہ 33)

دیگر آئمہ حدیث کی طرح امام ابو حنیفہ نے بھی حدیث کو قبول اور رد کرنے کے کچھ اصول مقرر فرمائے ہیں مثلاً خبر واحد کی

قبولیت کی شرائط جو امام اعظم نے عائد کی ہیں انہیں بالاختصار آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ان شرائط کو علامہ زاد کوثری نے تائیب الخطیب کے صفحہ 153 پر اور صاحب شرح التوضیح نے دوسری جلد کے صفحہ 250 پر تحریر کیا ہے۔

(۱) خبر واحد اس صورت میں قابل قبول ہے جب دو سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو۔

(۲) خبر واحد صحابہ و تابعین کے مشترک عمل کے خلاف نہ ہو۔

(۳) یہ خبر کتاب اللہ کے عموماً و دعوایہ کے خلاف نہ ہو اس لئے کہ کتاب اللہ کے عموماً و دعوایہ قطعی الدلائل ہیں اگر یہ خبر کتاب اللہ کے عموم یا دعوایہ کے خلاف نہ ہو اور قرآن کی شرح و تفسیر پر مشتمل ہو۔ تو امام صاحب اس پر عمل کرتے ہیں۔

(۴) خبر واحد قیاس جلی کے خلاف ہو تو اس صورت میں قبول ہوگی جب اس کا راوی یقیناً ہو۔ اگر راوی کوئی دوسرا ہے تو اس امر کا احتمال رہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ راوی نے روایت ہالفتی کی ہو اور اس سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو۔

(۵) خبر واحد کا تعلق ایسے امور سے نہ ہو جو عام لوگوں کو درپیش ہوتے ہیں مثلاً حدود و کفارات ادنیٰ شہ کی صورت میں باقی نہیں رہتے کیونکہ عادی کثیر لوگ ایسے امور سے باخبر ہوتے ہیں ایک یا دو شخص نہیں لہذا ایسے واقعات میں شہرت اور عقلی بالقبول ضروری ہے۔

(۶) عہد سلف میں کسی عالم نے اس حدیث پر جرح و قدح نہ کی ہو۔ نیز حدیث کے راوی نے کسی دوسرے صحابی کے اختلاف کی وجہ سے اس پر عمل ترک نہ کیا ہو۔

(۷) راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ کتا اگر برتن میں منہ ڈالے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے مگر وہ اس روایت کے خلاف فتویٰ دیتے تھے اس لئے امام اعظم نے ان کی روایت پر عمل نہیں کیا۔

(۸) خبر واحد کا راوی دیگر ثقہ راویوں کے خلاف متین حدیث یا سند میں کوئی اضافہ نہ کرے اگر اضافہ کرے گا تو دیگر ثقہ کی روایت پر عمل کیا جائے گا اور اس کی روایت کو ترک کر دیا جائے گا۔

علامہ عبد الوہاب شعرانی شافعی المیزان الکبریٰ میں لکھتے ہیں۔

وقد كان الامام ابو حنيفة يشترط في الحديث المنقول عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم قبل العمل به ان يرويه عن ذالك الصحابي جمع اتقيا عن مثلهم وهكذا

(الميزان الکبریٰ جلد اول صفحہ 81)

جو حدیث حضور ﷺ سے منقول ہو اس کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ عمل سے پہلے یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ اس کو ثقہ لوگوں کی ایک جماعت اس صحابی سے برابر نقل کرتی آئے۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں امام نسائی نے کتاب الاستغناء میں تحریر کیا ہے "نعمان بن ثابت ابو حنیفہ

ليس بالقوى في الحديث " کہ ابو حنیفہ حدیث میں قوی نہیں اگر ہم امام نسائی کے اس خیال کا مضائقہ جائز لیں تو یہ حقیقت پر مبنی نہیں علماء جرح و تعدیل نے کچھ قواعد مقرر فرمائے ہیں اگر راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کرتے ہوئے ان ضوابط سے صرف نظر کر لیا جائے تو بڑے بڑے محدثین کی ثقاہت بھی مشکوک نظر آئے گی تمام بڑے بڑے آئمہ پر جرح ہوئی ہے۔ مثلاً امام احمد بن حنبل پر امام احمد بن حنبل کی جرح کی ہے، امام شافعی پر یحییٰ بن یحییٰ کی تنقید موجود ہے اسی طرح امام بخاری پر ذہلی اور امام اوزاعی پر امام احمد بن حنبل کی جرح کے بارے میں علماء بخاری و حنفی واقف ہیں۔ ابن حزم کا امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کو بھول کہنا کس سے غلطی ہے خود امام نسائی کی طرف علماء کی کثیر تعداد نے تشبیح کی نسبت کی ہے۔ علماء جرح و تعدیل نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ جس شخص کی ثقاہت و امانت حدیث کو پہنچی ہوئی ہو اس کے بارے میں ایک یا دو افراد کی جرح مستحسن نہیں امام صاحب کی ثقاہت جلیل القدر محدثین کے نزدیک مسلم ہے لہذا احادیث جرح کا اعتبار نہیں ہوگا۔ جرح بلاشبہ تعدیل پر مقدم ہوتی ہے لیکن مطلق نہیں بلکہ اس کے لئے بھی محدثین نے شرائط عائد کی ہیں ان شرط میں سے یہاں کوئی شرائط نہیں پائی جاتی اس لئے الجرح مقدم علی التعدیل والا حدیث جاری نہیں ہو سکتی ان شرائط کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

(مقدم ابن صلاح اور الکفایۃ فی اصول الحدیث والروایۃ)

حافظ شمس الدین ذہبی کی معروف کتاب میزان الاحتیاط فی اسماء الرجال میں امام صاحب کے تذکرہ میں یہ عبارت ملتی ہے "الضعمان بن ثابت الکوہی امام اہل الروایۃ ضعهفہ النسائی وابن عدی والدارقطنی۔"

محققین کے نزدیک یہ عبارت مصنف علیہ الرحمہ نے نہیں لکھی کسی دوسرے نے اسے حاشیہ پر لکھا پھر اسے متن کا حصہ سمجھ کر اس میں شامل کر دیا گیا یہ کسی کتاب کی غلطی کی وجہ سے ہوا یا کسی تعصب کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مصنف نے اس کتاب کے مقدمہ میں واضح فرمایا ہے کہ اس کتاب میں ان آئمہ کا تذکرہ نہیں ہوگا جن کی ثقاہت تو از کو پہنچی ہوئی ہے۔ خواہ اس کے بارے میں کسی نے کلام بھی کیا ہو۔ مصنف نے بطور مثال جو نام گنوائے ہیں ان میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا نام گرا ہی بھی شامل ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے اپنے مقدمہ کے برعکس انہوں نے امام صاحب کا ذکر کیا ہو۔ اس کتاب میں جن آئمہ کا تذکرہ مصنف نے نہیں کیا ان کے ذکر خیر کے لئے تذکرۃ الخطا کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی اور اس میں امام اعظم کا تذکرہ انتہائی تعریف و توصیف کے ساتھ کیا ہے۔ نیز حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے "لسان المیزان" تحریر فرمائی اور یہ کتاب ذہبی کی میزان الاحتیاط پر مبنی ہے اس میں بھی ماسوائے چند ایک کے جن رجال کا تذکرہ میزان الاحتیاط میں نہیں ان کا ذکر لسان المیزان میں بھی نہیں اس کتاب میں امام اعظم کا تذکرہ نہیں ملتا۔ ابو الفتح ابو نعیمہ علی نے مولانا عبدالحی کھنوی کی کتاب تاریخ الفکر میں برصغیر 101 تحریر کیا ہے کہ میں نے دمشق کے مکتبہ خاہریہ میں میزان الاحتیاط کا نسخہ دیکھا ہے (تحت الرقم 368 حدیث) یہ حافظ ذہبی کے شاگرد شرف الدین الحوائی کے قلم سے لکھا ہوا ہے اس میں درج ہے کہ میں نے یہ نسخہ اپنے استاد حافظ ذہبی کے سامنے تین مرتبہ پڑھا اور ان کا مسودہ سے اس کا مقابلہ کیا اس نسخہ میں امام ابو حنیفہ کا تذکرہ نہیں

اس طرح میں نے مراکش کے شہر ہاما کے کتب خانہ "الخزانة العامرة" میں 139 ق نمبر کے تحت میزان الاعتدال کا قلمی نسخہ دیکھا اس نسخہ پر حافظہ دہی کے بہت سارے شاگردوں کے پڑھنے کی تاریخیں درج ہیں۔ اس میں بھی امام اعظم کا تذکرہ نہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کے بارے میں یہ عبارت کسی غیر نے بعد میں ملائی ہے حافظہ دہی تو امام ابوحنیفہ کی عقل کے اس قدر قائل ہیں کہ امام صاحب کے مناقب پر مستقل تصنیف فرمائی ہے جس کے حوالہ جات گزشتہ طور میں آپ نے ملاحظہ فرمائے ہیں۔ انہی عدی نے ابتداء میں امام اعظم علیہ الرحمۃ پر تنقید کی تھی لیکن جب انہوں نے امام طحاوی کی شاگردی اختیار کر لی تو وہ بھی عظمت امام اعظم کا پرچار کرنے لگے اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کی مسند بھی ترتیب دی اسی قسم کے جتنے بھی اعترافات اور شکوک و شبہات امام ابوحنیفہ کی پاکیزہ حیات کے بارے میں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

بے شک امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اپنے دور کے عظیم محدث اور فقیہ تھے آج تک ان کے پاسے کا نہ تو کوئی محدث پیدا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی فقیہ۔ آپ کے فیوض و برکات سے ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان فیض یاب ہو رہے ہیں اور آپ کے علوم سے بکثرت لوگ استفادہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے چشمہ فیض سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

اللہ مدد مولا بروایت امام محمد کا اردو ترجمہ دیدہ و زیب طباعت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے شیجک ڈائریکٹر عزت مآب سید زاہد الحاج محمد حفیظہ البرکات شاہ صاحب مدظلہ العالی اور آپ کے برادر امیر قاضی صدق قریف سید زاہد میجر (ر) محمد ابراہیم شاہ صاحب مدظلہ العالی نے خصوصی دلچسپی کے ساتھ حدیث پاک کی اس کتاب کی طباعت فرمائی یہ بات جتنی برحقیقت ہے کہ حضور ضیاء الامت سیدی محمد محمد کریم شاہ الازہری قدس سرہ اعزین نے جہالت کے خلاف جس شیعہ کو روٹن فرمایا تھا اس کی روشنی کتابی صورت میں گھر گھر پہنچانے کا ان حضرات نے عہد کر رکھا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں ان کی سعی اور خدمات قابل تحسین و تحریک ہیں اس کتاب کے مسودہ کو پڑھنے میں برادر ام علامہ سید محمد احمد بروہی مدظلہ العالی مدرس دارالعلوم محمدیہ نوشیہ سیالکوٹ کینٹ نے تعاون فرمایا اور اس مسودہ کی تیاری میں عزیز مولا محمد ریاض ظفر سلمہ اللہ علامہ اسحاق پبلک سکول سیالکوٹ کینٹ، عزیزہ الانجم شیرازی، عزیزہ جمیلہ حسین اور شہانہ صدیق معلمات جامعہ صدیقیہ ہمدان سیالکوٹ نے اپنی بے پناہ مصروفیات سے وقت نکال کر میرا ہاتھ بنایا اس کا رخ کرنا آپ حضرات تک پہنچانے میں برادر ام علامہ ملک محمد بوستان مدظلہ العالی سیکرٹری ضیاء المصطفین دارالعلوم محمدیہ نوشیہ بھیرہ و شریف اور میرے عم محترم بابو غلام مرتضیٰ صاحب کی ذہنی دلچسپی، آراء، جلد تحمیل کی خواہش اور دعاؤں نے اہم کردار ادا کیا ملک صاحب موصوف نے مسودہ کا مطالعہ فرما کر اسے قابل طباعت سمجھا اور تاجی کی حوصلہ افزائی فرمائی میں ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے ہم سب کی نجات و بخشش کا سبب بنائے آمین ثم آمین۔

خادم العلماء
نور الحسن

دارالعلوم محمدیہ نوشیہ سیالکوٹ کینٹ

سوموار 5 اپریل 2004

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَبْوَابُ الصَّلَاةِ

بَابُ: وَقُوتِ الصَّلَاةِ

1- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْنَادٍ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَالِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهَا رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ وَلَبِّ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا أُخْبِرُكَ: صَلِّ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ فِيكَ يَطْلُكُ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ فِيكَ يَطْلُكُ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثَلَاثِ اللَّيْلِ فَإِنْ بَقِيَ إِلَى يَصْفِ اللَّيْلِ فَلَا تَأْتِ عَيْنَاكَ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِقَلْبٍ.

قَالَ مُعْتَمِدٌ: هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ فِي
وَلَّتِ الْغَضَبِ وَكُنَّ يَتَوَلَّى الْإِسْفَارَ فِي الْفَخْرِ وَأَمَّا
فِي قَوْلِنَا إِنَّا نَقُولُ: إِذَا زَادَ الْجُلُّ عَلَى الْجُلِّ
فَصَارَ مِثْلَ الشَّيْءِ وَتَبَادُؤُهُ مِنْ جِنِّ زَالِ
الشَّمْسِ فَقَدْ دَخَلَ وَلَّتِ الْغَضَبِ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ
فَأَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ وَلَّتِ الْغَضَبِ حَتَّى يَصِيرَ
الْجُلُّ مِثْلَهُ.

2- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو شَهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نماز کا بیان

نماز کے اوقات

1- حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت
اسمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن
رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے اوقات کے متعلق دریافت
کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں
آگاہ کرتا ہوں۔ (تکبیر کی نماز پر صبح جب تمہارا سایہ تہاڑی
مثل ہو جائے۔ عصر کی نماز پر صبح جب تمہارا سایہ دو
مثل ہو جائے۔ مغرب کی نماز پر صبح سورج غروب
ہو جائے۔ اور عشاء کی نماز کا وقت تہائی رات گزرنے سے
پہلے ہے۔ اگر نصف رات سے قبل (نماز ادا کئے بغیر)
خصمیں نیند آنے لگے تو خدا کرے تمہاری آنکھ نہ ملے اور
نماز فجر پر صبح تک زیادہ روشنی نہ پھیلی ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے عصر کے وقت کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور وہ نماز فجر روشنی میں پڑھنے کو مستحب کہتے تھے۔ ہمارا قول عصر کے بارے میں یہ ہے کہ جب سایہ ایک شل سے بڑھ جائے اور زوال کے سایہ سے بڑھ کر ایک شل ہو جائے (زوال کے سایہ کے علاوہ ایک شل ہو) تو عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تک سایہ دو شل نہ ہو جائے عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔

2۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز ادا فرمائیے جبکہ دھوپ

دعا اور پڑھنے سے پہلے ان کے حجرہ میں ہوتی تھی۔

3- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عصر کی نماز ادا کر لیتے پھر کوئی جانے والا قبا کی طرف جاتا اور جب وہ ان کے پاس پہنچتا تو اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا۔

4- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے وقت میں عصر کی نماز ادا کرتے کہ پھر کوئی شخص نہ ہو عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو وہ انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک نماز عصر دیر سے پڑھنا جلدی پڑھنے سے بہتر ہے اور جب تم نماز عصر ادا کرو تو صوب واضح اور صاف ہو، اس میں زوری نہ آئی ہو اس کے حلق کثیر آثار وارد ہوئے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ عصر کہنے کو جب یہ ہے کہ یہ دیر سے پڑھی جاتی ہے اور یہ (دن کی دیگر نمازوں سے) مؤخر پڑھی جاتی ہے۔

وضو کی ابتداء

5- حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت ابوحسن سے سنا انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ کیا آپ (مولا) مجھے دکھا سکتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں ہاں انہوں نے پانی مٹکویا، اسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور اپنے

اَن رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْغَضْرُ وَالشَّمْسُ فِي خَجَرِيهَا قَبْلَ اَنْ تَطْهَرُ.

3- اُخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ: اُخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْغَضْرَ ثُمَّ يَلْعَبُ الدَّاهِبُ اِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُزْفِقَةً.

4- اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حَلَفَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْغَضْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلَى بَنِي عَمْرٍو بِنِ عَرَفٍ فَيَجْلِسُ يَصَلُّونَ الْغَضْرَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: تَأْخِيرُ الْغَضْرِ اَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ تَعْجِيلِهَا اِذَا صَلَّيْتَهَا وَالشَّمْسُ بَيَضَاءٌ نَفِيْقَةٌ لَمْ تَدْخُلْهَا صُفْرَةٌ وَمِلَالِكُ جَاءَتْ عَامَّةُ الْاَثَارِ وَهِيَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اِنَّمَا سَبَبُ الْغَضْرِ لِأَنَّهَا تُغَضَّرُ وَتَوْخَرُ.

بَابُ: اِبْتِدَاءُ الْوُضُوءِ

5- اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ بْنِ اَبِي حَسَنِ الْقَازِي عَنْ اَبِيهِ يَحْيَى اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ اَبَا حَسَنِ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ بِنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْضُوْا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ لَقَدْ عَا يَوْضُوْا فَالْتَوَّعَ عَلٰى يَدَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

ہاتھ دو بار دھوئے۔ پھر گھٹی کی اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا
پھر دو بار اپنے بازوؤں کو کہنوں تک دھویا اور اپنے سر کا
مسح کیا۔ پیشانی سے شروع کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو
گدی تک لے گئے اور پھر واپس اس جگہ تک ہاتھوں کو لوٹا
لائے جہاں سے مسح کرنے کی ابتداء کی تھی پھر انہوں نے
اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بھتر ہے اور
وضو میں (اعضاء کو) تین تین بار دھونا افضل ہے اور دو بار
دھونا بھی جائز ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے
بشرطیکہ تم ہر عضو پر اچھی طرح پانی بہاؤ۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

6- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی وضو کرے تو اسے اپنی ناک میں پانی ڈالنا چاہیے
پھر اسے صاف کرنا چاہیے۔

7- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے وہ ناک
صاف کرے اور جو استنجا کرے وہ طاق ڈھیلے استعمال
کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے ہم یہ
دلیل لیتے ہیں کہ وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ گھٹی کرے
اور ناک صاف کرے اسی طرح اسے استنجا کرتے وقت
ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں استنجاء سے مراد استنجا
ہے۔ (حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے)

8- حضرت ضمیم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس

بَوْضُوهُ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ
مَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ
إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مَقْلَمِ
رَأْسِهِ حَتَّى دَفَعَبَ بِهِمَا إِلَى قَدَاهُ ثُمَّ رَفَعَهُمَا إِلَى
الْمَكَانِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ وَالْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا
الْفُضْلُ وَالْإِلْتِمَانُ يُعْزِزَانِ وَالزَّاحِدَةُ إِذَا أَسْبَغَتْ
تُجْزِئُ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

6- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا
تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَسْتَنْجِزْ.

7- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي
إِسْمَاعِيلَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْجِزْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ
فَلْيُؤْزِرْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِنَبِيِّهِ لِمُتَوَضِّئِهِ أَنْ
يَتَضَمَّضَ وَيَسْتَنْجِزَ وَيَنْبَغِي لَهُ أَيْضًا أَنْ يَسْتَجْمِرَ
وَالْإِسْتِجْمَارُ: الْإِسْتِجَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

8- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْمُجَمِّعِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ

نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے ارادہ سے چل پڑا تو گویا وہ نماز میں ہے جب تک وہ نماز کا ارادہ کیے ہوئے ہے۔ اس کے ایک قدم پر ایک نئی لکھی جاتی ہے اور دوسرے پر ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص اقامت سنے تو دو نہ دوڑے ویک جتنا کسی کا گھر دور ہے اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں ہے؟ تو آپ نے فرمایا زیادہ قدم چل کر آنے کی وجہ سے۔

وضو میں ہاتھ دھونا

9۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اسے اپنے وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھو لینا چاہیے۔ تم میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ بہتر ہے اور اس کو اس طرح ہی کرنا چاہیے۔ یہ امر واجب نہیں کہ جس کو ترک کرنے والا گنہگار ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

پانی سے استنجا کرنا

10۔ حضرت عثمان بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے بتایا ہے انہوں نے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مقام استنجا کو پانی کے ساتھ دھویا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل

فَأَحْسَنَ وَضُوهُ ثُمَّ خَرَجَ غَائِباً إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا كَانَ يَفْعَلُ وَآلَهُ تَكْتَبُ لَهُ بِأَحْسَنِ عَطَوَاتِهِ حَسَنَةً وَتُغْفَرُ عَنْهُ بِأَلَاغَرِي سَبْتَةً، فَإِنْ سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْإِلَامَةَ فَلَا يَسْخَ، فَإِنْ أَغْطَمَتْكُمْ أَجْرًا أَهْلَكُمْ ذَارًا فَلَاؤُوا لِمَ بَالُهَا هُرَيْرَةُ؟ قَالَ: مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخَطَا.

بَابُ: غَسْلُ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ

9۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنْ أَحْدَثَكُمْ لَا يُلْبِسُ أَبْنُ بَنَاتٍ يَدَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ، وَهَكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ وَلَيْسَ مِنَ الْأَمْرِ الْوَاجِبِ الَّذِي إِنْ تَرَكَهُ تَارَكَ أَتَمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْوُضُوءُ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ

10۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا لِمَا تَحْتَ الْإِزَارِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

کرتے ہیں ہمارے نزدیک پانی سے استنجا کرنا دیگر اشیاء کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

شرم گاہ کے چھونے سے وضو کا حکم

11۔ حضرت معصب بن سعد سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن پاک ساتھ رکھتا تھا میں نے کھلی کی تو آپ نے فرمایا۔ شاید تم نے اپنی شرم گاہ کو چھولیا ہے میں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور وضو کرو۔ فرماتے ہیں میں اٹھا، وضو کیا پھر واپس آیا۔

12۔ حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ آپ غسل کرتے پھر وضو کرتے حضرت سالم نے آپ سے عرض کی کیا آپ کو غسل، وضو کے بدلے کافی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ مگر یہی میں اپنی شرم گاہ کو چھولیتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شرم گاہ کے چھولنے سے وضو لازم نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اس کے متعلق بہت زیادہ آثار وارد ہیں

13۔ حضرت قیس بن طلق سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے ان سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جس نے اپنی شرم گاہ کو چھولیا تو کیا وہ وضو کرے؟ تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں؟

14۔ حضرت عطاء بن رباح الہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے آپ نے دوران نماز

أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

بَابُ: الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

11۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي وَفَاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلَى سَعْدٍ فَأَخْتَكِكْتُ فَقَالَ: لَعَلَّكَ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ قَتَرْتَهُ، قَالَ: فَقُتِمْتُ قَتَرَاتٍ ثُمَّ رَجَعْتُ۔

12۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا نَجْعَلُكَ الْفَسَلُ مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنِّي أَخْتَلِفُ أَمْسِلُ ذَكَرِي فَأَتَوَضَّأُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا وَضُوءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَفِي ذَلِكَ آثَارٌ خَيْرَةٌ۔

13۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثَيْبٍ التَّمِيمِيُّ قَاضِي الْبَغْدَادِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ، أَيْتَوَضَّأُ؟ قَالَ: هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْ جَسَدِكَ۔

14۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا حُلَيْفَةُ بْنُ غَمْرٍوْدٍ الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَافٍ، عَنْ ابْنِ

شرمگاہ کو چھو لینے کے بارے میں فرمایا کہ میں اس کو چھونے اور تاک کو چھونے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

15- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں آتا۔

16- حضرت حارث بن ابی ذباب نے روایت کی ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں آتا۔

17- حضرت ابو العوام امری سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے پوچھا اے ابو حمزہ جو آدمی وضو کر لینے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولے (تو اس کے بارے میں شری حکم کیا ہے؟) لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اگر تم اس کو اتنا ہی غصہ خیال کرتے ہو تو اس کو کات دو۔ حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا اللہ کی قسم یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

18- حضرت ابراہیم نخعی نے شرمگاہ کو چھو لینے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میں شرمگاہ کو چھو لینے اور تاک کو چھو لینے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

19- حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھو لینے کی وجہ سے وضو (کرنے یا نہ کرنے) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ شخص ہے تو اس کو کات دو۔

20- حضرت ابراہیم نخعی سے نماز میں شرمگاہ کو چھو لینے

عباس قال: في مس الذكر وانث في الصلاة، قال: ما أبالي مسته أو مست أثني.

15- قال محمد: أخبرنا إبراهيم بن محمد بن المقدسي أخبرنا صالح مولى التوامية، عن ابن عباس، قال: ليس في مس الذكر وضوء.

16- قال محمد: أخبرنا إبراهيم بن محمد بن المقدسي أخبرنا الحارث بن أبي ذباب، أنه سمع سعيد بن المسيب يقول: ليس في مس الذكر وضوء.

17- قال محمد: أخبرنا أبو القوام البصري، قال: سأل رجل عطاء بن أبي رباح، قال: يا أبا محمد رجل مس فرجة بقلعته فوضأ؟ قال رجل من القوم: إن ابن عباس رضي الله عنهما كان يقول: إن كنت تستحيه فاقطعه، قال عطاء بن أبي رباح: هذا والله قول ابن عباس.

18- قال محمد: أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله عن حماد، عن إبراهيم النخعي عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في مس الذكر، قال: ما أبالي مسته أو طوف أثني.

19- قال محمد: أخبرنا أبو حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم، أن ابن مسعود سئل عن الوضوء من مس الذكر؟ فقال: إن كان نجساً فاقطعه.

20- قال محمد: أخبرنا مجمل الطبري، عن

کے بارے میں روایت ہے آپ نے فرمایا کہ یہ تو
تہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

21۔ حضرت ارقم بن شرحبیل سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
عرض کی۔ میں نماز میں اپنے بدن کو کھجواتا ہوں اور شرم گاہ
کو چھو لیتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو آپ کے جسم کا
ایک حصہ ہی ہے۔

22۔ حضرت براء بن قیس سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے
ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی شرم گاہ کو
چھو لیا ہو تو آپ نے فرمایا اس کو چھوٹا سر کے چھو لینے کی
طرح ہے۔

23۔ حضرت عبید بن سعد نخعی سے روایت ہے آپ نے
فرمایا میں ایک مجلس میں تھا جس میں حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ شرم گاہ کو چھو لینے کا ذکر ہوا
تو آپ نے فرمایا یہ تو تہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے اور
تہاری ہتھیلی کے لئے اور جگہ بھی ہے (ہتھیلی دیگر اعضاء
بدن کو بھی چھوتی ہے)۔

24۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
شرم گاہ کو چھوٹا اپنی ناک چھونے کی شکل ہے۔

25۔ حضرت ابوہریرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے آپ نے فرمایا میں اپنی شرم گاہ کو ناک یا
کان چھو لینے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

26۔ حضرت قیس سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي مَسِّ الذُّكْرِ فِي الصَّلَاةِ.
قَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

21۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ سُلَيْمٍ بِالْحَنْبَلِيِّ
عَنْ مَنصُورِ بْنِ الْمُغْتَمِرِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ أَوْقَمِ
بْنِ شُرَحْبِيلٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:
إِنِّي أَخُكُ جَسَدِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَمْسُ
ذَكَرِي، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

22۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ
مَنصُورِ بْنِ الْمُغْتَمِرِ، عَنِ الشَّوْشِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، عَنِ
الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرِهِ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ حَمَّيْبَةٌ زَائِدَةٌ.

23۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كَذَّامٍ، عَنْ
غَمِيرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ
فِيهِ عُمَارُ بْنُ نَاسِرٍ فَلَاذَكَرَ مَسَّ الذُّكْرِ فَقَالَ: إِنَّمَا
هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ وَإِنْ لَكُنَّ لَكُمْ جَعَا غَيْرُهُ.

24۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كَذَّامٍ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ لُقَيْطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ:
حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فِي مَسِّ الذُّكْرِ مِثْلَ أَنْفِكَ.

25۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كَذَّامٍ،
حَدَّثَنَا قَانُوسٌ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَبَالِي إِذَا
مَسَسْتُ أَوْ أَلَيْتُ أَوْ أَدْنَيْتُ.

26۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو كَثِيرَةَ بَخْنِي بْنُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے نماز کی حالت میں اپنی شرم گاہ کو چھو لیا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس کو کاٹ کیوں نہیں دیتے۔ پھر ارشاد فرمایا تمہاری شرم گاہ بھی تمہارے سارے جسم کی طرح ہی ہے۔

27۔ حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا نماز کی حالت میں اپنی شرم گاہ کو چھونا میرے لیے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے جسم کا ایک حصہ جس سے تو پھر اس کو کاٹ دو۔

28۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے شرم گاہ کو چھو لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

آگ سے پکی ہوئی اشیاء کے کھالینے پر وضو کرنا 29۔ حضرت وہب بن کیمان نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے گوشت کھایا پھر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

30۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کی ران کا گوشت کھایا اور وضو نہیں فرمایا۔

31۔ حضرت ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (بعض شخصوں کے مطابق جو صحیح ترین معلوم ہوتا

المُتَهَلِّبُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كُرْزَانَ، عَنْ عُلْفَةَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنِّي مَسَسْتُ ذَكَرِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَا لَفَطْتَهُ؟، ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ ذَكَرَكَ إِلَّا كَسَائِرَ جَسَدِكَ؟.

27۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَهَلِّبِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، قَالَ: أُبْجِلُ لِي أَنْ أَمْسُ ذَكَرِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بَضْعَةٌ فَخَسِّنْهَا لَفَطَهَا.

28۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِثَابٍ، قَالَ: خَلَفَنِي جَبْرِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ مَسْرِ الذَّكَرِ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

بَابُ: الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

29۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَفَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: زَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بِالْقَيْلَيْنِ أَكَلْتُ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

30۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَفَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ جَنْبَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

31۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ

ہے) یا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بعض نسخوں کے مطابق) شام کا کھانا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھایا پھر انہوں نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

32- حضرت ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے گوشت اور روٹی کھائی تو ٹکئی کی اور اپنے دونوں ہاتھ جو اسے اور منہ پر پھیرے۔ پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

33- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو وضو کر لیتا ہے اور پھر ایسا کھانا کھاتا ہے جو آگ پر پکا ہوتا ہے۔ کیا وہ اسکی وجہ سے پھر وضو کرے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم (عامر بن ربیعہ بن کعب) کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے پھر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

34- حضرت سید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوہ خیبر کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ وہ سب مقام صہبانک پہنچ گئے یہ جگہ خیبر سے تھوڑے فاصلہ پر ہے ان سب نے عصر کی نماز ادا کی پھر نبی کریم ﷺ نے توشہ (زاوراء) طلب فرمایا تو سقا حاضر خدمت کیے گئے آپ نے پانی کے ساتھ اسے حل کرنے کا حکم دیا۔ تو ان کیلئے انہیں پانی میں حل کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی کھائے اور ہم نے بھی کھائے پھر آپ مغرب پڑھنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے بھی ٹکئی فرمائی اور ہم نے بھی ٹکئی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی سے ہم

رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

32- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازَنِي، عَنْ أَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عُفَّانٍ أَكَلَ لَحْمًا وَخُبْزًا فَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

33- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِي، عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَصِيبُ الطَّعَامَ قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيْتَوَضَّأُ مِنْهُ؟ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ أَبِي يَفْعَلُ ذَلِكَ، ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ.

34- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّ سُؤْدَةَ ابْنَ نَعْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصُّهْبَانِ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلُّوا الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَزْوَاجِ، فَلَمْ يُوَثِّ إِلَّا بِالسُّوْقِ، فَأَمَرَهُ فَنَزَعَتْ لَهُمْ بِالنَّاءِ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَ مَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا وَضُوءَ مِمَّا مَسَّتْهُ

دلیل لیتے ہیں کہ جو شے آگ پر پکی ہو یا آگ پر نہ پکی ہو اس کے کھالینے سے وضو لازم نہیں ہوتا بلکہ وضو تو حدث لاحق ہونے کی وجہ سے ہے پس طعام خواہ آگ پر پکا ہو یا بغیر آگ کے اس کے کھالینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن

سے وضو کرنا

35۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ ایک ہی برتن سے وضو کرے یا غسل کرے خواہ عورت اس سے پہلے شروع کرے یا مرد اس (عورت) سے پہلے شروع کرے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نکسیر کی وجہ سے وضو کرنا

36۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب انہیں (حالت نماز میں) نکسیر آتی تو وہ لوٹ جاتے اور وضو کرتے اور (اس دوران) گفتگو نہ کرتے پھر واپس آتے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پڑھ کر لیتے تھے۔

37۔ حضرت یزید بن عبد اللہ قسبط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا کہ انہیں نکسیر آئی در آنحالیکہ وہ نماز ادا فرما رہے تھے پس وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا

النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ، إِنَّمَا الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدِيثِ، فَأَمَّا مَا دَخَلَ مِنَ الطَّعَامِ مِمَّا مَسَّهُ النَّارُ أَوْ لَمْ تَمْسُهُ فَلَا وَضُوءَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ يَتَوَضَّانِ

مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

35۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّوْنَ جَمِيعًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِأَنْ تَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ وَتَغْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ إِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْوُضُوءُ مِنَ الرُّعَافِ

36۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا صَلَّى.

37۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَتَى حُجْرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ فَأَتَى بِوُضُوءٍ فَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا قَدْ صَلَّى.

پھر واپس پلٹ گئے جس قدر نماز پڑھ لی تھی اسی پر بنا کر لی۔

38۔ حضرت عقی بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں خبر دی ہے کہ ان سے ایک ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کو کبیر آتی ہو اور کثرت کے ساتھ خون بہتا ہو تو وہ کس طرح نماز ادا کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں اچے سر کے ساتھ اشارہ کرے۔

39۔ حضرت عبدالرحمن بن بکر بن عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک یا دو انگلیاں ڈالتے اور پھر نکالتے اگر اس کے ساتھ خون لگا ہوا تو اسے صاف کرتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو نہ کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان سب صورتوں پر حرام عمل ہے۔ اور حضرت امام مالک بن انس کا کبیر کے بارے میں یہ عمل نہیں ہے ان کی رائے ہے کہ جب کسی آدمی کو نماز کے دوران کبیر آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ خون دھوئے اور نئے سرے سے نماز ادا کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وحی فرماتے ہیں جو حضرت امام مالک نے فہن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن مسیب سے ہدایت کیا ہے کہ وہ نماز سے واپس پلٹے اور وضو کرے پھر اپنی ادا کی ہوئی نماز پر ہی بنا کر لے بشرطیکہ اس نے (اس دوران) گفتگو نہ کی ہو۔ یہی حکم ہمارا بھی قول ہے۔ اگر کسی آدمی کو کبیر آتی ہو تو جب دوسرے کے ساتھ اشارہ کرے تو کبیر نہ آنے اگر مجدد کرے تو کبیر جاری ہو جائے تو پھر وہ شخص اپنے سر کے ساتھ ہی

38۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ سَيْلَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَبِلَ كَثْرَةَ الدَّمِ عَلَيْهِ كَثِيفٌ يُصَلِّي؟ قَالَ: يُؤْمِنُهُ إِفْنَاءَ بَرَأئِهِ فِي الصَّلَاةِ.

39۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُجَذَّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ زَائِيَّ سَالِمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُدْخِلُ بِإِصْبَعِهِ فِي أَنْفِهِ أَوْ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ دَمٍ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ.

فَالْأَنْفِ مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا كَلِّبَ تَائِخُ، فَأَمَّا الرَّغَافُ فَإِنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ بِذَلِكَ، وَيَزِي إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ أَنْ يُغْسِلَ الدَّمَ وَيَسْتَظِلَّ الصَّلَاةَ. فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ يَقُولُ بِمَا رَوَى مَالِكٌ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنَّهُ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَتِمُّ عَلَى مَا صَلَّى إِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَهُوَ قَوْلُنَا. وَأَمَّا إِذَا كَثُرَ الرَّغَافُ عَلَى الرَّجُلِ فَكَانَ إِنْ أُوْمَأَ بِرَأْسِهِ إِفْنَاءَ، لَمْ يَرَعَفْ وَإِنْ سَجَدَ رَعَفَ. أُوْمَأَ بِرَأْسِهِ إِفْنَاءَ، وَأَنْجَزَهُ، وَإِنْ كَانَ يَرَعَفُ كُلَّ خَالٍ سَجَدَ. وَأَمَّا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي أَنْفِهِ فَأَخْرَجَ عَلَيْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ فَلَهُ لَا وَضُوءَ فِيهِ لِأَنَّهُ غَيْرُ سَائِلٍ وَلَا قَائِلٍ، وَإِنَّمَا الْوُضُوءُ فِي الدَّمِ قَبْلَ سَائِلٍ

أَوْ قَطْرًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ.

اشارہ کرے اس کے لیے یہی کافی ہے اگر ہر حالت میں (اشارہ و تکرار دونوں حالتوں میں) تکرار جاری ہو جاتی ہو تو وہ شخص سجدہ ہی کرے اگر آدمی اپنی انگلی ناک میں ڈالے اور نکالے تو اس کے ساتھ خون لگا ہو تو اس صورت میں اس پر وضو لازم نہیں کیونکہ یہ خون نہ تو پینے والا ہے اور نہ ہی قطرہ قطرہ بن کر ٹپکنے والا ہے۔ وضو صرف اس خون میں ہے جو بہ لگے یا قطرہ قطرہ بن کر ٹپکے اور یہی قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بچہ کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے دھونا

40۔ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنی گرد میں بٹھالیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس (کپڑے) پر چمڑک دیا اور دھویاں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بچہ کے پیشاب کر دینے کے بارے میں رخصت وارد ہوئی ہے بشرطیکہ وہ کھانا نہ کھاتا ہو اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے ہمارے نزدیک سب کا دھونا زیادہ پسندیدہ ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

41۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور دھونے کی غرض سے اس پر آپ پانی بہا

بَابُ: الْغَسْلُ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

40۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بَنَتْ بِخَصْنٍ: أَنَّهَا جَاءَتْ بِإِثْنِهَا صَبِيًّا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُجْرِهِ، فَقَالَ عَلَى قُوبِهِ فَلَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَّخَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: فَلَدَجَاءَتْ رُخْصَةً فِي بَوْلِ الْغَلَامِ إِذَا كَانَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، وَأَمَرَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْخَبَرَةِ، وَغَسَّخَهُمَا جَمِيعًا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ.

41۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ فَقَالَ عَلَى قُوبِهِ فَلَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَّخَهُ بِمَاءٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ: تَبَعَهُ إِذَا غَسَّخَهُ حَتَّى تَنْقِئَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ.

دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے صاف کر دیتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مذی کی وجہ سے وضو کرنا

42۔ حضرت مقداد بن اسود سے روایت ہے حضرت علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نبی
کریم ﷺ سے پوچھیں اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کے
قریب جائے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا لازم
ہے؟ چونکہ انکی صاحبزادی میرے عقد میں ہے اور مجھے
آپ سے دریافت کرتے ہوئے حیا آتی ہے۔ حضرت
مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو ایسی
حالت سے واسطہ پڑے تو اسے اپنی شرم گاہ کو دھوپنا
چاہیے اور نماز کے لیے کیے جانے والے وضو کی طرح
وضو کر لینا چاہیے۔

43۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
مجھ سے مذی موتی کی شکل خارج ہوتی ہے۔ جب تم میں
سے کسی کو ایسی حالت سے واسطہ پڑے تو اسے اپنی شرم گاہ
دھوپنی چاہیے اور نماز کے لیے کیے جانے والے وضو کی
طرح وضو کر لینا چاہیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے
مطابق عمل کرتے ہیں کہ وہ مذی کے مقام کو دھوئے گا اور
نماز کے لئے کیے جانے والے وضو کی طرح وضو کرے گا۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

44۔ حضرت ملت بن سعید سے روایت ہے انہوں نے
حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے (کپڑے پر پانی
جانے والی) تری کے حلق پر چھاتر انہوں نے فرمایا اپنے

بَابُ: الْوُضُوءُ مِنَ الْمَذْيِ

42۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ بْنِ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا ذَنَّا مِنْ أَهْلِهِ
فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَإِنْ جَنَدِيْ يَنْتَنِي
وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ الْمِقْدَادِ: فَسَأَلْتُهُ،
فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَرَجَةً،
وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

43۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
إِنِّي لِأَجِدُهُ يَخْرُجُ مِنِّي بِشَلِّ الْخُرْزُوزَةِ، فَإِذَا وَجَدَ
أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَغْسِلْ فَرَجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ
لِلصَّلَاةِ.

فَالِ مُحَمَّدٌ: وَيَهْدِي نَاخِلُ: يَغْسِلُ مَوْجِعَ الْمَذْيِ
وَيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

44۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ
سَالِمَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ بَلَالٍ بَعْدَهُ فَقَالَ:
إِنْ نَصَحَ مَا نَحَتْ قُرْبِكَ وَاللهُ عِنْدَهُ.

تہ بند پر پانی چڑک لو۔ اور اس سے بے پروا ہو جاؤ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی پر ہم عمل
 کرتے ہیں کہ جب کسی انسان کو کثرت کے ساتھ یہ
 عارضہ لاحق ہو اور شیطان اس بارے میں اس کو شک میں
 مبتلا کر دے اور یہی قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 کا ہے۔

اس پانی سے وضو کرنے کا حکم جس سے درندے
 پی لیں اور اس میں منہ ڈالیں

45۔ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن عطاء بن ابی لہجہ
 سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چند
 شہسواروں کے ساتھ نکلے ان میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
 سے بھی تھے حتیٰ کہ وہ ایک حوض پر اترے۔ حضرت عمرو بن
 عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حوض والے! کیا تمہارے
 حوض پر درندے (پینے کی غرض سے) آتے ہیں۔ تو فوراً
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حوض
 والے! ہمیں یہ نہ بتانا۔ بلاشبہ کبھی ہم درندوں سے پہلے
 آتے ہیں اور کبھی وہ ہم سے پہلے آتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے حوض اتنا بڑا ہو
 کہ جب اسکی ایک طرف کو حرکت دی جائے تو دوسری
 طرف حرکت نہ ہو تو (اس صورت میں) درندے کے منہ
 ڈالنے سے بھی پانی پلید نہیں ہوتا اور نجاست مگرنے سے
 بھی۔ مگر جب بواور ذائقہ کا طلب ہو جائے (تو قاسد ہو جاتا
 ہے) اور جب حوض اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے ایک کنارے کو
 حرکت دی جائے تو دوسرے کنارے کی طرف حرکت ہو تو
 اگر درندوں نے منہ ڈالایا اس میں غلاطت گرگی تو اس سے
 وضو نہ کیا جائے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حضرت عمر بن

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا خَفِيَ ذَلِكَ مِنَ
 الْإِنْسَانِ، وَأَدْخَلَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ فِيهِ الشَّكَّ،
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْوُضُوءُ مِمَّا يَشْرَبُ مِنْهُ
 السَّبَاعُ وَتَلَفٌ فِيهِ

45۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَافِيلَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّجَوِيِّ، عَنْ
 يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ
 أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي
 رَجَبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، حَتَّى وَرَدُوا
 حَوْضًا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: يَا صَاحِبَ
 الْحَوْضِ هَلْ تَرَى حَوْضَكَ السَّبَاعَ؟ فَقَالَ عَمْرُو
 بْنُ الْخَطَّابِ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ، لَا تُخْبِرُنَا،
 فَإِنَّا نَرُدُّ عَلَى السَّبَاعِ وَنَرُدُّ عَلَيْنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيمًا إِنْ
 حَوَّكْتَ مِنْهُ نَاجِيَةً لَمْ تَتَحَرَّكْ بِهِ النَّاجِيَةُ
 الْأُخْرَى لَمْ يَلْسِدْ ذَلِكَ الْمَاءَ مَا وَلَعَ فِيهِ مِنْ
 سَبْعٍ، وَلَا مَا وَقَعَ فِيهِ مِنْ لَدَرٍ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى
 رِيحٍ أَوْ طَعْمٍ، فَإِذَا كَانَ حَوْضًا ضَعِيفًا إِنْ
 حَوَّكْتَ مِنْهُ نَاجِيَةً تَحَرَّكَتْ النَّاجِيَةُ الْأُخْرَى
 فَوَلَعَ فِيهِ السَّبَاعُ أَوْ وَقَعَ فِيهِ الْفَلَرُ لَا يَفُوضُ مِنْهُ،
 الْأَخْرَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَمَرَهُ
 أَنْ يُخْبِرَهُ وَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ، وَهَذَا كَلِمَةُ قَوْلِ أَبِي

خَيْفَةُ رَجْمَةِ اللَّهِ.

خطاب رضی اللہ عنہ نے اس (حوض والے) کا تانا بانہا
کیا اور اس کو تانے سے روکا۔ یہی قول حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرنا

46۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور کہا کہ ہم
سمندر میں سفر کرتے رہتے ہیں اور ہمارے پاس ٹھوسا سا
پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہم بیا سے رو
جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں تو
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا پانی ظاہر ہے اور
اس کا مراء احوال ہے۔ ل

بَابُ: الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

46۔ اخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْزَقِيِّ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ
أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَعْمَلُ مَغْنَا
الْقَلِيلِ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ غِطَفْنَا،
أَفْتَوْضَاءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ
الطَّهْرُ مَذْهَبُ الْخَلَالِ مَيْسَرَةٌ.

ل۔ اس حدیث شریف میں اسید سے صرف دو جمل مراد ہے۔ جسے یاد رکھ کر لیا جائے۔ یا سمندر اس سے بہت ہلکا ہے۔ اور جو جمل سمندر میں ہر گز آج
آجائے۔ اس کا کھانا احوال نہیں۔ امام ابو داؤد روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما قلبي البحر لو خير عنه فكلوه وما مات فيه
ومعا فلا تكلوه (سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 178، مطبوعہ مطبعہ مجاہد پاکستان لاہور)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کو سمندر چھیک دے یا جس سے سمندر مٹ
جائے۔ اس کو کھاؤ اور جو سمندر میں ہر گز آج آجائے۔ اس کو مت کھاؤ۔“

فتحاے احباب کے نزدیک پانی کے جانوروں میں سے صرف جمل کو کھانا احوال ہے۔ پانی کے دیگر جانور احوال نہیں ہیں۔
علامہ ابوبکر ابیہما صلی علیہ وسلم کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب (فتحاے احباب) نے کہا ہے کہ پانی کے جانوروں میں سے صرف جمل کھائی جائے گی۔۔۔ جو لوگ پانی کے تمام جانوروں کو کھا جائے
کہتے ہیں۔ ان کے قول کے بطلان کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے

احسنت لفا ميعان ودعان السمك والجراد

(سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 239، مطبوعہ مطبعہ مجاہد پاکستان لاہور، سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 97، مطبوعہ دار صادر بیروت)
”تمہارے لئے دو مراء اور دو احوال طہالت کیے گئے ہیں۔ جمل اور لڑائی۔“

اس حدیث شریف میں دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: حُرِّمَتْ عَلَيْكَ الْمَيْمَنَةَ حُرْمَتِهَا كَحُرْمَةِ الْيَمَنِ (سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 97، مطبوعہ دار صادر بیروت)
مراءوں میں سے صرف حق دومراءوں (جمل اور لڑائی) کا اشتہار کیا گیا ہے۔ کیونکہ دیگر تمام مراء (خواہ وہی ہوں یا نہ ہوں) اس آیت کے تحت کے عموم میں
داخل ہیں۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک عروب نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک راکہ اور ایک
کیا اور کہا کہ اس راکہ میں بیڑک ڈالا جاتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے بیڑک کو گل کرنے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 97، مطبوعہ دار صادر بیروت)
اور بیڑک پانی کے جانوروں میں سے ہے۔ اگر اس کا کھانا اور اس سے بیع حاصل کرنا جائز ہوتا۔ تو نبی کریم ﷺ اسے گل کرنے سے منع نہ فرماتے۔ تو جب
حدیث سے بیڑک کی کریم ثابت ہوگئی تو جمل کے مساوی پانی کے باقی جانوروں کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ ہمارے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے (جس کا علم)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے ہم یہ اندھ کرتے ہیں کہ مسند رکا پانی دیگر پانیوں کی طرح پاکیزہ ہے یہی قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا ہے۔

موزوں پر مسح کرنا

47۔ حضرت عباد بن زیاد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر ریش حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ راوی (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ پانی لے گیا نیز راوی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ (قحط سے حاجت کے بعد) تشریف لائے تو میں نے پانی ڈالا۔ راوی نے فرمایا ہے کہ آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر آپ اپنے بازو (کپڑے سے باہر) نکالنے لگے لیکن اپنے جبہ کی آستین تک ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو انہیں اپنے جبہ کے پیچے سے نکالا۔ پھر آپ نے اپنے بازو دھوئے اور اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا نیز آپ نے ٹھنیں پر مسح کیا پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے درآ صحابہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کی امانت فرما رہے تھے اور وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اس رکعت کو ادا فرمایا جو باقی رہی تھی لوگ آپ کی خاطر پریشانی کا اظہار کرنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے (نماز قائم کر کے) اچھا کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ: مَاءَ الْخَمْرِ طَهُورٌ كَثِيرُهُ مِنَ الْبَيَاضِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ.

باب: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

47۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَادِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ وَلَدِ الْمُبَرِّقَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ: فَلَعَبْتُ مَعَهُ بِمَاءٍ، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ حَبِيٍّ كَثَمِي حَبِيٍّ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ حَبِيٍّ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَغَسَلَ الرَّاحِمَيْنِ بَيْنَ عَوَافٍ يَوْمَهُمْ فَلَمْ صَلِّ بِهِمْ مَسْجِدَةً، فَصَلَّى مَعَهُمْ وَسَوَّلَ اللَّهُ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى الرَّحْمَةُ الَّتِي بَيَّضَتْ فَفَرَّغَ النَّاسُ لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: لَمْ أَخْشَ.

(جید عالمی گزشتہ مطبوعہ) بریلنگ اور باقی دینی جہانوں میں فرق کرنا۔

48۔ حضرت عبدالرحمن بن رقیش نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قبا میں آئے اور پیٹاب کیا پھر پانی لایا گیا تو انہوں نے وضو کیا (اس طرح کہ) آپ نے اپنا چہرہ دھویا، دونوں بازو کہنوں تک دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور آپ نے موزوں پر مسح فرمایا بعد ازاں آپ نے نماز ادا فرمائی۔

49۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ وہاں کے امیر تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح فرماتے ہیں انہوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے (جواباً) کہا کہ جب آپ (مدینہ) جائیں تو اپنے والد سے دریافت کرنا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (آپ سے دریافت کرنا) بھول گئے حتیٰ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا کیا آپ نے اپنے والد سے پوچھا تھا؟ تو آپ نے کہا نہیں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم اپنے پاؤں موزوں میں داخل کرو اور وہ دونوں پاک ہوں تو تم ان دونوں پر مسح کر لیا کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اگر ہم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو؟ تو آپ نے فرمایا اگرچہ تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے ہی کیوں نہ آیا ہو (جب بھی ظہن پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

50۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں (اسی مقصد کے لئے بنائی گئی جگہ میں) پیٹاب کیا پھر وضو کیا۔ اپنا چہرہ اور بازو دھوئے اپنے سر کا

48۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَقِيشٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّى قَبَاءَ، قَبَاءَ، ثُمَّ ابْنِي بِمَاءٍ، فَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَتَذَنَّى إِلَى الْمَوَاقِفَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ صَلَّى.

49۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أُبَيَّرُهَا فَرَأَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَاتَكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَبِضْتَ عَلَيْهِ، فَقَسَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَسْأَلَهُ حَتَّى قَدِمَ سَعْدٌ، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ أَبَاكَ؟ فَقَالَ: لَا، فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ: إِذَا أَدَخَلْتَ رِجْلَكَ إِلَى الْخُفِّينِ وَهَمَّاهُ طَاهِرَتَانِ فَمَسَحْ عَلَيْهِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمَا مِنَ الْغَائِطِ.

50۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَانَ بِالسُّوْيِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَتَذَنَّى، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ دَعَى لِبَحَاظَةِ جَبْنٍ دَخَلَ

الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ كَمَا يَمْسَحُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِي الْمَسْجِدِ (نبوی) میں داخل ہوئے تو آپ کو جنازہ کے لیے بلایا گیا تاکہ آپ جنازہ پڑھیں آپ نے اپنے ٹھنڈے پر مس کیا اور پھر نماز پڑھی۔

51۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ غُرُوزَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى أَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ عَلَى ظَهْرِهِمَا لَا يَمْسَحُ بِظُرُوقِهِمَا، قَالَ: ثُمَّ يَرْفَعُ الْعِمَامَةَ فَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ. 51۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ (حضرت عروہ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ موزوں کے ظاہر پر (اوپر) مس فرمایا کرتے تھے ان کے پاؤں پر (مچھے) مس نہیں کرتے تھے راوی کا بیان ہے آپ عمامہ اتارتے اور اپنے سر کا مس فرماتے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا تَحْتَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ، وَرَوَى الْمَسْحَ لِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةً أَيَّامًا وَلَيَالِيهَا لِلْمَسَافِرِ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب (روایات) پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ ہم مقیم کیلئے مس کی مدت ایک دن اور ایک رات قرار دیتے ہیں۔

وَقَالَ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ: لَا يَمْسَحُ الْمَقِيمُ عَلَى الْخُفَيْنِ. وَعَامَّةُ هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي رَوَى مَالِكٌ فِي الْمَسْحِ إِنَّمَا هِيَ فِي الْمَقِيمِ ثُمَّ قَالَ: لَا يَمْسَحُ الْمَقِيمُ عَلَى الْخُفَيْنِ. اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مقیم ٹھنڈے پر مس نہ کرے اور وہ تمام آثار جو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے مس کے بارے میں مروی ہیں وہ سب مقیم ہی کے بارے میں ہیں (کہ دو مس کرے) پھر بھی انہوں نے فرمایا ہے کہ مقیم ٹھنڈے پر مس نہ کرے۔

بَابُ: الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْجِمَامِ

52۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: يَنْفَعُنِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الْعِمَامَةِ فَقَالَ: لَا، خَشِيَ يَمْسَحَ الشَّعْرَ الْمَاءَ. 52۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے عمامہ (پر مس) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس پر مس نہ کرے حتیٰ کہ (سر کے) بالوں کا پانی کے ساتھ مس کرے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

کا ہے۔

53- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: زَأْنَتْ صَفِيَّةُ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ تَتَوَضَّأُ وَتَتَرَفَّعُ عِمَارَتَهَا، ثُمَّ تَمْسَحُ بِرَأْسِهَا. قَالَ نَافِعٌ: وَأَنَا يُؤَمِّدُ صَفِيَّةَ.

54- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عَمْرِو كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَلْفَرَّغَ عَلَى يَدَيْهِ الْمُنَى فَعَسَلَهَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَمُضْمَضَ وَاسْتَشَقَّى، وَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَنَضَحَ، فِي غَيْبِهِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْمُنَى ثُمَّ الْبُشْرَى، ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ وَافْتَضَّ الْمَاءَ عَلَى خَلْفِهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِلَّا النُّضْحَ فِي الْعَتَمَةِ، لِإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَنَابَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْعَامَةِ.

55- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

56- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

57- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

ﷺ أَنَّهُ تَصِيَّتُهُ الْخَنَازِيرَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: تَوَضَّأُ رَاتِ كَے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وضو کرو اپنی شرم گاہ کو دھو لو اور سو جاؤ۔
وَالْغَيْسِلُ ذَكَرَكَ وَنَمَ، قَالَ مُعَمَّدٌ: وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَغْسِلْ ذَكَرَهُ حَتَّى يَنَامَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ أَبْصَدَ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر اس (غیسی) نے وضو نہ کیا اور نہ ہی اپنی شرم گاہ کو دھو یا یہاں تک کہ سو گیا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

56۔ قَالَ مُعَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْفَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصِيبُ مِنْ أَغْلِهِ، ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَتَمَسَّ مَاءً، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاعْتَسَلَ۔
57۔ قَالَ مُعَمَّدٌ: هَذَا الْحَدِيثُ أَرْفَقُ بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔
56۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ کے ساتھ شب پاشی کرتے تو پھر سو جاتے اور پانی کو مس تک نہ کرتے پھر جب رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوتے تو دوبارہ وغیرہ زوجیت ادا کرتے اور غسل فرماتے۔
57۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کیلئے یہ حدیث (برائے عمل) آسان ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْإِغْتِسَالُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

57۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔
58۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔
57۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کیلئے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔
58۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل لازم ہے۔

59۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ ابْنِ الشَّيْبَانِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى عِيْدًا لِلْمُسْلِمِينَ، فَاتَّعِظُوا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ جَنْبٌ فَلَا يَغْتَرُّهُ أَنْ يَتَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ۔
59۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! یہ دن (جمعہ) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عید بنایا ہے پس تم (جمعہ کے دن) غسل کیا کرو۔ جس کے پاس خوشبو ہو وہ لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور (جمعہ کے دن) سواک ضرور کیا کرو۔

60۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْمُقْبِرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ غُسْلِ الْخَبَائِدِ.

60۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، ہر بالغ آدمی پر جمعہ کے دن غسل کرنا غسل جنابت کی مانند ہے۔

61۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرْوُحُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا اغْتَسَلَ.

61۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما غسل کے بغیر نماز جمعہ کیلئے تشریف نہیں لے جاتے تھے۔

62۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ زَجَلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهُ سَاعَةٌ هَذِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ الْبَيِّنَاتِ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوْحَّاتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ، قَالَ عُمَرُ: وَالْمَوْضُوءُ أَهْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتُرُ بِالْفَسْلِ.

62۔ حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے باپ (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص (حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ) جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے لئے کا کونسا وقت ہے تو اس آدمی نے عرض کی کہ میں بازار سے لوٹا تو میں نے اذان کی آواز سنی اور میں نے وضو کرنے کے علاوہ اور کوئی زائد کام نہیں کیا اور پھر میں (مسجد میں) آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے صرف وضو کرنے پر ہی اکتفا کر لیا حالانکہ ہمیں علم ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْغُسْلُ الْفَضْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَلَئِنْ هَذَا آثَارٌ كَثِيرَةٌ.

63۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ دونوں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ تک مرفوع روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بہتر اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا افضل ہے۔

63۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ سَعِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، كِلَاهُمَا يَرْفَعُهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَفَعَلَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْفَضْلُ الْفَضْلُ.

64۔ حضرت حماد سے روایت ہے کہ انہوں نے امام غفری سے

64۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ ضَالِحٍ،

جمہ کے دن غسل کرنے، پچھنے گلو کر غسل کرنے، اور عیدین کیلئے غسل کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر تم غسل کر لیا کرو تو اچھا ہے۔ اگر ترک کر دو تو کوئی گناہ نہیں۔ میں نے ان سے عرض کی کیا رسول کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو جمہ کیلئے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے آپ نے فرمایا ہاں لیکن یہ ان امور میں سے نہیں ہے جو واجب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مانند ہے وَأَنْهَلُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ أَنْهَلُوا فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ، وَخَقُولِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَبِزُوا إِلَى الْأَرْضِ﴾ فَمَنْ انْتَبَزَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ الصَّلَاةُ فَانْتَبِزُوا إِلَى الْأَرْضِ ”پس جب نماز پڑھی جا چکے تو زمین میں پھیل جایا کرو“ اگر کوئی شخص چلا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی بیٹھا رہا تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت حماد نے فرمایا ہے میں نے حضرت ابراہیم نخعی کو دیکھا کہ آپ عیدین کیلئے تحریف لاتے ہیں اور غسل نہیں کرتے۔ 65۔ حضرت عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے کہ جمہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ آپ کے ایک ساتھی نے عرض کی کیا آپ غسل نہیں کریں گے تو انہوں نے فرمایا آج سردی کا دن ہے۔ پس آپ نے وضو فرمایا۔

66۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس جب سڑ کرتے تو وضو نہ کرتے اور نہ ہی جمہ کے دن غسل کرتے۔

67۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے جمہ کے دن طواف حجر کے بعد غسل کیا تو وہ جمہ کے غسل

عَنْ حَمَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْخِصَامَةِ، وَالْغُسْلِ فِي الْعِيدَيْنِ؟ قَالَ: إِنْ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ، وَإِنْ تَرَكَتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَ الْأُمُورِ الْوَاجِبَةِ، وَإِنَّمَا هُوَ خَقُولُهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ تَبَايَعْتُمْ﴾ فَمَنْ أَنْهَلَهُ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ، وَخَقُولِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَبِزُوا إِلَى الْأَرْضِ﴾ فَمَنْ انْتَبَزَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ

فَالْحَمْدُ: وَلَقَدْ زَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ يَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا يَغْتَسِلُ.

65۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَانَ، عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ، أَيْ الْجُمُعَةُ، فَذَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أَلَا تَغْتَسِلُ؟ قَالَ: الْيَوْمَ يَوْمٌ بَارِدٌ، فَتَوَضَّأَ.

66۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ الْخَنَفِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُلُقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا سَافَرَ لَمْ يَغْتَسِلِ الْغُسْلَ وَلَمْ يَغْتَسِلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

67۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ الْفَرَزِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

يَغْدُو طُلُوعَ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ عَنْ غَسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. كَيْفَ كَانِي هُوَكَ۔

68۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ الْقَوَامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّاسُ غُمَالًا أَنْفُسِهِمْ، فَكَانُوا يَزُودُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيَاتِهِمْ فَكَانَ يُقَالُ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ۔
68۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ مزدوری کرتے تھے اور اسی حالت میں ہی نماز کی طرف آ جاتے تھے۔ تو ان سے کہا جاتا اگر تم غسل کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

بَابُ: الْأَغْتِسَالِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ دونوں عیدوں کے روز غسل کرنا

69۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو إِلَى الْعِيدِ۔
70۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو۔
69۔ حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کی طرف جانے سے قبل غسل کر لیا کرتے تھے۔
70۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن (نماز کے لئے) جانے سے قبل غسل کرتے تھے۔

فَإِنْ مُحَمَّدٌ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْعِيدِ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عید کے دن غسل کرنا اچھا ہے، واجب نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ مٹی کے ساتھ تکم کرنا

71۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْخُرُوفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَرْبِدِ نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَيَتَمَّمُ صَعِيدًا طَيِّبًا، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمَرْفَقَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى۔
71۔ حضرت نافع نے روایت کی ہے کہ وہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام خروف (مدینہ منورہ سے تین میل دور ایک مقام ہے) سے روانہ ہوئے اور جب مربد (مدینہ منورہ سے ایک یا دو میل کے قاصطے پر) کے مقام پر پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چڑا کیا اور پاکیزہ مٹی سے تکم فرمایا۔ آپ نے اپنے چہرے اور کہنچوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کیا پھر نماز ادا فرمائی۔

72۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ

اُسفارہ خفی إذا ثَمَّ بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْحِجَابِ
 انْقَطَعَ عَقْدِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى
 الْيَمَامَةِ، وَأَقَامَ النَّاسُ وَلَبَّسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَبَّسَ
 مَعَهُمْ مَاءً، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى
 إِلَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ؟ أَفَأَنْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 وَبِالْيَاسِ وَلَبَّسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَبَّسَ مَعَهُمْ مَاءً، قَالَتْ:
 فَجَاءَهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَنَى اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 وَاجِبٌ رَأْسَهُ عَلَى فُخْلِيٍّ قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَسْبُ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَبَّسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَبَّسَ
 مَعَهُمْ مَاءً، قَالَتْ: فَفَاتَنِي وَقَالَ مَشَاءَ اللَّهُ أَنْ
 يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْفَعُنِي بَيْنَهُ لِي غَامِرَتِي،
 فَلَا يَمْتَنِعُنِي مِنَ الشَّعْرُوكِ إِلَّا رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ عَلَى فُخْلِيٍّ، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَفِيٍّ
 أَضْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّنْمِيمِ
 فَتَنَمَّيُوا، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُظَيْفٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ
 بِرْ حُجَّتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: وَتَغْتَابُ الْبَيْعَةَ الَّتِي
 كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ.

اس جگہ پر پانی تھا اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے
 لگے کیا آپ نے اس پر بھی غور فرمایا جو کچھ حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے کیا ہے انہوں نے لوگوں اور نبی کریم ﷺ
 کو ایسے مقام پر ٹھہرایا ہے جہاں پر پانی نہیں اور نہ ہی لوگوں
 کے پاس پانی ہے۔ آپ بیان فرماتی ہیں حضرت ابو بکر رضی
 اللہ عنہ تعریف لائے دے اٹھا کچھ نبی کریم ﷺ اپنا سر
 مبارک میری ران پر رکھے ہوئے تھے اور آپ بخراست
 تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو اور لوگوں کو
 ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں اور نہ ہی ان افراد کے
 پاس پانی ہے۔ آپ بیان فرماتی ہیں کہ وہ بد محترم مجھے ناراض
 ہوئے اور مجھے وہ کچھ کہا جو اللہ کی مرضی تھی (خوب ڈانٹ
 پلائی) اور اپنے ہاتھ کے ساتھ میرے پہلو میں پکڑ کے لگائے
 گئے۔ میں نے اس وجہ سے حرکت نہ کی کہ نبی کریم ﷺ کا
 سر مبارک میری ران پر تھا۔ نبی اکرم ﷺ آرام فرماتے
 رہے حتیٰ کہ جب آپ صبح بیدار ہوئے تو پانی نہیں تھا۔ پس
 اللہ تعالیٰ نے آیت تحکم نازل فرمائی اور لوگوں نے تحکم کیا۔
 حضرت اُسید بن حذیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے آل ابو بکر
 رضی اللہ عنہم صرف یہی (تحکم) تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ
 امت پر ان محبت برکتیں اور احسان ہیں) حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے رونا لگی کیلئے جب اس اونٹ
 کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمارا اس کے نیچے سے مل گیا۔

بعض لوگ اس حدیث شریف سے ظہر رسالت کی بحث شروع کر دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کو غیب کا علم دیا گیا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ ہاں کہاں ہے۔
 حالانکہ مادہ ہمارا کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات غوراً غور رکھنی چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امت کے پہلی ہیں اور آپ کی ذات اقدس میں مومنین
 کے لئے اس حدیث ہے۔ اگر قرآن وحدیث کا منظر کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریعت کے ہر حکم کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی (قیما کے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَالتَّيْمُ ضَرْبَتَانِ، ضَرْبَةٌ لِلزَّوْجِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ تئیم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری کہنیوں سمیت بازوؤں کے لئے (ضرب سے مراد ہاتھ مٹی پر مارنا ہے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

(بقیہ سفر گزشتہ) واقعہ اور سبب موجود ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی جو آیت بھی نازل فرمائی۔ اس کے نزول سے پہلے ایسے حالات پیدا ہوئے جو اس آیت میں موجود حکم کے متقاضی تھے۔ یہی صورت حال آیت تئیم کی ہے۔ مرضی الہی یہ تھی کہ ہارم ہو، مسلمان اس کی حاشا، مہر رک، جائیں، اس دوران نماز کا وقت آجائے اور وضو کرنے کے لئے پانی نہ ملے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا جائے کہ کیا کریں جب آیت تئیم نازل ہو۔ اس طرح اگر آیت تئیم کے شان نزول کے ظاہر کو دیکھا جائے تو اس کا اس بات کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں کہ حضور ﷺ کو ہار کا علم نہ تھا۔ یہ بات تو جب کہی جاسکتی تھی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ سے پوچھتے کہ ہار کہاں ہے اور آپ جواب ارشاد فرماتے لیکن آپ سے نہ کسی نے پوچھا اور چونکہ یہ واقعہ آیت تئیم کے نزول کا سبب بنے والا تھا اس پر حضور ﷺ نے خود بھی ہار کے متعلق نہ بتایا بلکہ اطمینان سے آرام فرما ہو گئے۔ مگر فرمایا جائے تو یہاں تو عدم علم کے بجائے علم جاہل ہو رہا ہے۔ وہ اس طرح کہ حضور کریم ﷺ اطمینان سے بیٹھی نیند سو رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ بار یہ ہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند میں کوئی خلل نہیں ہوتا۔ یہ دلیل ہے کہ حضور ہار کی طرف سے مطمئن تھے۔ معلوم تھا کہ ہار خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پیچے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اور چونکہ معلوم تھا کہ آیت تئیم نازل ہوگی اس لیے قیام فرمایا اور ہار کے متعلق نہ بتایا۔ یہ تمام باتیں اشارہ کرتی ہیں کہ حضور کو ہار کا علم تھا مگر کیا کچھ بستر چشم عداوت بزرگ ترمیم است۔ قائل حیرت بات تو یہ ہے کہ اس واقعہ سے عدم علم کا ثبوت نہ تو کسی محدث کو ہوا نہ کسی شارح اور تفسیر کو۔ معلوم نہیں ہار لوگوں کے دل میں یہ استدلال کہاں سے در آیا۔ اس سے بڑھ کر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس واقعہ سے علم رسالت پر طعن کرنے کی طرف تو توجہ دی جاتی ہے لیکن جو امور اس سے ثابت ہو رہے ہیں اور جنہیں صحابہ کرام نے سمجھا اس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ مثلاً اس واقعہ سے بارگاہ الہی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دجاہت ثابت ہوتی ہے کہ ان کے ہار کی گمشدگی آیت تئیم کے نزول کا سبب بنی جو امت محمدیہ کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی چیز کو سمجھ کر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے آل ابی بکر یہ تمہاری پہلی برکت نکس ہے۔ اس قسم کی برکتیں پہلے بھی تم سے ہوتی رہتی ہیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود اگر کوئی شخص اس بات پر مصر رہے کہ اس واقعہ سے حضور ﷺ کے مطلب علی الغیب ہونے کی نفی ہوتی ہے تو اس کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا علم تدریجی ہے اور نزول قرآن کی تکمیل سے پہلے پہلے آپ کو مجمع مکان و مکان کا علم نہ تھا۔ مجمع مکان و مکان کا علم نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ مکمل ہوا۔ لہذا قرآن مجید کے نزول کی تکمیل سے پہلے چند امور کا نہ جانا آپ کے مطلب علی الغیب ہونے کے متناقی نہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ عدم علم اور یہ اور عدم توجہ اور یہ بسا اوقات نبی کو کسی بات کا علم تو ہوتا ہے لیکن اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو آپ نے ان کی فیاضیت کے لئے کھانا پیش کر دیا حالانکہ فرشتے کھانا نہیں کھاتے، اس کے بارے میں علامہ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں "آپ کا ان کو فرشتے یقین کر لینا صرف ان کے دعویٰ پر نہ تھا بلکہ قوت مدد کہ قدسہ کے ذریعے سے متوجہ ہو کر یقین کیا جس سے اولاً توجہ نہ فرمائی تھی جیسا کہ بعض اوقات محسوسات میں بھی یہ قصہ پیش آتا ہے" (تفسیر جامدی، صفحہ 473، مطبوعہ تاج کیٹی لمیٹڈ لاہور) علیٰ حد القیاس ممکن ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی توجہ ہار سے ہٹا دی ہوتا کہ ہار کی تلاش میں دیر آیت تئیم کے نزول کا سبب بن سکے۔ اور عدم توجہ عدم علم کو مستلزم نہیں۔ نیز امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اگر میرے اونٹ کی دہی گم ہو جائے تو میں اسے کتاب اللہ میں معلوم کر لیتا ہوں" (الاتقان، جلد 2، صفحہ 260، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) تو جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہیں کتاب اللہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضان سے حاصل ہوا۔ قرآن کریم سے اونٹ کی دہی تلاش کر سکتے ہیں تو حضور ﷺ قرآن کریم سے ہار کیوں نہیں تلاش کر سکتے۔ اسی الاتقان میں ہی ہے کہ ابن سراقہ نے کتاب الاماز میں ابو بکر بن عباد سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا، اس دنیا میں کوئی شے کتاب (بقیہ آگے)

بَابُ: الرَّجُلُ يُصِيبُ مِنْ امْرَأَتِهِ أَوْ يُبَاشِرُهَا وَهِيَ خَائِضٌ
حالتِ حیض میں آدمی کا عورت کے پاس جانا اور
مباشرت کرنا

73- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ خَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لَيْسَ إِذَا رَأَاهَا عَلَى أَسْفَلِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ.

73- حضرت نافع سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک آدمی کو مسئلہ پوچھنے کی غرض سے بھیجا کہ کیا مرد اپنی عورت سے حالتِ حیض میں مباشرت کر سکتا ہے (بغیر جماع کے مرد و زن کے جسموں کا ملنا مباشرت کہلاتا ہے) آپ نے فرمایا عورت اپنے تہبند کو ناف کے نیچے سے اچھی طرح باندھ لے تو پھر اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ اسی کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں اور اس (ما فوق الازار مباشرت) میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

74- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْبَقَّةُ عِنْدِي، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلْيَمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا سَبَلَا عَنْ الْخَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتْ الطَّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ.

74- حضرت سالم بن عبد اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے ان دونوں سے حائضہ کے بارے میں پوچھا گیا جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو کیا اس کے غسل کرنے سے قبل اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے تو دونوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ غسل کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بُشْرُ خَائِضٍ عِنْدَنَا حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ أَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی سے ہم یہ دلیل لیتے ہیں کہ حائضہ عورت سے اس وقت تک مباشرت جائز نہیں جب تک اس کے لئے نماز جائز نہ ہو جائے (غسل کر کے پاک نہ ہو جائے) یا غسل واجب نہ ہو جائے (اس پر کامل نماز کا وقت گزر جائے) اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

(بقیہ سابقہ) اللہ سے باہر نہیں (الاتقان، جلد 2، صفحہ 260) تو جس ذات ستودہ صفات پر یہ کتاب نازل ہوئی ہو اسے اونٹ کے نیچے پڑے ہوئے ہار کا علم کیونکر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ راہِ ہدایت عطا فرمائے۔ (مکمل)

75- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: أَنَّ
 رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَجْعَلُ لِي مِنْ فِرَاقَيْنِ وَهِيَ
 خَالِصٌ؟ قَالَ: تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ خَاتَمَكَ
 بِأَغْلَاحِهَا.
 75- حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کس حد تک
 میرے لیے اپنی بیوی سے (استحار) جائز ہے جبکہ وہ خالص
 حیض میں ہو؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنا تہبند اچھی طرح باندھ
 لے پھر جنس اور پردے سے پراقتدار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ، وَقَدْ
 جَاءَ مَا هُوَ أَوْحَشُ مِنْ هَذَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
 يَجْتَنِبُ بِيْعَارَ الدَّمِ، وَلَهُ مَا يَوْزِي ذَلِكَ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ کا یہی قول ہے ”رت عاتشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے
 اس سے زیادہ رخصت سزا ہے۔ آپ نے فرمایا مقام خون
 سے اجتناب کرے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ اسی کا ہے۔

بَابُ : إِذَا اتَّقَى الْخَتَانَانِ هَلْ يَجِبُ
 الْغُسْلُ؟
 مرد وزن کی شرمگاہوں کے مل
 جانے پر غسل

76- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عَمْرَ وَ غَفَانَ وَ عَائِشَةَ كَانُوا
 يَقُولُونَ: إِذَا مَسَّ الْجَنَانُ الْجَنَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ
 76- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مرد وزن کی
 شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔
 77- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّظَرِ مَوْلَى عَمْرٍ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ
 سَأَلَ عَائِشَةَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلُ؟ فَقَالَتْ: قَلْبِي مَا
 مَنَعَكَ يَا أَبَا سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ الْفُرُوجُ يَسْمَعُ الْيَبِيغَةَ
 تَضْرُخُ فَيَضْرُخُ مَعَهَا إِذَا جَاوَزَ الْجَنَانُ الْجَنَانَ فَقَدْ
 وَجِبَ الْغُسْلُ.
 77- حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں
 نے حضرت عاتشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ پوچھا کہ غسل کس
 سے واجب ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اے ابوسلمہ کیا تم اپنی
 مثال جانتے ہو۔ تمہاری مثال مرنے کی چوڑہ کی ہے جو مرغ
 کو اذان دیتے ہوئے سنتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ بائگ
 دینے لگتا ہے (تم ابھی چھوٹے ہو اور جماع کے مسائل
 پوچھتے ہو جو تمہاری سمجھ سے بالاتر ہیں) جب مرد وزن کی
 شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

78- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ مَوْلَى غَفَانَ بْنِ غَفَانَ: أَنَّ
 مَخْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ الرَّجُلِ
 78- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام
 حضرت عبد اللہ بن عمر کعب سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن
 لبید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے

يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَحْضٌ رِوَايَتٌ كَمَا جَاءَ فِي بَيِّنَاتٍ مِنْ جَمَاعٍ كَرِهَ بِحَرِّ (انزال سے قتل ہی) جدا ہوا جائے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ غسل کرے حضرت محمود بن لبید نے ان سے عرض کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ غسل واجب نہیں سمجھتے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی وفات سے قبل اس سے رجوع فرمایا تھا۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا تَقَيَّ الْحِثَانِ وَ تَوَارَتْ الْحَشْفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْلَمُ يَنْزِلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی سے ہم یہ دلیل لیتے ہیں کہ شرمگاہ سے شرمگاہ مل جائے اور خد چھپ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ اس سے انزال ہو یا نہ ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وَضُوءَهُ؟ کیا سو جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

79- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّأْ. حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پہلو کے تل سوجائے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

80- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو: أَنَّ عَمْرًا كَانَ يَنَامُ وَهُوَ لَمَّا جَاءَهُ فَلَا يَتَوَضَّأُ. حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ بیٹھے بیٹھے سو جاتے اور وضو نہ کرتے۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عَمْرٍو لِي الْوَحْشَيْنِ جَمِيعًا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دونوں صورتوں میں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: پہلی صورت میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ذکر نہیں فرمایا اور آپ کا یہ کہنا ہم دونوں صورتوں میں ان کے قول پر عمل کرتے ہیں عمل نظر ہے۔

بَاب: الْمَرْأَةُ تَرَى فِي مَنَامِهَا

عورت دوران نیند وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے

(یعنی اس کو مرد کی مانند احکام ہو جائے)

مَا يَرَى الرَّجُلُ

81۔ حضرت عروہ بن زہیر سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت خواب میں وہی کچھ دیکھے جیسا کہ مرد دیکھتا ہے (اسے احکام ہو جائے) تو کیا وہ غسل کرے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ غسل کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا افسوس ہے تم پر کیا عورت کو بھی احکام ہوتا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (بچہ کے اندر) سنا بہت کہاں سے آتی ہے۔

81۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْمَرْأَةُ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَلَتَغْتَسِلَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: أَجِبْ لَكَ، وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: فَانْفَتَحَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: تَرَاهُ تَبِيتُكَ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشُّبُهَةُ؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا عمل اسی پر ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

مستحاضہ کا بیان

بَاب: الْمُسْتَحَاضَةُ

82۔ حضرت سلیمان بن یسار نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو مسلسل خون جاری رہنے لگا اس کی خاطر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اس بیماری سے پہلے ایک ماہ میں جتنے رات اور دن سے حیض آتا ہے ان کو کوشاں کر لے اور ہر ماہ اسے ہی عرصہ کے لیے وہ نماز ترک کر دے اور جب وہ دن گزر جائے تو وہ غسل کرے پھر اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لے اور نماز پڑھ لے۔

82۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا قَافِعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَهْرَاقِي الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْفَتَحَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَنْتَظِرِ الْيَأْسَى وَالْأَنَامُ الْيَأْسَى كَانَتْ تَحْبِضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الْبَدَى أَصَابَهَا، فَلَتَتْرَكَ الصَّلَاةَ فَلَزَزَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَقْتَ ذَلِكَ فَلَتَغْتَسِلِ ثُمَّ يَنْتَظِرُ بِتَوْبٍ فَلَتَغْتَسِلِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے وہ عورت ہر نماز کے وقت نیا وضو کرے (اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُضَلِّي إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ وَإِنْ سَالَ دُمُهَا، وَهُوَ

قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

نماز کے آخری وقت تک (جو چاہے) نماز پڑھتی رہے۔
اگرچہ اس کا خون بہتا رہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

83۔ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام حضرت
نکی سے روایت ہے کہ حضرت قحطام بن حکیم اور حضرت زید
بن اسلم نے انہیں حضرت سعید بن مسیب کے پاس بھیجا کہ
ان سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھیں کہ وہ غسل کس طرح
کرتے۔ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ایک لمبر سے
دوسرے لمبر تک غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اگر
خون کا طلب ہو تو اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب اس کے ایام
حیض گزر جائیں تو وہ وضو کرے اور ہر نماز کیلئے وضو
کرتے اور نماز پڑھے یہاں تک کہ اس کے ایام حیض
آجائیں پس وہ نماز کو چھوڑ دے جب یہ (ایام) گزر جائیں
تو پھر ہر نماز کے وقت کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے یہاں
تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے اور (ایسا ہی کرتی
رہے) جب تک وہ خون دیکھے (تیار رہے) حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

84۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم (حضرت
عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے کہ ان کے
والد نے فرمایا۔ مستحاضہ صرف ایک ہی دفعہ غسل کرے پھر
اس کے بعد ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

عورت زرد یا سفید پانی دیکھے

85۔ حضرت عاتقہ بن ابی عاتقہ نے اپنی والدہ (مرجانہ) سے
روایت کی ہے جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی لوطی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں ایسے

83۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سُعَيْبُ بْنُ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ الْقُقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ وَزَيْدُ بْنُ
أَسْلَمَ أُرْسِلَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنِ
الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: تَغْتَسِلُ
مِنْ طُفْرِ إِلَى طُفْرِ، وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ لَئِنْ غَلَبَهَا
الدَّمُ اسْتَظْفَرْتَ بِتَوْبٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: تَغْتَسِلُ إِذَا مَضَتْ أَهْلُهَا ثُمَّ
تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي، حَتَّى تَأْتِيَهَا أَهْلُهَا
أَفْرَأِيهَا، فَتَدْعُ الصَّلَاةَ، لِإِذَا مَضَتْ أَهْلُهَا غُسَلًا
وَاجِدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي،
حَتَّى يَدْخُلَ الْوَقْتُ الْآخِرُ مَا ذَاكَ تَرَى الدَّمَ،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمِ ابْنِ

84۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَغْتَسِلَ إِلَّا
غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلصَّلَاةِ.

بَابُ: الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكَدْرَةَ

85۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُلْفَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْفَمَةَ،
عَنْ أَبِيهِ مَوْلَاةَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ:
كَانَ الْإِسَاءُ يَتَغَنَّى إِلَى عَائِشَةَ بِاللُّزْجَةِ فِيهَا

الْكُرْسِيُّ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْخَيْصِ قَقُولٌ: لَا
تَعْمَلَنَّ حَتَّى تَرَى الْقِصَّةَ الْيَتَامَى تُرِيدُ بِذَلِكَ
الطَّهْرَ مِنَ الْخَيْصِ.

میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دکھانے کیلئے بھیجتی تھیں اس روئی میں حیض کے خون کی زردی ہوتی تھی (وہ معلوم کرنا چاہتی تھیں کہ اس حالت میں وہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں) تو آپ فرماتی تھیں جلدی نہ کرو جب تک تم سفید قصہ نہ دیکھ لو اور آپ اس سے (قصہ سے) حیض کے بعد طہر مراد لیتی تھیں (وہ سفید پانی جو حیض کے بعد آتا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَطْهَرُ الْمَرْأَةُ مَا دَامَتْ تَرَى خُمْرَةً أَوْ صُفْرَةً أَوْ كُثْرَةً، حَتَّى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ عورت پاک نہیں ہوتی جب تک سرخ، زرد یا نیلے پانی کے بعد سفید پانی نہ دیکھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

86- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهَا بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءَ حُكْمٍ يَدْعُونَ بِالْمُضَابِجِ مِنْ جُوبِ اللَّيْلِ فَيَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ، لَكُنَّ تَعُيْبُ ذَالِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا.

86۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ انہیں یہ پتہ چلا ہے کہ رات کے وقت عورتیں چراغ جلا کر دیکھتی ہیں کہ وہ حیض سے پاک ہوئی ہیں یا نہیں وہ (حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا) اس بات کو محبوب خیال کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ عورتیں (صحابیات) ایسا نہیں کرتی تھیں۔

نَبَاتٌ: الْمَرْأَةُ تَغْيِلُ بَعْضَ أَعْضَائِ

حالت حیض میں عورت مرد کے بعض

الرَّجُلُ وَهِيَ حَائِضٌ

اعضاء دھو سکتی ہے

87. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ جَوَارِيَهُ وَجُلَيْئَهُ وَيَغُطِّيَنَّهُ الْخُمُرَ وَهُنَّ حَبِصٌ قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

87۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی لونڈیاں حالت حیض میں ان کے پاؤں دھویا کرتی تھیں۔ اور ان کو مصلیٰ لا کر دیتی تھیں۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

88- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

88۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں حالت حیض میں رسول کریم ﷺ کے سر

اللَّهُ ﷻ وَأَنَا خَالِصٌ،

مبارک میں کھنکھی کرتی تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ بِسُورِ
الْمَرْأَةِ
عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل یا وضو
کر سکتا ہے

89- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ
قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِغُسْلِ وَضْءِ
الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حُبًّا أَوْ خَالِصًا.

ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عورت کے وضو
اور غسل سے بچے ہوئے پانی اور جھوٹے پانی سے وضو کرنے
میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ نجی ہو، حاکمہ ہو یا عورت کے بچے کی ہو
کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی
برتن سے غسل فرماتے تھے۔ اور ہاتھ غسل میں جلدی کرتے
تھے۔ تو گویا یہ نجی عورت کے غسل کا بچا ہوا پانی ٹھہرا اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْوَضُوءُ بِسُورِ الْهَرَّةِ

بلی کے جھوٹے سے وضو کرنا

90- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُحْمِلُهُ إِنَّهُ غَيْبٌ بَيْنَ رَفَاعَةٍ،
أَخْبَرَنِي عَنْ خَالَتِهَا كُنْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
وَكُنْتُ نَحْتُ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَمَرَهَا
فَسَجَّحَتْ لَهُ وَضُوءَ قَتَادَةَ ثَ جِرَّةً فَسَرَّثَ مِنْهُ،
فَأَضْفَى لَهَا الْإِنَاءَ فَسَرَّثَ، قَالَتْ كُنْشَةُ: فَرَأَوْنِي
النَّظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي يَا ابْنَةُ أَجْنَى؟ قَالَتْ: فَكُلْتُ

90- حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ
ان کی بیوی حمیدہ بنت سعید بن رفاعہ نے اپنی خالہ کو کہہ دیا
کہ ابی مالک سے روایت کی ہے جو حضرت ابوقتادہ رضی
اللہ عنہ کی بہو تھیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے انہیں
پانی لانے کو کہا وہ ان کیلئے ایک برتن میں پانی لے آئیں۔ پھر
ایک بلی پانی پینے کیلئے آئی آپ نے اس کیلئے برتن کو ایک
طرف جھکا دیا اس نے اس سے پیا۔ آپ نے میری طرف

نعم، قال: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ
بَنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَابِثِ عَلَيْكُمْ وَ الطَّوَابِثِ
دیکھا۔ اس دوران کہ میں (حجب ہو کر) آپ کی طرف
دیکھ رہی تھی تو آپ نے فرمایا اسے سچائی! کیا تم مجیب خیال
کرتی ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا کہ جی کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یہ (جلی) نجس نہیں یہ تو (شب و
روز) تمہارے پاس بھرنے والی ہے۔

قال مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَوَضَّأَ بِفَضْلِ سُوْرِ الْهَرَمَةِ،
وَعَبْرَهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعَهُ
اللَّهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جلی کے بھونے
پانی سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں اور اس (پانی) کے
علاوہ کسی دوسرے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک زیادہ
پسندیدہ ہے۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی
قول ہے۔

اذان اور محویب کا بیان

بَابُ: الْأَذَانُ وَالْتَوْبُ

91- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ غَطَّاءَ
بْنِ يَزِيدَ الْكِنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْبَيَّأَةَ فَقُولُوا بِمَقْلٍ مَا
يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.
حضرت امام مالک نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اذان سنو تو اسی طرح
کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔

قال مَالِكٌ، بَلَّغَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ
نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأَمَرَهُ
عُمَرُ أَنْ يُجْعَلَهَا فِي بَدَأِ الصُّبْحِ.
حضرت امام مالک نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مؤذن
صبح کی نماز کے بارے میں آگاہ کرنے آیا اس نے آپ کو
سویا ہوا پایا تو مؤذن نے کہا الصلوة خیر من النوم (نماز
نیند سے بہتر ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا
کہ وہ یہ (گھر) صبح کی اذان میں کہا کرے۔

92- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ
سَكَانَ يَكْتُمُونَ فِي الْبَيَّأَةِ قَلَامًا وَيَتَشَهَّدُونَ قَلَامًا، وَكَانَ
أَخِيَانَا إِذْ قَالَ خَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلَى الْإِثْرِهَا خَتَّى
عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ.
92- حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ اذان میں تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ) تین
مرتبہ کہتے تھے۔ اور کلمات شہادت (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ) (أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) تین بار کہتے تھے
اور کبھی کبھار جب آپ "خَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ" کہتے تو اس

کے بعد خُشیٰ عَلٰی خَيْرِ الْعَمَلِ“ کہتے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ يَكُونُ ذَٰلِكَ فِي
بَدَاؤِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْبَدَاوِ، وَلَا يَجِبُ أَنْ
يُؤَادَّ فِي الْبَدَاوِ مَا لَمْ يَكُنْ مِتْنَهُ،
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ”الصلوة خیر
مِنَ النَّوْمِ“ صبح کی اذان میں اذان کے بعد کہنا چاہیے
اور اذان میں کسی ایسے کلمہ کا اضافہ کرنا لازمی نہیں جو اس
(اذان) سے نہ ہو۔

نوٹ: اذان کے باقی کلمات کا جواب وہی الفاظ دہرا کر دینا
چاہیے اور ”خُشِیٰ عَلٰی الصَّلَاةِ“ اور ”خُشِیٰ عَلٰی الْفَلَاحِ“
کے جواب میں ”لَا خَوْفٌ وَلَا فُتُورٌ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ“ پڑھنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ کئی فقہ روایات اسکی
تائید کرتی ہیں۔

نماز کیلئے جانا اور مساجد

کی فضیلت

بَابُ: الْمَشْيُ إِلَى الصَّلَاةِ

وَفَضْلُ الْمَسَاجِدِ

93- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُوبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا
تَسْعُونَ وَأَتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَذَرْتُمْ
فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتُوا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ فِي صَلَاةٍ مَا
تَكَانَ يَجْعَلُ إِلَى الصَّلَاةِ.
93- حضرت علامہ ابن عبد الرحمن بن یعقوب نے اپنے والد
محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا۔ جب نماز کیلئے بھیجے ہو تو تم دوڑ کر مت آؤ بلکہ سکون
کے ساتھ آؤ۔ جتنی نماز تمہیں مل جائے اسے پڑھ لو اور جو وہ
جائے اسے مکمل کر لو تم میں سے جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے
تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: لَا تَعْمَلَنَّ بِرُخْوَةٍ وَلَا إِفْسَاحٍ خَشْيَ
تَصِلَ إِلَى الصَّبِّ وَتَقُومَ فِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.
94- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
سَمِعَ الْإِمَامَةَ وَهُوَ بِالْبَيْتِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ رکوع اور بھیجے
تحریر کیلئے ہرگز جلدی نہ کرو۔ جتنی کمر صاف میں مل کر کھڑے
ہو جاؤ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔
94- حضرت ثابٹ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیعت میں تھے کہ آپ نے اقامت
سنی تو آپ نے چلنے میں جلدی فرمائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يُجْهَدْ نَفْسُهُ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس (حجز رذاری) میں کوئی حرج نہیں جس میں نفس کو تکلیف نہ ہو۔

95- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَوْمَ الْإِفَاقَةِ قَدَامُوا يُصَلُّونَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَصْلَحَانِ مَعَا؟ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَوْمَ الْإِفَاقَةِ قَدَامُوا يُصَلُّونَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَصْلَحَانِ مَعَا؟ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَوْمَ الْإِفَاقَةِ قَدَامُوا يُصَلُّونَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَصْلَحَانِ مَعَا؟

95- حضرت شعیب بن ابی ہاشم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص صبح یا شام (بعد دوپہر) کسی سے خیر کہنے یا سکھانے کی غرض سے مسجد کی طرف جائے پھر اپنے اسی گھر واپس لوٹ آئے جس سے وہ نکل کر گیا تھا تو وہ اس عبادت کی تکمیل اللہ کی مانند ہے جو مال قیمت پا کر واپس لوٹا ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي وَيَقْدُ أَخَذَ الْمُؤَدِّ فِي الْإِفَاقَةِ

پڑھنا

96- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَوْمَ الْإِفَاقَةِ قَدَامُوا يُصَلُّونَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَصْلَحَانِ مَعَا؟ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَوْمَ الْإِفَاقَةِ قَدَامُوا يُصَلُّونَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَصْلَحَانِ مَعَا؟

96- حضرت شریک بن عبد اللہ بن ابی نضر سے روایت ہے کہ حضرت ابو سہل بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کچھ لوگوں نے اقامت سنی اور نماز (سنی) پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا کیا وہ نمازیں ایک ساتھ پڑھتے ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَكْرَهُ إِذَا أَلْبَسَ الصَّلَاةَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا غَيْرَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ خَاصَّةً، فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَإِنْ أَخَذَ الْمُؤَدِّ فِي الْإِفَاقَةِ، وَكَذَلِكَ يَنْبَغِي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب اقامت ہو جائے تو آدمی کا تو اہل پڑھنا مکروہ ہے۔ سوائے فجر کی دو رکعتوں (سنوں کے) ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ مؤذن نے تکبیر شروع کر دی ہو یہی درست ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول تھا۔

صغیر برابر رکھنا

بَابُ: تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

97- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ رَجُلًا بِتَسْوِيَةِ الصَّفُوفِ، فَإِذَا جَاؤُوهُ فَأَخْبَرُوهُ بِتَسْوِيَتِهَا كَبَّرَ بَعْدَ أَنْ يَكْمُلَ الصَّفَّ.

97- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کچھ مردوں کو صُغیریں درست کروانے کا حکم دیا کرتے تھے۔ جب وہ آپ کے پاس آتے اور صُغیریں درست ہونے کی اطلاع دیتے تو اس کے بعد آپ تکبیر کہتے۔

- 100- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَذِيهَ خَلْوًا مَنَكِبَيْهِ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْمَا جَبَّ نَازَاكَ آثَا زَفَرَاتٍ تَوَاسِعَ دُونَ بَاقِهِمْ أَهْنِ دُونَ كَدِّهِمْ كَيْفَ. وَإِذَا وَقَعَ رَأْسُهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا ذَوْنَ ذَلِكَ.
- 101- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ بْنُ خَيْثَمَانَ، عَنْ 101- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کا آغا زفر ماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اس سے ذرا کم اٹھاتے۔
- 101- حضرت وہب بن خثیمان، عن 101- حضرت وہب بن کيسان رضی اللہ عنہ سے حضرت

(پیر سؤ کرشت) (اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی روایت حالت ثور پر محمول ہے۔ (دلیہ اولین صفحہ 100 مطبوعہ مکتبہ شرکت علیہ السلام) کا انوں تک ہاتھ اٹھانے کی مشورہ اہل کاذر کے واسطے سے کیا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) عن والثر بن حجرانہ روى النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیه حین دخل فی الصلوۃ کبیر وصف ھما حمال الذنوب (مجمع مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ مکتبہ خانہ کراچی)

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے جب نماز شروع کی تو آپ نے بغیر کسی اور ہاتھ بند کیے۔ تاہم نے بیان کیا ہے کہ انوں تک ہاتھ اٹھاتے۔“

(۲) عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا التحصن الصلوۃ رفع یدیه حتی یمکن الجمادات حذاء الذنوب

”حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے۔ تو ہاتھ اٹھاتے۔ یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے انوں کے باطنال ہو جاتے۔“

اس حدیث کو امام غزالی اور امام ابن قسطلی نے بھی متعدد اسانے سے روایت کیا ہے۔

(۳) عن انس قال راہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبیر حتی حاذی الجمادیۃ الذنوب الحدیث

(سنن الدار قطنی جلد ۱ صفحہ 345 مطبوعہ دارالاحسان قاہرہ)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے بغیر کسی ہتی کر آپ کے انگوٹھے انوں کے متقابل تھے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔“

انوں تک ہاتھ اٹھانے کے متعلق کثیر روایات ہیں۔ تفصیل کے لئے کتب احادیث کی طرف رجوع فرمائیں۔

دوسرا مسئلہ: فقہائے اہل سنت کے نزدیک نماز میں صرف بغیر توہم کے وقت رفع یدین کیا جاسکتا ہے گا کی اور مقام پر رفع یدین نہیں کیا جاسکتا ہے گا۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الاصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصلی فثم یرفع یدیه الا فی الاول مرۃ

”حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے پڑھانوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی بار رفع یدین کیا۔“

قال ابو عینی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وہ یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والابن (جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ 335 مطبوعہ مکتبہ پاکستان لاہور)

”امام بیہقی ترمذی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے متعدد اصحاب اور تابعین کا یہی قول ہے۔“

(پیرا کے)

ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا شَيْئَكُمْ صَلَاةً
بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

104- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَعِيمُ الْمُصَنَّمِ وَأَبُو
جَعْفَرٍ الْقَارِي، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ: كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ،
فَكَثُرَ كُلُّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَكَانَ
يُزْفَعُ بِذِيهِ جَنْ يُكَبِّرُ وَيَفْتَحُ الصَّلَاةَ.

جب آپ نماز ختم کر چکے تو فرمایا قسم بخدا میں نبی کریم ﷺ کی نماز کے ساتھ تمہاری سبست زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

104- حضرت عجم بن مر اور ابو جعفر قاری نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ جب کبھی جھٹکے یا اٹھتے تو کبیر کہتے تھے۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جب آپ کبیر کہتے اور نماز کا آغاز فرماتے تو آپ رفع یہ فرماتے تھے۔

105- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب بھی آدمی دوران نماز جھٹکے اور اٹھے تو اس کا کبیر کہنا سنت ہے۔ جب سجدہ کیلئے جھٹکے تو کبیر کہے نماز میں رفع یہ کہہ کر سجدہ شروع نماز میں ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے پھر اس کے بعد نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یہ کہہ کرے۔ یہ سب حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور اس کے حلق کثرت آ جا رہا ہیں۔

106- حضرت امام غزالی سے روایت ہے آپ نے فرمایا کبیر اولی کے بعد نماز میں کسی جگہ اپنے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔

107- حضرت حصین بن عبدالرحمن سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمرو بن نرہ حضرت امام غزالی کے پاس آئے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے

قَالَ مُحَمَّدٌ: السُّنَّةُ أَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَإِذَا انْخَطَّ لِلسُّجُودِ كَثُرَ، وَإِذَا انْخَطَّ لِلسُّجُودِ الثَّانِي كَثُرَ. فَأَمَّا رَفَعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُزْفَعُ الْيَدَيْنِ خَلَوَ الْأُذُنَيْنِ فِي ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ لَا يُزْفَعُ فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَلِكَ، وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَلِي ذَلِكَ أَثَرٌ كَثِيرٌ.

105- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ الْخُرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَفَعَ بِذِيهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. وَلَمْ يُزَفِعْهُمَا فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

106- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: لَا تُزْفَعُ بِذِيكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى.

107- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَغَمْرُو بْنُ مَرْوَةَ عَلَى ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ غَمْرُو:

خَلَّتْنِي عِلْقَةُ بَنِي وَابِلٍ الْخَضِرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَاهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ، وَإِذَا رَجَعَ، وَإِذَا رَفَعَ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَا أَفْرَى لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ الشَّيْءَ ﷺ يُصَلِّي إِلَّا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هَذَا مِنْهُ، وَلَمْ يَخْفِظْهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَصْحَابُهُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ، إِنَّمَا كَانُوا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ حِينَ يَكْبَرُونَ۔

حضرت علقمہ بن وابل الخضری نے اپنے والد سے روایت کر کے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو دیکھا کہ جب آپ بکبیر تحریمہ کہتے، رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین فرماتے تھے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا میں ایسا خیال نہیں کرتا شاید انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اسی ایک دن نماز پڑھتے دیکھا ہو (ایسا نہیں ہو سکتا کہ) ان کو یاد رہ گیا ہو اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھی بھول گئے ہوں۔ میں نے اس کے متعلق کسی ایک سے بھی نہیں سنا اور سب صرف نماز کی ابتداء میں بکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

108۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَانَ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جَلَدًا أَذْنِيَهُ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةِ الْفَتْحِ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى ذَلِكَ۔

108۔ عبدالعزیز بن حکیم سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کی ابتداء میں بکبیر ادا کرتے وقت اپنے دونوں کانوں کے برابر رفع یدین کرتے دیکھا۔ اس کے علاوہ (نماز کی) کسی اور جگہ میں رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

109۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ثَعْلَبٍ الْخَزَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ ثَكْرَمَ لِلَّهِ وَجْهَةً كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى الَّتِي يَفْتَحُ بِهَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلَاةِ۔

109۔ حضرت عاصم بن ثعلب جری نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ (آپ نے فرمایا) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بکبیر اولی میں رفع یدین کرتے تھے جس سے نماز شروع فرماتے۔ پھر نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

110۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، خَلَّدًا غَضِنٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ۔

110۔ حضرت حصین بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

بَابُ: الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

111۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَّدًا الرَّهَوِيُّ، عَنْ ابْنِ

امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرتا

111۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ

اُخْبِرْنَا اللَّيْثِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: هَلْ
 قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ: قَالَ: فَقَالَ: إِنِّي أَلْقَوْتُ مَا لِي أُنَازِعُ الْقُرْآنَ؟
 فَلَتَنَهَى النَّاسَ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا
 جَهَرَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ.

نبی کریم ﷺ جب ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس
 میں آپ نے قرات جہری فرمائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ تم
 میں سے کسی نے میرے ساتھ قرات کی ہے؟ ایک شخص نے
 عرض کی یا رسول ﷺ میں نے (قرأت کی ہے) آپ
 نے ارشاد فرمایا جب ہی تو میں کہتا تھا۔ قرآن پاک پڑھنے
 میں مجھے دقت کیوں پیش آرہی ہے۔ جب سے لوگوں نے یہ
 بات سنی ہے انہوں نے؟ یہی نماز میں نبی کریم ﷺ کے
 ساتھ قرات کرنا چھوڑ دیا۔

112- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
 أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَبَّلَ هَلْ يَقْرَأُ أَخَذَ مَعَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: إِذَا
 صَلَّى أَخَذْتُكُمْ مَعَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ،
 وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا کوئی آدمی امام
 کے پیچھے قرات کرے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
 امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے امام کی قرات ہی کافی
 ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے ساتھ قرات نہیں
 کرتے تھے۔

113- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ ابْنِ
 سَعْدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ
 يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَزَاءَ الْإِمَامِ.

حضرت وہب بن کثیر سے روایت ہے کہ انہوں
 نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے
 تھے کہ جس نے کوئی ایک رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن
 (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی۔ (اس کی نماز
 نہیں ہوئی) سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو (امام کے
 پیچھے فاتحہ وغیرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔

114- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْفَلَّاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنُ يَتْفُوتْ مَوْلَى الْخُرَافَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الشَّالِبِ
 مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زَاهِرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
 يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى
 صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ جِدَاجَ هِيَ
 جِدَاجَ هِيَ جِدَاجَ غَيْرُ تَعَامٍ، قَالَ: فُلْتُ يَا أَبَا

حضرت ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو
 سائب سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی
 کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوئی نماز پڑھی
 اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص
 ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ابوسائب راوی فرماتے ہیں کہ میں

مَرْفُوعَةً، إِنِّي أَخِيَانَا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: لَفَعَزَ
فِرَاحِي وَقَالَ: يَا فِرَاسِي، اِلْزُمْنَا بِإِنِّي نَفْسِكَ، إِنِّي
سَبَعْتُ زَنْوَلُ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَلَبَسْتُ الصَّلَاةَ تَبِيَّتِي وَتَبَنِي عَبْدِي بِصَفِيْن، فَبَصَفَهَا
مِثْلُ نَفْسِي كَرِيمٍ مِثْلُ نَفْسِي كَرِيمٍ مَاتَ هُوَ سَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسِي

۱۔ قرأت خلف الامام میں فقہائے احناف کا نظریہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے ہتھلی کے لئے کسی نماز میں قرأت جائز نہیں نہ سورۃ فاتحہ کی اور نہ کسی اور آیت کی
غیر نماز جاری ہو یا سری۔ امام کی قرأت ہی ہتھلی کے لئے کافی ہے۔

طارک کمال الدین ابن النعمانی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَلَقَرَهُ وَابْنُ سِرٍّ مَدَّ "تو چڑھایا کہ قرأت آن سے جتنا آسان ہو۔" بحال اقرآن

یہ حکم تمام نمازیوں کو عام ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی حکم ہے کہ کوئی نماز قرأت کے بغیر نہیں ہوتی۔ جس جب حدیث صحیح میں وارد ہے۔
جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت اس شخص کی قرأت ہے تو اس آیت اور حدیث کے عموم کی تفصیل کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ صاحبین (ذکرہ) کا قاعدہ
ہے۔ لہذا ہتھلی کی قرأت کے عموم سے خارج ہے۔ نیز اس پر اصرار ہے کہ کوئی گناہ نہ کرے اور نماز کی رکعت کو ایستادہ (ماتکب) اس رکعت میں اس نے قرأت
نہ کی ہے اس لئے ذکرہ حدیث کی بناء پر مذکور گناہ کوئی قرأت کے حکم سے خارج کرنا جائز ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کا جو یہ ارشاد ہے اللہ اکبر کو
پہرہ کو جس قدر قرآن پڑھے وہ بھی حالت اللہ کے بغیر محمول ہے۔ تاکہ کمال میں عقین ہو۔ بلکہ یہ کیا ہائے گا۔ کہ ہتھلی کے لئے بھی شرط قرأت
جابت ہے۔ کیونکہ امام کی قرأت ہتھلی کی قرأت ہے۔ اگر ہتھلی نے قرأت کی تو ایک نماز میں دو قرأتیں ہو جائیں گی۔ اور یہ غیر مشروع ہے۔ باقی رہا
ذکرہ حدیث کی صحت کا مسئلہ تو یہ حدیث صحیحہ اسناد سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے اور اہدایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ نے سند صحیح کے ساتھ اسے مروی ماقبل کیا ہے۔ امام محمد بن حسن نے اپنے صوفی میں روایت کیا ہے۔

اخبرنا ابو حنیفہ حلقا ابو الحسن موسی بن ابی عاتقہ عن عبداللہ ابن شداد عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم قال من صلی خلف امام فان قرأ الا اماما لم یقرأ

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو یہ ایک امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اس حدیث کے معنی ان میں تشریح و تفسیر لازم ہے۔ اعلیٰ ایلی اسناد صحیح کے ساتھ مروی روایت کیا ہے اور سفیان کی سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی
شرط کے مطابق صحیح ہے۔ امام ابو حنیفہ حاکم نے اپنی سنن کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی آپ کے
پیچھے ایک شخص قرأت کر رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی اسے قرأت سے روکے گئے، جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اس صحابی سے کہا کیا
تم مجھے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأت سے روکے ہو۔ دونوں بحث کرنے لگے۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ
نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ایک روایت ہے کہ عمر بن
کی نماز میں ایسا ہوا تھا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأت کی۔ تو اس کو ایک صحابی نے اشارے سے منع کیا۔ اللہ عیبتہ! اسے یہ معلوم ہوا کہ
حدیث کی اصل یہ واقع ہے۔ لہذا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس کا حکم بیان کر دیا۔ اس حدیث کے معنی اس حدیث سے روایت
ہے کہ کھٹے قرآن کیوں سمجھا ہوا تھا کہ کسی ہتھلی نے ضرور قرآن پڑھا تو وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت
مہدویں حاکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے قرآن پڑھا تو آپ پر قرأت
دہرا ہوئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ شاید تم نے اپنے امام کے پیچھے قرآن پڑھا ہے۔ ہم نے عرض کی ہاں رسول اللہ ﷺ حضور نے فرمایا سوئے سورہ
فاتحہ کے اس طرح نہ کیا کرو۔ کیونکہ سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرأت کی ممانعت اہل حدیث کی سند زیادتی ہے اور
اس میں ممانعت علی الاطلاق ہے۔ اس طرح اوقات نماز کو عمومی وجہ سے روک دینا ان احادیث پر مقدم ہے۔

(فتح القدیر شرح جامع جلد ۱، صفحہ 39-338، مطبوعہ دار الفکر بیروت) (پیشہ کے معنی پر)

لهذه الآية نبي و نبي عبيد، ولعبيد ما سأل،
يقول العبد: إهدنا الصراط المستقيم، صراط
الذين أنعمت عليهم، غير المغضوب عليهم ولا
الضالين، فهذا لعبيد ولعبيد ما سأل.

میری حمد کی ہے۔ بندہ کہتا ہے الرُّحْمَنِ الرَّحِيمِ تو اللہ عز و
جل فرماتا ہے میرے بندے نے میرا وصف بیان کیا ہے۔
بندہ کہتا ہے هَلِيلُكَ يَوْمَ الْيَوْمِ تو اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ
میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے
إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ (تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ
آیت میرے اور میرے بندے کے مابین مشترک ہے بندہ
کہتا ہے إهدنا الصراط المستقيم صراط الذين
أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين
(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ سب کچھ میرے بندے کے لیے
ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو دو مانگے۔

قال مُحَمَّدٌ، لَا قِرَاءَةَ خَلَفَ الْإِمَامَ فِيمَا خَفَرْتِهِ
وَلَا فِيمَا لَمْ يَخْفَرْ، بِذَلِكَ حَاءُ ثَ غَاثَةُ الْآخِرِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام کے پیچھے
کوئی قرأت نہیں خواہ وہ نماز جہری ہو یا غیر جہری اس سلسلہ
میں بہت سے آجامی ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

115- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
خَفِصُ بْنُ عَاصِمٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ كَلَفَتْهُ
قِرَاءَةُ تَمْرَةٍ.

155- حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے امام کے
پیچھے نماز پڑھی تو اس کو (امام) کی قرأت کافی ہے۔

116- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْمَسْعُودِيُّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سَبْرِينَ، عَنْ ابْنِ
عَمْرٍو: أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ:
تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

116- حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں امام کی قرأت
کافی ہے۔

117- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَبِيْفَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَالِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ

117- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو امام کے پیچھے نماز
پڑھے تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔

الإمام له قراءة فـ

118- قَالَ مُحَمَّدٌ: خَلَقْنَا الشَّيْخَ أَبُو عَلِيٍّ، قَالَ خَلَقْنَا مَحْمُودُ بْنُ مَحْبُودٍ الْمُرُوزِيَّ، قَالَ: خَلَقْنَا سَهْلُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِرْمَلِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى خَلَفَ الْإِمَامَ، فَإِنْ قَرَأَ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً فـ

روایت کر کے خبر دی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اُگی قرأت ہے۔

119- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَسْعَدُ بْنُ زَيْدٍ الْمَدَنِيُّ، خَلَقْنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَمْرٍو لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنْ تَرَحُّمْتَ فَقَدْ تَرَحُّمَهُ نَاسٌ يَقْنَدِي بِهِمْ، وَإِنْ قَرَأْتَ فَقَدْ قَرَأَهُ نَاسٌ يَقْنَدِي بِهِمْ وَكَانَ الْقَاسِمُ مِمَّنْ لَا يَقْرَأُ، 119- حضرت سالم بن محمد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ حضرت اسامہ فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت قاسم بن محمد سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم نے قرأت (خلف الامام) ترک کر دی ہے۔ (تو یہ عجیب نہیں) بہت سے ایسے لوگوں نے یہ ترک کر دی تھی جن کی اتباع کی جاتی ہے۔ اور خود حضرت قاسم ان افراد میں سے تھے۔ جو کہ قرأت (خلف الامام) نہیں کرتے تھے۔

120- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُثَيْمَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُغْتَصِمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ: اتَّيْتُه، فَإِنْ فِي الصَّلَاةِ شَغْلًا سَبَّحْتَكَ ذَاكَ الْإِمَامُ

121- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرْظِيُّ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَرِينَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا يُجَاهِرُ فِيهِ وَفِيمَا يُخَافُ فِيهِ 121- حضرت علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں، نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ آخری دو رکعتوں میں۔ جب آپ نماز

فی الاُولَئِیْنَ، وَلَا فِی الْاٰخِرَتِیْنَ، وَاِذَا صَلَّی وَخَدَّہُ
فَرَأٰ فِی الْاُولَئِیْنَ بِمَیْخَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَہٗ، وَلَمْ یَقْرَأْ
فِی الْاٰخِرَتِیْنَ شَیْئًا۔
پڑھتے تھے۔

122۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنَا شُعْبَانُ الْفُوْرِيُّ، خَلِّقًا
مَنْصُوْرًا، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاَللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ،
قَالَ: اَلْبِیْثُ لِلْقِرَآءَةِ، فَاِنْ فِی الصَّلَاۃِ خُفْلًا،
وَسَجْدًا فَکَانَ الْاِمَامُ۔
122۔ حضرت ابو داؤد کے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قرآن پاک کی) قرأت
سنے کیلئے خاموش رہو۔ نماز میں توجہ ضروری ہے۔ جس میں امام
(کی قرأت) کافی ہے۔

123۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ عَابِرٍ، خَلِّقًا
اِبْرَاهِیْمَ الشَّخِیْضِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَبِیْسٍ، قَالَ: لَاَنْ
اَقْعُضَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ
123۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ
بن قیس نے فرمایا کہ آگ کا لکڑہ چٹا مجھے اس سے زیادہ
پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔
124۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یُوْنُسَ،
خَلِّقًا مَنْصُوْرًا، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: اِنْ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ
خَلْفَ الْاِمَامِ رَجُلٌ اَتَمُّهُ۔
124۔ حضرت منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی
نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس نے امام کے پیچھے قرأت کی
وہ سب سے بہتر ہے۔

125۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ، خَلِّیْقُ مُؤَسِّسِ
بْنِ اَبِیْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِاَللّٰهِ بْنِ خَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ قَالَ:
اَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْقَضْرِ، قَالَ: قَفَرًا وَرَجُلًا
خَلْفَهُ لَقَمْتُوْهُ الَّذِیْ یَلِیْهِ، فَلَمَّا اُنْ صَلَّی قَالَ: لِمَ
عَمَزْتَنِیْ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا کَانَ
فَفَكَرْتُ اَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ، فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:
مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ لَّانْ قَرَأَ تَهٗ لَهٗ قِرَآءَةٌ۔
125۔ حضرت عبداللہ بن خداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے مصر کے
وقت لوگوں کی امامت فرمائی ایک آدمی نے آپ کے پیچھے
قرأت کی تو اس کے ساتھ والے نے اسے چوک ماری جب
نماز پڑھ چکے تو اس شخص نے کہا کہ تو نے مجھے چوک کیوں
ماری تو اس نے کہا نبی کریم ﷺ تمہارے آگے تھے۔ میں
نے اس بات کو پسند کیا کہ تم آپ کے پیچھے قرأت کرو نبی
کریم ﷺ نے یہ بات سنی تو فرمایا جو امام کے پیچھے نماز
پڑھے تو امام کی قرأت ہی اگلی قرأت ہے۔

126۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَبِیْسٍ الْقُرَآءَةُ
الْمَدَنِیُّ اَخْبَرَنِیْ تَعْلَسَ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَاقَسٍ اَنَّ
ذَخَرَ لَهٗ اَنْ سَعْدًا قَالَ: وَدِدْتُ اَنْ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ
الْاِمَامِ فِی فِیْہِ جَمْرَةٌ۔
126۔ حضرت داؤد بن قیس فراء مدنی سے روایت ہے کہ
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے ان
سے بیان کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے

اسکے منہ میں چنگاری ہو۔

- 127۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا ذَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْقُرَظِيُّ،
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ: لَيْتَ لِي لَمَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ خَيْرًا.
128۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا ذَاوُدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ قَيْسٍ،
خَدُّنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ
سَعْدٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ ثَابِتٍ، يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ.

آدوی نماز میں مسبوق ہو

بَابُ: الرَّجُلُ يُسْبِقُ بِنَغْضِ الصَّلَاةِ

- 129۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا لَمَنَ شَيْءًا مِنَ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ أَلْفَى يَغْلِي
فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَرَأَ لِنَفْسِهِ
فِيمَا يَغْلِي.
129۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب امام
کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں سے کچھ
خوت ہو جاتا اور وہ اسکی نماز ہوتی جس میں بلند آواز سے
قرأت کی جاتی ہے تو جب امام سلام کہہ دیتا تو حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما کھڑے ہو جاتے اور جس نماز کو خود پورا کرتے
اس میں قرأت فرماتے۔

- قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِأَنَّهُ يَغْلِي أَوَّلَ صَلَاتِهِ،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
130۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ وَقَفُوا
مِنْ رُكْعَتِهِمْ سَجَدَ مَعَهُمْ.

- 130۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کیلئے تشریف لاتے اور
لوگوں کو پاسے کہ وہ رکوع سے کھڑے ہو گئے ہیں تو آپ ان
کے ساتھ سجدہ فرماتے۔

- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ سجدہ کرے اور اس کو (رکعت)
شمار نہ کرے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

- قَالَ مُحَمَّدٌ: بِهَذَا نَأْخُذُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَغْتَدِبُهَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

131- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى بِنَفْسِ الصَّلَاةِ صَلَّى مَعَهُمَا أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ كَانَ قَائِمًا قَامَ، وَإِنْ كَانَ قَائِمًا فَلَقَدْ خَشِيَ بِفَضْلِ الْإِمَامِ صَلَاحَهُ لَا يُخَالِفُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.

131- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اگر اس حالت میں پاتے کہ وہ کچھ نماز پڑھ چکا ہے تو جس قدر نماز پالیتے اس کے ساتھ پڑھ لیتے اگر وہ حالت قیام میں ہوتا تو آپ بھی کھڑے ہو جاتے اور اگر وہ قعدہ کی حالت میں ہوتا تو آپ بیٹھ جاتے یہاں تک کہ امام اپنی نماز پوری کر لیتا آپ اس کی نماز میں کسی قسم کی مخالفت نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

132- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَلَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

132- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (امام کے ساتھ) نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

133- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا فَاتَكَ الرُّكْعَةُ فَاتَكَ السُّجْدَةُ.

133- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تمہاری رکعت فوت ہو جائے تو تمہارا سجدہ فوت ہو گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ سَجَدَ السُّجْدَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ لَا يُعَذِّبُهُمَا فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَضَى رُكْعَةً نَاسَةً بِسُجْدَتَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ دو سجدے کیے تو ان دونوں (سجدوں کی وجہ سے) اس کی رکعت شمار نہیں کی جائے گی۔ جب امام سلام کہہ دے تو وہ ایک مکمل رکعت دو سجدوں کے ساتھ پوری کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَاب: الرَّجُلُ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِي الرَّكْعَةِ

جو آدمی رکعت کی ایک رکعت میں کئی

الْوَاحِدَةِ مِنَ الْقِرْآنَةِ

سورتیں پڑھتا ہے

134- حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا فرماتے تو عصر اور عصر کی چاروں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قرآن پاک کی کوئی اور سورۃ پڑھتے اور کبھی فرضوں کی ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھتے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں اُمّ القرآن (سورت فاتحہ) اور کوئی دوسری سورۃ پڑھتے۔

134- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا مِنَ الطُّهْرِ وَالْقَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ أحيانًا يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فِي صَلَاةِ الْقِرْآنَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، كَذَلِكَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ کرم فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ الکتاب پڑھو اگر ان میں تم کچھ بھی نہ پڑھو اور صرف تسبیح بیان کر دو (سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھ دو) تو یہی جہیں کافی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلَسْتُ أَنْ تَقْرَأَ فِي الْقِرْآنَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِنْ لَمْ تَقْرَأْ فِيهِمَا أَجْزَاكَ وَإِنْ سَبَّحْتَ فِيهِمَا أَجْزَاكَ، وَهُوَ أَزَلُّ أَمِنْ خِيَلَةٍ وَرَحْمَةِ اللَّهِ.

بَاب: الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا

نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور اس کے

يُسْتَحَبُّ مِنْ ذَلِكَ

استحباب کی مقدار

135- حضرت ابوسبیل سے روایت ہے۔ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں اس قدر بلند آواز سے قرأت کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قرأت وہ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کے گھر سے سنا لیا کرتے تھے۔

135- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سُهَيْلٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ دَارِ أَبِي جَهْمٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن نمازوں میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے ان میں اس قدر جہری قرأت بہتر ہے جس سے آدمی کو وقت نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ لِيَمَّا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي حَسَنٍ مَا لَمْ يُجْهَدِ الرَّجُلُ نَفْسَهُ.

بَاب: آمِنٌ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آمین کہنا

136- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مِنَ الْوَلِيِّ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ السَّالِكِ وَغَيْرُهُ مَا تَقْلَمُ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ: فَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: آمِينَ.

136- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوتی ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ راوی (امام مالک رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ آمین کہہ کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ مِنْ أَمِّ الْكِتَابِ أَنْ يُؤْمِنَ الْإِمَامُ وَيُؤْمِنَ مِنْ خَلْفِهِ، وَلَا يَجْهَرُونَ بِذَلِكَ، فَإِنَّمَا أَمْرٌ خَفِيَّةٌ، فَقَالَ: يُؤْمِنُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَلَا يُؤْمِنُ الْإِمَامُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب امام سورۃ فاتحہ پڑھنے سے فارغ ہو جائے تو امام کو بھی آمین کہنی چاہیے اور جو اس کے پیچھے ہوں کو بھی آمین کہنی چاہیے اور مقتدی یا آواز بلند نہ کہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہونے والا تو آمین کہے مگر امام آمین نہ کہے۔

بَاب: السَّهْوُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بھول جانا

137- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أَخَذْتُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ عَقْبٌ لَا يَنْدَرِي حَتَّى صَلَّيَ، فَإِذَا وَجَدَ أَخَذْتُمْ ذَلِكَ، فَلَيْسَ بِمُحْدَثٍ وَهُوَ جَائِلٌ.

137- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے بھلا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے معلوم نہیں ہوتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے پس اگر تم میں سے کوئی ایسی کیفیت پائے تو بیٹھے ہونے کی حالت میں دو رکعت کرے۔

138- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ، عَنْ أَبِي شُعْبَانَ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَضْرِ فَلَسَّمْ فِي رُغْمَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: الْغَضْرُ الصَّلَاةُ بَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمْ نَسِيتُ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذَلِكَ

138- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا حضرت ذوالیدین (حضرت خرقاق ان کا نام ہے) نے ہاتھ جوئے کی بناء پر ذوالیدین مشہور ہوئے صحابی رسول (تھے) کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ کیا نماز مختصر ہو گئی

لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ يَغْضُ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَصْدَقُ دُورِ الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

ہے یا آپ کو نسیان لاحق ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی بات بھی نہیں ہوئی وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالیدین نے درست کہا ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے جو نماز باقی رہ گئی تھی اسے مکمل فرمایا پھر سلام پھیرا اور سلام کے بعد بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے فرمائے۔

139- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا ضُكَّ أُخَذَ كُمُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا يَلْدِي كُمُ صَلًى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ، فَلْيُصَلِّ رُكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَإِنْ كَانَتْ الرُّكْعَةُ الَّتِي صَلًى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ، إِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْجِعُهُمَا لِلشُّبْكَانِ.

139- حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہوا اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو اسے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھنی چاہیے اور سلام سے قبل تعدد کی حالت میں اسے دو سجدے کرنے چاہئیں اگر دو رکعت جو اس نے پڑھی ہے پانچویں تھی تو ان دو سجدوں کے ساتھ مل کر ایک دو گنا نسیان جائے گی اگر وہ چوتھی تھی تو یہ دونوں سجدے شیطان کیلئے ذلت کا باعث ہوں گے۔

140- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: صَلًى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَةً تَحْتَرُّ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

140- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تو آپ کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نماز مکمل کر چکے تو ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا آپ نے پھیر لی اور کل از سلام حاجت تعدد میں دو سجدے فرمائے اور پھر سلام پھیرا۔

141- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَفِيفُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّهْمِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَتَحْفَا عَنْ ابْنِ أَبِي يَشْكُ كُمُ صَلًى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، قَالَ: لِكِبْلَاهُمَا قَالَا: فَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ رُكْعَةً أُخْرَى قَالِمَا ثُمَّ يَسْجُدُ

141- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کو شک ہو جائے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی آیا تین یا چار رکعتیں؟ تو دونوں نے فرمایا وہ کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت کھڑے ہو کر

سَجَدَتَيْنِ إِذَا صَلَّى.

پڑھ لے اور جب پڑھ چکے تو دو سجدے کر لے۔

142۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ: أَنَّكَ كَانَ إِذَا سَبَّلَ عَنِ النَّبَسَانِ، قَالَ: يَتَوَخَّى أَخَذَ لَكُمْ الَّذِي يَنْظُرُ أَنَّهُ نَبَسٌ مِنْ صَلَاحِهِ.

142۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب (دورانِ نماز) بھول جانے کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے میں سے جس کسی کو یہ گمان ہو کہ وہ نماز میں بھول گیا ہے تو وہ تحریر کر لے (غالب گمان کے مطابق عمل کر لے)

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا نَاءَ لِلْقِيَامِ وَتَعَيَّرَتْ خَالَهُ عَنِ الْقُعُودِ وَجَبَ عَلَيْهِ لِلذَّكَ سَجْدَتَانِ فِيهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادَةِ أَوْ لِقْضَانِ سَجْدَتَا الشُّهُوِ فِيهِ تَعَدُّ الشَّلِيمِ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ الشُّبْكَ الشُّكَّ فِي صَلَاحِهِ فَلَمْ يَنْتَهِ أَتْلَا صَلَاتِي أَمْ أَرْتَعَا، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا لَقِيَ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ يُسْتَلَى بِذَلِكَ كَثِيرًا فَضَى عَلَى أَكْثَرِ حَبِّهِ وَزَايِهِ وَلَمْ يَنْهَضْ عَلَى الْيَقِينِ، فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَنْجُ فِيمَا بَرَى مِنَ الشُّهُوِ الَّذِي يُدْخِلُ عَلَيْهِ الشُّبْكَ، وَلَقِيَ ذَلِكَ أَتَارَ كَثِيرَةً.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی قیام کے قریب ہو اور قعود کی حالت بدل جائے تو اس وجہ سے اس پر سو کے دو سجدے ضروری ہیں ہر نماز میں (نماز میں) خواہ زیادتی کی صورت میں ہو یا کمی کی صورت میں اسکی وجہ سے دو سجدے واجب ہیں۔ اور وہ یہ دونوں سجدے سلام کے بعد ادا کرے گا اور جس شخص کو شیطان نماز کے سلسلہ میں شک میں مبتلا کر دے اور اسے پتہ نہ ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار۔ اگر یہ شک زندگی میں پہلی مرتبہ لاحق ہو جائے تو اس نماز کو قطع کر دے اور دوسرے سے نماز پڑھے اور اگر اکثر شک میں مبتلا ہوتا رہتا ہے تو اپنے غالب گمان اور اپنی رائے کے مطابق عمل کرے اور یقین کے پیچھے نہ پڑے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرے تب بھی وہ اس سو سے نجات نہیں پاسکتا جس میں شیطان نے اسے مبتلا کر دیا ہے اور اس بارے میں اکثر آچار موجود ہیں۔

143۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَاتِي بِهِمْ فِي سَفَرٍ كَانَ مَعَهُ فِيهِ لَفْظَتَانِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ نَاءَ لِلْقِيَامِ، فَسَبَّحَ بَغْضَ أَصْحَابِهِ، فَرَجَعَ ثُمَّ لَمَّا لَفْظَتَا صَلَاحِهِ سَجَدَتَيْنِ.

143۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی وہ بھی اس سفر میں ان کے ساتھ تھے آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور کھڑے ہونے کے قریب ہو گئے اور آپ کے کچھ ساتھیوں نے سُبْحَانَ اللہ کہا آپ لوٹ آئے (کھڑے نہ ہوئے) پھر جب آپ نماز پوری فرما چکے تو

آپ نے دو جہدے کئے راوی نے کہا ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ آپ نے (دو جہدے) سلام پکھرنے سے پہلے ادا کیے یا سلام کے بعد۔

قَالَ: لَا أَفْرِى أَقْبَلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ.

نماز میں کنکریوں سے کیلتا

بَابُ: أَلْعَبْتُ بِالْجَصَى فِي الصَّلَاةِ

اور برابر کرتا

وَمَا يَكُونُ مِنْ تَسْوِيَّتِهِ

144۔ حضرت ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا جب آپ جہدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو آہستہ سے کنکریوں کو برابر کر لیتے ابو جعفر نے فرمایا کہ میں ایک دن نماز ادا کر رہا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما میرے پیچھے تھے (بیٹھے تھے یا کھڑے تھے) جب میں متوجہ ہوا تو آپ نے اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھا اور مجھے ٹھونکا مارا۔

144۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيءُ قَالَ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا ارَادَ أَنْ يُسَجِّدَ سَوَّى الْجَصَى تَسْوِيَةً خَفِيفَةً. وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كُنْتُ يَوْمَ أُصَلِّي، وَابْنُ عُمَرَ وَرَائِي، فَالْتَمَسْتُ قَوْضِعَ يَدِهِ فِي فَخْأِي لَعَنَ زَيْنِي.

145۔ حضرت علی بن عبدالرحمن معادی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دوران نماز کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا جب میں نماز پڑھ چکا تو آپ نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ (نماز میں) تم اسی طرح کرو جس طرح نبی کریم ﷺ کرتے تھے میں نے عرض کی نبی کریم ﷺ کیسے کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی تمام انگلیاں بند کر لیتے تھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے نیز اپنی بائیں ہتھیلی اپنی بائیں ران پر رکھ لیتے تھے۔

145۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَادِيِّ أَنَّهُ قَالَ: وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبْتُ بِالْجَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِي وَقَالَ: ابْضَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ، فَلَفْتُ: كُنْتُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَجْجِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْبَيْتَى قُلَى الْإِنْتِهَامِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْبُسْرَى عَلَى فَجْجِهِ الْبُسْرَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسی فعل کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَضْمِنُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَأْخُذَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّا تَسْوِيَةُ الْجَصَى فَلَا بَأْسَ بِتَسْوِيَّتِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَتَرْكُهَا

أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

باقی رہا نکلیوں کے برابر کرنے کا معاملہ تو ایک بار برابر کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر اسے ترک کر دیا جائے (برابر نہ کیا جائے) تو افضل ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز میں تشہد

بَابُ: التَّشَهُُّدُ فِي الصَّلَاةِ

146- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشہد پڑھیں تو کہتی تھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ تمام پاکیزہ عبادات اللہ کے واسطے ہیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اسے نبی کریم ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

146- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَتَشَهُدُ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاعْتَصِدُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

147- حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر پر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاعْتَصِدُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

147- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ غُرَورَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَارِي أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمَنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُُّدَ، وَيَقُولُ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاعْتَصِدُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

148- حضرت تابع رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تشہد پڑھتے تو کہتے تھے۔ بِسْمِ

148- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَشَهُدُ يَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاعْتَصِدُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

الصلوات لله والزكيات لله، السّلام عليك أيها النبي وزخمة الله وبركاته، السّلام علينا وعلى عباد الله الصّالحين. شهد أن لا إله إلا الله، وشهد أن محمداً رسول الله.

يَقُولُ هَذَا فِي الرَّكَعَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ، وَيَذْعُو بِمَا بَدَأَ لَهُ إِذَا قَضَى تَشَهُدَهُ، فَإِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ تَشَهُدٌ كَذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ يَقْدِمُ التَّشَهُدَ ثُمَّ يَذْعُو بِمَا بَدَأَهُ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ: السّلامُ عَلَى النَّبِيِّ وَزَخْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصّالحِينَ، السّلامُ عَلَيْكُمْ عَنْ بَيْنِهِ، ثُمَّ يَزِيدُ عَلَى الْأَمَامِ، فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهِ وَذَعْلِهِ.

بنہوں پر بھی سلامتی ہو۔ اور میں نے گواہی دی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) یہ (کلمات) پہلی دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے اور جب تشہد پڑھ لیتے تو جو جی چاہتا دعا مانگتے اور جب نماز کے آخری قعدہ میں بیٹھتے تو اسی طرح تشہد پڑھتے۔ پھر جو جی چاہتا دعا مانگتے۔ جب سلام کا ارادہ کرتے تو کہتے نبی کریم ﷺ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور انکی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے ایک بندوں پر سلامتی ہو وہ انکی طرف السّلام علیکم کہتے اور امام کے سلام کا جواب دیتے اگر کوئی بائیں طرف والا آپ کو سلام کہتا تو آپ اس کے سلام کا جواب دیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: التَّشَهُدُ الَّذِي ذُكِرَ كُلُّهُ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ تَشَهُدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَنَا تَشَهُدُهُ لِأَنَّهُ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَنَا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے وہ تمام تشہد جن کا ذکر ہوا سب بہتر ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے (روایت کردہ) تشہد بھی نہیں ہمارے نزدیک ان کا تشہد معتبر ہے کیونکہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے ہمارے نزدیک اکثر لوگوں (علماء) کا اسی پر عمل ہے

149- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُجَلُّ بْنُ مَحْرَبٍ الضُّبِّيُّ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: السّلامُ عَلَى اللَّهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ لَا تَقُولُوا السّلامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السّلامُ، وَلَكِنْ

149۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم تشہد میں السّلام علی اللہ کہتے ایک دن رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم السّلام علی اللہ نہ کہا کرو اللہ تعالیٰ خود سلام ہے بلکہ تم کہا کرو الصّحیحات لله والصلوات

قُولُوا: الشَّحِيحَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ وَالطَّيِّبَاتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكَوْهٍ أَنْ يُرَادَ فِيهِ حَرْفٌ أَوْ يُقْصَرُ مِنْهُ حَرْفٌ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس میں کسی ایک حرف کی بھی زیادتی اور کمی کر دہ سمجھتے تھے۔

بَابُ: السُّنَّةُ فِي السُّجُودِ

عبدہ میں سنت طریقہ

150- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْيَدَيْنِ يَضَعُ جَنَيفَتَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فَيَنْزِلُ خَشِيدًا وَأَنَّهُ لَيَخْرُجُ كَفَّيْهِ مِنْ بَرْنَسِهِ حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى الْبُحْصَى. حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس چیز پر رکھتے جس پر اپنی پیشانی رکھنے والی (حضرت نافع رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے آپ کو سخت سردی میں دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ اپنے گھٹے سے نکالتے تھے کہ انہیں ٹکریوں (ٹکریوں کی زمین) پر رکھتے تھے۔

151- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَضَعَ جَنَيفَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ، ثُمَّ إِذَا رَفَعَ جَنَيفَتَهُ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ، فَإِنَّ التَّلَذُّبَ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوُجْهَ. حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر جب اپنی پیشانی اٹھائے تو اپنے ہاتھوں کو بھی اٹھائے۔ بے شک ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِذَا وَضَعَ جَنَيفَتَهُ سَاجِدًا أَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ بِخَدَّيْهِ أَوْ ذَنْبِهِ وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ نَحْوَ الْقَبْلَةِ، وَلَا يَفْتَحُهَا، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَهُمَا مَعَ ذَلِكَ فَلَمَّا مَنَ أَصَابَتُهُ بَرْدٌ يُؤْدِي، وَيَجْعَلُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَحْتِ عِصَايَ أَوْ قُوبٍ فَلَا بَأْسَ بِمَالِكٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے کہ جب وہ اپنی پیشانی کو سجدہ کی حالت میں رکھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے برابر (زمین پر) رکھے اور اپنی انگلیوں کو ملا کر قبلہ رخ کرے اور انہیں نہ کھولے جب اپنا سر اٹھائے تو ان (ہاتھوں) کو بھی ساتھ ہی اٹھائے مگر جس شخص کو سردی لگنے سے تکلیف ہوتی ہو وہ اپنی چادر یا کپڑے کے نیچے سے ہی اپنے ہاتھ زمین پر رکھ لے تو

اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
یہی قول ہے۔

نماز میں بیٹھنا

بَابُ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

152۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیلو میں ایک آدمی نے
نماز ادا کی وہ شخص چار زانو پر گر بیٹھا اور اپنے دونوں پاؤں
پیٹ لیے جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو
آپ نے اس کو تاپسندیدہ قرار دیا تو اس آدمی نے عرض کی
آپ بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں۔

152۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ، فَلَمَّا جَلَسَ
الرَّجُلُ تَرْتَعُ وَتَسَى رَجُلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ
غَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، قَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ:
إِنِّي أَشْكِي.

153۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محترم (حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما) کو دیکھا جب وہ نماز میں (تہجد کیلئے)
بیٹھے تو چار زانو ہو کر بیٹھے راوی نے فرمایا ہے کہ میں نے بھی
ایسا ہی کیا اور میں ان دونوں چھوٹا تھا میرے ابا جان نے مجھے
منع فرمایا اور کہا یہ نماز کی سنت نہیں ہے نماز کی سنت تو یہ ہے
کہ تم اپنا دایاں پاؤں نصب (کھڑا) کرو اور اپنا بائیں پاؤں
بچھا دو۔

153۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ
يَرَى أَبَاهُ يَتَرْتَعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، قَالَ: فَفَعَلْتُهُ
وَأَنَا يُؤْمِنُ بِحَدِيثِ أَبِيهِ فَفَعَلْتُ أَيْ، فَقَالَ: إِنَّهَا
لَسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَالْمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ
رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَسَى رِجْلَكَ الشَّامِي.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول
ہے اور حضرت امام مالک بن انس مکی دو رکعتوں (تہجد
اولیٰ) میں اسی پر عمل کرتے تھے لیکن چوتھی رکعت (آخری
تہجد) کے حلق فرماتے تھے کہ آدمی اپنی سرین زمین پر
رکھے اور اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَجَعَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَأْخُذُ بِذَلِكَ
فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ وَأَمَّا فِي الرَّابِعَةِ فَإِنَّهُ كَانَ
يَقُولُ: يُغَيِّسُ الرَّجُلُ بِإِلْتِهَامِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَيَجْعَلُ
رِجْلَيْهِ إِلَى الْخِطَابِ الْأَيْمَنِ.

154۔ حضرت مغیرہ بن حکیم سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نماز
میں دو رکعتوں کے درمیان اپنی انگلیوں پر بیٹھتے ہیں میں نے

154۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ضَعْفَةُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ
الْمَغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُغَيِّسُ
عَلَى عَقِبَيْهِ بَيْنَ الشَّخْذَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ تَحْزُثْ لَهُ

فَقَالَ: إِنَّمَا فَعَلْتُهُ مُنْذُ إِشْتَكَيْتُ.

آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں بیمار ہوں ایسا کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْلِسَ عَلَى عَقْبِهِ بَيْنَ الشَّجَرَتَيْنِ، وَلَكِنَّهُ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا كَجُلُوسِهِ فِي صَلَاتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں (نمازی کو) دو جمودوں کے درمیان ایڑیوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ وہ ان کے درمیان اس طرح بیٹھے جس طرح وہ نماز میں (قعدہ کی حالت میں) بیٹھتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: صَلَاةِ الْقَاعِدِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز

155- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ خَلِصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي مَنَاجِيهِ قَاعِدًا قَطُّ خَشِيَ كُنَّ قَبْلَ وَقَائِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي مَنَاجِيهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيَرْتَلُّهَا خَشِيَ تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلُ مِنْهَا.

155- حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) حضرت خلیصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر اپنے وصال سے ایک سال قبل نبی کریم ﷺ آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ آپ سورت کی قرات فرماتے اور اتنا غمیر غمیر کہ تلاوت فرماتے کہ وہ بڑی معلوم ہوتی۔

156- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ بَضْفِ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ.

156- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ہے۔

157- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ نَالْنَا وَبَاءَ مِنْ وَغَبِكْهَا شَدِيدًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فِي مَنَاجِيهِمْ قَعُودًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى بَضْفِ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

157- حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم ایک سخت وبائی موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا اجر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ہے۔

158۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسٍ
 بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ فَرَسًا فَضَرَعَ
 عَنْهُ فُجْجَ شِبْلَةٍ الْأَيْمَنِ، فَصَلَّى صَلَاةَ مِنَ
 الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّيْنَا جُلُوسًا، فَلَمَّا
 انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِيمَانُ لِيَوْمَيْهِ، إِذَا صَلَّى
 قِيَامًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَجَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ:
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ،
 وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا أَجْمَعِينَ.
 158۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے
 آپ گر گئے اس سے آپ کے دائیں پہلو میں فرس آگئی تو
 آپ نے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی۔ ہم نے بھی (آپ کے
 پیچھے) بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو
 آپ نے فرمایا کہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی
 جائے جب وہ حالت قیام میں نماز پڑھے تو تم سب بھی
 کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع
 کرو اور جب وہ وضع اللہ لئن حمدہ کہے تو تم زینا
 وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، صَلَاةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا
 لِلطَّلُوعِ مِثْلَ يَضِبُ صَلَاتِهِ قَائِمًا، فَلَمَّا مَا رَوَى مِنْ
 قَوْلِهِ: إِذَا صَلَّى الْإِيمَانُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا
 أَجْمَعِينَ، فَقَدْ رَوَى ذَلِكَ وَلَهُ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهُ
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کے مطابق
 ہم عمل کرتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو
 کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا اچھڑتا ہے اور جو آپ سے
 یہ روایت ہے کہ امام جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ
 کر نماز پڑھو تو اس سلسلہ میں ایک اور روایت بھی ہے جس
 نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

159۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا يَسْرٌ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ،
 أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّعْبِيِّ،
 عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْخُضْعَمِيِّ، عَنْ غَابِرِ بْنِ الشَّعْبِيِّ
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ النَّاسُ أَحَدٌ
 بَعْدِي جَالِسًا.
 فَأَخَذَ النَّاسُ بِهَذَا.
 159۔ حضرت عامر بن صعصعہ نے روایت کی ہے آپ نے
 فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میرے بعد کوئی
 آدمی بیٹھ کر لوگوں کی امامت نہ کرے پھر لوگوں نے اسی پر
 عمل کیا۔“

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

160۔ حضرت عید اللہ خولانی نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم
 ﷺ کی زوجہ (محترمہ) حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا ایک
 کرتہ اور ایک اوزن میں نماز پڑھتی تھیں آپ ازار پہنے

بَابُ: الْأَصْلُوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

160۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا بَكِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْأَشَّحِ عَنْ يَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْغَوَلَانِيِّ
 قَالَ: كَانَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَصَلِّي فِي

الْبَزْعُ وَالْجَمَارُ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ. ہوئے نہیں ہوتی قمیص۔

161- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَابِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي قُبُورٍ وَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَوْ لِكُلِّكُمْ قُبُورَانِ؟
161- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کپڑے کے ساتھ نماز درست ہونے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا "کیا تم سب کو دو کپڑے مل سکتے ہیں؟"

162- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي مَرْثُةٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى غَامَ الْفَتْحِ ثَمَانٍ رُخْعَاتٍ مُلْتَحِفًا بِقُبُورِ.
162- حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج مکہ کے دن آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔ آپ ﷺ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔

163- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أُمَّ مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَمْعَ أُمِّ هَانِئَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَخْبَثُ لَهَا ذَهَبٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتَرُهُ بِقُبُورِ، فَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، وَذَلِكَ صَحِيحٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئَةَ، بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: مَرْغَبًا بِأُمِّ هَانِئَةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ لَمْ يَفْضَلْ ثَمَانِي رُخْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي قُبُورٍ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: زَعَمَ ابْنُ أُمِّی أَنَّ لَابِلَ وَجَلًّا أَخْبَرْتَهُ، فَلَا ابْنَ هَاشِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ أَخْبَرْنَا مِنْ أَخْبَرْتَ يَا أُمُّ هَانِئَةَ.
163- حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو مرثہ نے روایت کی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ وہ حج مکہ کے سال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئیں آپ ﷺ کو غسل کرتے ہوئے پایا آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے کے ساتھ پردہ کیے ہوئے قمیص آپ کہتی ہیں میں نے سلام کیا یہ مخفی کا وقت تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ہوں آپ نے فرمایا ام ہانی! مرحبا۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کپڑے کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں آپ ﷺ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں جس کو میں نے ہناؤ دی ہے یعنی غلام بن امیرہ (جعده بن امیرہ) ام ہانی رضی اللہ عنہا کا شوہر تھا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس

کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔

164۔ حضرت محمد بن یحییٰ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اوزنی اور کرہ جو اتنا لہا ہو کہ اس سے اس کے دونوں قدم چھپ جائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں جب ایک آدمی ایک کپڑے کو اچھی طرح پیٹ کر نماز ادا کرے تو یہ جائز ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز تہجد کا بیان

165۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا نماز تہجد کس طرح ادا کی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعت کی صورت میں۔ جب کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایک رکعت ہی پڑھ لے جو اس کی نماز کو طاق کر دے۔

166۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے اور ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے پھر جب آپ ﷺ کا رخ ہو جاتے تو دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے۔

167۔ حضرت زید بن خالد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو نماز (تہجد) پڑھتے ہوئے دیکھوں گا میں نے آپ ﷺ کی چوکت یا حیر کے ساتھ ٹکی لگایا آپ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قیام فرمایا اور دو مختصر رکعتیں

164۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَاذَا يُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ؟ قَالَتْ: فِي الْجَمَادِ وَالْبَزْعِ الشَّامِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظَهْرَ فَلَنِيهَا.

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا حِكْمَةٌ تَأْخُذُ فَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي نَوَافٍ وَاجِدَ تَوَضُّعًا بِهِ تَوَضُّعًا جَزَاءً، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ رَجَعَهُ اللَّهُ.

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

165۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: مَضَى مَضًى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصْبِحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْبِيرَةً مَا قَدْ صَلَّى.

166۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُؤَيِّرُ مِنْهُنَّ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

167۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: فَكُنْتُ لَا زَمَنَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَتَوَشَّطْتُ عَشْرَةً أَوْ فَسَطَاةً، قَالَ: فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

طَوَّلْتَنِي، ثُمَّ صَلَّى وَخَبَّعَ قُلُوبَهُمَا ثُمَّ صَلَّى وَخَبَّعَ قُلُوبَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ۔
 پڑھیں پھر دو رکعتیں لی لی پڑھیں پھر دو رکعتیں ان سے ذرا
 تھوڑی چھوٹی پڑھیں پھر دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے کم لی
 پڑھیں اور پھر ایک رکعت اور ملا کر وتر کیا۔

168۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ إِسْرَىءٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا خَبَّ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَلَافًا۔
 168۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی رات کے وقت نماز پڑھے جبکہ اس پر نیند غالب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کی نماز کا ثواب لکھے گا اور اس کی نیند صدقہ ہوگی۔

169۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ذَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ قَامَهُ مِنْ جُزْءِهِ حُضًى مِنَ اللَّيْلِ، فَلَرَأَاهُ مِنْ جَنِّ تَزْوُلِ الشَّمْسِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَانَتْ لَهُ بِنَفْسِهِ حُضًى۔
 169۔ حضرت عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر کسی شخص کا رات کے وقت وحید فوت ہو جائے تو اسے زوال سے ظہر تک پڑھ لے تو گویا اس کا کچھ بھی فوت نہیں ہوا۔

170۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي كُلَّ لَيْلَةٍ مَعَاشَةَ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ انْقَطَعَ أَهْلُهُ لِلصَّلَاةِ وَيَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: وَأَمُرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا، لَا تَسْأَلُكَ دِرْهَمًا، نَحْنُ نَزَوَّاتُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى۔
 170۔ حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ساری رات نماز پڑھتے رہتے جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ حتیٰ کہ جب رات کا آخری وقت ہو جاتا تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے وَأَمُرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ

171۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ سَلِيمَانَ الْوَالِيسِيُّ، أَخْبَرَنِي جُمُودُ بْنُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ جُنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَائِلَةٌ، قَالَ: فَاصْطَلَجْتُ فِي غَرْضِ الْوَسَادَةِ وَاصْطَلَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَغْلَهُ فِي طَوْلِهَا قَالَ: فَتَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَلِيلًا بَقِيَتْ أَوْ بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَسَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ يَبْتَدِيهِ، ثُمَّ قَرَأَ بِالْعَشْرِ
 171۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت ميمونة رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رات گزاری اور وہ ان کی خادمہ ہیں آپ نے فرمایا میں تمہارے عرض میں لیٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کی زوجہ مطہرہ اس کے طول میں لیٹ گئے راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ آرام فرماتے رہے حتیٰ کہ نصف رات ہوگئی یا اس سے کچھ کم یا زیادہ۔ نبی اکرم

ﷺ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھ سے آنکھیں مل کر نیند دور کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران کی آخری اس آیات تلاوت فرمائیں۔ آپ ﷺ لگی ہوئی منگ کی طرف تشریف لے گئے اس سے آپ ﷺ نے اچھی طرح وضو فرمایا۔ میں بھی اٹھا اور اسی طرح کرنے لگا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا۔ پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ (ازراہ پیار) میرا دایاں کان مسنے لگے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعتیں (اچھے طرح) پڑھیں اور آپ ﷺ نے کیا اور کل بارہ رکعتیں آپ ﷺ نے ادا فرمائیں اور لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ مؤذن آیا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور مختصری دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک نماز تہجد دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد اگر چاہو تو دو رکعت، چار چار رکعت یا چھ چھ رکعت یا آٹھ آٹھ رکعت کر کے پڑھو یا ایک تکبیر کے ساتھ جتنی بھی پڑھنا چاہو پڑھ لو اور چار چار رکعتیں کر کے پڑھنا افضل ہے۔ ہمارا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وتروں کے بارے میں ایک ہی قول ہے یہ تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہیں۔

نماز میں وضو ٹوٹ جانا

172۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک نماز میں تکبیر کی پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ ہی ٹھہرے

الْأَنبَاءِ الْخَوَاتِيمِ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى حَبِشٍ مُعَلَّقٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَأَخَسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقُمْتُ فَصَنَعْتُ بِمَثَلِ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ دَخَلْتُ لَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى بَيْنَ يَدَيِ الْيُمْنَى، فَلَقَنِيَا ثُمَّ قَالَ: فَصَلِّ رَمْعَتَيْنِ ثُمَّ رَمْعَتَيْنِ ثُمَّ رَمْعَتَيْنِ سِتَّ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ جَنْبَ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَمْعَتَيْنِ خِفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

فَالَمْ تُحَمَّدُ: صَلَاةَ اللَّيْلِ عِنْدَنَا مَثْنَى مَثْنَى، وَفَالِ ابْنُ خَيْفَةَ صَلَاةَ اللَّيْلِ إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَمْعَتَيْنِ، وَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا، وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا، وَإِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَإِنْ شِئْتَ مَا شِئْتَ بِتَكْبِيرَةٍ وَاجِدَةٍ، وَالْأَفْضَلُ ذَلِكَ أَرْبَعًا أَرْبَعًا، وَأَمَّا الْوُتْرُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ فِيهِ وَاجِدَةٌ، وَالْوُتْرُ ثَلَاثٌ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ.

بَابُ: الْخَدَثُ فِي الصَّلَاةِ

172۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَبِي الْحَكَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثُرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ

أَنْ اْمْكُتُوْا، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ
وَعَلَى جَلْدِهِ اَثَرُ الْمَاءِ فَضَلَّى.
ﷺ نے نماز پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَاقِلُهُ، مَنْ سَبَقَهُ خَدْتُ فِي
صَلَاةٍ، فَلَا نَاسَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ
يَتَنِي عَلَى مَاضِي، وَالْفَضْلُ ذَلِكَ أَنْ يَتَكَلَّمَ
وَيَتَوَضَّأُ وَيَسْتَقْبِلَ صَلَاتَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
رَجَمَهُ اللّٰهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج
نہیں کہ وہ واپس لوٹ جائے اور گفتگو نہ کرے۔ وہ وضو کرے
اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پڑھی بنا کرے افضل یہ ہے کہ وہ گفتگو
کرے اور نئے سرے سے وضو کر کے نئے سرے سے نماز
پڑھے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قرآن پاک کی فضیلت اور

ذکر الہی کا مستحب ہونا

بَابُ: فَضْلُ الْقُرْآنِ وَمَا يُسْتَحَبُّ

مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

173- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ أَبِي ضَعْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ
﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ يُرِىُّدُّهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَدَّتْ
النَّبِيُّ ﷺ كَانَ الرَّجُلُ يَقْبَلُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْبُدُنَّ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ.

173- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے رات کے وقت ایک آدمی کو جتنا کہ وہ قائل
ہو اللہ اخذ پڑھتا ہے اور بار بار دو ہزار ہے جب صبح ہوئی
تو انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کی آپ
(ابوسعید خدری) ایسے آدمی تھے جو اس سورت کو (اڑھوے
اجر کے) کم سمجھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم
ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

174- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ:
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ مَقَادُ بْنُ
جَبَلٍ: لِأَنَّ أَذْكَرَ اللّٰهِ مِنْ بُحْرَةِ إِلَى اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ أُحْمِلَ عَلَى جَبَادِ الْخَيْلِ مِنْ بُحْرَةِ حَتَّى
اللَّيْلِ.

174- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح سے شام تک
ذکر الہی کرتا رہوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح
سے شام تک گھوڑے پر چڑھ کر جہاد کرتا رہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: ذَكَرَ اللّٰهُ حَسَنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ذکر الہی ہر حال

میں اچھا ہے۔

175۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 175۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن پڑھنے والے کی مثال غنفل صاحب الإبل المغفلۃ، إِنْ عَافَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَلْفَقَهَا ذَهَبَتْ۔

اس بندے سے ہوئے اونٹ کے مالک کی مانند ہے اگر وہ اس کو ہاندے رکھے گا تو بیٹھا رہے گا اگر اس کو چھوڑ دے گا تو بہاگ جائے گا۔

(اگر قرآن پاک پڑھنا چھوڑ دیا جائے تو بھول جاتا ہے)

بَابُ: الرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي 176۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَمَرَّ بِهِ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ حَتَّى يَسَلِّمَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْتَكِلُهُمْ وَلْيَبْرُ بِيَدِهِ۔

نماز پڑھتے ہوئے جو آدمی سلام کا جواب دیتا ہے 176۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک نماز پڑھتے ہوئے تعدی کے پاس سے گزرے آپ نے اسے سلام کیا اور اس نے آپ کے سلام کا جواب دیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو سلام کیا جائے اور وہ حاجت نماز میں ہو تو وہ بات نہ کرے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يَزِدَ السَّلَامَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ نمازی کو سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے جب اسے حاجت نماز میں سلام کیا جائے اگر اس نے ایسا کیا (سلام کا جواب دیا) تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کسی کو اس وقت سلام نہیں دینا چاہیے جب وہ نماز پڑھ رہا ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلَانِ يُصَلِّيَانِ جَمَاعَةً

177۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِأَلْهَا جَرَةً فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَقُمْتُ

177۔ حضرت عبداللہ بن عقبہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو پہر کے وقت حاضر ہوا میں نے

وَرَاءَهُ فَعَرَيْنِي، فَجَعَلَنِي بِجَدَائِهِ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَّا جَاءَ يَرْفَأُ تَأَخَّرْتُ فَصَفَّقْتُا وَرَاءَهُ.
 انہیں لو اٹھ ادا کرتے ہوئے پایا میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا
 آپ میرے نزدیک ہو گئے اور مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا
 جب آپ کے ساتھی برقا آگئے تو میں پیچھے ہو گیا اور ہم نے
 آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔

178۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ قَامَ عَنْ يَسَارِ
 ابْنِ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.
 178۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز میں آپ کے
 بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو انہوں نے مجھے اپنی دائیں
 طرف کر لیا۔

179۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي عُلَيْجَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَدَّةَ دَعَتْ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِعِطَامٍ، فَأَتَتْهُ ثُمَّ قَالَ: قَوْمُوا
 فَلَنُصَلَّ بِكُمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ إِلَى خَصِيرِ لَنَا قَدْ
 اسَدْتُ مِنْ طَوْلٍ مَا لَيْسَ فَتَضَخَّ بِنَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَصَفَّقْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ
 وَالْعَجُوزَ وَرَاءَهُ، فَصَلَّى بِنَا رَغَمَئَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.
 179۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ ان کی جانی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم
 ﷺ کو کھانے کی دعوت دی آپ نے کھانا تناول فرمایا اور
 کہا کہ اٹھو ہم تمہیں نماز پڑھائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا میں ایک چٹائی لانے کیلئے کھڑا ہو گیا جو پرانی ہونے
 کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا نبی اکرم
 ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے راوی کا بیان ہے میں نے اور
 ایک یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا
 (عانی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو
 رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نُحْلِلُهُ نَأْخُذُ، إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ
 الْوَاحِدَ مَعَ الْإِيمَانِ قَامَ عَنْ يَمِينِ الْإِيمَانِ، وَإِذَا صَلَّى
 الْإِثْنَانِ قَامَا خَلْفَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب پر
 عمل کرتے ہیں جب ایک آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو
 وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور جب دو آدمی نماز پڑھیں تو
 دونوں اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
 اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ فِي مَرَابِضِ الْعَتَمِ

180۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
 خَلْحَلَةَ الدَّوْلِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ الْحُثَيْمِ،
 180۔ حضرت حمید بن مالک بن حثیم سے روایت ہے کہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی بکریوں سے حسن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبِنِ إِلَى غَنَجِكَ، وَلَاطِبْ مُرَاعِيَهَا، وَصَلِّ فِي نَاحِيَّتِهَا فَإِنَّهَا مِنْ ذَوَابِّ الْجَنَّةِ.

سلوں سے پیش آؤ اور ان کے بیٹھنے کی جگہ کو صاف رکھو اس کے کسی کونے میں نماز پڑھ لیا کرو۔ یہ جتنی جانوروں میں سے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِذَا تَأْخُذُ، لَا تَأْسُ بِالصَّلَاةِ فِي مَزَاجِ الْقَتَمِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ أُنْزَالُهَا وَتَغْرَهَا مَا أَكَلَتْ لَحْمَهَا فَلَا تَأْسُ بِبَوْلِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی مضاقتہ نہیں اگرچہ اس جگہ ان کا پیوٹاب اور بیگنیاں ہوں جن جانوروں کا تم گوشت کھاتے ہو ان کے پیوٹاب میں کوئی حرج نہیں۔

سورج کے طلوع اور غروب کے

بَابُ: الصَّلَاةُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

181- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَتَخَوَّرُ أَحَدُكُمْ قَبْضَتِي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا.

181- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی سورج طلوع اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے۔

182- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قُرُونُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ زَالَتْهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَتْهَا، ثُمَّ إِذَا زَالَتْ قَارَتْهَا، ثُمَّ إِذَا ذُكَّتْ لِلْغُرُوبِ قَارَتْهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ قَارَتْهَا، قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَلَكِ الشَّعَابِ.

182- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی شیطان کا سینگ کھڑا ہوتا ہے جب سورج بلند ہوتا ہے تو وہ غائب ہو جاتا ہے اور پھر جب سورج نصف النہار (سرانگے اوپر) کو پہنچتا ہے تو اس کے ساتھ مل جاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو یہ طیارہ ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے تو یہ اس کے ساتھ مل جاتا ہے جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو یہ جدا ہو جاتا ہے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

183- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ حُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاصْبِرْ لَهَا حَتَّى تَغْرُبَ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَوَابِّ الْجَنَّةِ.

183- حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَا تَحْرُوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قُرْآنَهُ مَعَ طُلُوعِهَا، وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوبِهَا، وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَنْ بِلْكَ الصَّلَاةِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تم طلوع شمس اور اس کے غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو۔ شیطان اس کے طلوع ہونے کے وقت اپنا سینگ ظاہر کرتا ہے اور غروب آفتاب کے وقت چھپا لیتا ہے آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) لوگوں کو ان اوقات میں نماز پڑھنے کی وجہ سے سزا دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَلِمَةً نَأْخُذُ، وَتَوَمُّمُ الْمُحْتَمَةِ وَغَيْرُهَا جُنْدًا فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک جمعہ وغیرہ اس سلسلہ میں برابر ہی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

184- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُتَيْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَلْيَبْرُدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ تَمْنِي فِتْحَ جَهَنَّمَ، وَذَخْرٌ أَنْ النَّارَ اسْتَكْثَتْ إِلَى رَبِّهَا عُرُوجَ، فَأَوْدِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفْسَيْنِ: نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ.

184- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش میں سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شکایت کی تو اس نے اسے ہر سال دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس موسم سرما میں اور ایک سانس موسم گرما میں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر ہی عمل کرتے ہیں گرمیوں کے موسم میں ہم ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے (تاخیر کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور سردیوں کے موسم میں ہم سورج ڈھلنے پر پڑھتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، نَبْرُذُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ وَتُصَلَّى فِي الشِّتَاءِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَنْسَى الصَّلَاةَ

أَوْ تَفَوُّتَهُ عَنْ وَفِيهَا

آدمی نماز بھول جائے اور نماز کا

وقت ختم ہو جائے

185- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ قَعْلَ مِنْ خَيْبَرِ أَمْسَى حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ غَرَسَ، وَقَالَ لِإِلَالٍ: ائْتِنَا الصُّبْحَ، فَتَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، وَكَلَّمَ بِلَالًا مَا قَلْبُهُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَدَّ إِلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ مُقَابِلُ الْقَجْرِ، فَعَلَبَنَهُ عَيْنَاهُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَخَذَ مِنَ الرَّجَبِ، حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَفَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ، فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الْبَدَنُ أَخَذَ بِنَفْسِكَ، قَالَ: ائْتَاؤُا فَيَقْرَءُوا رَوَاجِلَهُمْ فَاقْبَاضُوا هَاسِنَتَهَا، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالًا، فَأَتَاهُمُ الصَّلَاةَ فَضَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، ثُمَّ قَالَ جِئِ قَعْلَ الصَّلَاةِ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذُكِرَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾

185- حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب خیبر سے واپس ہوئے تو آپ نے رات کے وقت سفر کیا حتیٰ کہ رات کا آخری حصہ آیا تو آپ ﷺ نے نزول فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ صبح کا خیال رکھنا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سوسے جب تک اللہ تعالیٰ کو محسوس تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ جاتے رہے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کے ساتھ ٹیک لگائی اور اپنا چہرہ طلوع فجر کی طرف کر لیا (تاکہ جو نبی فجر طلوع ہو انہیں نظر آجائے) تینہ ان پر غائب آگئی پس نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ہی کوئی اور سوا۔ حتیٰ کہ سورج کی شعاعیں جب ان پر پڑیں تو رسول اکرم ﷺ اٹھ بیٹھے اور فرمایا بلال (تم نے کیا کیا؟) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس ذات نے آپ ﷺ کو سلا دیا اسی ذات نے مجھے بھی نیند سے ہم آغوش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہاں سے کوئی کرو۔ لوگوں نے کہا وہ کس لیے ابھی تھوڑا سی چلے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آئے وہ اس کو پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔“

قَالَ مُحَسَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِلَّا أَنَّ يَذْكُرُهَا فِي السَّاعَةِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا: جِئِ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَتَبْهُشَ،

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں سوائے ان اوقات کے جن میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے (وہ اوقات یہ ہیں)

وَيُصَلِّى الْبَهَارَ حَتَّى تَزُولَ وَجِبْنَ تَحْمَرُ الشَّمْسُ وَنُصَفُ الْبَهَارِ حَتَّى لَمْ يَكُنْ لَكَ اسُ كَالْبَلَدِ هَوْنَةً
 حَتَّى تَغِيْبَ إِلَّا عَصْرَ يَوْمِهِ فَإِنَّهُ يُصَلِّيَهَا وَإِنْ
 إِخْمَرَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
 سورج طلوع ہونے سے لے کر اس کے بلند ہونے تک
 نصف انصاری سے لے کر اس کے ڈھلنے کے وقت تک سورج
 زرد پڑ جانے سے لے کر اس کے غروب ہونے تک۔ اس
 دن کی نماز عصر کے سوا کہ وہ اس وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے
 اگرچہ سورج زرد پڑ جائے غروب سے قبل۔ حضرت امام ابو
 حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

186۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرُنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
 لُطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنْ الْأَعْرَجِ
 يُخْبِرُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
 مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رُخْصَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ
 الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.
 186۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک
 رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ اور جس نے سورج غروب
 ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔

بَابُ: الصَّلَاةِ فِي اللَّيْلِ الْمُصْطَفَاةِ

وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ

187۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقٌ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو:
 أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ،
 ثُمَّ قَالَ، أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتُرُ الْمُؤَدِّينَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ تَارِدَةٌ
 ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.
 187۔ حضرت ثاقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
 ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سفر میں ایک سرد اور آندھی والی
 رات میں نماز کیلئے اذان کی اور فرمایا اپنے اپنے مقام پر ہی
 (کھڑے پر) نماز ادا کرلو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب رات
 ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ مؤذن کو حکم
 دیتے کہ وہ کہے کہ اپنے مقام پر ہی نماز پڑھو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ وَهَذَا رُخْصَةٌ وَالصَّلَاةُ فِي
 الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ.
 187۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اچھا ہے اور یہ
 رخصت ہے لیکن جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا زیادہ بہتر
 ہے۔

188۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ، عَنْ بُسْرِ
 بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: إِنَّ الْفَضْلَ
 صَلَّاهُمْ فِي يَوْمِهِمْ إِلَّا صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ.
 188۔ حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید
 بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری افضل نماز وہ ہے جو تم
 گھروں میں ادا کرو سوائے جماعت نماز کے۔

لَا تَنْتَحِلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكُلَّ حَسَنٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور ہر طرح اچھا ہے۔

189- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضَّلَ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ
عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخُدَّةٍ بَسَنَةٍ وَعِشْرِينَ ذَرْجَةً.

189- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باجماعت نماز تہا نماز پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ: قُضِرَ الصَّلَاةُ فِي الشُّغْرِ

سفر میں نماز قصر کا بیان

190- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَيْسَانَ،
عَنْ غُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ غَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ وَتُخَفَّفُ وَتُخَفِّضُ فِي
الشُّغْرِ وَالْحَضَرِ، فَرُبَّمَا فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ وَالْإِثْرِ
صَلَاةُ الشُّغْرِ.

190- حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (شروع میں) سفر میں اور حضر میں (قیام میں) دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز برقرار رکھی گئی۔

191- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى خَيْبَرٍ
قُضِرَ الصَّلَاةُ.

191- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب خیبہ کی طرف جاتے تو نماز قصر پڑھتے (مدینہ منورہ سے 96 میل دور ہے)

192- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُغْتَبِرًا قُضِرَ الصَّلَاةُ
بِذِي الْحُلَيْفَةِ.

192- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ کے لئے تشریف لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں نماز قصر ادا کرتے (مدینہ منورہ سے 7 میل کی دوری پر ہے)۔

193- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ، الزُّهْرِيُّ،
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى بَيْتِ
قُضِرَ الصَّلَاةُ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ.

193- حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیم کی طرف سفر کیا تو اس سفر میں قصر نماز پڑھی (یہ مقام مدینہ منورہ سے 30 یا 40 پالیس میل کے فاصلے پر ہے)۔

194- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ
مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْيَوْمَ فَلَا يَقْضِرُ الصَّلَاةَ.

194- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ وہ ایک برید تک سفر کرتے اور آپ نماز کو قصر نہیں کرتے تھے (6 سے 12 میل کی مسافت کو برید کہتے ہیں)۔

فَإِنْ مُخِمْهُ: إِذَا خَرَجَ الْمَسَافِرُ أَنْتُمْ الصَّلَاةُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَمَا بَلَ سَبْعِ الْإِبِلِ وَمَنْشَى الْأَعْدَامِ، فَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ قَصَرَ الصَّلَاةَ حِينَ يَخْرُجَ مِنْ مَضْرَبِهِ، وَيَجْعَلُ النِّيْوتَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيْفَةَ وَحَمْدَةَ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب مسافر سفر پر روانہ ہو تو پوری نماز پڑھے مگر جب 3 دن کی مسافت کا ارادہ رکھتا ہو (تو نماز قصر کرے) یعنی لدے ہوئے اونٹ اور بیدل آدمی آرام سے تین دن میں پہنچ جائیں جب اس قسم کے سفر کا ارادہ ہو تو جو بھی وہ شہر سے باہر نکلے اور مکانات کو پیچھے چھوڑ دے تو نماز کو قصر کرے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

جو مسافر شہر میں داخل ہو تو کب وہ

کھل نماز پڑھے گا

بَابُ: الْمَسَافِرُ يَدْخُلُ الْمَضْرَبَ

أَوْ غَيْرَهُ مَتَى يُعْمُ الصَّلَاةَ

195- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمرَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَصَلَّى صَلَاةَ الْمَسَافِرِ مَا لَمْ أَجْمَعْ مَكَّنًا وَأَنْ عَسَنِي ذَلِكَ الثَّغْنِي عَشْرَةَ لَيْلَةً.

196- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمرَةَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهِمْ وَتَخَفَّيْنِ، ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتَبُوءُوا صَلَاتِكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ مُسَفِّرُونَ.

197- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يُعْمُ بِمَكَّةَ عَشْرًا فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يُشْهَدَ الصَّلَاةَ مَعَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِمْ.

198- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْزَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَسَافِرِ إِذَا كَانَ لَا يَدْرِي مَتَى يَخْرُجُ يَقُولُ: أَخْرُجَ النَّوْمُ، بَلْ أَخْرُجَ عَدَا، بَلِ السَّاعَةُ، فَكَانَ مُخَذِّبَكَ حَتَّى يَأْتِي عَلَيْهِ

199- حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبد اللہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جس کو پتہ نہیں ہوتا کہ سفر پر کب روانہ ہونا ہے کبھی کہتا ہے کہ آج چلا جائے اور کبھی کہتا ہے کل چلا جائے

تَبَالٍ خَيْرٌةً اَيَقْصُرُ اَمْ مَا يَضَعُ؟ قَالَ: يَقْصُرُ. وَانْ تَمَادَى بِهٖ ذٰلِكَ شَهْرًا.

حتیٰ کہ اسی سوچ و پچار میں کئی راتیں گزر جائیں کیا وہ قصر کرے یا مکمل پڑھے؟ آپ نے فرمایا قصر پڑھے خواہ اسی عالم میں ایک ماہ گزر جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: نَزَى قَصْرُ الصَّلَاةِ اِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ مِصْرًا بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَانْ غَزَمَ عَلَى الْمَقَامِ اِلَّا اَنْ يَغْزَمَ عَلَى الْمَقَامِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَصَا عِدًا فَاِذَا غَزَمَ عَلَى ذٰلِكَ اَتَمَّ الصَّلَاةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسافر کسی شہر میں داخل ہو تو ہمارے نزدیک نماز قصر کرے خواہ وہ چند دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر جب وہ چند روزہ یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو نماز مکمل پڑھے۔

199- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَطَاءُ النَّخَعِيِّ سَأَلَنِي قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: مَنْ أَجْمَعَ عَلَى الْإِمَامَةِ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ فَلَيْتَهُمُ الصَّلَاةَ.

199- حضرت عطاء خراسانی نے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جو شخص چار دن کی امامت کا ارادہ کرے تو وہ پوری نماز پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَٰذَا، يَقْصُرُ الْمَسَافِرُ حَتَّى يُجْمَعَ عَلَى الْإِمَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُثْمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ مسافر قصر ہی کرے یہاں تک کہ چند روزہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے۔ حضرت ابن عمر، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

200- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُضَلِّي مَعَ الْإِمَامِ أَرْبَعًا وَآذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ صَلَّى وَكُفَّتَيْنِ.

200- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ (مثنیٰ میں) نماز پڑھتے تو چار رکعتیں ادا فرماتے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَٰذَا نَأْخُذُ اِذَا كَانَ الْإِمَامُ مُقِيمًا وَالزَّجَلُ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب امام مقیم ہو اور آدمی مسافر ہو (تو مسافر آدمی امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے) اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

201- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُثْمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ فِي الصُّبْحِ بِالْعَشْرِ السُّورِ مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ يَرْفَعُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَةً.

201- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران نماز صبح میں اول مفصل کی دس سورتوں میں سے کوئی ایک سورت پڑھتے اور ہر رکعت

میں اس ایک سورت کو دوہراتے رہے (مصلح سورتمیں)
سورت حجرات سے لے کر سورت بروج تک ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آدی حاجت سفر
میں فجر کی نماز میں وَالشَّمَاءُ ذَاتُ الْبُرُوجِ اور وَالشَّمَاءُ
وَالطَّارِقِ اور ان جیسی سورتیں پڑھے۔

سفر اور بارش میں دو

بَابُ: الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

نمازیں جمع کرنا

فِي السَّفَرِ وَالْمَطَرِ

202۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ الشَّيْءُ جَمَعَ
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.
202۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور
عشاء کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے۔

203۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ سَاوٍ
خَشَى غَابَ الشَّفَقُ.
203۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت سفر کے دوران مغرب اور عشاء
کی نمازیں جمع کر لیتے تو پھر سفر جاری رکھتے حتیٰ کہ شفق
غائب ہو جاتی۔

204۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي سَفَرٍ إِلَى
تَبُوكَ.
204۔ حضرت عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوک کے دوران ظہر اور عصر
کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَهَذَا نَافِعٌ، وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
أَنْ تُوَخَّرَ الْأَوَّلَى مِنْهُمَا، فَتُصَلَّى فِي آخِرِ وَفِيهَا
وَتُعْجَلُ الثَّانِيَةُ فَتُصَلَّى فِي أَوَّلِ وَفِيهَا. وَقَدْ بَلَّغْنَا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ جَمْعًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ
قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّفَقُ، بِخِلَافِ مَا رَوَى مَالِكٌ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان
میں سے پہلی نماز مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں ادا کی
جائے اور دوسری نماز میں تعجل (جلدی) کی جائے اور اس
کے اوّل وقت میں ادا کی جائے۔ ہمیں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے مغرب کی
نماز شفق غائب ہونے سے پہلے آخری وقت میں ادا کی۔ یہ

روایت حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) روایت سے تلف ہے۔

205۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَمَعَ الْأَمْزَاءَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطَرِ.

205۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر عمر اور عمر کی نمازیں بارش کی وجہ سے جمع کرتے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ (دونوں نمازوں کو) جمع کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، لَا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّالِحِينَ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ إِلَّا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِغَرَفَةٍ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمَرْقَاتٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہم ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع نہیں کرتے۔ مگر مقام مرقاٹ میں عصر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء (ہمارے نزدیک جمع ہو سکتی ہیں) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَّغْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْأَنْبَاءِ بَنَاهُمْ أَنْ يُجْمَعُوا بَيْنَ الصَّالِحِينَ، وَيُنْجَبَرُهُمْ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّالِحِينَ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ عَجَبَةٌ مِنَ الْكُتَّابِ، أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ الْفَقَاهُ عَنِ الْغَلَاءِ بْنِ الْخَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے اطراف مملکت میں کچھ صحابہ اور انھیں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع کر دیا۔ اور انھیں آگاہ کر دیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے ہمیں اس روایت کے بارے میں ثقہ راویوں نے خبر دی ہے۔ یعنی علا بن حارث رضی اللہ عنہ نے مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سفر میں سواری پر نماز پڑھنا

206۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ دوران سفر سواری کا جس طرف منہ ہوتا سواری پر اسی رخ نماز پڑھ لیتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

207۔ حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے (آپ

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الدَّائِبَةِ فِي السَّفَرِ

206۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: كَانَ وَسُؤْلُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاجِلَيْهِ فِي السَّفَرِ حَتَّى مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَضَعُ ذَلِكَ.

207۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ:

اِنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وَجِى اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى سَفَرٍ، فَكُنْتُ اَمِيْرُ مَعَةٍ وَاَتَّخَذْتُ مَعَةً، خَشِيَ اِيَّاهَا وَحَبِيْثٌ اَنْ يُطْلِعَ الْفَجْرَ تَخَلَّفْتُ، فَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَلَجَفْتُهُ، قَالَ ابْنُ عَمْرٍ، اَيْنَ كُنْتُ؟ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، زَلْتُ فَاَوْتَرْتُ وَحَبِيْثٌ اَنْ اُصْبِحَ، فَقَالَ، اَلَيْسَ لَكَ فِى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُسُوَةٌ حَسَنَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤَيِّرُ عَلَى الْبُعِيْرِ.

فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ (سواری پر) چل بھی رہا تھا اور ہاتھیں بھی کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ مجھے طلوع فجر کا اندیشہ ہوا میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ سواری سے نیچے اتر نماز وتر ادا کی پھر سوار ہو گیا اور آپ سے جا ملا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کی اے ابو عبد الرحمن میں نے سواری سے اتر کر نماز وتر ادا کی مجھ کو صبح ہونے کا اندیشہ لاحق ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے واسطے نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ نہیں۔ میں نے عرض کی بخدا جی ہاں آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔

208۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حضرت یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے کہ میں نے زَأَيْتُ اَنْسَ بْنَ مَالِكٍ فِى سَفَرٍ يُصَلِّىْ عَلَى جَمَارِهِ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْفَيْلَةِ يَرْكُضُ وَيَسْجُدُ اِنْمَاءً بِرَأْسِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَضَعَ وَجْهَهُ عَلَى شَيْءٍ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک سفر میں اپنے گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس (سواری) کا منہ قبلہ کی طرف نہیں تھا۔ آپ اپنا منہ کسی چیز پر رکھے بغیر سر کے اشارہ کے ساتھ رکوع اور رکوع کر رہے تھے۔

209۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنْ ابْنَ عَمْرٍ وَجِى اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُصَلِّ مَعَ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ فِى الشَّعْرِ السَّطْوَعِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اِلَّا مِنْ جَوَابِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّى نَاوِلًا عَلَى الْأَرْضِ، وَعَلَى بَعِيْرِهِ اِنْمَاءً مُّوَجَّهًا بِهِ۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر فرض نماز کے ساتھ پہلے اور بعد میں کوئی نفل ادا نہیں کرتے تھے مگر رات کے درمیان وتر وغیرہ بھی تو زمین پر اتر کر پڑھتے اور کبھی اپنے اونٹ پر ہی پڑھ لیتے۔ جس سمت بھی اس کا رخ ہوتا۔

قال مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِاَنْ يُصَلِّىَ الْمُسَافِرُ عَلَى ذَاتِهِ تَطَوُّعًا اِنْمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، يَجْعَلُ السَّجْدَةَ اَخْفَضَ مِنْ الرُّكُوعِ، فَلَمَّا الْوَقْرُ وَالْمَكْنُونَةُ فَإِنَّهُمَا تُصَلِّيَانِ عَلَى الْأَرْضِ وَبِذَلِكَ جَاءَ بَ الْاَثَارُ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی مرجع نہیں کہ مسافر اپنی سواری پر ہی نوافل اشارہ کے ساتھ پڑھ لے اس کا رخ جس طرف بھی ہو۔ سجدہ میں رکوع کی نسبت زیادہ نیچے مگر وتر اور فرض زمین پر ہی پڑھے جائیں گے۔ اس کے بارے میں کثرت کے ساتھ آحاد وارد ہیں۔

210۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اُخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حُصَيْنٍ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حصین

قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي التَّلَوُّعَ عَلَى رَاحِلِهِ أَيْضًا تَوَجُّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتْ الْقِرْبَةُ أَوْ الْوَتَرُ نَزَلَ فَصَلَّى.

سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نوٹل اپنی سواری پر ہی ادا کر لیا کرتے تھے۔ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا۔ اور جب فرض اور وتر ہوتے تو آپ سواری سے اترتے اور نماز ادا فرماتے۔

211- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى الْمَكْتُوبَةِ فِي الشُّعْرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ، لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، وَيُخَيِّمُ اللَّيْلَ عَلَى ظَهْرِ النَّعِيْرِ أَيْضًا كَانَ وَجْهَهُ، وَيَنْزِلُ قَبْلَ الْفَجْرِ قَوِيْرًا بِالْأَرْضِ، فَإِذَا أَقَامَ لَيْلَةً فِي مَنْزِلٍ أَخْصَى اللَّيْلَ.

211- حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر نماز دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ نہ تو اس سے قبل کچھ پڑھتے اور نہ ہی اس کے بعد۔ آپ اونٹ کی پشت پر رات بھر عبادت گزار رہتے جہر بھی اس کا رخ ہوتا۔ آپ فجر سے کچھ دیر پہلے اپنی سواری سے اتر آتے اور نماز وتر زمین پر ادا فرماتے۔ اگر رات کے وقت کسی مقام پر قیام فرماتے تو شب زندہ دار ہوتے (مصرف عبادت رہتے)۔

212- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ خَمَادِ بْنِ أَبِي شَلْبَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا عَلَى نَعِيْرِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَيُؤْمِنُ بِرَأْسِهِ إِنْهَاءً، وَيَجْعَلُ الشُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَالْوَتَرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يُؤْمِنُ بِرَأْسِهِ، وَيَجْعَلُ الشُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ.

212- حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا۔ آپ تمام نمازیں اپنے اونٹ پر مدینہ کی طرف رخ کر کے پڑھتے تھے۔ اور اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔ آپ رکوع کی نسبت جہدہ کے لیے زیادہ جھکتے تھے۔ مگر فرض نماز اور وتروں کے لیے آپ سواری سے نیچے اتر آتے تھے۔ میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا اسی طرح عمل تھا۔ (سوائے فرض نماز اور وتروں کے بقیہ نماز سواری پر ادا فرماتے تھے) جہر بھی آپ کا رخ انور ہوتا۔ آپ اپنے سر مبارک کے ساتھ اشارہ فرماتے اور رکوع کی نسبت جہدہ میں زیادہ جھکتے۔

213- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ غُرَافَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ كَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَلَا يَضَعُ جَنْهَتَهُ.

213- حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی سواری کی پشت پر نماز ادا کرتے تھے جہر بھی اس (سواری) کا رخ ہوتا (آپ رکوع دیکھو کیلئے)

وَلَكِنْ يُشِيرُ لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ بِرَأْسِهِ، فَإِذَا نَزَلَ أَثَارَهُ كَيْفَ سَاحَرُ رُكُوعٍ وَكُحُولٍ كَرْتِے تھے۔ اور جب آپ اترتے تو اترتا داکرتے تھے۔

214۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ الْمُعْبِرَةِ الصُّبِّيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ تَطَوُّعًا، يُؤْمِنُ، إِنَّمَا وَيَقْرَأُ السُّجْدَةَ قِيُومِيًّا، وَيَنْزِلُ لِلْمُسْكُونَةِ وَالْوُتْرِ۔

214۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر اشارہ کے ساتھ مکمل نماز ادا کر لیتے تھے۔ جدھر بھی اس کا رخ ہوتا۔ آپ آیت مجیدہ پڑھتے تو اشارہ کے ساتھ مجیدہ تلاوت کر لیتے تھے۔ اور آپ نماز فرض اور نماز وتر کیلئے اپنی سواری سے اتر آتے تھے۔

215۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ أَبُنَا تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ صَلَّى الطَّوْعُ، فَإِذَا أَزَادَ أَنْ يُؤْمِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ۔

215۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری کا جدھر بھی رخ ہوتا۔ آپ اس پر نوازل ادا فرما لیتے تھے۔ جب آپ نماز وتر ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اتر جاتے اور وتر پڑھتے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي قَبْلَ كُرْ أُنْ

عَلَيْهِ صَلَاةٌ فَابْتَدَأَ

216۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ، فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ صَلَاتَهُ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ يُصَلِّ بِتَعْلُفِهَا الْآخِرَى۔

216۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے اور اسے وہ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائے جب امام سلام پھیر دے تو وہ اس نماز کو ادا کرے جو وہ بھول گیا تھا۔ پھر اس کے بعد کوئی اور نماز پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ إِلَّا فِي غَضَلَةٍ وَاجِدَةٍ: إِذَا ذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاةٍ فِي آخِرِ وَلِهَا نِيَّاتٌ إِنْ بَدَأَ بِالْأُولَى أَنْ يُخْرِجَ وَقْتُ هَذِهِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا، فَلْيَبْدَأْ بِهَذِهِ الثَّانِيَةِ حَتَّى يَتَوَرَّعَ مِنْهَا، ثُمَّ يُصَلِّي الْأُولَى بَعْدَ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سوائے ایک صورت کے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ صورت یہ ہے کہ جب اسے وہ نماز یاد آئی ہے اور وہ آخری وقت میں نماز کی حالت میں ہو۔ نیز اسے یہ خوف دامن گیر ہو کہ اگر وہ پہلی کو شروع کرے تو اس کی ادائیگی سے قبل دوسری کا وقت ختم ہو جائے گا۔ تو اسے دوسری کو شروع کرنا چاہیے۔ حتیٰ کہ وہ

اس سے فارغ ہو جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت سعید بن مسیب کا یہی قول ہے۔

آدی فرض نماز گھر میں پڑھے اور

پھر جماعت پالے

بَاب: الرَّجُلُ يُصَلِّي الْمَكْتُونَةَ فِي

بَيْتِهِ ثُمَّ يَذُرُكَ الصَّلَاةَ

217۔ بخود کے ایک گھس حضرت نسر بن جحش نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ
تھے۔ نماز کیلئے اذان کی گئی۔ نبی کریم ﷺ اٹھے اور نماز
پڑھائی اور حضرت گھس رضی اللہ عنہا بھی جگہ پر ہی بیٹھے رہے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں کس چیز نے لوگوں کے
ساتھ نماز پڑھنے سے روک رکھا ہے کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ تو
انہوں نے عرض کی جی ہاں (میں مسلمان ہوں) لیکن میں
نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا اگر تم (مسجد میں) آؤ؟ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو
اگر چہ تم نے پڑھ لی ہو۔

217۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّبَلِ يَقُولُ لَهُ نَسْرُ بْنُ جَحْشٍ، عَنْ
أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأُذِنَ بِالصَّلَاةِ،
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَالرَّجُلُ فِي مَجْلِسِهِ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ
النَّاسِ؟ أَلَسْتُ رَجُلًا مُسْلِمًا؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ قُلْتُ
كُنْتُ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا
جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ.

218۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جس شخص نے نماز مغرب یا
نماز فجر ادا کر لی ہو پھر وہ ان نمازوں (کی جماعت) کو پائے
تو انہیں دوبارہ نہ پڑھے۔

218۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ أَوْ الصُّبْحِ، ثُمَّ
أَدْرَجَهُمَا فَلَا يُعِيدُ لَهُمَا غَيْرَ مَا قَدْ صَلَّاهُمَا.

219۔ حضرت عقیف بن عمرو نسبی نے روایت کی ہے کہ ابو
اسد کے ایک شخص نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے پوچھا کہ میں نماز ادا کر لیتا ہوں پھر مسجد میں آتا ہوں تو
امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پاتا ہوں۔ کیا میں اس کے ساتھ
نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں اتم اس کے ساتھ نماز
پڑھو جو ایسا کرے گا اسے جماعت کی مثل ثواب ملے گا۔ یا
فرمایا کہ جماعت کا ثواب ملے گا۔

219۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَقِيفُ بْنُ عَمْرٍو
الشَّهْمِيُّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا يُوَيْبَ
الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ إِنِّي أَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَأَجَلْتُ
الْإِمَامَ يُصَلِّي، فَأَنَا صَلَّيْتُ مَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلِّ مَعَهُ،
وَمَنْ لَعَلَّ ذَلِكَ فَلَهُ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ أَوْ سَهْمِ جَمْعٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَنَأْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ
أَيْضًا أَنْ لَا تُعِيدَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِأَنَّ
الْمَغْرِبَ وَفَرَّ، فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وَفَرَّ،
وَلَا صَلَاةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَكَذَلِكَ الْغَضْرُ
عِنْدَنَا، وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْثَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم ان سب پر بھی
عمل کرتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر بھی
عمل کرتے ہیں کہ مغرب اور صبح کی نماز دوبارہ نہ پڑھے
کیونکہ مغرب طاق صورت میں ہے اور نوافل طاق صورت
میں نہیں پڑھنے چاہئیں۔ اور نماز فجر کے بعد نوافل درست
نہیں ہوتے اسی طرح ہمارے نزدیک نماز عصر بھی ہے
(دوبارہ اس کو نہ پڑھے) وہ بحوالہ مغرب اور فجر کے ہے اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ تَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ
وَالطَّعَامُ بَابَهُمَا يَتَدَا

220۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّهُ كَانَ يَقْرُبُ إِلَيْهِ الطَّعَامُ، فَيَسْنَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ
وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَلَا يَتَعَلَّلُ عَنْ طَعَامِهِ حَتَّى يَقْضِيَ مِنْهُ
حَاجَتَهُ.

220۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا اس دوران
کہ آپ گھر میں ہوتے اور امام کی قرأت سنتے تو آپ کھانا
تبادلہ فرمانے میں جلدی نہ کرتے یہاں تک کہ آپ اپنی
حاجت پوری کر لیتے (غوب سیر ہو کر کھا لیتے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا نَرَى بِهَذَا بَأْسًا، وَنُحِبُّ أَنْ لَا
تَتَوَخَّى بِلَاكِ الشَّاعَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں کوئی
حرج نہیں دیکھتے اور ہمیں یہ بات پسند ہے کہ ہم اس وقت کو
کھانے کیلئے منتخب نہ کریں۔

بَابُ: فَضْلُ الْغَضْرِ وَالصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَضْرِ

221۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ
الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ
الْمُتَكَبِّرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْغَضْرِ.

نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنا

221۔ حضرت سائب بن زیاد سے روایت ہے کہ انہوں
نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت
متکبر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو نماز عصر کے بعد دو رکعت
پڑھنے پر سرزنش کر رہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا صَلَاةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ
الْغَضْرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں کہ نماز عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں اور حضرت امام ابو

ضعیف رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

222۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الَّذِي يَقُولُهُ الْعَصْرُ كُنَّا مَاءً وَبِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

222۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے تو گویا اس کا گھر اور مال لوٹ گیا۔

بَابُ: وَقْتُ الْجُمُعَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ

جمعہ کا وقت اور اس کے لئے خوشبو

اور قبل لگانے کا استحباب

مِنْ الطَّيِّبِ وَالْبَهَانِ

223۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَمِيْنُ أَبُو سُهَيْلٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَرَى يَنْفَسَةَ يَقْبِلُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَطَرُّجُ إِلَى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغُرَبِيِّ، فَإِذَا عَمِيَ الْيَنْفَسَةُ كُنْهَهَا جِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ تَرَجَّعَ فَيَقْبِلُ قِبَلَةَ الضَّحَاءِ.

223۔ حضرت ابو سہیل بن مالک نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں دیکھا کرتا تھا کہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ایک معملی جاس کو مسجد کی مغربی دیوار کے ساتھ بچھایا جاتا۔ جب پورے معملی پر دیوار کا سایہ چھا جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز کیلئے نکلے پھر ہم نماز سے فراغت کے بعد واپس پھرتے اور وہاں پر کے قبلوں کی طرح قبلوں کرتے۔

224۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزُورُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا وَهُوَ مُلْهَنٌ مُنْطَلِبٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُعْرِضًا.

224۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن سوائے حاجت احرام کے تل اور خوشبو لگاتے۔ جب عزم ہوتے تو خوشبو وغیرہ استعمال نہ کرتے۔

225۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ الْبَدَأَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

225۔ حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔

225۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ الْبَدَأَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

225۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں جو تیسری اذان زیادہ کی گئی ہے وہ پہلی اذان ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِرَاءَةُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ نماز جمعہ میں قرأت کرنا، (دورانِ خطبہ)

وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّنَفِ خاموش رہنے کا احتیاب

226- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا حُمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْمَازِينِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَبْسٍ سَأَلَ الثَّعْمَانُ بْنَ نَجِيْبٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِبْنِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِهَذَا مَا كَانَ يَأْتِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ. (روایت کی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت ثعمان بن نجیب سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز سورۃ جمعہ کا پڑھ لینے کے بعد کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِهَذَا مَا كَانَ يَأْتِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ۔ آپ غل آنک حیدث القاضیہ پڑھتے تھے۔)

227- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَخْرُجَ عُمَرُ، فَإِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْبُسْرَى، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَعْلَبَةُ: جَلَسْنَا تَحْدِثُ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَنَّا، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ مِنَّا. (حضرت ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کے دن لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے، خبر پر پٹینے اور مؤذن کے اذان کہنے تک نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ان سارے امور کے دوران) ہم باہم (دینی امور پر) گفتگو کرتے رہے پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے قیام فرماتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور ہم میں سے کوئی شخص بھی گفتگو نہ کرتا۔)

228- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: خَرُوجُهُ يَطْلُعُ الصَّلَاةَ وَكَلَامُهُ يَطْلُعُ الْكَلَامَ. (حضرت امام مالک نے روایت کی ہے کہ ہمیں حضرت زہری نے بتایا کہ امام کا خطاب نماز کو طلع کرتا ہے اور اس کا خطبہ دعا کی بات حجت کو طمع کرتا ہے۔)

229- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عُفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ فَلَمَّا يَدْعُ ذَلِكَ إِذَا عَطَبَ: إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فَاسْتَمِعُوا وَأَنْصَتُوا فَإِنَّ لِلْمَنْصُوبِ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْخَطِّ بَقُلِّ مَا لِلشَّامِ الْمَنْصُوبِ. (حضرت مالک بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اور بہت کم ایسا ہوا کہ آپ نے ایسا نہ فرمایا ہو کہ جب امام خطبہ دیتے کھڑا ہو جائے تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو کیونکہ چپ رہنے والا جو امام کی آواز نہ سن سکے اس کو بھی

اعلیٰ اجر ملے گا جو چپ رو کر سننے والے کے لیے ہے۔

230- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اتَّعِثْ فَقَدْ لَعُوثٌ وَإِلَامٌ يَخْطُبُ.

230- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو چپ ہو جا تو یہ تم نے لغو بات کی ہے۔

231- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ بْنَ مَعْمَدٍ رَأَى فِي قُبَيْبِهِ دُعَا وَإِلَامًا عَلَى الْيَمِينِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَرَعَ قُبَيْبُهُ فَوَضَعَهُ.

231- حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت قاسم بن محمد نے اپنی قمیص پر خون دیکھا۔ جبکہ امام جمعہ کے روز خطبہ دے رہا تھا۔ آپ نے اپنی قمیص اتاری اور رکھ دی۔

عیدین کی نماز اور خطبہ کا حکم

بَابُ: صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَأَمْرِ الْمُخَطِّبِ

232- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَّبَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِنِ التَّوَمَتَيْنِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَابِهِمَا يَوْمَ فُطِرْتُمْ مِنْ صِيَابِكُمْ، وَالْآخَرُ يَوْمَ تَأْكُلُونَ مِنْ لَحُومِ نُسُكِكُمْ، قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُفْفَانَ بْنِ عُفَّانٍ، فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَّبَ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِثْقَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوجِعَ فَلْيُوجِعْ، فَقَدْ أَذْنَتْ لَهُ، فَقَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُفْفَانَ مَخْضُورَ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَّبَ.

232- حضرت عبدالرحمن کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ میں نے نماز عید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی جب آپ قارئ ہوئے تو خطبہ دیا اور فرمایا کہ ان دونوں (یوم فطر، یوم غفر) میں نبی کریم ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک دن تو وہ ہے جس دن تم روزہ افطار کرتے ہو۔ اور دوسرا وہ دن جس دن تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ پھر میں نے عید کی نماز حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ قارئ ہوئے تو خطبہ دیا اور فرمایا آج تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ اہل دیہات میں سے جو پسند کرتا ہے وہ جمعہ کا انتظار کرے اور جو واپس ہونا چاہے وہ واپس چلا جائے میری طرف سے اجازت ہے۔ راوی نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور تھے۔ آپ نے نماز پڑھی۔ اور جب قارئ ہوئے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ ارشاد فرمایا۔

233- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَذَكَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ كَانَا يَضَعَانِ ذَلِكَ.

233- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میڈانِ فطر اور عید الاضحیٰ کے روز خطبہ سے قبل نماز ادا فرماتے تھے۔ (حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ) نے ذکر فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كُنْهٌ نَأْخُذُ، وَأَمَّا رَحْصُ غُفْمَانَ فِي الْجُمُعَةِ لِأَهْلِ الْعَالِيَةِ لِأَنَّهُمْ لَبَسُوا مِنْ أَهْلِ الْمِصْرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے سلسلہ میں دیہات والوں کو اجازت دے دی کیونکہ وہ شہر کے باشندے نہیں تھے۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: صَلَاةِ الطُّلُوعِ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ

234- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا.

نماز عیدین سے قبل یا بعد میں نوافل ادا کرنا

234- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔

235- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَغْدُو أَوْ بَعْدَ أَنْ يَغْدُو.

235- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے (گھر میں) چار رکعت پڑھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا صَلَاةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ فَأَمَّا بَعْدَهَا فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تُصَلِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز عید سے قبل کوئی نماز نہیں اور اگر اس کے بعد تم چاہو تو کوئی نماز پڑھ لو یا نہ پڑھو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

236- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْمَازِنِيُّ، عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَيْبَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ الْيَشْكِي: مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

عیدین کی نماز میں قرأت کرنا

236- حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن غیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے روز کوئی (سورہ) پڑھتے تھے آپ نے فرمایا۔ آپ

الْأَضْحَى وَالْفَيْطَرُ؟ قَالَ: كَانَ يَفْرَأُ بِقَافٍ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ، وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

عیدین کی نماز میں تکبیر کہنا

237- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفَيْطَرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَثُرَ فِي الْأُولَى مَنَعُ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَلِيَّ الْأَجْوَةِ بِخَمْسٍ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

237- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز پڑھی آپ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کیں اور آخری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیریں کیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَقَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ، فَمَا اخْتَلَفَ بِهِ فَهُوَ حَسَنٌ وَالْفَضْلُ ذَلِكَ عِنْدَنَا مَا رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ عِيدٍ سَبْعًا: خَمْسًا وَأَرْبَعًا، فِيهِنَّ تَكْبِيرَةٌ الْإِفْتِيحِ وَتَكْبِيرَتَا الرَّكْعَتَيْنِ، وَيُؤَلِّقُ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ، وَيُؤَخِّرُهَا فِي الْأُولَى، وَيَقْدِمُهَا فِي الثَّانِيَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کا عیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے پس تم جس پر بھی عمل کرو اچھا ہے اور ہمارے نزدیک وہ افضل ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ہر عید میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں ان تکبیروں میں تکبیر تحریمہ اور دونوں رکعوں کی تکبیریں بھی شامل ہیں آپ دونوں قرأتوں کو ان کے ساتھ ملاتے تھے۔ پہلی رکعت میں تکبیروں کے بعد قرأت کرتے اور دوسری میں قرأت کے بعد تکبیریں کہتے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: قِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

ماہ رمضان میں قیام کرنا (تراویح پڑھنا) اور اس کی فضیلت

238- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ غُرَورَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَضَلَّى بِضَلَاكِهِ نَاسٌ، ثُمَّ كَثُرُوا مِنَ الْقَابِلَةِ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا الثَّلَاثَةَ أَوْ الرَّابِعَةَ، فَكثُرُوا، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ

238- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک رات) مسجد میں نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر آئندہ رات لوگ بکثرت آئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات بھی بکثرت لوگ اکٹھے ہوئے نبی کریم ﷺ تک تشریف نہ لائے۔

عَابِدَةُ عَيْنَايَ تَتَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

آپ تین رکعتیں پڑھتے۔ آپ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

240۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرْعِبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ خَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ابْتِغَاءً وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

240۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب عید الفطر کے روز کو قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام رمضان کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَتَوَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَلَاةً مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ۔

حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے اور معاملہ اسی طرح ہی رہا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں بھی یہی حال رہا۔

241۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ غُرُوقَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةَ فِي رَمَضَانَ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعَ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ قِبَلَهُ بِصَلَاتِهِ الرُّقْعَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَطْنُبِي لَوْ

241۔ حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ وہ ماہ رمضان میں ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے لوگ متفرق گروہوں میں بٹے ہوئے تھے کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا میرا

(بچہ سو کر نہ کہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور سوئے بھی مروی ہے۔)

غیر مسلمین حضرات تک رکعت تراویح کو بدعت اور خلاف سنت قرار دیتے ہیں۔ اور وہ اس بارے میں ہر آئے روز اہل سنت سے جھڑکتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ غیر مسلمین حضرات خود جو ہر رمضان میں اور رمضان شریف کی ہر رات میں باجماعت تراویح پڑھتے ہیں۔ اس میں ختم قرآن مجید کا اثر اہم بھی کرتے ہیں۔ یہ کون سی جگہ صرف مرفوعہ متصل حدیث سے ثابت ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم کی روایات سے تو صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ رمضان شریف کی تحن راتوں میں نماز تراویح ادا فرمائی۔ اگر اس کا جواب گلی میں ہے اور یقیناً گلی میں ہے۔ تو پھر ہر رمضان میں اور رمضان کی ہر رات میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور اس میں ختم قرآن مجید کرنا، یہ تمام امور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی اتباع میں کیے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے بدعت اور خلاف سنت نہیں۔ تو انہی صحابہ کی حضرات کی اتباع میں جس رکعت تراویح پڑھنا کیے بدعت اور خلاف سنت ہو سکتا ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ میں رکعت تراویح کو بدعت قرار دے کر اس کا نفی سے مسلمانوں کو روکنے کی سعی لا حاصل نہ کریں۔ اور اس سے باز آ جائیں۔ (مکمل)

جَمَعَتْ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَفْضَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي نَبِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: ثُمَّ عَزَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيئِهِمْ، فَقَالَ: يَغْتَمِبُ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّذِي يَنْتَمُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَتَوَقَّعُونَ فِيهَا يُرِيدُ أَحَبُّ اللَّيْلِ وَكُنَّ النَّاسُ يَتَوَقَّعُونَ أَوْلَهُ.

یقین ہے کہ اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کروں تو یہ بہت اچھا ہو آپ نے ارادہ فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (کو امام بنا کر ان) کے پیچھے لوگوں کو اکٹھا کیا راوی نے فرمایا کہ میں پھر دوسری رات کو آپ کے ساتھ نکلا تو لوگ ایک ہی قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے وہ نماز جس سے لوگ سو جاتے ہیں (رات کے آخری حصہ میں نوافل پڑھتے ہیں) افضل ہے اس نماز سے جس کو (ابتدائی حصہ میں) دو قائم کرتے ہیں اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ لوگ اس کو رات کے آخری حصہ میں پڑھیں اور لوگ اس کو اوّل رات میں قائم کیے ہوئے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالصَّلَاةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِإِمَامٍ، لِأَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ذَلِكَ وَرَأَوْهُ حَسَنًا. وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ خَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ خَسَنًا، وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ قَبِيحًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ قَبِيحٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ بار رمضان میں لوگ (باجامعت) امام کے ساتھ نوافل (تراویح) ادا کریں کیونکہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے اور اس کو عمدہ سمجھا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا جس بات کو مسلمان اچھا خیال کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جس کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ عند اللہ بھی بُری ہے۔

بَابُ: الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ

242- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يَقْضِي فِي الصُّبْحِ.

242- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور فجر کی دو سنتیں پڑھنے کا حکم

243۔ حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کو نہ پایا صبح آپ بازار کی طرف تشریف لائے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر بازار اور مسجد کے درمیان تھا پس آپ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا انہوں نے عرض کی کہ وہ رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور پھر ان پر غیہ غالب آگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز میں شریک ہو جاؤں مجھے رات بھر کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔

244۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت حصة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ماؤن نماز فجر کی اذان کہہ دیتا اور صبح کا آغاز ہو جاتا تو نبی کریم ﷺ نماز فجر کی اتنا مدت سے پہلے مختصری دور رکعتیں ادا فرماتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ نماز فجر سے قبل دو مختصر رکعتیں پڑھی جائیں۔

245۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے دو رکعتیں فجر کی پڑھیں پھر لیٹ گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے ایسا کیوں کیا ہے؟ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی کہ وہ اپنی نماز کے

بَاب: فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَمْرٌ رَخَعَتِي الْفَجْرِ

243۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُضَّابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي حُمْزَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَفَّذَ سَلِيمَانَ ابْنَ أَبِي حُمْزَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَنَّ عُمَرَ عَدَا إِلَى السُّوقِ وَتَحَانَ فَنَزَلَ سَلِيمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ، فَعَمَرَ عُمَرُ عَلَى أَمِّ سَلِيمَانَ الْيَتَامَى، فَقَالَ: لَمْ أَرِ سَلِيمَانَ فِي الصُّبْحِ، فَقَالَتْ: بَارَكْتَ فَعَلَيْتَهُ غِنَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لِأَنِّي أَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً.

224۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَّتِ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ رَخَعَ رَخَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَلَمْ نَخْلُصْ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يُخَفَّفَانِ.

245۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا رَخَعَ رَخَعَتَيْنِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا شَأْنُهُ؟ فَقَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: يَفْضُلُ بَيْنَ صَلَاتِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَيُّ فَضْلٍ الْفَضْلُ مِنَ السَّلَامِ.

ما بین فرق کر رہا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا
سلام سے بڑھ کر کون سا قائل افضل ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اور حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز میں لمبی قرأت کرنا اور مختصر

قرأت کا مستحب ہونا

246۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ
حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے
آپ کو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) "سورۃ المرسلات"
کی قرأت کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے
بچے تمہاری اس سورت کی قرأت نے مجھے یاد دلایا کہ یہ وہ
آخری سورت ہے جسے میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب
میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

247۔ حضرت محمد بن بکیر بن مطعم نے اپنے والد محترم سے
روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو
نماز مغرب میں "سورۃ الطور" پڑھتے ہوئے سنا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عام فقہاء کا یہ
مذہب ہے کہ مغرب کی نماز میں مختصر قرأت کی جائے اس میں
قصار مفصل (سورۃ بروج سے والاناس تک) میں سے کوئی
سورت پڑھی جائے ہمارا اعتقاد ہے کہ ان بڑی سورتوں میں
سے آپ کوئی سورت پڑھتے ہوئے لیکن بعد میں طویل
قرأت ترک کر دی گئی ہوگی یا ان سورتوں کا کچھ حصہ پڑھتے
ہوئے اور کوئی کر لیتے ہوئے۔

248۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
حَنِيفَةَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: طُولُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّخْفِيفِ

246۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ غُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ أُمِّ الْفَضْلِ:
أَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ ﴿وَالمُرْسَلَاتِ﴾ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ
لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَةِ بَيْتِ هَذِهِ السُّورَةِ أَنَّهَا لَا تَجُزُّ مَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ.

247۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْغَائِثَةُ عَلَى أَنَّ الْقِرَاءَةَ تَخْفُفٌ فِي
صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ فِيهَا بِقِصَارِ الْمُفْضِلِ، وَتَزِيدُ
أَنَّ هَذَا كَانَ شَيْئًا فَتَرَكَ أَوْ لَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بَعْضَ
السُّورَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ.

248۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

إِذَا صَلَّى أَخَذْتُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنْ فِيهِمْ الشَّقِيقُ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَإِذَا صَلَّى لِتَقْبِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَشَاءً.

کو نماز پڑھانے تو مختصر پڑھانے کیونکہ ان میں کچھ لوگ بیمار، کمزور اور بڑی عمر کے ہوتے ہیں اور جب تمہارا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَتَرْوِ صَلَاةِ النَّهَارِ

249۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَفَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ

249۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مغرب کی نماز دن کے

دُرِّهِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَيَنْبَغِي لِمَنْ جَعَلَ الْمَغْرِبَ وَتَرْوِ صَلَاةِ النَّهَارِ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَكُونَ وَتَرْوِ صَلَاةِ اللَّيْلِ مِثْلَهَا، لَا يَفْضَلُ بَيْنَهُمَا بَشَلِيمٌ، كَمَا لَا يَفْضَلُ فِي الْمَغْرِبِ بِشَلِيمٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو آدمی نماز مغرب کو دن کے وتر خیال کرتا ہے جس طرح کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے اسے چاہیے کہ دو رات کے وتر اسی طرح پڑھے ان کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ نہ کرے جس طرح مغرب کی نماز میں سلام پھیر کر فرق نہیں کیا جاتا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز وتر

بَابُ: الْوُتْرِ

250۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ؟ قَالَ: لَسْتُ، ثُمَّ سَأَلَهُ لَسْتُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ: إِنْ جِئْتُ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ أَصْنَعُ أَنَا، قَالَ: أَخْبِرْنِي، قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَنَا لَنْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ عَلَى

250۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح وتر پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی انہوں نے پھر پوچھا آپ نے پھر بھی سکوت فرمایا (تیسری مرتبہ) پھر انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی مجھے آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا

وہو۔

جب میں نماز عشاء پڑھ لیتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعتیں پڑھتا ہوں پھر میں سو جاتا ہوں اگر رات کے وقت میں (نماز کیلئے) اٹھوں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اگر صبح ہو جائے تو صبح ہوتے ہی وتر پڑھتا ہوں۔

251۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةً فَخَبِيَ الصُّبْحُ، فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ انْكَشَفَ الْقَئِمُ، فَوَاضَى عَلَيْهِ لَيْلًا، فَشَفَعَ بِسَجْدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، سَجْدَتَيْنِ، فَلَمَّا خَبِيَ الصُّبْحُ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

251۔ حضرت نافع نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رات مکہ معظمہ میں تھے اور آسمان ابر آلود تھا آپ صبح کو صبح ہونے کا اندیشہ لاحق ہوا آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر باطل مٹ گیا آپ نے دیکھا کہ رات ابھی باقی ہے آپ نے ایک رکعت اور پڑھی پھر دو دو رکعتیں پڑھتے رہے جب صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو ایک رکعت ساتھ ملا کر وتر پڑھے۔

فَقَالَ مُخَمَّدٌ: وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ نَافِعٌ، لَا تَرَى أَنَّ يُشْفَعُ إِلَى الْوُتْرِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنْ صَلَاةِ الْوُتْرِ، وَلَكِنَّهُ يُصَلِّي بَعْدَ وَتْرِهِ مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْقُضُ وَتْرَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے نماز وتر سے فارغ ہونے کے بعد مزید رکعت پڑھ کر دو رکعت کر لینے کو ہم درست خیال نہیں کرتے۔ مگر وتر کے بعد جو چاہے پڑھے اور وتر کم نہ کرے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

سواری پر وتر پڑھنا

بَابُ: الْوُتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

252۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَجِيدِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ الشَّيْخَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

252۔ حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

فَقَالَ مُخَمَّدٌ: قَدْ جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ وَجَاءَ غَيْرُهُ فَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا مَا بَدَأَ لَهُ، فَإِذَا بَلَغَ الْوُتْرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَلَّهِ إِنَّا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ (مذکورہ) حدیث بھی آئی ہے اور اس کے علاوہ بھی روایات ہیں ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ (نمازی) اپنی سواری پر جس قدر چاہے نوازل ادا کرے جب وتر کا وقت ہو تو سواری سے اتر آئے اور زمین پر وتر ادا کرے۔ حضرت عمر بن خطاب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: تَاخِيرُ الْوُتْرِ

وتر میں تاخیر کرنا

253- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ زَيْنَةَ يَقُولُ: إِنِّي لَا أُؤَيِّرُ وَأَنَا أَسْمَعُ الْإِقَامَةَ أَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ، يَشْكُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمَى ذَلِكَ قَالٍ.

253- حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عامر بن زید کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں وتر اس وقت بھی پڑھ لیتا ہوں جس وقت میں فجر کی اقامت (گھنیر) سن رہا ہوں یا فجر کے بعد پڑھ لیتا ہوں (راوی) حضرت عبدالرحمن کو شک ہے کہ آپ (عبداللہ بن عامر) نے دو اشکوں میں سے کون سا لفظ فرمایا تھا۔

254- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: إِنِّي لَا أُؤَيِّرُ بَعْدَ الْفَجْرِ.

254- حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محترم (حضرت قاسم بن محمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نماز فجر کے بعد وتر پڑھ لیتا ہوں۔

255- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أَبَالِي لَوْ أَقْبَمْتُ الصُّبْحَ وَهَذَا أُؤَيِّرُ.

255- حضرت ہشام بن غزوہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر صبح کی اقامت ہو جائے اور میں وتر پڑھ رہا ہوں۔

256- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَفَعَهُ، ثُمَّ اسْتَقْفَظَ، فَقَالَ لِغُلَامَيْهِ: اظْطَرَّ مَاذَا صَنَعَ النَّاسُ، وَقَدْ ذَهَبَ بَصْرُهُ، فَلَمَحَبْ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لَيْدِ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ، فَقَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَأَوْتَرَهُ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

256- حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آرام کیا پھر آپ بیدار ہوئے اپنے خادم سے فرمایا دیکھو (مسجد میں) لوگ کیا کر رہے ہیں اس وقت آگیا مینائی شتم ہو چکی تھی وہ (خادم) گیا پھر واپس آیا تو اس نے کہا کہ لوگ نماز فجر سے فارغ ہو چکے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اٹھے پہلے وتر پڑھے اور بعد صبح کی نماز پڑھی۔

257- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ كَانَ يَوْمَ يَوْمًا، فَخَرَجَ يَوْمًا لِلصُّبْحِ، فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ، فَاسْتَحَنَّهُ حَتَّى أَوْتَرَهُ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ.

257- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما صامت فرمایا کرتے تھے ایک دن صبح کی نماز کیلئے تشریف لائے مؤذن نماز کی اقامت کہنے لگا آپ نے اسے خاسوش کیا حتیٰ کہ آپ نے وتر ادا کیے پھر نماز پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُؤْتَرَ قَبْلَ أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ وَلَا يُؤْخَرَهُ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَإِنْ طُلِعَ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَرَ فَلْيُؤْتَرَ، وَلَا يَتَعَمَّدُ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ (نمازی) طلوع فجر سے قبل ہی وتر پڑھ لے اور طلوع فجر تک تاخیر نہ کرے اگر وتر پڑھنے سے قبل صبح ہو جائے تو پہلے وتر پڑھے جان بوجھ کر ایسا ارادہ نہ کرے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: السَّلَامُ فِي الْوُتْرِ

258- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي غَمْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْوُتْرِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ حَتَّى يَأْتِيَ بِبَعْضِ خَاصِجِهِ.

258- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ اپنے بعض کاموں کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، وَلَكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَا نَرَى أَنْ يُسَلِّمَ بَيْنَهُمَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے مگر ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے قول پر عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک ان کے درمیان سلام پھیرنا درست نہیں۔

259- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثَمَانِي رَكْعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلَاثَ رَكْعَاتٍ الْوُتْرِ، وَرَكْعَتِي الْفَجْرِ.

259- حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء اور نماز فجر کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نوافل، تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں۔

260- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْفَةَ، عَنْ حُمَادٍ، عَنْ ابْنِ إِسْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ غَمْرَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَحْبَبُّ إِلَيَّ تَرَكْتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ وَإِنْ لِي خُمُرُ النِّعَمِ.

260- حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں سرخ اونٹوں کے بدلے وتر ترک کر دینا پسند نہیں کرتا۔

261- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّعُودِيُّ، عَنْ غَمْرَةَ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: الْوُتْرُ ثَلَاثَ حَفَلَاتٍ

261- حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا وتر مغرب کی تین رکعتوں کی طرح تین رکعتیں ہیں۔

المَغْرِب.

262۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْمُكْفُوفُ، 262۔ حضرت عبدالرحمن بن يزيد سے روایت ہے کہ
عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَدَاثِ، عَنْ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر کی تین
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رکعتیں نماز مغرب کی طرح ہیں۔
الْوُتْرُ ثَلَاثٌ كَخَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

263۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، 263۔ حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا اسَّ اللَّهُ فَرَمَا یا وتر مغرب کی نماز کی مانند ہیں۔
عَنْهُمَا: الْوُتْرُ كَخَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

264۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، 264۔ حضرت یحییٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا عَدَلَهُ بِن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا صرف ایک رکعت
أُجْرَاتٍ وَخَمْسَةِ وَاحِدَةٍ لَطَفٌ. بالکل جائز نہیں۔

265۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ الْخَنْفِيُّ، 265۔ حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت عبداللہ
عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وتر کی کم سے کم تین رکعتیں
قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَهْوَنُ مَا يَكُونُ ہیں۔
الْوُتْرُ ثَلَاثٌ وَخَمْسَةٌ.

266۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، 266۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بن کریم رضی اللہ عنہ وتر کی دو رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔
هَشَامٍ، عَنْ عَابِثَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي الْوُتْرِ.

قرآن پاک میں مقامات مجیدہ

بَابُ: سَجُودُ الْقُرْآنِ

267۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ 267۔ حضرت ابوالسمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے نماز پڑھتے ہوئے اذال السماء انشقت
أَبَاهُ زَيْدَةَ قَرَأَهُمْ ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ کی تلاوت فرمائی اور اس میں سجدہ کیا اور جب نماز سے فارغ
فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس (سورت)
سَجَدَ فِيهَا میں سجدہ کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

رَجَعَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَرَى فِيهَا
سَجْدَةً۔
کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے
لیکن حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس
سورۃ میں سجدہ نہیں ہے۔

268۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَرَأَ بِهِمُ السُّجْدَ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ
سُورَةَ أُخْرَى۔
268۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (دورانِ امامت)
سورۃ النجم تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا پھر آپ نے
قیام فرمایا اور دوسری سورت پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَجَعَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَرَى فِيهَا
سَجْدَةً۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے
لیکن حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس میں
سجدہ نہیں۔

269۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَهْلِ بَصْرَ: أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ سُورَةَ الْحَجِّ، فَسَجَدَ فِيهَا
سَجْدَتَيْنِ، وَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ السُّورَةُ لَفُصِّلَتْ
بِسَجْدَتَيْنِ۔
269۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر کے
ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ
الحج پڑھی اور اس میں دو سجدے فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ اس
سورت کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔

270۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَأَةَ سَجْدَ فِي
سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔
270۔ حضرت عبداللہ بن جبیر۔ سے روایت ہے کہ انہوں
نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نے
سورۃ الحج میں دو سجدے کیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: رَوَى هَذَا عَنْ عُمَرَ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى فِي سُورَةِ الْحَجِّ إِلَّا سَجْدَةً
وَاحِدَةً: الْأُولَى وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَجَعَهُ اللَّهُ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت عمر اور
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے اور
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سورۃ الحج میں
صرف پہلا سجدہ ہے اور دوسرا ہی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْفَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

271۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى
عُمَرَ أَنَّ بَشَرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ
نَازِلِي كَسَ مَاسِنَ سَ كَذَرْنَا
271۔ حضرت سمر بن سعید سے روایت ہے کہ انہیں زید بن
خالد بھی نے حضرت ابو جہم انصاری کی خدمت میں بھیجا کہ

الْجَنَّةِ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلَهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ النَّارُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُوتَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: لَا أُخْبِرُ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق فرماتے ہوئے کیا سنا ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اگر علم ہوتا کہ اس کو کتنا گناہ ہے تو اس کیلئے چالیس سال (انتظار میں) کھڑا ہوتا اس کے سامنے سے گزرنے کی نسبت بھڑھوتا راوی (نسر بن سعید غدری) نے فرمایا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آپ نے چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال فرمایا۔

272- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَضِلُّ فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَنْتَظِرْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

272- حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید غدری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دے اگر وہ انکار کر دے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

273- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حُفَيبِ اللَّهِ قَالَ: لَوْ كَانَ يَعْلَمُ النَّارُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَخْسِفَ بِهِ خَيْرًا لَهُ.

273- حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا ہوتا کہ اس کو کتنا گناہ ہے تو اس کے نزدیک زمین میں دھنسنے جانا گزرنے سے بہتر ہوتا۔

فَلَا مُخْتَلَفَ، يَكُونُ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيُتَوَقَّعْ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يُقَابِلَهُ، فَإِنْ قَاتَلَهُ كَانَ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي ضَلَالِهِ مِنْ قِتَالِهِ إِيَّاهُ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مَمَرٍ هَذَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى قِتَالَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَلَيْسَتْ الْعَامَّةُ عَلَيْهَا، وَلَكِنَّهَا عَلَى مَا وَضَعْتُ لَكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَعَلَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرتا مکروہ ہے اگر کوئی آدمی گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے (اشارہ یا تسبیح وغیرہ کے ساتھ) مقدور ہر رو کے لیکن اس کے ساتھ لڑائی نہ کرے کیونکہ اس کے ساتھ لڑائی کرنے میں جتنا زیادہ گناہ ہے اتنا آگے سے گزرنے میں نہیں۔ ہمارے علم میں نہیں کہ حضرت ابوسعید غدری رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور نے قتال والی روایت کی ہو اور اکثر فقہاء کرام بھی اس پر عمل نہیں کرتے لیکن اس سے (ہلینقا للہ سے) وہی مراد ہے جو میں نے بیان کر دیا ہے۔ (مقدور ہر

گزرنے والے کو اشارہ سے یا سبحان اللہ کہہ کر روکنا)
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

274۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو کوئی بھی نہیں توڑتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز کے سامنے کسی بھی کے گزر جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مسجد میں داخل ہونے پر نفل پڑھنے

کا احتیاب

275۔ حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لے جائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ نوافل ہیں اور مستحب ہیں واجب نہیں۔

نماز کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا

276۔ حضرت داؤد بن حیان سے روایت ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی پشت قبلہ کی طرف کر کے بیٹھے ہوئے تھے جب میں نماز ادا کر چکا تو میں اپنی بائیں جانب منہ کر کے آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ نے فرمایا دائیں جانب منہ پھیر کر بیٹھنے سے کس چیز نے تجھے منع کیا ہے۔ میں نے عرض کی میں نے آپ کو دیکھا اور آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے صحیح کیا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ

274۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَنْقَطِعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا يَنْقَطِعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ مِنْ مَا زَيَّنَ يَدِي الْمُصَلِّي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةَ اللَّهِ.

بَاب: مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ

فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ دُخُولِهِ

275۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمٍ الزُّرْقَانِي، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

بَاب: الْإِنْفِتَالُ فِي الصَّلَاةِ

276۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَيَّانَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ وَاسِعِ بْنِ خَيَّانَ قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مُسَبِّحٌ طَهْرَةً إِلَى الْفَيْلَةِ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِجِي الْأَيْسَرِ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْصَرِفَ عَلَيَّ يَمِينِكَ؟ قُلْتُ: زَأْنَتُكَ وَانْصَرَفْتُ إِلَيْكَ، قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ: فَإِنَّكَ لَدَ أَصْبَتْ فَإِنْ قَالُوا يَقُولُ:

إِنْصَرَفَ عَلَى يَمِينِكَ، فَإِذَا كُنْتَ تَصَلِّيُ اِنْصَرَفَ
 حَيْثُ أَهْبَتَ عَلَى يَمِينِكَ أَوْ يَسَارِكَ، وَيَقُولُ
 نَاسٌ: إِذَا قَعَدْتَ عَلَى خَاجِيكَ فَلَا تَسْتَظِلَ الْقِبْلَةَ
 وَلَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى
 ظَهْرِ بَيْتِ لَنَا قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى خَاجِيهِ
 مُسْتَظِلَّ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ.

خیال ہے کہ تم اپنا منہ دائیں طرف ہی پھیر کر بیٹھو (یعنی
 نہیں) تم نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس طرف چاہو
 دائیں یا بائیں منہ کر کے بیٹھو۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ تم
 جب قضاے حاجت کیلئے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی
 طرف منہ کر کے نہ بیٹھو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 ہے کہ میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے نبی
 کریم ﷺ کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے قضاے
 حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَأْخُذُ،
 بِنَصْرِفِ الرَّجُلِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَبِي جَبَّةٍ أَحَبَّ، وَلَا
 نَاسٌ أَنْ يَسْتَظِلَّ بِالْعِلَاقِ مِنَ الْعَالِطِ وَالنَّوْلِ بَيْتِ
 الْمُقَدَّسِ، إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَسْتَظِلَّ بِذَلِكَ الْقِبْلَةَ،
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی
 نماز سے جب سلام پھیر دے تو جس طرف چاہے منہ کر کے
 بیٹھے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ بول و براز کے وقت بیت
 المقدس میں بیت المقدس کی جانب منہ کر کے البتہ قبلہ شریف کی
 طرف منہ کرنا مکروہ ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
 یہی قول ہے۔

بے ہوش آدمی کی نماز

بَابُ: صَلَاةِ الْمَغْمَى عَلَيْهِ

277- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو:
 أَنَّهُ أَغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَطَاعَ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلَاةَ.
 277- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
 دفعہ بن عمر رضی اللہ عنہما بے ہوش ہو گئے جب آپ کو آقا قدس
 تو آپ نے نماز قضا نہیں فرمائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا أَغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ
 يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَأَمَّا إِذَا أَغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً أَوْ أَكْثَرَ
 لِقَضَى صَلَاتِهِ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
 کرتے ہیں جب آدمی پرایک دن رات سے زیادہ ہوشی طاری
 رہے تو قضا نہ کرے اور جب ایک دن رات یا اس سے کم
 مدت بے ہوش رہے تو اپنی نماز قضا کرے۔

278- بَلَّغَنَا عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّهُ أَغْمِيَ عَلَيْهِ
 أَرْبَعُ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ أَطَاعَ فَقَضَاهَا. أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو
 مَعْمَرٍ الشَّامِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ.
 278- ہمیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے
 میں روایت پہنچی ہے کہ آپ چار نمازوں میں بے ہوش رہے
 پھر جب ہوش آیا تو آپ نے نمازیں قضا کیں یہ روایت

ہمیں ابو محضر مدینی نے (حضرت علامہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) کے بعض احباب سے روایت کر کے بتائی ہے۔

مریض کی نماز

279۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب مریض سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دوسرے کے ساتھ اشارہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اسے لکڑی پر سجدہ نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اسے کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا چاہئے وہ سجدہ کیلئے رکوع سے زیادہ نیچے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مسجد میں تھوکنے کی

کراہت

280۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو اس کو مخرج دیا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو وہ اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکه۔ جب وہ جانب نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز کو اپنے سامنے یا دائیں بائیں نہیں تھوکانا چاہئے اگر تھوکانا ہی ہو تو اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکه۔

جنسی اور حائضہ کے پسینے والا کپڑا

281۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عاتب بن جنادت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کپڑے کو پسینہ لگ جایا کرتا تھا پھر آپ اسی (کپڑے) میں نماز ادا کرتے تھے۔

بَاب: صَلَاةُ الْمَرِيضِ

279۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِذَا لَمْ يَسْتَطِيعِ الْمَرِيضُ السُّجُودَ أَوْ مَنِ بَرَأَبِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: بِهَذَا نَأْخُذُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى غُودٍ وَلَا شَيْءٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ، وَيَجْعَلُ سَجُودَهُ اخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

بَاب: التَّخَاةُ فِي الْمَسْجِدِ

وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

280۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نَافِعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَتَضَعُ قَبْلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يَتَضَعُ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَيْسَتْ تَحْتَ رُجْلِهِ الْيُسْرَى.

بَاب: الْجَنُبُ وَالْحَائِضُ يَغْرَقَانِ فِي تَوْبٍ

281۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ كَانَ يَغْرَقُ فِي التَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يَصَلِّي فِيهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يَغْصِبْ

التَّوْبَتِ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ جب تک کپڑے پر منی نہ لگے تو اس میں
(جنسی کے پید میں) کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: بَدْءُ أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَمَا يُنْسَخُ
مِنْ قِبْلَةٍ بَنِي الْمُقَدَّسِ

تحویل قبلہ کا حکم اور بیت المقدس
کے قبلہ کی تحفیض

282- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمَرٍ قَالَ: بَيَّنَّمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ
الصُّبْحِ إِذْ أَتَاهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقِبْلَةُ لِرَأْيِ قُرْآنٍ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَغْفِلَ
الْقِبْلَةَ، فَاسْتَقْبَلُوها، وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ إِلَى الشَّامِ
فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.
282- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
آپ نے فرمایا کہ (قبائیس) لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے
کہ اس اثناء میں انکے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ
آج رات کو نبی کریم ﷺ پر وحی قرآن نازل ہوئی اس میں
قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے لوگوں نے قبلہ
کی طرف منہ کر لیا حالانکہ ان کا منہ شام کی طرف تھا وہ قبلہ کی
طرف پھر گئے۔

فَالنَّاسُ مُخْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِمَنْ أَسْخَطَا الْقِبْلَةَ حَتَّى
صَلَّى رَكْعَةً أَوْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ
الْقِبْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي مَا بَقِيَ وَيَعْتَدِ
بِمَا مَضَى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں۔ جس شخص کو قبلہ کے سلسلہ میں قطعی لگ جائے حتیٰ کہ وہ
ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھ لے پھر اسے پتہ چلے کہ اس
نے غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو اسے چاہیے
کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے اور جو نماز باقی رہ جائے اسے
کامل کر لے اور اسکی وہ نماز جو اس نے (غیر قبلہ کی طرف
منہ کر کے) پڑھی ہے شمار ہوگی۔ (نئے سرے سے پڑھنے کی
ضرورت نہیں) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول
ہے۔

جنسی یا بے وضو آدمی

کا نماز پڑھانا

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ
جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ

283- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
283- حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَبَّيْكُمْ أَنْ سَلَيْتَانِ بَيْنَ يَسَارِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَكَعَ إِلَى الْغُرُفِ، ثُمَّ بَعْدًا طَلَعَتِ الشَّمْسُ زَايَ فِي تَوْبِهِ إِخْلَاعًا، فَقَالَ: لَقَدْ اخْتَلَمْتُ، وَمَا شَعَرْتُ، وَلَقَدْ سَلَّطَ عَلَيَّ الْإِخْلَاعُ مِنْذُ وَلَيْتَ أَمَرْتُ النَّاسَ ثُمَّ غَسَلَ مَا زَايَ فِي تَوْبِهِ، وَنَضَحَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَعْدًا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

اسے دھویا اور اس پر پانی بہا دیا اور پھر غسل فرمایا اور سورج طلوع ہونے کے بعد حج کی نماز پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَنَرَى أَنَّ مَنْ عَلِمَ ذَلِكَ بِمَنْ صَلَّى خَلْفَ عُمَرَ فَقَلْبُهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ كَمَا أَغَادِقَا عُمَرَ لِأَنَّ الْإِيمَانَ إِذَا فَسَدَتْ صَلَاتُهُ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک امام کے پیچھے جس نے نماز پڑھی اس بات کا علم ہو جائے تو وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح نماز کو لوٹائے کیونکہ جب امام کی نماز قاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی نماز بھی قاسد ہو جاتی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَرْجِعُ دُونَ الصَّفِّ
أَوْ يَقْرَأُ فِي رُكُوعِهِ

قرأت کرتا

284- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أَنَسَةَ بْنِ شِهَابٍ بْنِ خَبِيبٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ زَيْدُ بْنُ نَابِثٍ، فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوعًا فَرَجَعَ ثُمَّ ذَبَّ حَتَّى وَصَلَ الصَّفِّ. 284- حضرت ابوالاسود بن کل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے آپ نے لوگوں کو حالت رکوع میں پایا آپ نے بھی رکوع فرمایا پھر آہستہ آہستہ چل کر صف میں شامل ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا يُخْبَرُ، وَأَعْبَ إِلَيْنَا أَنْ لَا يَرْجِعَ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے لیکن ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تک صف میں شامل نہ ہو جائے وہ رکوع نہ کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

285۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُبَارِكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ الْحَسَنِ: أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَمَّ ذُوْنَ الصُّبْحِ ثُمَّ مَشَى حَتَّى وَضَلَ الصُّبْحَ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: زَاذَكَ اللَّهُ جَوْصًا وَلَا تَعْلَدَ.

285۔ حضرت حسن امیری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ (رضی اللہ عنہ) نے صبح کے باہر رکوع کیا پھر چلے حتیٰ کہ صبح کے ساحل تک گئے جب نماز پڑھ چکے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے شوق میں برکت فرمائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَكَذَا يَقُولُ: وَهُوَ يُخَوِّرُ وَأَحْبَبَ إِلَيْنَا أَنْ لَا يُفَعَّلَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ جائز تو ہے لیکن ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اس طرح نہ کیا جائے۔

286۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَبَسِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُتَعَصِّفِ وَعَنْ تَخَمُّمِ الدُّخْبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَةِ.

286۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ربشی کپڑے، زرد رنگ کے کپڑے، سونے کی گھنٹی پہننے اور رکوع میں قرآن کریم سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، تَكْرَهُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ وَالشُّجُودِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنا مکروہ ہوتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلِ يُصَلِّيَ وَهُوَ يَحْمِلُ الشَّيْءَ

287۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمِ الزُّرْقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَامِلٌ أَمَانَةً بَنَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَأَبَى الْعَاصِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَإِذَا سَجَدَ وَطَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

آدی اگر کوئی چیز اٹھا کر نماز پڑھے

287۔ حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی (اپنی نوای) حضرت امہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا رکھا تھا جب آپ سجدہ فرماتے تو ان کو (زمین پر) غٹھا یا لادیتے) اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے تھے۔

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّي
وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَهِيَ نَائِمَةٌ أَوْ قَائِمَةٌ

288- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّخْرِ مَوْلَى
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا
أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا مَعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَرَجُلًا فِي الْقِبْلَةِ، فَإِذَا سَجَدَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ وَجَلَّى وَإِذَا قَامَ بَسَطَ رِجْلَيْهَا، وَالتَّيْتُ بِرُؤُوسِهِمْ
لَيْسَ فِيهَا مَضَابِيحُ.

288- سیدنا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے بتایا کہ میں نبی
کریم ﷺ کے سامنے سوری ہوتی تھی اور میرے دونوں
پاؤں قبلہ شریف کی طرف ہوتے تھے (آپ کے بعد کرنے
والی جگہ پر ہوتے تھے) جب آپ سجدہ کرتے تو آپ مجھے
ہاتھ لگا کر اشارہ کرتے تو میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی جب
آپ قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی ان دونوں گھروں میں
جہاں نہیں ہوتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ
نَائِمَةً أَوْ قَائِمَةً أَوْ قَائِمَةً بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ إِلَى جَنْبِهِ، أَوْ
تُصَلِّيَ إِذَا كَانَتْ تُصَلِّيُ فِي غَيْرِ صَلَاحٍ، إِنَّمَا يَكْفُرُ
أَنْ تُصَلِّيَ إِلَى جَنْبِهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهِيَ فِي صَلَاحٍ
وَاجِدَةٍ أَوْ تُصَلِّيَانِ مَعَ إِمَامٍ وَاجِدٍ، فَإِنْ كَانَتْ
تَحْدِثُكَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی
حرج نہیں کہ اگر آدمی نماز پڑھتا ہو اور عورت اس کے آگے
سوئی ہو یا کھڑی یا بیٹھی ہو یا اس کے ایک طرف ہو یا نماز
پڑھتی ہو بشرطیکہ وہ مرد کی نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھ رہی
ہو۔ مگر وہ یہ بات ہے کہ عورت اس کے پہلو میں یا اس کے
سامنے نماز پڑھ رہی ہو اور دونوں ایک ہی نماز میں ہوں یا
ایک امام کے پیچھے (مذکورہ صورت میں) دونوں نماز پڑھ
رہے ہوں اگر ایسا ہو تو مرد کی نماز قاسد ہو جاتی ہے حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز خوف

بَابُ: صَلَاةِ الْخَوْفِ

289- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا سَبِيلٌ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ
وَعَلَّافَةٌ مِنَ النَّاسِ قِيَصُلِّيَ بِهِمْ سَجْدَةً وَتَكُونُ
عَلَّافَةٌ مِنْهُمْ ثِنْتَهُ وَبَيْنَ الْعَلْدَةِ وَلَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى
الَّذِينَ مَعَهُ سَجْدَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا

289- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو اور لوگوں کا
ایک گروہ اس کے پیچھے کھڑا ہو اور امام انہیں ایک رکعت
پڑھائے۔ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے وہ لوگ نماز

وَلَا يُسَلِّمُونَ، وَيَتَقَدَّمُ الْبَلَيْنُ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ
 سَجْدَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ
 يَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ
 سَجْدَةً سَجْدَةً، بَعْدَ الْبَصَرِ الْإِمَامِ، فَيَكُونُ كُلُّ
 وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ
 خَوْفًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّى رَجُلًا رَجُلًا عَلَى
 أَلْقَائِهِمْ أَوْ رَجُلًا مُنْتَظِمًا الْقَبْلَةَ أَوْ غَيْرَ
 مُنْتَظِمًا، قَالَ بَاقٍ: وَلَا أَرَى عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ غَيْرِ الْأَ
 خَذَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

نہ پڑھیں جب امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے ایک رکعت
 پڑھ لیں تو وہ لوگ ان کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں
 پڑھی اور وہ سلام نہ پھیریں اور وہ لوگ جنہوں نے نماز نہیں
 پڑھی آگے بڑھ کر امام کے ساتھ مل جائیں اور اس کے ساتھ
 ایک رکعت پڑھیں پھر امام دو رکعت پڑھ کر قارغ ہو جائے
 اور ہر ایک گروہ اپنے طور پر امام کے قارغ ہونے کے بعد
 ایک ایک رکعت پڑھ لے تو ہر ایک گروہ کی دو دو رکعتیں ہو
 جائیں گی اور اگر خوف اس سے زیادہ ہو جائے تو لوگ پیدل
 کھڑے ہو کر یا سوار ہو کر قبلہ یا غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے
 نماز ادا کر لیں حضرت باقی نے فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے
 یہ روایت کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَا يَكُفُّ بَنِي آدَمَ لَا يَأْخُذُ بِهِ
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے
 ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔
 حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اس پر عمل نہیں کرتے۔

بَابُ: وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الْيَسَارِ فِي
 الصَّلَاةِ

دورانِ نماز دایاں ہاتھ

بائیں ہاتھ پر رکھنا

290- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ
 بْنِ سَعْدٍ بِالسَّعْدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ
 يُضَعَّ أَخْلَعُهُمْ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي
 الصَّلَاةِ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ: وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ يَنْبَغِي ذَلِكَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ: يَنْبَغِي لِلْيُمْنَى إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ أَنْ
 يُضَعَّ بَاطِنُ كَتِفِهِ الْيُمْنَى عَلَى رُشْدِهِ الْيُسْرَى تَحْتَ
 الشَّرْطِ، وَيُؤْمِنُ بِبَصَرِهِ إِلَى مَوْضِعِ سَجُودِهِ، وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ.

290- حضرت مالک بن سعد سہادی رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ دورانِ نماز
 اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں حضرت ابو
 حازم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نمازی کو چاہیے
 کہ جب نماز کیلئے کھڑا ہو تو اپنے دائیں ہاتھ کی پٹلی اپنے
 بائیں ہاتھ کی کلائی پر اپنی ناف کے نیچے رکھے اور اپنی نگاہ
 سجدہ کی جگہ پر رکھے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

یہی قول ہے۔

نماز میں نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا

291۔ حضرت ابو جہاد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر صلوة کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا تم پڑھا کرو اللہم صل علی محمد وعلیٰ الزوابعہ و ذریعہ البع اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج آپ کی ازواج پر بھی اور آپ کی ذریعہ پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور حضرت محمد مرسل ﷺ کی ذات کو برکات سے نواز دے آپ کی ازواج اور آپ کی ذریعہ کو بھی۔ جس طرح تو نے برکت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو ہی بہت زیادہ تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔

292۔ حضرت عمر بن عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہی حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں خواب میں اذان کو دکھایا گیا ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹھک میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ابولہوان بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ پاک نے ہمیں آپ پر صلوة پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر صلوة کیسے بھیجیں۔ نبی کریم خاموش ہو گئے ہم نے تمنا کی (چکھتے) کہ ہمیں آپ سے نصیحتیں پڑھنا چاہیے تھا پھر آپ نے فرمایا تم پڑھا کرو اللہم صل علی محمد وعلیٰ الزوابعہ و ذریعہ البع اے اللہ (پھر آپ نے فرمایا) اور سلام پڑھنے کے متعلق تو تم جانتے ہی ہو (تہجد میں السّلام علیک ایہا النبی اے پڑھا جاتا ہے)

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

291۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَيْمٍ الرَّزَّاقِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو حَنِيمَةَ السَّاعِدِيُّ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارَكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ.

292۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَعِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَمِيرِ مَوْلَىٰ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَرَى النَّدَاءِ فِي النَّوْمِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ أَخْبَرَهُ، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّادَةَ، فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو النُّعْمَانِ: أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: لَفَضَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ تَمْتِنَا آتَا لَمْ نَسْأَلْهُ، قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اِلِ اِبْرَاهِيْمَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ اِلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارَكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اِلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: كُلُّ هَذَا حَسَنٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہر طرح درود پڑھنا اچھا ہے (جس میں کدے ساتھ بھی پڑھا جائے)۔

بَابُ: الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

293- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ خُزَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نَوْمٍ
الْمَدَائِنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَدَائِنِيَّ
يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُضَلَّى
فَأَسْتَسْقَى وَخَوَّلَ رِقَاءً فَبِئْسَ الْقَبِيلَةُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء کی نماز نہیں (صرف
دعا ہی ہے) لیکن ہمارے نزدیک امام لوگوں کو دو رکعتیں
پڑھائے پھر دعا کرے اور اپنی چادر کو الٹا کرے اس کی
دائیں طرف ہاتھیں ہو جائے اور بائیں طرف دائیں
ہو جائے سوائے امام کے اور کوئی اس طرح نہ کرے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کدے کے درود شریف کا کوئی مخصوص میں نہیں جس کے علاوہ کوئی اور میں پڑھا جائے۔ بلکہ
نبی کریم ﷺ سے درود بھیج کر دعا سے مروی ہے۔ اس سے اس واقعہ کی تائید اور نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی تائید ہے۔
البتہ اس میں عام بین شای رحمۃ اللہ علیہ تھے ہیں:

قال في شرح المعينة والمختار ما في صحتها ما في الكفاية والقبية والمجيبين قال مثل محمد عن الصلوة على
النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم
وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى
آل ابراهيم انك حميد مجيد وهي الموافقة لما في الصحيحين وغيرها.

”صاحب شرح المعین نے فرماتے ہیں کہ درود شریف کا کدہ میں دہ ہے جو الکفایہ میں مذکور ہے۔ کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے درود شریف کے حقیق
پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا نماز ہی ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اور نبی درود شریف میں اور نہ کہ کتب الہدایہ کے ۱۲۱۱ کے ۱۲۱۱ ہے۔ (رد المحتار، جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (مثنیٰ)

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَوْجِبِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

آدمی نماز پڑھے اور پھر نماز پڑھنے والی جگہ پر بیٹھا رہے

294- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِي صَلَاةٍ لَمْ تَوَلَّ الْمَلَايِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، فَإِنْ قَامَ مِنْ صَلَاةٍ، فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَوَلَّ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ.

294- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز پڑھنے والی جگہ پر ہی بیٹھا رہے تو فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تو اس پر رحمت بھیج، اے اللہ تو اسے بخش دے، اے اللہ تو اس پر رحم فرما۔ اگر اپنی اس نماز پڑھنے والی جگہ سے اٹھے اور مسجد میں دوسری جگہ بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے جب تک وہ نماز نہ پڑھے اسے نماز کا ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے۔

بَابُ: صَلَاةُ التَّلَوُّعِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

فرض نماز کے بعد نوافل ادا کرنا

295- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَمْعَتَيْنِ، وَيَتْلَعُهُمَا رَمْعَتَيْنِ، وَيَقْرَأُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ رَمْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَيَقْرَأُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ رَمْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيَسْجُدَ سَجْدَتَيْنِ.

295- حضرت مہدی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز جمعہ کے بعد مسجد میں کوئی نماز نہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ قارح ہو کر (گھر میں) دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ، وَقَدْ بَلَغَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا وَابَّ الشَّمْسُ، فَمَسَّالَهُ أَبُو الْيُؤُبُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنْ أَوْرَبَ السَّمَاءُ فَتَفْتَحَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَأَجِبْ أَنْ يَضَعَهُ لِي فِيهَا عَمَلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْفَ لِي بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ؟ فَقَالَ: لَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ نفل نماز ہے اور مستحب ہے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ زوال شمس کے بعد نماز عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کے حلق آپ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات عزیز ہے کہ اس گمزی میرا یہ عمل اوپر پہنچے انہوں نے عرض کی یا رسول ﷺ کیا ان رکعتوں میں سلام پھیر کر قائل کیا

أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ بَعْثُ بْنُ عَامِرٍ الْبَحْلِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو وَالشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

جائے آپ نے فرمایا نہیں (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا)
یہ روایت ہم سے کبیر بن عامر بکلی نے بیان کی ہے اور ان
سے حضرت ابراہیم نے اور ان سے شعبی نے حضرت ابو
ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کی ہے۔

جنسی اور بے وضو آدی کا

قرآن پاک کو چھونا

296- حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو خط حضرت عمرو بن حزم
کو تحریر فرمایا اس میں یہ حکم تحریر تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک
آدی ہی ہاتھ لگائے۔

297- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کوئی شخص طہارت کے
بغیر نہ سجدہ کرے اور نہ قرآن پاک پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے
اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے۔ ہاں
مگر ایک امر میں اختلاف ہے طہارت کے بغیر قرآن پاک
(زبانی) پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں مگر حالت جنابت میں
درست نہیں۔

مرد اور عورت کے کپڑوں پر ناپاک جگہ سے

گندگی کا لگنا اور اس کی کراہیت

298- حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد
(حضرت حمیدہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم
ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ
میں ایسی عورت ہوں اور میں کپڑا (ستر کے طور پر) لٹکائے
رکھتی ہوں اور گندی جگہ سے بھی گزرتی ہوں حضرت ام سلمہ

بَابُ: الرَّجُلُ يَمَسُّ الْقُرْآنَ وَهُوَ

جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

296- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ قَالَ إِنَّ فِي الْكِتَابِ
الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: لَا
يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ.

297- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ طَهَرٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَجْرُ ثَوْبَهُ وَالْمَرْأَةُ تَجْرُ

ذَيْلَهَا فَيَعْلَقُ بِهِ قَلْدَرٌ وَمَا كَرِهَ مِنْ ذَلِكَ

298- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ عَامِرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِبِرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذَيْلِي، وَأَمْسِي

فی المکان القلبي، ففأثت أم سلمة: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُطَهَّرُ مَا بَعْدَهُ.

رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اس کے بعد جگہ ہوتی ہے وہ اسے پاک کر دیتی ہے (گندگی لگ جانے کے بعد چلتے رہنے سے زمین کی رگڑ سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَغْلُقْ بِالذَّنْبِ قَلْبُ، فَيَكُونُ أَكْثَرُ مِنْ قَلْبِ الْبِرْزَعِ الْكَبِيرِ الْمُقْطَبِ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا يُضَلِّينَ فِيهِ خَشْيَ تَغْيِيلِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کپڑے کے نیچے کوئی گندگی لگ جائے مگر جب بڑے درہم کی مقدار لگ جائے جس کو مشتاق کہتے ہیں تو اس کپڑے میں نماز درست نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے دھویا جائے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الْجِهَادِ جہاد کی فضیلت

299- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَقْتَرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ خَشِيَ يَرْجِعَ.

300- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِ دِدْتُ أَنْ أَفْقِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَقْتُلُ ثُمَّ أُحْيَى، فَأَقْتُلُ ثُمَّ أُحْيَى، فَأَقْتُلُ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ ثَلَاثًا: أَشْهَدُ لِلَّهِ.

299۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاد کی مثال اس روزہ دار و صائم کی سی ہے جو کبھی روزہ اور نماز سے کوتاہی نہیں یہاں تک کہ وہ (گھر) لوٹ جاتا ہے۔

300۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ بات بہت ہی عزیز ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تین بار کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ بناؤں (یہ روایت بیان کرتے وقت)

بَابُ: مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً شہادت کی موت کا بیان

301- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ غَيْبِكَ، عَنْ غَيْبِكَ بْنِ الْخَوَارِثِ بْنِ غَيْبِكَ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ

301۔ حضرت جابر بن حنک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لائے آپ نے انہیں سخت تکلیف میں

أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنِ عَیْنَبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَفُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَابِثٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلَبَ، فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يَجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: غَلَبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ الْيَسُوفُ وَتَكَبَّنَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَیْنَبٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعَهُنَّ، فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تَكْبِئَنَّ يَا كَبِئَةُ، قَالُوا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِذَا مَاتَ، قَالَتْ ابْنَتُهُ: وَاللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لِأَرْجُو أَنْ تَكُونُ خَبِيئَةً، فَإِنَّكَ قَدْ كُنْتَ فَضِيحَ جَهَاذِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَوْقَعَ أُخْرَةَ عَلَى قَلْبِ بَيْتِهِ، وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشَّهَادَةُ سَنَعٌ سَوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: الْمَنُفُكُونَ خَبِيئَةٌ، وَالْفَرِيقُ خَبِيئَةٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْخَبْ خَبِيئَةٌ، وَصَاحِبُ الْحَرَبِ خَبِيئَةٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ نَحْتَ الْهَلْمِ خَبِيئَةٌ، وَالْمَرَاةُ تَمُوتُ بِمَجْمَعٍ خَبِيئَةٌ، وَالْمُنْطَوُونَ خَبِيئَةٌ.

جسکا پایا آپ نے انہیں بلند آواز سے پکارا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا یہی کریم ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اسے ابو ربیع اللہ پاک اپنے ام پر غالب ہے۔ عورتیں صبح وپکار کرنے لگیں اور دعا شروع کر دیا حضرت جابر بن عتبک رضی اللہ عنہا انہیں چپ کرانے لگے یہی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جب موت واجب ہوگئی ہے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول ﷺ وجوب کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب کسی کو موت آجائے۔ آپ (حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی نے کہا تم بخدا میں امید کرتی ہوں کہ آپ شہید ہیں کیونکہ آپ نے (جہاد کیلئے) سامان تیار کر رکھا تھا۔ یہی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انکی نیت کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا۔ تم کسی چیز کو شہادت شمار کرتے ہو لوگوں نے عرض کی اللہ کے راستے میں قتل ہو جانے کو۔ یہی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہوتی ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب جانے والا شہید ہے، ذات الجنب سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، جو عورت وضع حمل کے وقت مرے وہ شہید ہے۔ دست کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

302۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی چلا جا رہا تھا اس نے راستے میں کانٹا دیکھا اس نے وہ ہٹا دیا اللہ نے اس کے عمل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ آپ نے فرمایا شہداء پانچ ہیں دست کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ غرق ہونے والا، دھار کے نیچے ڈوب کر مرنے

302۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي وَجَدَ عُصْنًا شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخْرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَقَرَأَ، وَقَالَ: الشَّهَادَةُ حَمْسَةٌ: الْمُنْطَوُونَ خَبِيئَةٌ، وَالنَّطَقُونَ خَبِيئَةٌ، وَالْفَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَلْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ

اللّٰهُ، وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لِي بِالْبَدَاءِ وَالصُّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا لِي بِالتَّهَجِيرِ لَاسْتَهْمُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا لِي بِالتَّخْمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ خَبِيرًا.

والا اور اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والا شہید ہے اور آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو علم ہو جاتا کہ اذان اور صف اول میں کھڑے ہونے کا کس قدر ثواب ہے پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر (جگہ) نہ پاتے تو اس کے لئے ضرور قرعہ اندازی کرتے اگر انہیں ہو جاتا کہ نماز میں سب سے پہلے پہنچنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے۔ اگر انہیں علم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی جماعت کا کس قدر اجر ہے تو وہ گھنٹوں کے بل بھی چل کر آتے۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

ابواب الجنائز

بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ زَوْجَهَا

303- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُقَيْبٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ بِالضَّبْعَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ حِينَ تَوَفَّى، فَخَرَجَتْ فَمَسَّتْ مَنْ خَضَعَهَا مِنْ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، وَإِنْ هَذَا يَوْمٌ شَبَّهْتُ الزُّوْدَ فَبَلَّ عَلَى مَنْ غَسَلْتُ؟ قَالُوا: لَا.

303- حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا جب آپ کا وصال ہو گیا۔ جب آپ (فارغ ہو کر) باہر تشریف لائیں تو آپ نے وہاں موجود مہاجرین صحابہ سے پوچھا اور کہا کہ میں روزہ سے ہوں اور آج کا یہ دن سخت سردی کا دن ہے کیا مجھ پر غسل لازم ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا يُغْسَلُ، لَا بَأْسَ أَنْ تَغْسِلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا إِذَا تَوَفَّى، وَلَا غَسَلَ عَلَى مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ وَلَا وَضُوءٌ إِلَّا أَنْ يُصَيِّتَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَيَغْسِلَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کے اپنے شوہر کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں جب وہ فوت ہو جائے۔ اور میت کو غسل دینے والے پر غسل بھی نہیں اور اور وضو بھی نہیں مگر جس جگہ غسل کا پانی لگا اس جگہ کو دھو لینا چاہیے۔

میت کو کفن پہنانا

بَابُ: مَا يُكْفَنُ بِهِ الْمَيِّتُ

304- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ، أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَعْنِي رَوَيْتُ كَيْ هُوَ كَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بِني العاصمِ أَنَّهُ قَالَ: أَلَمَيْتُ يَفْطَسُ وَيَوْرُؤُ وَيَلْثُ
بِالْقُوبِ الثَّالِثِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا قُوبٌ وَاجِدٌ خَفِنَ
فِيهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
میت کو قبض اور ازار پہنائی جائے گی اور تیسرے کپڑے میں
پہنا جائے گا اگر ایک کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو تو اسی
میں کفن دیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِلَّا زَارَ بِجَعَلٍ لِفَالَةٍ يَفْلُ
الْقُوبِ الْآخِرِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ يُلْكَزَ، وَلَا يَغْبِثُنَا
أَنْ يَفْطَسَ أَلَمَيْتُ فِي كَفْطِهِ مِنْ قُوتَيْنِ إِلَّا مِنْ
ضَرُورَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں ازار (تہبند) لٹکانہ کی مانند پہنایا جاتا ہے۔ تہبند
باعضے کی طرح نہ باعہا جائے ہمارے نزدیک یہ ہی
پسندیدہ عمل ہے، ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ میت کا کفن دو
کپڑوں سے کم کیا جائے مگر ضرورت کوئی حرج نہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: أَلَمَيْتُ بِالْجَنَائِزِ وَالْمَشْيُ مَعَهَا
305- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ: أَسْرَعُوا بِجَنَائِزِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تَقْبَلُونَهُ
أَوْ خَيْرٌ تَلْقَوْنَهُ عَنْ دِهَانِكُمْ.

جنازہ اٹھانا اور اس کے ساتھ پیدل چلنا
305- حضرت ثاقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے جنازوں کو لے جانے
میں جلدی کرو اگر وہ نیک ہے تو اسے جلدی کے مقام تک
پہنچا دو گے اگر برا ہے تو اسے جلدی اپنی گردن سے اتار دو گے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں ہمارے نزدیک سست چلنے سے جلدی چلنا زیادہ پسندیدہ
ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

306- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَائِزِ، وَالْمُخْلَفَاءِ
هَلُمَّ خَيْرًا وَابْنُ عَمْرٍو.

306- حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
جنازہ کے آگے چلتے تھے اور حضرات خلفاء و راشدین رضی اللہ
عنہم اور انی عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی عمل تھا۔

307- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّكْبَرِ،
عَنْ زَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرٍ: أَنَّ زَايَ عَمْرٍو بْنَ
الْحُطَّابِ يَقْلِمُ النَّاسَ أَمَامَ جَنَائِزِهِ وَيُسَبِّحُ بِسَبْتِ جَمْعِهِ.

307- حضرت زبید بن عبداللہ بن حبیرہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ
لوگوں کو حضرت زعب بنت قیس رضی اللہ عنہا کے جنازے
کے آگے چلا رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلَمَيْتُ أَمَامَهَا عَسَنَ، وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جنازہ کے آگے

أَفْضَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ. چنانچہ اچھا ہے اور اس کے پیچھے چنانچہ افضل ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: أَلْبَيْتُ لَا يُتَّبَعُ بِسَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ
أَوْ بِمَجْمَرَةٍ فِي جَنَازَتِهِ
ممانعت

308- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
بِالْمَقْبَرَةِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ نَهَى أَنْ يُتَّبَعَ بِسَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ
أَوْ بِمَجْمَرَةٍ فِي جَنَازَتِهِ.
308- حضرت سعید بن ابی سعید المقبری سے روایت ہے
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میت کے ساتھ آگ
لے جانے یا دھونی دینے سے منع فرمایا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہمارا عمل
ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِيَامُ لِلْجَنَازَةِ
309- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
وَالِدِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ
جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مُعَاوِذِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ.
309- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم
ﷺ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور بعد میں
(آپ نے مذکورہ عمل چھوڑ دیا) بیٹھے رہتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا ہمارے نزدیک
ضروری نہیں۔ اس پر امتداد میں عمل ہوتا تھا بعد میں اسے ترک
کر دیا گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ

310- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَدًا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ.
فَقَالَ: أَنَا لَعَنُوهُ اللَّهُ أَخْبَرْتُكَ، أَتَبِعُهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَإِذَا
وُجِعَتْ غَمْرُثٌ، فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيٍّ،
ثُمَّ قُلْتُ أَللَّهُمَّ، عِنْدَكَ وَإِنَّ عَبْدَكَ وَإِنَّ
310- حضرت سعید مقبری نے روایت کی ہے کہ ان کے
والد محترم (حضرت ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ) نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنازہ کس طرح پڑھتے
ہیں آپ نے فرمایا کہ میں قسم بخدا جنہیں بتا جاؤں میں میت
کے گھر سے اس کے ساتھ جاتا ہوں جب جنازہ نیچے رکھ دیا

أَمَّا أَنْتَ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْ مُحَمَّدًا
رَسُولُكَ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ بِهِ، إِنْ كَانَ مُحِبًّا قَوْلَ فِی
إِحْسَانِهِ، وَإِنْ كَانَ مُبْغِضًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اللَّهُمَّ لَا
تَخْرِفْنَا أَجْرًا وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.

جاتا ہے تو میں بحیر کہتا ہوں اور اللہ کی شاکرتا ہوں اور نبی کریم
ﷺ پر درود پڑھتا ہوں پھر یہ الفاظ کہتا ہوں۔ اللہم
عبدک (ای) اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا
بیٹا ہے تیری بندی کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی
موجود نہیں اور حضرت محمد ﷺ تیرے رسول ہیں تو بہتر جانتا
ہے اگر وہ نیک تھا تو اسکی نیکی میں اضافہ فرما دے اگر وہ خطا کا
رہا تو اس سے درگزر فرما۔ اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے
محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا فِرَاقَ عَلَى الْجَنَازَةِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں نماز جنازہ میں قرأت نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

311- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتَّى يَسْمَعَ مِنْ يَلِيهِ.

311- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز جنازہ پڑھتے تھے تو سلام اتنی
آواز میں کہتے تھے کہ آپ قریب والے کو بھی سنا تے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ،
وَيَسْمَعُ مِنْ يَلِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ دائیں اور بائیں سلام اتنی آواز میں بحیرے کا
کہ قریب والے کو سنا تے گا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

312- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْقَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ
إِذَا صَلَّيْنَا لَوْفَهُمَا.

312- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما عصر کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز کے بعد
نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بشرطیکہ یہ دونوں نمازیں اپنے
اپنے اوقات میں پڑھی جاتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِأَبَاسٍ بِالصَّلَاةِ عَلَى
الْجَنَازَةِ فِي تَبَيُّكِ السَّاعَتَيْنِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ،
أَوْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِضَرْفَةِ الْبَغِيبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں نماز جنازہ دایسے اوقات میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں
جب تک سورج طلوع نہ ہو اور غروب ہونے سے اس کی
رگت میں تبدیلی نہ آئی ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ
313- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِغٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ:
مَسْجِدَ كَعْبٍ أَعْدَرَ نَمَازَ جَنَازَهُ بِرُحْنٍ
313- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ
نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ عرقہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد
میں ادا کی گئی تھی۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: لَا يُصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ،
وَكَذَلِكَ بَلَّغَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَوْضِعُ الْجَنَازَةِ
بِالْمَدِينَةِ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي
شَكَنَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فِيهِ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں نماز
جنازہ ادا نہ کی جائے اسی طرح ایک روایت حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے ہم تک پہنچی ہے مدینہ منورہ کے اندر نماز
جنازہ پڑھنے کی جگہ مسجد سے باہر بنی ہوئی تھی اور یہ وہ جگہ تھی
جہاں حضور اکرم ﷺ نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

بَابُ: يَحْمِلُ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ أَوْ يُحْتَبِطُ
أَوْ يُغَسِّلُهُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وَضُوءَهُ؟
جو آدمی میت کو اٹھائے یا خوشبو لگائے یا اس
کو غسل دے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے

314- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِغٌ، أَنَّ عُفْرَةَ خَطَّ
إِبْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَخَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
314- حضرت ثالغ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے
بیٹے (حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) کی میت کو خوشبو لگائی
اور ان کا جنازہ اٹھایا اور مسجد میں داخل ہوئے نماز جنازہ
پڑھائی اور (سے سرے سے) وضو نہیں کیا (مسجد سے نکل کر)
جنازے کے لیے مقرر کی ہوئی جگہ ہے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ خَمَلَ
جَنَازَةً وَلَا مَنْ خَطَّ مَتْنًا أَوْ خَمَلَهُ أَوْ غَسَّلَهُ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں اس شخص پر وضو لازم نہیں جو جنازہ اٹھائے اور نہ
اس پر وضو ہے جو میت کو خوشبو لگائے کفن یا غسل دے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ تُذَرُّ كُهُ الصَّلَاةِ عَلَى

الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

315- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِغٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ:
315- حضرت ثالغ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی

اور وہ ہے وضو ہو

اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى جَنَازَةٍ إِلَّا
وَهُوَ طَاهِرٌ۔
پڑھے۔

فَإِنْ مُخِمَّتْ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى
الْجَنَازَةِ إِلَّا طَاهِرٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ
طَهْرٍ يَتِمُّهُ، وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں۔ بغیر طہارت نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے اگر
اتفاقاً جنازہ پالے اور اس کا وضو نہ ہو تو حتم کر لے اور نماز جنازہ
پڑھ لے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ
316- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى
الشَّخْصَ فِي النَّوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى
الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَخَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔
فَنَ كَرَّمَ اللَّهُ رُوحَهُ۔
حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضور
اکرم ﷺ نے مجاشی کے فوت ہونے کی خبر اسی دن دے
دی جس روز اس کا انتقال ہوا تھا آپ لوگوں کے ساتھ مید گاہ
تحریف لے گئے انکی صف بندی فرمائی اور چار تکبیروں کے
ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

317- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا
أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سُبْحَنَةَ
مَرَحَتْ، فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَرَجِهَا، قَالَ:
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْعُدُ الْمَسْكِينِ وَيَسْأَلُ
عَنْهُمْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ
فَلَا ذَنْبَ فِيهَا، قَالَ: فَأَتَيْتُ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا، فَكُرِّهُوا أَنْ
يُؤْذِنُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ أَمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي؟ فَقَالُوا: بَلَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَمَرَهَا أَنْ تُخْرِجَكَ لَيْلًا أَوْ تُؤْذِنَكَ،
قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ
عَلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔
حضرت ابو اسامہ بن اہل بن حنیف نے روایت کی
ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک مسکین عورت کے بیمار ہونے کی
اطلاع دی گئی اور نبی رحمت ﷺ مساکین کی عیادت فرمایا
کرتے تھے اور انکی خیریت دریافت کرتے رہتے تھے راوی
نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب اس کا انتقال ہو جائے
تو مجھے ضرور آگاہ کرنا راوی کا بیان ہے کہ اس کا جنازہ رات
کے وقت لایا گیا لوگوں نے نامناسب خیال کیا کہ رات کے
وقت آپ ﷺ کو اطلاع دی جائے جب صبح ہوئی تو آپ
ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا میں نے جنہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے ضرور اطلاع
کرنا لوگوں نے عرض کی یا رسول ﷺ ہم نے رات کے
وقت آپ کو رحمت دینا اور پیدا کرنا پسند نہ کیا راوی نے فرمایا
نبی کریم ﷺ تحریف لے گئے اور اس کی قبر پر صف بندی
فرمائی اور چار تکبیروں کے ساتھ اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَوْ بَعْدَ تَكْبِيرَاتٍ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنَازَةٍ قَدْ صَلَّيَ عَلَيْهَا، وَلَيْسَ النَّبِيُّ ﷺ فِي هَذَا تَكْفِيرًا، أَلَا يُرَى أَنَّهُ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ مَاتَ بِالْخَيْفَةِ؟ فَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِزُحْمَةٍ وَطَهْوَرُ فَلَيْسَتْ تَكْفِيرًا مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَمْعُهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جس میت کی نماز جنازہ ہو چکی ہے اس کی دوبارہ نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے نبی کریم ﷺ اس سلسلہ میں کسی عام آدمی کی طرح نہیں کرتا آپ نے مدینہ میں نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی جبکہ اسکی موت حبش میں واقع ہوئی تھی نبی کریم ﷺ کی نماز سراپا رحمت اور عظیم درجہ دوسروں کی نماز کی طرح آگئی نماز نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا رَوَى أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ كَيَا مِيتَ كَوْزَعْدُوں كے رونے سے

عذاب ہوتا ہے

بِكَاءِ الْحَيِّ

318- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَبْكُوا عَلَى مَوْتَانِكُمْ، فَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَكَاءِ أَحْلِيهِ عَلَيْهِ.

318- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں پر نہ رو کیونکہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں "مہر علماء نے اس حدیث شریف کی یہ تاویل کی ہے۔ کہ جس شخص نے وصیت کی ہو کہ اس کے مرنے کے بعد رو دیا جائے اور رو دیا جائے۔ پھر اس کی وصیت پل کیا گیا تو ایسے شخص کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تو اس کی وصیت کے سبب ہے۔ اور اس کی طرف منسوب ہے۔ لہذا اگر اس کی وصیت کے بغیر گھر والے از خود اس پر رو نہیں دے تو وہ کریم۔ تو اس نوحہ کے باعث میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" اور اللہ تعالیٰ کا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ" (عالم القرآن) اور اہل عرب کی عبادت تھی کہ نوحہ کرنے کی وصیت کر جاتے تھے۔ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اس حدیث شریف کا صحاح و دو شخص ہے۔ جس نے روئے اور نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا یاد کرنے کی وصیت نہ کی ہو۔ جس شخص نے نوحہ کرنے کی وصیت کی یا جس نے عبادت کرنے کی وصیت میں کسی کی۔ اسے نوحہ کے باعث ہی لئے عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے عبادت کرنے کی وصیت میں کسی کو اس کام میں کوئی تادیب کی۔ لیکن جس شخص نے نوحہ کرنے کی وصیت کی اسے نوحہ کے باعث عذاب نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں اس کا کوئی مل جل ہے نہ اس کی طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ بعض علماء نے یہ کہا ہے اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اہل عرب میت پر نوحہ کرتے تھے۔ اور یہ نوحہ کر کے اس پر نوحہ کر دیتے تھے۔ عداوت کا کوئی مل جل نہیں تھا اور یہ نوحہ کر دیتے تھے۔ اور اسے اپنے گھر والوں پر ترس آتا ہے (کہ وہ غیر شرعی کام کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رہے ہیں) یہی ان جر برطری و غیرہ کا مذہب ہے۔ اور خاصی عیاشی و مہلکات و منکرات کے سبب سے بے خبر ہیں قول ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس حدیث شریف سے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس کے اہل خاندان پر نوحہ کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس حالت میں اسے اپنے گھر والوں کے باعث عذاب اور ہوتا ہے۔ نہ کہ ان کے نوحہ کرنے کے باعث۔ ان تمام اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ جو ہم نے مقدم ذکر کیا ہے۔ اس اختلاف کے باوجود تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں بکاء سے مراد بکاء یا زنجیر نہ دنا یا نوحہ کرنا ہے۔ جس کا آئینہ بکاء (شرع کی مسلم لہجہ دی، جلد 1، صفحہ 302) بطور مدہ کی سبب خاندان کی (ملحقی)

319۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَخْبَرْتَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَاهِ الْخَمِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَآبِ بْنِ عُمَرَ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُذِبْ، وَلَكِنَّهُ قَدْ نَسِيَ أَوْ أَعْطَا، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ يُنْكِى عَلَيْهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْكُونُونَ عَلَيْهَا، وَأَنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

319۔ حضرت عمر و بنت مہاجر بن سہل سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زندہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی عمر رضی اللہ عنہا کو معاف فرمائیے انہوں نے جھوٹ تو نہیں بولا البتہ بھول گئے ہیں (تاریخ حدیث میں) یا لغزش واقع ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے کے پاس سے گزرے جس پر دیا جا رہا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس پر دروہے ہیں اور قبر میں اس پر عذاب کیا جا رہا ہے۔

فَالَمْ يُحْمَدُ: وَيَقُولُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو تسلیم کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقَبْرِ يُتَّخَذُ مَسْجِدًا أَوْ يُصَلَّى إِلَيْهِ أَوْ يُتَوَسَّدُ

قبر کو مسجد بنانا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور ٹیک لگانا

320۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ وَتَغْلِبُوا الْقُرْآنَ إِنَّهُمْ مَسْجِدٌ.

320۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے انہوں نے انہیں ایمان اسلام کی قبروں کو کھود دیا ہے۔

321۔ حضرت امام مالک نے روایت کی ہے کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتا ہے اور سوچتا ہے۔ حضرت بشر نے فرمایا یعنی قبروں کے ساتھ۔

321۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَتَوَسَّدُ عَلَيْهَا وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا، قَالَ بَشَرٌ: بَغِيَّ الْقُبُورِ.

کتاب الزکوٰۃ

مال کی زکوٰۃ

کتاب الزکاة

بَابُ زَكَاةِ الْمَالِ

322۔ حضرت سابع ابن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہمیں (رجب) زکوٰۃ ادا کرنے کا مہینہ ہے اور جس پر قرض ہے وہ قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارا مال جدا ہو جائے اور بھایا مال میں سے تم زکوٰۃ ادا کرو۔

322۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ السَّاجِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ، لَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ فَلْيُؤَدِّ ذَنْبَهُ حَتَّى تَخْضَلَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدَّ مِنْهَا الزَّكَاةُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے ہم اخذ کرتے ہیں کہ جس پر قرض ہو اور اس کے پاس مال بھی ہو اسے اپنے مال میں سے اپنا قرض ادا کرنا چاہیے اور انکی ادائیگی کے بعد اچھٹا کر جائے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اس پر زکوٰۃ ہے نصاب کی مقدار یہ ہے دوسو درہم یا میں مختار ہوتا یا اس سے زیادہ ہو۔ اور اگر اس کے مال سے قرض ادا کرنے کے بعد مقدار سے کم بچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ كَانَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ وَلَهُ مَالٌ فَلْيُلْغِ ذَنْبَهُ مِنْ مَالِهِ، فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَلْيَبْرِ زَكَاةً، وَيَلْكَ بِأَمَّا وَرَهِمْ أَوْ عَشْرُونَ وَمَقَالًا لُغْبًا لُصَاعِدًا، وَإِنْ كَانَ الَّذِي بَقِيَ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ بَعْدَمَا يُلْغِ مِنْ مَالِهِ الذَّنْبَ فَلَيْسَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

323۔ حضرت یزید بن حصیہ سے روایت ہے انہوں نے سلیمان بن یسار سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال ہو اور اس پر مال کے برابر قرض ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

323۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ حَصِيْفَةَ أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِظْلَةٌ مِنَ الذَّنْبِ أَغْلَبَ الزَّكَاةَ فَقَالَ: لَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

جن اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

324۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ وقت سے کم مجھوں میں زکوٰۃ لازم نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب

324۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: لَيْسَ فِيهَا ذَوْنُ خَمْسَةِ أَوْ سِتِّي مِنَ الشَّعْرِ صَلَفَةٌ
وَلَيْسَ فِيهَا ذَوْنُ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الزُّرْقِ صَلَفَةٌ.
وَلَيْسَ فِيهَا ذَوْنُ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَلَفَةٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَكَانَ أَبُو خَيْفَةَ يَأْخُذُ
بِذَلِكَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ، لِأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيهَا
أُخْرِجْتَ الْأَرْضُ الْعُشْرُ مِنْ قَلْبِلٍ أَوْ خَيْبِرٍ، إِنْ
كَانَتْ تُشْرَبُ سَبْعًا أَوْ تَسْقِيهَا السَّمَاءُ، وَإِنْ
كَانَتْ تُشْرَبُ بِغَرَبٍ أَوْ ذَالِيَةٍ فَيُصَفُّ عُشْرٌ، وَهُوَ
قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَصَاحِبِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر عمل
کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سوائے ایک امر کے
اسی کے مطابق عمل کرتے تھے آپ فرماتے تھے جو کچھ زمین
میں پیدا ہو خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے
بشرطیکہ وہ نہر یا بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو اور جس
کو کنویں یا ڈولوں کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں
نصف عشر ہے (خمس ہے) اور حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت
مجاہد کا بھی یہی قول ہے۔

نوٹ: پانچ وزن تینتیس من تیس سیر دوسو درہم یا پانچ اوقیہ
چاندنی جو ساڑھے پاون تولے 612.36 گرام کے برابر
ہے۔ میں مثال میں پانچ سو گرام ساڑھے سات تولے
57.48 گرام کے برابر ہے۔

بَابُ: الْمَالِ مَتَى تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

325- أُخْرِجْنَا مَالِكَ، أُخْرِجْنَا نَافِعَ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ
قَالَ: لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَمُوتَ عَلَيْهِ
الْحَيُّونَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ، إِلَّا أَنْ يَكْتَسِبَ مَالًا فَيَجْعَلَهُ إِلَى مَالٍ
عِنْدَهُ مِمَّا يَزْكِي، فَإِذَا وَجِبَتْ الزَّكَاةُ فِي الْأَوَّلِ
زَكَّى الثَّانِي مَعَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ إِبْرَاهِيمَ
النَّخَعِيِّ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے
سوائے اس مسئلہ کے کہ اگر کوئی یا مال کماے تو آپ کے
نزدیک وہ مال بھی ملائے جس سے اس نے زکوٰۃ ادا کرنی
ہے اس کے ساتھ جب پہلے مال میں زکوٰۃ لازم ہو جائے تو
اس کے ساتھ دوسرے مال کی زکوٰۃ بھی ادا کرے امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی

ملک ہے۔

قرض لیے ہوئے مال

پر زکوٰۃ

بَابُ: الرَّجُلُ يَخُونُ لَهُ الدِّينُ هَلْ

عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ

326۔ حضرت زبیر کے آزاد کردہ غلام حضرت محمد بن عقبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد سے اپنے مکاتب کے بارے میں پوچھا جس سے انہوں نے کثیر مال کے عوض مقابلہ کیا تھا (مدت مقررہ سے پہلے مال وصول کر لیا) راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کیا اس میں زکوٰۃ ہے؟ تو حضرت قاسم نے فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مال میں زکوٰۃ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ اس پر پورا سال گزر جاتا حضرت قاسم نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو عطیات (دھنیے) دیتے تھے تو ہر آدمی سے پوچھا کرتے کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر وہ ہاں کہتا تو اس کے دھنیے میں سے انکی زکوٰۃ لے لیتے تھے۔ اگر وہ نہیں کہتا تو اس کو اس کا دھنیہ نہایت فرما دیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

نوٹ: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے کہ اس کا آقا کچھ مال کے عوض اس کی آزادی کو شرط کر دے۔

327۔ حضرت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا کہ جب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اپنا دھنیہ حاصل کرنے لگا تو آپ مجھ سے دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کوئی مال ہے جس

326۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَكَاتِبٍ لَهُ قَاعُفَةٌ بِمَالٍ عَظِيمٍ؟ قَالَ: لَقُلْتُ: هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ الْقَاسِمُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ صَدَقَةً حَتَّى يَخُونُ عَلَيْهِ الْخَوَلُ، قَالَ الْقَاسِمُ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ أَعْطَاهُمْ يَسْأَلُ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ قَدْ وَجَبَتْ فِيهِ الزُّكَاةُ؟ فَإِنْ قَالَ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَايِهِ زَكَاةَ ذَلِكَ الْمَالِ، وَإِنْ قَالَ: لَا، سَلَّمَ إِلَيْهِ عَطَاةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

327۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ إِذَا لَبَسْتُ عَطَايَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ سَأَلَنِي هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيهِ الزُّكَاةُ؟ فَإِنْ

قُلْتُ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذَلِكَ النَّهْلِ وَالْأُ
دَلَعَ إِلَيَّ عَطَائِي۔
کی وجہ سے تم پر زکوٰۃ واجب ہو اگر میں ہاں کہتا تو عقیقہ میں
سے اس مال کی زکوٰۃ کاٹ لیتے اور بصورت دیگر میرا عقیقہ
میرے پر ہر ماہ دیتے۔

زبور کی زکوٰۃ

بَابُ: زَكَاةُ الْحُلِيِّ

328۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ،
عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلِي بَنَاتِ أُخَيْهَا يَتْلُوْنَ
فِي جُجُرْهَا، لَهُنَّ حُلْيٌ، فَلَا تُخْرَجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ
الزُّكَاةُ۔
328۔ حضرت عبدالرحمن بن القاسم نے اپنے ولیہ محترم سے
روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی
(حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) کی خیم بچیوں کی پرورش
کرتی تھیں۔ ان کا زیور تھا۔ وہ ان کے زیور میں سے زکوٰۃ
نہیں نکالتی تھیں۔

329۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يُحْلِي بَنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ فَلَا يُخْرَجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ
الزُّكَاةُ۔
329۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیٹیوں اور لوطیوں کو زیورات پہناتے
کرتے تھے اور ان زیورات میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلْيٍ جَوْهَرٍ وَلَوْ لَوْ
فَلَيْسَتْ فِيهِ الزُّكَاةُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ
حُلْيٍ ذَهَبٍ أَوْ بَصِطٍ فَفِيهِ الزُّكَاةُ إِلَّا أَنْ يَكُونُ
ذَلِكَ لِيَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَمْ يَلْعَا فَلَا تَكُونُ فِي مَالِهِمَا
زَكَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو زیورات اور
موتیوں سے بنے ہوئے زیور پر کسی حال میں بھی زکوٰۃ
واجب نہیں۔ جو زیور سونے چاندی کا ہو اس میں زکوٰۃ ہے مگر
جب یہ زیور تاپا لے خیم بچے یا بیٹی کا ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں
ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

عشر کا بیان

بَابُ: الْعَشْرِ

330۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ كَانَ
يَأْخُذُ مِنَ الشُّبِّ مِنَ الْجَنْطَةِ وَالزَّيْتِ بِصَفِّ الْعَشْرِ،
يُرِيدُ أَنْ يَكْفُرَ الْجَمْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَيَأْخُذُ مِنَ
الْقَطِيبَةِ الْعَشْرِ۔
330۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ بنی لوگوں سے گندم اور زیتون میں
نصف عشر لیا کرتے تھے آپ (ان سے نصف عشر اس لیے
معاف کر دینے کا) ارادہ فرماتے کہ غلام مدینہ طیبہ میں زیادہ
ہو جائے اور بقیہ تمام مالوں میں عشر وصول فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: يُؤْخَذُ مِنَ أَهْلِ الدِّمَةِ مِمَّا اخْتَلَفُوا فِيهِ
لِلنَّجَارَةِ مِنَ قَطِيبَةٍ أَوْ غَيْرِ قَطِيبَةٍ بِصَفِّ الْعَشْرِ فِي
كُلِّ سَنَةٍ، وَمِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ذمی لوگوں سے
ہر قسم کی پیداوار میں سے جس سے لوگ تجارت کرتے ہیں
خواہ وہ دایس ہوں یا کوئی اور ہر سال نصف عشر لیا جائے گا اور

الإسلام بآمان العشر من ذلك ثلثه، وتخلدك أفر عمر بن الخطاب زياد بن خلصه وأنس بن مالك حين نفعهما على غشور الكوفة والبصرة، وهو قول أبي خبيصة رحمه الله.

اہل حرب جب امان لے کر دارالسلام میں داخل ہو جائیں تو ان سے تمام قسم کی پیدواریں عشر لیا جائے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زیاد بن حداد اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کو بھی اسی طرح ہی حکم دیا تھا جب آپ نے ان دونوں کو کوفہ اور بصرہ کے لوگوں سے عشر وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الْجَزِيَّةُ

جزیہ کا بیان

331- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ الْجَزِيَّةَ، وَأَنْ عُمَرُ أَخْلَعَا مِنْ مَجُوسِ فَارِسَ، وَأَخْلَعَا عُفْمَانَ بْنَ عُفَّانَ مِنَ الْبَرْبَرِ.

331- حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے مجوسوں سے جزیہ وصول کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے مجوسوں سے جزیہ وصول کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بربری قوم سے جزیہ وصول کیا۔

332- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجَزِيَّةَ عَلَى أَهْلِ الْوَدُوعِ أَرْبَعِينَ دِينَارًا، وَعَلَى أَهْلِ الدُّبَابِ أَرْبَعَةَ دِينَارٍ، وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَجِبَالَةٌ لثَلَاثَةِ أَهَامٍ.

332- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس درہم اور سونے والے پر چار دینار جزیہ مقرر کیا تھا اس کے علاوہ مسلمانوں کو روزق بہیم پہنچاتا اور کسی مسلمان کی تین دن کی مہمان نوازی کرتا بھی مقرر فرما رکھا تھا۔

333- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُؤْتِي بَنِي حَنْظَلَةَ مِنْ نَعْمِ الْجَزِيَّةِ، قَالَ مَالِكٌ: أَرَأَاهُ تَوَخَّاهُ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيَّةِ لِيُجْزِيَهُمْ.

333- حضرت اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جزیرہ کے بہت سے اونٹ لائے جاتے تھے۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ (اونٹ) اہل جزیرہ سے اگلے جزیرہ کے طور پر وصول کیے جاتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلَسْتُ أَنْ تَوَخَّاهُ الْجَزِيَّةَ مِنَ الْمَجُوسِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْكَحَ بِسَاوِهِمْ وَلَا تُوَخَّلَ ذُنُوبُهُمْ، وَتَحْمِلُكَ بَلْفَاغًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَضَرَبَ عُمَرُ الْجَزِيَّةَ عَلَى أَهْلِ سَوَادِ الْكُوفَةِ، عَلَى الْمُغِيرِ بْنِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سنت یہ ہے کہ مجوسی سے جزیرہ لیا جائے مگر انکی عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے اور انکے ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت نہ کھایا جائے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ سے ایک ایسی ہی روایت پہنچی

عَشْرَ دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسْطِ أَرْبَعَةُ وَ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَعَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا. وَأَمَّا مَا ذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْخُذْ بِالْإِبِلِ فِي جَزْيَةِ غِلْمَانِهِ إِلَّا مِنْ نَتْنٍ تَغْلِبُ لِأَنَّهُ أَضْعَفُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ، فَجَعَلَ ذَلِكَ جَزْيَتَهُمْ، فَأَخَذَ مِنْ إِبِلِهِمْ وَتَقَرَّجَهُمْ وَخَنَمَهُمْ.

ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے غریب پر بارہ درہم متوسط طبقہ پر چوبیس درہم اور امراء پر اڑتالیس درہم بطور جزیہ مقرر فرمائیے تھے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا ذکر کیا ہے جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے وہ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جزیہ میں اونٹ نہیں لیتے تھے۔ سوائے بنو تغلب کے ان پر جزیہ دو گنا کیا گیا تھا۔ اور ان سے اونٹ، گائے اور بکری لے لیے جاتے۔

بَابُ: زَكَاةُ الرِّقَاقِ وَالْخَيْلِ وَالْبَرَادِينِ
334- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَادِينِ فَقَالَ: أَوْلَى الْخَيْلِ صَدَقَةٌ؟

غلاموں، عام گھوڑوں اور ترکی گھوڑوں میں زکوٰۃ 334- حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ترکی گھوڑے کی زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہوتی ہے؟

335- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ، عَنْ عِزَّاتِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي غَنِيمَةٍ وَلَا فِي قَرْبَةٍ صَدَقَةٌ.

335- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ سَابِقَةٌ كَمَا نَحْنُ أَوْ غَيْرَ سَابِقَةٍ. وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَإِذَا كَانَتْ سَابِقَةً يُطْلَبُ نَسْلُهَا فَلَيْسَ بِهَا الزَّكَاةُ، إِنْ جِئَتْ فِي كُلِّ قَرْصٍ دِينَارٌ، وَإِنْ جِئَتْ فَلِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ فِي كُلِّ مِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ خَمْسَةٌ فَرَاغَهُمْ وَبَعَثَ قَوْلُ ابْنِ رَاجِهِمُ النَّحْيَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں کہ گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں دو سائد ہو یا غیر سائد ہو لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب سائد ہوں اور نسل بڑھانے کیلئے چھوڑ دیئے جائیں تو ان میں زکوٰۃ ہے مرضی ہو تو فی گھوڑا ایک دینار دے دو یا قیمت کا اندازہ کر کے دو سو درہم میں پانچ درہم ادا کرو۔ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

336- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْغَنِيِّ خُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْفَسْلِ صَدَقَةٌ.

336- حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالغفر رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف تحریر فرمایا کہ وہ گھوڑوں اور شہد میں

زکوٰۃ نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے بارے میں حکم وہی ہے جو میں نے آپ کو بتایا ہے شہداً کہ پانچ افراد تک پہنچ جائے یا زیادہ ہو جائے تو عشر ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے خواہ گھوڑا ہو یا زیادہ اس میں عشر ہے اور میں نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھیجی ہے کہ آپ نے شہد پر عشر مقرر فرمایا۔

نوٹ: پانچ افراد 67.5 سیر یا 80 کلوگرام

337۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ اہل شام نے حضرت ابو سعید بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ لیں تو آپ نے انکار فرمایا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا اگر وہ زکوٰۃ دینا چاہے جس تو لے لو اور انہیں کو لوٹ دو یعنی ان کے فقراء میں تقسیم کرو اور ان کے غلاموں کی حاجت پوری کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس بارے میں پہلا قول ہی مستحب ہے کہ مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام میں صدقہ فطر کے علاوہ کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

کان اور ذن شدہ خزانہ پر زکوٰۃ

338۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کی کانوں میں سے ایک کان بطور جاگیری دی یہ میدان فرس میں ایک جگہ ہے اس کان میں سے آج تک سوائے زکوٰۃ کے کچھ نہیں لیا جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک معروف حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا راکاز میں ٹیس ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَمَّا الْخَيْلُ فِيهِ عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ، وَأَمَّا الْفَسْلُ فِيهِ الْفُسْرُ إِذَا أَصَبَتْ مِنْهُ الشَّيْءُ الْكَبِيرُ خَمْسَةَ الْوُزْنِ فَصَاعِدًا، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: فِي قَلْبِهِ وَخَيْبِرِهِ الْفُسْرُ، وَقَدْ بَلَغَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَجْعَلُ فِي الْفَسْلِ الْفُسْرُ.

337۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِأَبِي حَنِيفَةَ بْنِ الْخُرَّاجِ: خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَزَيْلِنَا صَدَقَةً، فَأَبَى، ثُمَّ تَخَبَّطَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنَّ أَحْبَبًا لِمَنْ لَهَا مِنْهُمْ، وَأَرْزُقْهَا عَلَيْهِمْ يَتَى عَلَى فُقَرَاءِهِمْ، وَأَرْزُقْ وَزَيْلَهُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْقَوْلُ فِي هَذَا الْقَوْلِ الْأَوَّلُ، وَلَيْسَ فِي فَرْسِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي عَبْدِهِ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

بَابُ الرِّكَازِ

338۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا زَيْعَةً بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَطَعَ لِبَلَالِ بْنِ الْخُبَّارِ الْمَزْنِيَّ مَقَادِينَ مِنَ الْقَبِيلَةِ، وَهُوَ مِنْ نَاجِيَةِ الْفُرْعِ، فَلَبَّكَ الْمَقَادِينَ إِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا

الرَّحْمَانُ؟ قَالَ: الْمَالُ الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْأَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي هَذِهِ الْمَعَادِينِ، فَلَيْسَ بِهَا الْخُمْسُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمَانَا. اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

بَابُ: صَدَقَةُ الْبَقَرِ

339- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قُسَيْبٍ، عَنْ عَطَاوُسَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَقِيَ مَقَادُ بْنُ الْجَبَلِ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئَةً، فَأَتَى بِمَا قُودُنَ ذَلِكَ، فَأَتَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ خَيْبَةً، وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ فِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَةً حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَلْقَاهُ مَقَادُ. 339- حضرت طاہرؒ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ تیس گاؤں میں ایک سیحہ (وہ چھڑا یا چھڑی جو ایک سال پر مار کر کے دوسرے میں قدم رکھ چکی ہو) اور ہر چالیس پر ایک مسہ لیں آپ کے پاس جو اس سے کم گاؤں کی زکوٰۃ لے کر آتا آپ اس سے کوئی چیز لینے سے انکار کر دیتے اور فرماتے کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا۔ (واپس پہنچ کر) آپ سے دریافت کروں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے قبل نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

قَالَ مُخَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ لَيْسَ فِي أَكْثَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ رَمَاةً، لِأَنَّهُ كَانَ ثَلَاثِينَ فَلَيْسَ بِهَا تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةً، وَالتَّبِيعُ الْجَذْعُ الْخَوَلِيُّ، إِلَى أَرْبَعِينَ، لِأَنَّهُ بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ بِهَا مِئَةً، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں تیس سے کم گاؤں پر زکوٰۃ نہیں بھر جب تک کہ چالیس تک (چالیس مکمل نہ ہوں) تو ان میں ایک صحیح یا سیحہ ہے جسے دوسرا سال لگ چکا ہو۔ اور جب چالیس کو پہنچ جائیں تو ان میں ایک مسہ ہوگا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

کنز کا بیان

بَابُ: الْكَنْزُ

340- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو عَنِ الْكَنْزِ؟ قَالَ: هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تَوْفَى 340- حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کنز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ

رُحْمَةً

دو مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی۔

341۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَلَمْ يُؤِدِّ زَكَاةً مِقْلًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَلْقَرَعًا، لَهُ رِيسَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمِجَّكَ يَقُولُ: أَنَا كُنُزُكَ۔
341۔ حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال اس کے سامنے بروز قیامت ایسے گجے سانپ کی مانند آئے گا جس کی آنکھوں پر دو کالے داغ ہوں گے وہ اس کو تلاش کرتا پھرتا ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ اس پر قابو پالے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال۔

صدقہ کس کیلئے حلال ہے؟

بَابُ: مَنْ تَجَلَّى لَهُ الصَّدَقَةُ

342۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجَلَّى الصَّدَقَةُ لِعَفِيٍّ إِلَّا لِعَفْسَةٍ: لِعَاثٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ لِعَارِمٍ، أَوْ لِرَجُلٍ يَشْفَرُهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ لَهُ عَارٍ مَسْكِينٌ تَصَدَّقُ عَلَى الْمَسْكِينِ فَأَتَى إِلَى الْعَفِيٍّ۔
342۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پانچ آدمیوں کے سوا کسی عفیٰ پر صدقہ حلال نہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، عامل زکوٰۃ، قرض دار، وہ آدمی جو قیامت کی مسکین سے کوئی چیز خریدے (تو وہ زکوٰۃ والی چیز قیامت خریدنے کے بعد خریدار پر حلال ہو جاتی ہے) وہ آدمی جس کے ہاں مسکین رہتا ہو جس کو صدقہ دیا جائے اور وہ عفیٰ کو بطور ہدیہ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَالْعَارِئُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا كَانَ لَهُ عَفَاً يَتَقَبَّرُ بِغَنَاهُ عَلَى الْغَزْوِ لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا، وَكَذَلِكَ الْعَارِمُ إِنْ كَانَ جَنْدَهُ وَقَاءَ بَدْيِهِ وَفَضَّلَ نَجَبَ فِيهِ الزَّكَاةَ لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔
342۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو صدقہ سے مستثنیٰ کر دے اور وہ اپنی حاجت خود پوری کر کے جہاد کرنے پر قادر ہے تو اس کیلئے زکوٰۃ وغیرہ میں سے لینا مستحب نہیں اس طرح وہ قرض جس کے پاس قرض ادا کرنے کے بعد بھی اتنی مقدار میں مال بچ رہتا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کیلئے بھی صدقہ لینا بہتر نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

صدقہ فطر کا بیان

بَابُ: زَكَاةُ الْفِطْرِ

343۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَغَدَّى بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الْبَيْتِ نَجْعًا جَنْدَةً قَبْلَ

343۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر، عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے اس شخص

الْفَيْطَرِ يَوْمَئِذٍ لَوْ تَلَّحِقَهُ

کے پاس بھیج دیجے جو اس کو جمع کرے تھا (عادل)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يُعْجِبُنَا تَعْجِيلُ زَكَاةِ الْفَيْطَرِ قَبْلَ أَنْ يُخْرَجَ الرَّجُلُ إِلَى الْمُصَلَّى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے کہ آدمی عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقہ فطر جلد ادا کر دے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

نوٹ: صدقہ فطر نصف صاع مکدم: دو کلو گرام یا ایک صاع جو یا کھجور سوا چار سیر یا چار کلو گرام۔

بَابُ: صَدَقَةِ الزَّيْتُونِ

زیتون کی زکوٰۃ

344- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: صَدَقَةُ الزَّيْتُونِ الْعَشْرُ.

344۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن شہاب نے فرمایا زیتون کی زکوٰۃ عشر ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ غَسَنَةٌ أَوْ سَبْعُ أَصْعَادٍ، وَلَا يَنْتَظَرُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتِ، إِنَّمَا يَنْتَظَرُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتُونِ، وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَمَنْ قَلْبَيْهِ وَخَصِيْرُهُ الْعَشْرُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے۔ جب زیتون کی پیداوار پانچ وقت یا اس سے زیادہ ہو تو (ادائیگی زکوٰۃ کے وقت) تل کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ صرف زیتون ہی کو دیکھا جائے گا۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خواہ تھیل ہو یا کثیر اس میں عشر ہے۔

أَبْوَابُ الصَّيَامِ

ابواب الصیام

بَابُ: الصَّوْمُ لِرُؤْيَا الْهَلَالِ

چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا

وَالْإِفْطَارُ لِرُؤْيَا

اور افطار کرنا

345- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَافِعٌ وَغُلَامًا اللَّهُ مِنْ جَنَاهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ، وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا لَهُ.

345۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب تک تم چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک تم چاند نہ دیکھ لو افطار نہ کرو (عید نہ منائے) اگر مطلع ابھرا آلود ہو تو تمیں دن پورے کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے

زَجَمَهُ اللَّهُ.

ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

روزہ دار کیلئے کھانا کب حرام ہوتا ہے؟

بَاب: مَتَى يَحْرُمُ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ

346- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُقْمَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ بَلََا يَنَادِي بِلَهْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ.

346- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے وقت (ابتداءئے عرصہ) اذان دیتے ہیں۔ تم کھاؤ اور پیو یہاں تک حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما اذان دیں۔

347- حضرت سالم نے ایسی ہی ایک روایت کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما اس وقت تک اذان نہ کہتے جب تک انہیں کہہ نہ دیا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے۔

347- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهُ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ لَا يَنَادِي حَتَّى يَقَالَ لَهُ: قَدْ أَصْبَحَتْ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہما لوگوں کی محرم کیلئے ماہ رمضان میں رات کے وقت اذان کہتے تھے اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما طلوع فجر کے بعد نماز کیلئے اذان دیتے تھے اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما اذان دیں۔

قَالَ مُصَنِّدُ: كَانَ بِلَالٌ يَنَادِي بِلَهْلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَكْتُومِ النَّاسِ، وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يَنَادِي لِلصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَلَبَّيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ.

جس نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ افطار کیا

بَاب: مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا فِي رَمَضَانَ

348- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کے مہینہ میں روزہ توڑ دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے یا سوا تر دو ماہ کے روزے رکھ کر یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کر کھارہ ادا کرے اس نے عرض کی میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے نبی کریم ﷺ کے پاس سمجھو کہ ایک کاکیا تو کھالا گیا تو آپ نے فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو اس نے عرض کی یا رسول ﷺ میں اپنے آپ سے زیادہ کسی کو ضرورت مند نہیں پاتا آپ ﷺ نے فرمایا خود ہی اس کو کھالو۔

348- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْفُرَ بِعَقْبِي وَتَقْبِي أَوْ جِصَامَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعِينَ أَوْ يُطْعَمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ لَا أَجِدُ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرْقٍ مِنْ نَعْمٍ، فَقَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدِّقْ بِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَجِدُ أَحَدًا أَخْرُجَ إِلَيَّ مِثْنِي، قَالَ تَكْفُرُ.

نوٹ: حدیث مذکورہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ صاحب اختیار ہیں (عالم)

فَقَالَ مُخَضَّمٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا أَفْطَرَ الرَّجُلُ مُتَعَبِدًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِأَكْلِي أَوْ شَرِبِي أَوْ جَمَاعَ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمِ مَكَانِهِ، وَتَقْدَارُهُ الْفِطَرُ أَنْ يَتَّقِي رَقَبَةً، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ أَطْعَمَ بَيْنَيْنِ يَسْكِينًا، لِكُلِّ يَسْكِينٍ بَصْفٌ صَاعٌ مِنْ جَنْبَةٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمَرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب آدمی جان بوجھ کر رمضان کے روزہ کو کھاپی کر یا جماع کرے تو ڈالے تو اس پر اس کے بدلے ایک دن کی قضا ہے اور کفارہ تمہارے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام میسر نہ آئے تو ستر دو ماہ کے روزے رکھے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع مکہ مکرمہ یا ایک صاع بھجور یا جوہر۔

دورانِ جنابت رمضان المبارک میں اگر صبح ہو جائے

بَابُ: الرَّجُلُ يَطْلُعُ لَهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

349- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا غُلَامُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ وَافَقَ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْتَمِعُ: إِنِّي أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصُّوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَنَا أَصْبَحُ جُنُبًا، ثُمَّ أَفْتَسِلُ فَاُصُومُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّكَ لَسْتَ بِمُتْلَقًا، فَقَدْ خَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَفَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا رَجُوعَ أَنْ أَكُونَ أَحْسَنَ لَكُمْ إِلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُكُمْ بِمَا أَتَقِي.

349- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جبکہ نبی کریم ﷺ دروازہ پر کھڑے تھے اور میں سن رہا تھا (اس آدمی نے کہا) میں نے صبح جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر صبح جنابت میں صبح کروں تو غسل کر لیتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں اس آدمی نے عرض کی آپ تو ہماری مثل نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی کچھل سب لعن میں معاف فرمادی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ پاک سے ڈرنے

لے مارے گا اگلی کھنکھی مڑا گا امام محمد کی شرح میں ان الفاظ کا یہ نقل بیان کرتے ہیں۔

اسی سفر و حال بہتک و بین الذنب اصلا الا ان العفر هو السر فهو كناية عن العصاة

”نبی اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور تمہارے درمیان بد سے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے درمیان اس طرح مائل ہو گیا ہے۔ کہ آپ سے گناہ کا صدور بالکل نہیں ہو سکتا۔ غلظت مطلق معنی چمپا اور حاکمنا ہے۔ اور یہ عقیدت سے کہتا ہے۔ لفظ ذنب کی مراد عقبتی کے لئے طالعہ کیجئے۔

(فیما باقرآن، جلد 4، صفحہ 34-531) (مصحفی)

والا ہوں اور تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں کہ کس بات میں تقویٰ ہے۔

نوٹ: نبی پاک ﷺ کا ناراض ہونا اس وجہ سے تھا کہ اس آدمی نے خیال کیا کہ آپ کو عمل و غیرہ کی ضرورت نہیں۔ آپ کا ہماری طرح نہ ہونا تو احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ آپ خوفِ الہی میں منفر اور علم کے لحاظ سے بھی بے مثل ہیں۔

350۔ مکی مولیٰ ابو بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن سے فرماتے ہوئے سنا میں اور میرے والدہ محترمہ مروان بن حکم امیر مدینہ کے پاس بیٹھے تھے ان سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو صلیب چنابت میں صبح ہو جائے اس کا روزہ نہیں تو حضرت مروان کہنے لگے ابو عبدالرحمن میں جہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ضرور جاؤ اور ان دونوں سے اس کے حقائق دریافت کرو اور ای ابو بکر نے فرمایا ہے کہ حضرت عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جا کر سلام کیا حضرت عبدالرحمن نے عرض کی اے ام المومنین رضی اللہ عنہا ہم مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے ان سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کو صلیب چنابت میں صبح ہوگی اس کا روزہ نہیں ہوتا آپ نے فرمایا ہے عبدالرحمن جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے مسئلہ اس طرح نہیں کیا تم اس سے روگردانی کرتے ہو جو نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا ہم بخدا نہیں۔ آپ فرماتے تھیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے بارے

350۔ أَخْبَرَنَا مَا لِيكَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي جُنْدَبُ مِرْوَانَ بَنِي الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا بَزَّ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا أَلْطَرَ، فَقَالَ مِرْوَانُ: أَلَسْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَلْعَيْنِ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَتَسَالَتْهُمَا عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَلَقِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَذَعَبْتُ نَفْعًا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، فَسَلَّمْنَا عَلَى عَائِشَةَ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، كُنَّا جُنْدُ مِرْوَانَ بَنِي الْحَكَمِ، فَلَمَّا بَزَّ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا أَلْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، قَالَتْ: لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَرَأَيْتَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، قَالَتْ: فَأُفْهِدْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ إِجْلَامٍ، ثُمَّ يَضُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَالَتْهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا مِرْوَانَ، فَلَمَّا بَزَّ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا قَالَتْ، فَقَالَ: أَلَسْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُعَاوِيَةَ لَتَرْحَنَ ذَائِبِي، فَلَانَهَا بِالنَّابِ، فَلَلْعَيْنِ إِلَى أَبِي

میں گواہی دیتی ہوں آپ کو احکام کے بغیر یعنی جماع کی وجہ سے حاجت جنابت میں معج ہو جاتی تھی اور آپ اس دن کا روزہ رکھ لیا کرتے تھے راوی حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا ہے کہ ہم وہاں سے نکلے حتیٰ کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے آپ سے اس بارے میں پوچھ تو آپ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا۔ ہم وہاں سے نکلے اور مردان کے پاس آئے۔ حضرت عبدالرحمن نے ان سے بیان کیا جو کچھ ان دونوں (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما) نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے ابو محمد (عبدالرحمن) میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم میری سواری پر سوار ہو جاؤ جو سواری دروازے پر موجود ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اپنی زمین حقیقی میں ہیں اور انہیں اس بارے میں ضرور آگاہ کرو راوی نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن سوار ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گیا حتیٰ کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کچھ دیر عبدالرحمن نے آپ کے ساتھ گفتگو کی اور پھر ان کو وہی مسئلہ بتایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہ تھا مجھے تو کسی بتانے والے نے ہی بتایا تھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں احکام کے بغیر اگر کسی نے رمضان المبارک میں جماع کی وجہ سے حاجت جنابت میں معج کی پھر اس نے طہور فجر کے بعد غسل کر لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اور کتاب اللہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا احل لکم لیلۃ الصیام و اس آیت میں باشر و ہن سے مراد جماع ہے اور وابتغوا ما کتب اللہ لکم سے مراد اولاد ہے عیط الا بیض من العیط الاسود سے مراد

مُزَوَّرَةٌ، فَإِنَّهُ يَأْزِجُهُ بِالْعَقِيْبِي، فَلْيُخْبِرْنَاهُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَوَضَعْتُ مَقْعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَخَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا جَلَمَ لِي بِذَلِكَ، إِنَّمَا أَخْبَرْنِيهِ مُخْبِرٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، مَنْ أَضْحَجَ جُنْبًا مِنْ جَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ إِحْلَامٍ فِي خُفَرٍ وَمَضَانٍ، ثُمَّ انْفَسَلَ بَعْدَهَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا يَأْسَ بِذَلِكَ، وَكَتَبَ اللَّهُ فَعَالِي يَنْدُلُ عَلَى ذَلِكَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَجَلُ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرُّفْتُ إِلَى بَيْتِكُمْ، هُنَّ لِيَامَ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِيَامَ لَهُنَّ، عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ تَخْتَلِفُونَ أَلْفَنَسَكُمْ، فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ، فَلَا تَأْنِ بِتَأْيِزُوا مِنْهُ﴾ يَتَنَبَّأُ الْجَمَاعُ ﴿وَأَتَيْنَا مَا كَتَبَ اللَّهُ

لَكُمْ يَتَى الْوَلَدَ وَوَكَّلُوا حَتَّى يَتَيَّنَ لَكُمْ الْخَبَطُ الْأَيْتُحُ مِنَ الْخَبَطِ الْأَسْوَدِ يَتَى حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَدْ رَخِصَ لَهُ أَنْ يُجَامِعَ، وَيَتَيَّنَ الْوَلَدَ، وَيَتَكَلَّفُ وَيَتَشَرَّبُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَمَنْ يَكُونُ الْغُسْلُ إِلَّا بَعْدَ غُلُوعِ الْفَجْرِ فَهَذَا لَا نَأْسَ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْطَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ.

طُورِ جَعْرِ ہے۔ جب آدمی کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ جماع کرے اولاد کی تمنا کرے وہ کھائے اور پیئے یہاں تک کہ طُورِ جَعْرِ ہو جائے تو وہ طُورِ جَعْرِ کے بعد غسل نہیں کرے گا تو بھرک کرے گا۔ تو اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور عام فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

روزہ دار کا بوسہ لینا

بَابُ: الْقُبْلَةُ لِلصَّائِمِ

351۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوُجِدَ مِنْ ذَلِكَ وَجَعًا شَدِيدًا، فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَتْهُ بِذَلِكَ، فَرَادَهُ ذَلِكَ خَرًّا قَفًّا: إِنَّا لَنَسَاءُ مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُجِلُّ اللَّهُ بِرَسُولِهِ مَا شَاءَ، فَرَجَعَتْ الْمَرْءَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَوَجَدَتْ جَنَاحًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَالُ هَذِهِ الْمَرْءَةِ؟ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: أَلَا أَخْبَرْتَهَا أَنِّي أَقْبَلُ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: قَدْ أَخْبَرْتَهَا، فَلَعَبْتُ إِلَيْ زَوْجِهَا، فَأَخْبَرَتْهُ، فَرَادَهُ ذَلِكَ خَرًّا، وَقَالَ: إِنَّا لَنَسَاءُ مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُجِلُّ اللَّهُ بِرَسُولِهِ مَا شَاءَ، فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَقَاتِمُ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ.

351۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے روزہ کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لیا پھر اس آدمی کو اچھلی دکھ ہوا اس نے اپنی عورت کو مسئلہ پوچھنے کیلئے بھیجا وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ نبی کریم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیا کرتے اس عورت نے اس آدمی کو کہا کہ بتایا تو اس آدمی کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا اس نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی شخص نہیں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے نبی پاک ﷺ کیلئے جو چاہا حلال کر دیا وہ عورت دوبارہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کے پاس نبی کریم ﷺ کو موجود پایا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو کیا کام ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس کے بارے میں بتایا آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کو بتایا کہ میں خود ایسا کر لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کو بتایا تھا اور یہ اپنے خاوند کے پاس گئی اور اس کو کہا کہ بتایا تو اس سے اس کی پریشانی اور زیادہ ہو گئی اور وہ کہنے لگا کہ ہم نبی پاک ﷺ کی شخص نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رسول اللہ

ﷺ کیلئے جو چاہا حلال فرمادیا نبی کریم ﷺ ہر مرض ہوئے اور فرمایا قسم بخدا میں تمہاری نسبت زیادہ اللہ پاک سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ حدود اللہ کو جانتا ہوں۔

352۔ حضرت عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر آئے (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا تمہیں اپنی زوجہ کے پاس جانے سے بوسہ لینے اور اس کے ساتھ دل لگی کرنے سے کیا مانع ہے آپ نے عرض کی کہ میں روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لوں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے روزہ دار کو بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اپنے گیس کو جماع سے روکے پر قدرت رکھتا ہو اگر روزہ دار کو وہ اپنے گیس کو جماع سے باز رکھنے پر قادر نہیں ہوگا تو (بوسہ سے) باز رہنا افضل ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حنفی مقلد عام فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

353۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے سے منع کرتے تھے۔

روزہ دار کا بچھنے لگوانا

354۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ میں بچھنے لگوانا کرتے تھے۔ بحر سورج غروب ہو جانے کے بعد بچھنے لگواتے تھے۔

355۔ حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن

352۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النُّضَرِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّكَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ وَحَيَّيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَدْخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ إِلَى أَفْئِكَ تَقْلِبُهَا وَتَلَا جَهَنَّمَ؟ قَالَتْ: وَأَنَا صَائِمَةٌ؟ أَقَالَتْ: نَعَمْ.

قَالَ مُعَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِالْقَبْلَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ عَنِ الْجَمَاعِ فَإِنْ خَافَ أَنْ لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ فَالْكَفُّ أَفْضَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَائِشَةُ قَبْلًا.

353۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقَبْلَةِ وَالْمَبَاهِرَةِ لِلصَّائِمِ.

بَابُ: الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

354۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ثَابِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ إِنَّهُ كَانَ يَخْتَجِمُ بَعْدَ مَا تَقَرَّبَ الشَّمْسُ.

355۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَنَّ سَعْدَ

وَابْنُ عُمَرَ كَانَا يَخْتَصِمَانِ وَهُمَا صَالِحَانِ۔

وقاس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں صاحب روزہ میں پچھنے لگواتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِالْخِصَامَةِ لِلصَّالِحِ، وَإِنَّمَا تُكَرِّهُ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ، فَإِذَا أُمِنَ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کیلئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں صرف کمزوری ہو جانے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ جب اس سے امن ہو تو کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

356۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرَافَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَبِي قَطُّ اخْتَصِمَ إِلَّا وَهُوَ صَالِحٌ۔

356۔ حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والد ہمیشہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّائِمُ يَذْرَعُ الْقَيْءَ أَوْ يَتَقَيَّأُ

357۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ لَفَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعُ الْقَيْءَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ خِيَرَةٌ۔

357۔ حضرت ثاقب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جو شخص صائم ہو کر قے کرے اور وہ روزہ دار ہو تو اس پر قضا ہے اور جس کو خود ہی قے آجائے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

سفر میں روزہ رکھنا

بَابُ: الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

358۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْضِي فِي السَّفَرِ۔

358۔ حضرت ثاقب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

359۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ غَنِيَّةِ اللَّهِ بْنِ غَبِيَالَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ فِي رَوْحِ بَنِي كِنَانَةَ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ كِتَابٌ فِيهِ

359۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں سفر پر روانہ ہوئے آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ آپ مقام کدیہ

وَمَضَانَ، فَصَامَ عُمَى بَلَغَ الْكَيْدِ ثُمَّ أَفْطَرَ فَلْأَفْطَرَ
النَّاسُ مَعَهُ وَكَانَ فَتَحَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ:
وَكُنَّا نَوَافِلُ نَأْخُذُونَ بِالْأَخْذِ فَلَا أَخْذَ مِنْ أَمْرِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

پر پہنچے (مدینہ منورہ سے سات سطحوں کے فاصلہ پر ایک
مقام ہے) تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور آپ کے ساتھ
لوگوں نے بھی افطار کیا۔ مکہ شریف رمضان المبارک میں فتح
ہوا تھا اور وہ (صحابہ کرام رضوان علیہم) نبی کریم ﷺ کے
اعمال میں سے نئے عمل کو اختیار کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ شَاءَ صَامَ فِي الشَّهْرِ، وَمَنْ شَاءَ
أَفْطَرَ، وَالصُّومُ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ، وَإِنَّمَا بَلَّغْنَا
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْطَرَ حِينَ سَافَرَ إِلَى مَكَّةَ لِأَنَّ النَّاسَ
شَكُّوا إِلَيْهِ الْجَهْدَ مِنَ الصُّومِ، فَأَفْطَرَ لِلذِّكْرِ، وَقَدْ
بَلَّغْنَا أَنَّ عُمَرَ الْاَسْلَمِيَّ سَأَلَهُ عَنِ الصُّومِ فِي
الشَّهْرِ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلْأَفْطِرْ،
فَبَلَّغْنَا نَأْخُذُ وَغَيْرُ قَوْلِ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
وَالْعَامَّةُ مِنْ قَبْلِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سفر میں جو چاہے
روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے اور جو طاقت رکھتا ہو اس
کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے اور ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے افطار فرمایا جس وقت آپ نے مکہ مکرمہ
کی طرف سفر کیا کیونکہ لوگوں نے آپ کے سامنے روزہ کی
تکلیف کی شکایت کی تھی۔ اس لئے آپ نے افطار فرمایا۔
ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت حمزہؓ رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم ﷺ سے سفر کے دوران روزہ کے بارے میں
پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو
افطار کرو۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حنفی مقلد کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: قَضَاءِ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ؟
360- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَمَلْنَا نَالِغٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ لَا يُفَرَّقُ قَضَاءُ رَمَضَانَ.

کیا رمضان کے قضاء روزے متفرق رکھے جائیں
360- حضرت مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رمضان شریف کے قضاء روزے علیحدہ
علحدہ نہ رکھے جائیں (متواتر رکھے جائیں)۔

361- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ اِخْتَلَفَا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ، قَالَ
أَخْلَصُهَا: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُ.

361- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے
درمیان رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں اختلاف
رہا ہوا ان میں سے ایک نے کہا کہ ان میں تفریق کر لی
جائے (یہ جائز ہے) اور دوسرے نے کہا کہ ان میں تفریق نہ
کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلْجَمْعُ بَيْنَهُ الْفَضْلُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَأَخْصِيَتْ الْعِيْلَةُ فَلَا تَأْسَ بِذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْثَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ وَالْعَامِيَةُ قَبْلَنَا.

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان کو اکٹھا رکھنا افضل ہے اگر تم انہیں مشرق طود پر رکھو اور کھیتی پوری کر لو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حنفی فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ

362- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَنَّ عَائِشَةَ وَخَفْصَةَ زَجَنِيَّ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصْبَحْنَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ، فَأُلْعِدْنِي لِهَٰمَا عَقَامٌ فَأَلْفَطَرْنَا عَلَيْهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَقَالَتْ خَفْصَةُ وَتَلَدْنِي بِالْكَلَامِ وَخَانَتْ بَيْنَهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ، فَأُلْعِدْنِي لَنَا عَقَامٌ فَأَلْفَطَرْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لِهَٰمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْفُطْرُ يَوْمًا مَكَانَهُ.

362- حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خفصہ رضی اللہ عنہا نے صوم رکھا ان کی طرف کھانا دیئے بھیجا گیا تو ان دونوں نے اس کے ساتھ افطار کر لیا۔ پھر نبی کریم ﷺ دونوں کے پاس تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت خفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ آپ سے بیان کرنے میں مجھ سے پہلے کی آخروہ اپنے باپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی بیٹی خفصہ (اپنے والد کی طرح جا جھک گئیں کرتی تھیں) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آج صوم رکھا ہمارے ہاں کھانا دیئے بھیجا گیا ہم نے اسے کھا کر افطار کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم دونوں اس کے بدلے تقاضا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْثَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ وَالْعَامِيَةُ قَبْلَنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں جو شخص طہری روزہ رکھے پھر اسے توڑ دالے تو اس پر قضاء ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حنفی میں فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ

363- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ.

363- حضرت مالک بن سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ خیر و برکت میں رہیں گے جب تک وہ جلدی افطاری کرتے رہیں گے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ افطار اور نماز مغرب میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

364۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم روزہ افطار کرنے سے قبل جوئی رات کی چدرکی کو دیکھتے نماز مغرب ادا فرماتے پھر نماز کے بعد رمضان میں روزہ افطار کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر طرح کی وسعت ہے جو نماز سے پہلے افطار کرنا چاہے وہ پہلے افطار کرے اور جو اس کے بعد افطار کرنا چاہے بعد میں کر لے ہر لحاظ سے اس میں کوئی حرج نہیں۔

شام ہو جانے کے خیال سے شام سے قبل ہی روزہ افطار کر لینا

365۔ حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن رمضان میں بادل والے دن روزہ افطار فرمایا آپ کا خیال تھا کہ شام ہوگئی ہے یا سورج غروب ہو گیا ہے آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ سورج نکل آیا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا آسان ہے اور عمر بن خطاب پر ہم نے اجتہاد کیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس نے روزہ افطار کر لیا اور اس کا خیال یہ تھا کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ یہ غروب نہیں ہوا تو وہ دن کا باقی حصہ نہ کھائے اور نہ پیے اس پر اسکی قضا ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: تَجِبُ الْإِفْطَارُ وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِ هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَمَهُ اللَّهُ وَالْعَاقِبَةُ.

364۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ ضَهَابٍ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُفَّانَ بْنَ عُفَّانٍ كَانَا يُضَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ اللَّيْلَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فِي رَمَضَانَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ، فَمَنْ شَاءَ افْطَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَنْ شَاءَ افْطَرَ بَعْدَهَا، وَكُلُّ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ وَيَنْظُرُ أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى

365۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ افْطَرَ يَوْمَ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَمِمْ، وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى أَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: الْخَطْبُ بَسِيرٌ وَقَدْ اجْتَهَدْنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ افْطَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ يَأْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَمْ يَشْرِبْ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَمَهُ اللَّهُ.

بَاب: الْوَصَالُ فِي الصَّيَامِ

صوم وصال رکھنا

366- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَصَالِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ، قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي.

366- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ سے عرض کی گئی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے (میرا رب مجھ کو کھلاتا، پلاتا ہے تم میری مثل ہرگز نہیں ہو سکتے)۔

367- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ، إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ، قَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، أَيْتُ يَطْعَمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي، فَأَتَكَلَّفُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهِ مَلَاقَةٌ.

367- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خبردار صوم وصال نہ رکھو، صوم وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری مثل نہیں رات کو میرا رب مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ تم وہی عمل اختیار کرو جس کے بھالانے کی تم میں طاقت ہو۔

368- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ غَمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةِ الْخَارِثِ: أَنَّ نِسَاءً تَمَازَوْنَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَائِمٌ، وَقَالَ آخَرُونَ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأُرْسِلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحٍ

حضرت ام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ صوم وصال نہ کرو ہے صوم وصال دو روزہ ہے کہ آدمی دو دن مسلسل اس طرح روزہ رکھے کہ ان میں رات کے وقت کوئی چیز نہ کھائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ

یوم عرفہ کا روزہ

368- حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے یوم عرفہ کو نبی کریم ﷺ کے روزہ کے بارے میں باہم اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ دار ہیں۔ دوسرے بعض حضرات نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ دار نہیں۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت

مِنْ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بِغُرْفَةٍ فَشَرِبَهُ.

میں دودھ کا پیالہ بھیجا اس وقت آپ میدانِ عرفات میں قیام فرما تھے آپ ﷺ نے دو نوش فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ، إِنَّمَا صَوْمُهُ تَطَوُّعٌ، فَإِنْ كَانَ إِذَا صَامَهُ يَضِجُهُ ذَلِكَ عَنِ الدَّعَاءِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِذَا لَفَاطَرُ الْفَضْلِ مِنَ الصَّوْمِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو چاہے یومِ عرفہ کو روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کر لے اس کا کٹلی روزہ ہے اگر اس دن روزہ رکھنے سے دعا (اور دیگر افعال) میں ضعف لاحق ہو جائے گا اندیشہ ہو تو روزہ رکھنے کی بجائے افطار کرنا افضل ہے۔

بَابُ: الْأَيَّامُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الصَّوْمُ

وہ ایام جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

369- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا أَبُو الشَّيْبِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ نَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ أَيَّامٍ مِثْنِ.

370- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي مَرْثُةَ مَوْلَى غَزِيلِ بْنِ أَبِي حَلَابٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ فِي أَيَّامِ الشُّشْرِ فَقَرَّبَ لَهُ طَعْمًا، فَقَالَ: كُلْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأُمِّهِ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: كُلْ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْفِطْرِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ.

369- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مثنیٰ کے ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔
370- حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت (ابو مزہ) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم ایامِ شُشْرِ (گیارہ ذوالحجہ سے تیرہ ذوالحجہ تک کے دنوں میں) میں اپنے والدِ محترم کی خدمت میں گئے تو انہوں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا اور فرمایا کھاؤ حضرت عبداللہ نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا کھاؤ جس میں علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں ان ایام میں افطار کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَصَامَ أَيَّامُ الشُّشْرِ لِتَضَعُ وَلَا يَغْرَهَا، إِنَّمَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُلَيْبِنَا، وَقَالَ مَالِكٌ إِنَّهُنَّ أُنْسٍ يَصُومُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِي لَا يَجِدُ الْهَدْيَ أَوْ فَاتَهُ الْأَيَّامُ الثَّلَاثَةُ قَبْلَ يَوْمِ النُّحْرِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ ایامِ شُشْرِ میں حجِ جمعہ کے یا کوئی دوسرے روزے نہیں رکھنے چاہئیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اس کے بارے میں ممانعت کا حکم آیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حلقہ میں فقہاء کرام کا یہی قول ہے حضرت مالک بن انس نے ارشاد فرمایا ہے کہ حجِ جمعہ کرنے والا جس کو قربانی نہ ملے یا جس کے ضمنِ دن قربانی کے دن سے پہلے فوت ہو جائیں وہ ان ایام میں

روزہ رکھ سکتا ہے۔

رات کے وقت روزہ کی نیت کرنا

371۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روزہ درست نہیں ہوتا جب تک فجر سے قبل نیت نہ کرے (فجر سے مراد صبح صادق ہے)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے زوال سے قبل روزہ کی نیت کر لی وہ بھی روزہ دار ہے اور بہت سارے لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حنفی علماء کا یہی قول ہے۔

ہمیشہ روزے رکھنا

372۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسلسل روزے رکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ آپ اب افطار نہیں فرمائیں گے آپ ﷺ افطاری کرتے رہتے تھے کہ کہا جاتا کہ آپ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو رمضان شریف کے علاوہ کبھی عمل کسی مہینہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور جس کثرت سے آپ شعبان میں روزے رکھا کرتے اس کثرت سے میں نے آپ ﷺ کو کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

یوم عاشورہ کا روزہ

373۔ حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے حج کے سال سنا۔ آپ خبر پر موجود تھے اور فرما رہے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء (صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم) کہاں ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو آج کے دن کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس

بَاب: الْبَيِّنَةُ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

371۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَمَنْ أَجْمَعَ أَيْضًا عَلَى الصِّيَامِ قَبْلَ نَضَبِ الْبَهَارِ فَهُوَ صَائِمٌ، وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ قُلْنَا.

بَاب: الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الصِّيَامِ

372. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ لَا يَفْطُرُ، وَيَقُطِرُ حَتَّى يُقَالَ لَا يَصُومُ، وَمَا زَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرِ قَطْرًا إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا زَأْتُهُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

بَاب: صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

373. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ، عَنْ حَفِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، إِنِّي عَلَّمْتُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ: هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ لَمْ يَكُنْبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، أَنَا صَائِمٌ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ۔
 کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا۔ میں روزہ سے ہوں۔ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

فَالْمُحَمَّدُ: صِبَامَ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانَ ثُمَّ تَسَخَّرَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَهُوَ تَطَوُّعٌ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَلَاءِ قَبْلَنَا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل عاشرہ کے روزے واجب تھے پھر ماہ رمضان نے انہیں منسوخ کر دیا آپ یہ نگلی روزے ہیں جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر محدثین فقہاء کا یہی قول ہے۔

لیلة القدر

بَابُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ

374۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الشَّعْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ۔
 374۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیلة القدر رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔
 375۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غُرَورَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ۔
 375۔ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیلة القدر رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

احکام کا بیان

بَابُ: الْأَحْكَامِ

376۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ غُرَورَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ ابْنَتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَكَ يَدْنِي إِلَى رَأْسِهِ فَارْتَجَلَهُ، وَحَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ،
 376۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب احکام فرماتے تو اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے تھے۔ میں آپ ﷺ کو گھسیٹ کر دیتی تھی اور آپ ﷺ گھر میں صرف حاجت ضروریہ کیلئے ہی داخل ہوتے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ إِذَا اغْتَسَكَ إِلَّا لِبَلَابِطٍ أَوْ التَّوَلَّى، وَأَنَا الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَيَكُونُ فِي مَغْتَسَبِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں آدمی جب احکام کرے تو سوائے بول و براز کے باہر نہ نکلے اور اپنی احکام والی جگہ پر ہی کھائے اور پیئے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

377۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
 377۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان کے درمیانی عشرہ میں احکام

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْعُسْطُيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَكِبُ الْعَشْرَ الْوَسْطَ مِنْ خَهْرٍ وَنَعْدَانٍ، فَأَغْتَكَبَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَخْرُجُ فِيهَا مِنْ غِيَاظِهِ قَالَ: مَنْ كَانَ اغْتَكَبَ مَعِيَ فَلْيَغْتَكِبِ الْعَشْرَ الْأَوَّاعِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ انْسَبْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُ مِنْ صَبْحَتِهَا أَسْبَغْتُ فِي مَاءٍ وَطِيبٍ، فَاتَّبَعْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّاعِرِ، وَالتَّمَسُّوْهَا فِي شَحْلِ وَفَرْ.

ابوسعید کا بیان ہے اس رات پڑھ ہوئی مسجد کی محبت چوں اور شاخوں کی قحی مسجد لپک پڑی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک سو کی صبح نماز سے فارغ ہوئے تو میری آنکھوں نے آپ ﷺ کی چٹائی اور ناک پر کچھ کاشان دیکھا۔

378- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُهَابُ بْنُ الرَّخْمِيِّ عَنْ الرَّجُلِ الْمُضَعَفِيِّ يُلَاقِيهِ نَعْتٌ سَعَفٌ؟ قَالَ: لَا نَأْسُ بِذَلِكَ.

378- حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن شہاب زہری سے ایک مخفف شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ محبت والی عمارت میں رفع حاجت کیلئے جاسکتا ہے آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَهَذَا نَأْخُذُ لَا نَأْسَى لِلْمُعْتَكِبِ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ الْبَوْلِ أَنْ
يَدْخُلَ الْبَيْتَ أَوْ أَنْ يَمُرَّ تَحْتَ الشَّغْفِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَبِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

کتاب الحج

باب: أَلْمَوَاقِيتُ

379- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحِلْفَةِ، وَيُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ، وَيُهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَالَ: وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَنْبُلُومَ.

کتاب الحج

احرام باندھنے کی مقامات

379- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل مدینہ و اخصیہ سے اہل شام مقام جحفہ سے اور اہل نجد مقام قرن سے احرام باندھیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اہل یمن مقام ینبلوم سے احرام باندھیں۔

380- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَنْ يَهْلُوا مِنْ ذِي الْحِلْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَا هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ فَسَبَّحْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَأَمَّا أَهْلُ الْيَمَنِ فَيَهْلُونَ مِنْ يَنْبُلُومَ.

380- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ میں نے ان تین مقامات کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سنا ہے اور مجھے یہ روایت بھی ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل یمن ینبلوم سے احرام باندھیں۔

381- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مقام فرع سے احرام باندھا۔

382- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْرَجَ مِنْ بِلَالِيَاءَ. 382- حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے ایک ثقہ راوی (حضرت نافع) نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے البلیاء (بیت المقدس) سے احرام باندھا۔

383- قَالَ مُخَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ هَلِيبَ مَوَاقِيتِ وَقَفَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ مَا إِذَا أَرَادَ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً إِلَّا مَحْرِمًا، فَإِنَّمَا أَخْرَجَ عَبْدُ اللَّهِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ مقامات مقرر فرمائے ہیں اگر کوئی حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے ان

بَنِ عَمَرَ مِنَ الْفُرْعِ وَهُوَ ذُوْنَ ذِي الْحُلَيْفَةِ إِلَى مَكَّةَ، لِأَنَّهُ أَهْلُهَا وَكَانَ آخِرُ وَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ وَصَفَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ الْجُحْفَةِ لِأَنَّهَا وَقْتُ مِنَ التَّوَالِيَةِ. بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَمْتَعَ بِبَيَّابِهِ إِلَى الْجُحْفَةِ فَلْيَفْعَلْ. أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مقامات سے احرام باندھنے بغیر آگے گزرتا نہیں چاہیے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مقام فرع سے احرام باندھنا جبکہ یہ مقام ذوالحلیفہ کی نسبت مکہ مکرمہ کے نزدیک ہے اس لئے ہے کہ اس (ذوالحلیفہ) سے آگے ایک اور مقامات تھے ہے اور اہل مدینہ کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ مقام تھے سے احرام باندھ لیں کیونکہ یہ بھی ایک مقامات ہے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کی حدیث پہنچی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو تھک اپنے کپڑے پہن کر جانا چاہے تو وہ ایسا کرے۔ یہ روایت ہم سے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اسحاق بن راشد سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت محمد بن علی سے روایت کی جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے (مذکورہ) روایت کی ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُحْرِمُ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ وَحَيْثُ يَنْبَغُ بِهِ بَعِيرُهُ

بعد از نماز اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھنا

383- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ: أَنَّ عَمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، فَإِذَا ابْتَدَأَ بِهِ رَاجِلَتَهُ أَخْرَجَهُ.

383- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے جب آپ سوار پر بیٹھ جاتے تو احرام باندھتے تھے۔

384- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ: يَتَذَوُّنَهُمْ عَلَيْهِ الَّتِي تَكْلَبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، وَمَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

384- حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا ہے کہ وہ یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں تم نبی کریم ﷺ کی تائید کرتے ہو (آپ نے یہاں سے احرام باندھا) حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ کی مسجد کے قریب سے احرام باندھ کر ٹیک کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِمَحْرَمِ الرَّجُلِ إِنْ شَاءَ فِي ذُبُرِ صَلَاتِهِ وَإِنْ شَاءَ جِئَ يَنْبَغُ بِهِ بَعِيرُهُ، وَكُلُّ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں آدمی اگر چاہے تو نماز کے بعد احرام باندھ لے

حسنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِئَةِ مِنْ فَهْمَانِهَا۔ اور اگر چاہے تو جس وقت وہ سواری پر بیٹھے اس وقت احرام باندھ لے۔ تمام صورتوں میں اچھا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ : التَّلْبِيَةِ

تلبیہ کہنا

385۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ: لَيْتِكَ اللَّهُمَّ لَيْتِكَ، لَيْتِكَ لَا ضَرَرَكَ لَكَ لَيْتِكَ، إِنْ أَخَعَدَ وَالْبُعْثَةَ لَكَ وَالْمَلَكَ لَا ضَرَرَكَ لَكَ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقْرَأُ فِيهَا لَيْتِكَ لَيْتِكَ لَيْتِكَ وَسَعْدِيكَ وَالْغَيْرَ بِدَلِيلِكَ وَالزُّعْمَاءَ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔ 385۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس طرح تلبیہ کہتے تھے اللَّهُمَّ لَيْتِكَ لَا ضَرَرَكَ لَكَ لَيْتِكَ۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تمام قرعہ میں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور سلطنت تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ الفاظ زیادہ کرتے تھے لیت لیت لیت وسعدیک والخیر بیدک والرحماء الیک والعمل۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس بات پر عمل کرتے ہیں کہ تلبیہ پہلا ہی ہے جو نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے اور جو تم اضافہ کرو وہ اچھا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ : مَتَى تَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

تلبیہ کو کب موقوف کیا جائے گا؟

386۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْقَفِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ وَهَمَّا غَادِيَانِ إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَقْضَوْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا النَّيِّمِ؟ قَالَ: كَانَ يُهْلُ الْمُهْلُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ وَيَنْكُرُ الْمُنْكَرُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ۔ 386۔ حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جبکہ وہ دونوں (منی سے) عرفات کی طرف جا رہے تھے۔ آج کے دن تم سب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا عمل کرتے تھے آپ نے فرمایا لیت کہنے والا لیت کہتا تو کوئی منع نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی بھی انہیں منع نہیں کرتا تھا۔

387۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ 387۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ ذَلِكَ فَلَمْ يَأْتِ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَتَكْبِيرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو سب کچھ کرتے ہوئے دیکھا (تکبیر کہتے ہوئے ہوئے بھی تکبیر کہتے ہوئے بھی) لیکن ہم تکبیر کہتے ہیں۔

قَالَ مُسْلِمٌ: بِذَلِكَ نَأْخُذُ عَلَى أَنَّ التَّلْبِيَةَ مِنَ الزَّوْجَةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا أَنَّ التَّكْبِيرَ لَا يَنْكُرُ عَلَى خَالٍ مِنَ الْخَالَاتِ وَالتَّلْبِيَةَ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ إِلَّا فِي مَوْجِبِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ اس دن تکبیر واجب ہے مگر کسی حالت میں بھی تکبیر کہی جائے تو غلط نہیں لیکن تکبیر کو اس کے مقام پر کہنا چاہیے۔

388- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ يَدْعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ حَتَّى يَكُونُ بِالنَّيْتِ وَالضُّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَلْتَمِسُ حَتَّى يَغْدُوَ مِنْ مَبْنَى إِلَى عَرْفَةِ، فَإِذَا هَذَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ.

388- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم شریف میں داخل ہوتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور مضافہ مروہ کے درمیان سنی کرتے تک تکبیر موقوف کر دیتے پھر تکبیر کہنا شروع کر دیتے جب آپ صحنی سے عرفات کی طرف جاتے تو عرفات پہنچ کر تکبیر ترک کر دیتے۔

389- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَابِشَةَ كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَاخَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ.

389- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب موقف میں پہنچ جاتیں تو تکبیر ترک کر دیتی تھیں (عرفات میں زوال کے بعد)۔

390- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلَقَمَةَ، أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَابِشَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ بِعَرْفَةِ بِنَمْرَةٍ، ثُمَّ تَحُولُ لِقَرْزَلٍ فِي الْأَزَاكِ، فَكَانَتْ عَابِشَةَ تَهْلُ مَا كَانَتْ فِي مَنَازِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَإِذَا رَحِمَتْ وَتَوَضَّعَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ تَرْتَجِبُ الْإِهْلَالَ، وَكَانَتْ تَقِيمُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْحَجِّ، فَإِذَا كَانَ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ غَزَزَتْ حَتَّى تَأْتِيَ الْجُحْفَةَ، فَتَقِيمُ بِهَا حَتَّى تَوَدَى الْهِلَالَ، فَإِذَا زَامَ الْهِلَالَ أَغْلَتْ بِالْعَمْرَةِ.

390- حضرت علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت ہے کہ انکی والدہ ماجدہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرفہ میں نمرہ کے مقام پر اترتی تھیں پھر آپ مقام اراک (عرفہ میں نمرہ کے قریب مقام ہے) میں قیام کرتے تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب تک اپنے مقام پر ہوئیں تو تکبیر کہتی رہتیں اور جو بھی آپ کے ساتھ ہوتا (دو بھی تکبیر کہنے میں مشغول رہتا) جب آپ سواری پر سوار ہو جاتیں اور موقف کا رخ کرتیں تو تکبیر کہنا چھوڑ دیتیں۔ آپ حج کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام فرماتیں اور حرم کا چاند نظر آنے سے قبل کوچ کرتیں حتیٰ کہ مقام جحفہ میں

آ کر ظہر پاتیں۔ یہاں تک کہ چاند دیکھیں اور جب چاند دیکھ لیتیں تو عمرے کا احرام باندھ لیتیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو حج مفرد یا حج قرآن کا احرام باندھے وہ تکبیر کہنا شروع کر دے حتیٰ کہ وہ ہم نحر (قریبی کے دن) حمرہ اولیٰ پر رہی جہاں کرے (نکھر مارے) پہلی انگڑی کے ساتھ ہی تکبیر موقوف کر دے اور جو مفرد عمرہ کا احرام باندھے وہ تکبیر کہتا رہے یہاں تک کہ وہ طواف کیلئے رکن یمنی کا احاطہ کرے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آپ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بہت سے آثار مروی ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

تکبیر یا آواز بلند کہنا

391۔ حضرت غلام بن سائب انصاری نے ابو حارث بن خزرج کے ایک آدمی (سائب بن غلام رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے جنہوں نے اپنے والد المحترم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم یا جو میرے ساتھ ہے کو یہ حکم دوں کہ وہ تکبیر کہتے وقت اپنی آواز بلند کریں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ تکبیر بلند آواز سے کہنا افضل ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

حج اور عمرہ کو ملانا (حج قرآن)

392۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ أَوْ قَرَنَ لَيْ خُفِيَ يَزِيهِ الْجُمْرَةُ بِأَوَّلِ جِصَافِ زَمَنِ يَوْمِ النَّحْرِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مَفْرُودَةٍ لَيْ خُفِيَ يَنْتَلِيهِ الرَّحْمَنُ لِلطَّوَافِ، بِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَثَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ فَهْمِهَا.

بَابُ: رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

391۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي نَجْرٍ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ غِلَافَ بْنَ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيَّ ثَمَّ مِنْ نَبِيِّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْزَجِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَوْ مَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَعْلَالِ بِالتَّلْبِيَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ أَفْضَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ فَهْمِهَا.

بَابُ: الْقِرَاءَةُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

392۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بَنِي نُوْفَلٍ الْأَسَدِيِّ، أَنَّ سَلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَامَ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ أَهْلٌ يَخُجُّ وَمَنْ أَهْلٌ بِالْعُمْرَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَهَلْ مِنْ كَانَ أَهْلٌ بِالْعُمْرَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ أَهْلٌ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَجْزُوا.

شیخ رحمہ اللہ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حجۃ الوداع کے سال حج کا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور ان میں سے بعض نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا پھر جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے (عمرہ کے بعد) احرام کھول دیا اور جس نے حج یا حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا انہوں نے احرام نہ کھولا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاقِلَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

393- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِي الْبَيْتَةِ مُغْتَمِرًا، وَقَالَ: إِنْ صِدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنْعًا حَمًا صَنْعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: قَالَ فَخَرَجَ فَأَهْلٌ بِالْعُمْرَةِ وَسَارَ، حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي لَقَدْ أَوْخَيْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ، وَطَافَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأَى ذَلِكَ مُخَوِّبًا عَنْهُ وَأَعْدَى.

393۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں (جب حجاج حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کیلئے حملہ آور ہوا) عمرہ ادا کرنے کیلئے نکلے اور کہا کہ اگر مجھے خانہ کعبہ سے روکا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے جیسا ہم نے حضور ﷺ کی معیت میں کیا تھا راوی نے کہا کہ آپ روانہ ہوئے تو عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے اور جب مقام بیداء میں آئے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ دونوں (حج و عمرہ) ایک جیسے ہی ہیں میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے حج اور عمرہ کی نیت کر لی ہے پھر آپ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب آپ بیت اللہ شریف تک پہنچے تو آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کی اور اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا اور اسی کا کافی سمجھا اور قربانی کی۔

394- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ رَالْمَكْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَدَعَلْنَا عَلَيْهِ قَبْلَ يَوْمِ التَّوْبَةِ بَيُومَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

394۔ حضرت صدقہ بن یسار فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ہم (جماعت تابعین) ترویہ کے دن سے دو یا تین دن قبل ان کے پاس آئے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور

ثَابِتُ الرُّاسِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي صَفَرْتُ رَأْسِي، وَأَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ مَعْرُوفَةٍ، فَمَاذَا تَرَى؟ قَالَ: إِنَّ عُمْرَةَ لَوْ كُنْتَ مَعَكَ جِئْتَ أَحْرَمْتَ لِأَمْرٍ نَكَحْتَ أَنْ تُهْلَ بِهِمَا جَمِيعًا، فَإِذَا قُلْتُ كُنْتُ بِالنِّبْتِ وَالطَّيْفِ وَالْمَرْوَةِ وَكُنْتُ عَلَى إِحْرَامِكَ، لَا تَجُلُ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى تَجُلَ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ، وَتَنْحَرَ هَذِيكَ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: أَخَذَ مَا تَقَايَرُ مِنْ شَعْرِكَ، وَأَعْلَى، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: هَذِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: هَذِيكَ فَلَا تَأْكُلُ ذَلِكَ يَقُولُ هَذِيكَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عُمَرَ، حَتَّى إِذَا أَرَدْنَا الْخُرُوجَ قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا خَافَةَ لَكُنْ لَرَأَى أَنْ أَذْنَحَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضُومَ.

آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے اسی اثناء میں ایک یمن کا رہنے والا آدمی آپ کے پاس آیا اس کے سر کے بال کھرے ہوئے تھے اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے اپنے بال کوندھ لیے ہیں اور صرف عمرو کا احرام باندھا ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت تم نے احرام باندھا تھا اگر میں اس وقت تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں ان دونوں (ج و عمرو) کا احرام باندھنے کا حکم دیتا۔ جب تم آتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے صفا و مردہ کے درمیان سعی کرتے تم حالت احرام میں ہی رہے اور کوئی شے حلال نہ ہوتی یہاں تک کہ قربانی کے دن تمہارے لیے سب کچھ حلال ہو جاتا (تم احرام کھول دیتے) اور تم قربانی کا جانور ذبح کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے جتنے بال پریشان ہیں ان کو کٹاؤ ڈالو اور (ج جمع کیلئے) بدی ذبح کرو مگر میں سے ایک عورت نے پوچھا کہ بدی کیا ہے اے ابو عبد الرحمن! آپ نے فرمایا انکی بدی۔ تین مرتبہ اس کے پوچھنے کے جواب میں آپ نے فرمایا انکی بدی۔ راوی نے فرمایا کہ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے حتیٰ کہ جب ہم نے آپ سے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے صرف ایک بکری ہی مل جاتی تو میرے نزدیک اس کو ذبح کرنا روزہ رکھنے کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ قرآن افضل ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب عمرو کا احرام باندھا ہو اور حج آجائے تو طواف اور سعی کرے پھر بال کٹوائے پھر حج کا احرام باندھے جب قربانی کا دن آئے طواف کروائے (سر

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْقِرْآنَ الْفَضْلَ، كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعُمْرَةِ وَقَدْ حَضَرَ الْحَجُّ، فَطَافَ لَهَا وَسَعَى، فَلْيَقْصِرْ، ثُمَّ لِيَحْرِمْ بِالْحَجِّ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ خَلَقَ وَشَاةً تُجْزِيهِ، كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لُقِّهَا جَاءَ.

منڈائے) ایک بکری ذبح کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

395۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے
روایت ہے کہ جس سال حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ
عنہما نے حج کیا یہ دونوں حج تہجد کا ذکر کر رہے تھے حضرت
ضحاک بن قیس نے کہا کہ تہجد صرف وہی شخص کرتا ہے جو حکم
الہی سے ہے خبر ہو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے
کہا تم نے جو کچھ کہا ہے یہ درست نہیں حج تہجد نبی کریم ﷺ
نے ادا فرمایا ہے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ حج
کیا ہے۔

395۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ: أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي
وَلِصْحَاكُ بْنُ قَيْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي
سُفْيَانَ وَهَمَّا يَذْكُرَانِ السَّمْعَ بِالْغَمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ،
فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ: لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ
جَهَلَ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي
وَلِصْحَاكُ: لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،
وَصَنَعَهَا مَعَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک
حج قرآن، حج مفرد اور صرف عمرہ سے افضل ہے حج قرآن
کرنے والا بیت اللہ کا طواف اور مفاد مردہ کے درمیان سنی
عمرہ کیلئے کرے پھر اپنے حج کیلئے بیت اللہ شریف کا طواف
کرے اور مفاد مردہ کے درمیان سنی کرے دو طواف اور دو
دفعہ سنی ہمارے نزدیک ایک طواف اور ایک سنی سے زیادہ
پسندیدہ عمل ہے اور یہ بات اس روایت سے بھی ثابت ہے۔
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ
نے قارون (حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنے والا) کو دو
طواف اور دو دفعہ سنی کرنے کا حکم دیا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء
کرام کا یہی قول ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: الْقِرَانُ عِدْنَا أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْرَادِ
بِالْحَجِّ، وَالْمَزَادِ الْغَمْرَةَ، لِإِذَا قَرَنَ طَافَ بِالنَّبِيتِ
بِغَمْرِهِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَافَ بِالنَّبِيتِ
بِحَجَّيْهِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، طَوَّافًا
وَسَعَى أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ طَوَّافٍ وَاحِدٍ وَسَعَى وَاحِدٍ،
كَيْتَ ذَلِكَ بِمَا جَاءَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ
الْقَارُونَ بِطَوَّافَيْنِ وَسَعْيَيْنِ، وَبِهِ تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَيْثَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لُقِّهَا جَاءَ.

396۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے حج اور

396۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِطْبِقُوا بَيْنَ

خَبَرَكُمْ وَعَمَرْتَكُمْ، فَإِنَّهُ أَنْتُمْ لَبَحْتَ أَخْبَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
لِعَمَرْتِهِ أَنْ يَخْتَارَ لِي غَيْرَ أَشْهُرِ الْحَجِّ.
دوسرے مکتبوں میں کرو۔

قال مُحَمَّدٌ: يَخْتَارُ الرَّجُلُ وَيَرْجِعُ إِلَى أَفْغَلِهِ ثُمَّ
يَحُجُّ وَيَرْجِعُ إِلَى أَفْغَلِهِ لِيَكُونَ ذَلِكَ فِي سَفَرَيْنِ
الْفَضْلُ مِنَ الْفِرَاقِ، وَلَكِنَّ الْفِرَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْحَجِّ
مُفْرَدًا وَالْعُمْرَةَ مِنْ مَنَاجَةٍ، وَمِنْ الْقَمْعِ وَالْحَجِّ مِنْ
مَنَاجَةٍ، لِأَنَّهُ إِذَا قَرَأَ كُنَّاتِ عُمْرَتِهِ وَخَبَرْتَهُ مِنْ بَلَدِهِ
وَإِذَا تَمَتَّعَ كُنَّاتِ عُمْرَتِهِ مِنْجَنَةً، وَإِذَا قَرَأَ بِالْحَجِّ
كُنَّاتِ عُمْرَتِهِ مِنْجَنَةً، فَالْفِرَانُ أَفْضَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَبِيلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس شخص نے عمرہ
کیا اور پھر اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آ گیا اور پھر حج کیا
اور اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آ گیا اس طرح (حج اور
عمرہ) دونوں میں کرنا ان سے افضل ہے لیکن حج قرآن
حج مفرد سے، مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے سے، حج تمتع کرنے
سے اور مکہ سے حج ادا کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ جب وہ
حج قرآن کرے گا تو اس کا حج اور عمرہ اس کے شہر سے ہوگا اور
جب حج کرے گا تو اس کا حج متقی ہوگا اور جب حج مفرد
کرے گا تو اس کا عمرہ متقی ہوگا پس حج قرآن افضل ہے اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
یہی قول ہے۔

مقیم اپنی ہدی بھیج دے۔

بَابُ: مَنْ أَهْدَى هَدِيًّا وَهُوَ مُقِيمٌ

397- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرْتَهُ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ بَنِي أَبِي سَلَمَةَ
كُتِبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْدَى
هَدِيًّا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ، وَقَدْ تَعَفَّى
بِهِدْيٍ، فَاحْتَبَسَ إِلَى بَأْسِمْكَ أَوْ مَرَى ضَاحِبِ
الْهَدْيِ، قَالَتْ عُمَرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ خَمًّا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا قُلْتُ فَلَا يَلِدُ هَدْيٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
بِيدِي ثُمَّ قُلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيدِهِ، وَتَعَفَّى بِهَا
مَعَ أَبِي، ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ
كَانَ أَحَلَّهُ اللَّهُ حَتَّى نَحْرَ الْهَدْيِ.

397- حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
حضرت زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت میں خط لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرما
یا ہے کہ جو شخص قربانی کا جانور روانہ کر دے اس پر وہ سب کچھ
حرام ہو جاتا ہے جو حجاجی پر حرام ہوتا ہے میں نے ہدی روانہ
کر دی ہے مجھے اپنا حکم لکھ بھیجیں یا جو شخص ہدی لے کر آتا ہے
اس کے ہاتھ حکم بھیج دیں۔ حضرت عمرہ نے بتایا ہے کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسا نہیں جیسا کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے نبی
کریم ﷺ کی قربانی کے جانور کے قنادے بٹے تھے
(قنادہ یعنی پی پی ہے) پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے دست

مبارک سے جانور کو قلاوہ ڈالا اور میرے والد محترم (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ روانہ کر دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ پر کوئی شے حرام نہیں ہوئی تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کیلئے حلال فرمائی تھی۔ یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ حرمت اس کے لیے ہے جو اپنی قربانی کا جانور لے کر مکہ مکرمہ جائے اس کو ہاک کر ساتھ لے جائے اور قلاوہ ڈالے اور وہ شخص حرم ہوگا جو قلاوہ والی اہدی کے ساتھ حج یا عمرہ کے ارادے سے جائے لیکن جب وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم ہو تو وہ حرم نہیں ہوتا کوئی شے اس پر حرام نہیں ہوتی اور ہر ایک شے اسکے لیے حلال ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قربانی کے جانور کے گلے میں قلاوہ

ڈالنا اور اشعار کرنا

398۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ سے مدی لے جاتے تو ذوالحلیفہ کے مقام پر اس کو قلاوہ ڈالتے (گلے میں پٹہ ڈالتے) اور اس کا اشعار کرتے (کوہان وغیرہ کوچرتے) اشعار کرنے سے پہلے قلاوہ ڈالتے اور یہ سب ایک جگہ پر کرتے اس (جانور) کا نہ قلبہ کی طرف کرتے اور اس کے گلے میں طعین ڈالتے پھر بائیں طرف سے اشعار کرتے اور اس کو ہاک کر ساتھ لے جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں قیام کرتے پھر اس کو ساتھ لے کر لوگوں کے ساتھ واپس لوٹتے جب قربانی کیدن صبح منی میں آتے تو سر

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَإِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَى الْبَدَنِ يَتَوَجَّهُ مَعَ هَذِهِ يُزِيدُ مَكَّةَ وَقَدْ سَأَلَ ثَلَاثَةً، وَقُلْنَا: فَلَهَذَا، لَهَذَا يَكُونُ مُحَرَّمًا جِئْنَا بِتَوَجُّهِ مَعَ بَلَدِهِ الْمُتَقَلِّدِ بِمَا أَرَادَ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ: فَلَمَّا إِذَا كَانَ مُقِيمًا فِي أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ مُحَرَّمًا وَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ خَلَّ لَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: تَقْلِيدِ الْبَدَنِ

وَأَشْعَارُهَا

398۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا تَابِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَهْدَى هَذِيًّا مِنَ الْمَبْدِيَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِبَدِيِ الْخَلِيفَةِ، يَقْلُدُهُ قَبْلَ أَنْ يُشْعِرَهُ، وَذَلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُوْجَّهَةٌ إِلَى الْقِبْلَةِ، يَقْلُدُهُ بِنَعْلَيْنِ، وَيُشْعِرُهُ مِنْ شِقْبِ الْأَنْسَرِ، ثُمَّ يَسْأَلُ مَعَهُ حَتَّى يُؤَفِّقَ بِهِ مَعَ النَّاسِ بِعُرْفَةٍ، ثُمَّ يُلْفَعُ بِهِ مَعَهُمْ إِذَا دَفَعُوا، فَإِذَا قَدِمَ مِنْهُ مِنْ عِدَّةِ يَوْمِ الشَّحْرِ نَحْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ يُقَصِّرَ، وَكَانَ يَنْحَرُ هَذِيًّا بِيَدِهِ يَضْفِفُهُنَّ قِيَامًا، وَيُزَوِّجُهُنَّ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَأْكُلُ وَيَطْعِمُ.

منڈانے یا بال چھونے کروانے سے قبل ہی قربانی دے دیتے۔ آپ اپنے ہاتھ سے ہی قربانی کرتے قربانی کے جانوروں کو صاف بستہ کر دیتے اور ان کے منہ قبلہ کی طرف کر دیتے اس گوشت کو خود کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔

399۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قربانی کے جانور کی کوہان میں اشعار کرنے کیلئے رقم لگاتے تو کہتے بسم اللہ اللہ اکبر۔

400۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قربانی کے جانور کو بائیں طرف سے اشعار کرتے تھے۔ البتہ جب مشکل ہوتا یعنی بدایں کے مل کر چلنے کی وجہ سے گھسا مشکل ہوتا تو دائیں طرف سے اشعار کر لیتے جب آپ اشعار کرنے کا ارادہ فرماتے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر لیتے اور کہتے بسم اللہ اللہ اکبر آپ اپنے اونٹ کا اپنے ہاتھ سے اشعار کرتے اور اونٹ کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے ہی اسے ذبح فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں کہ قدادہ ڈالنا اشعار کرنے سے افضل ہے اور اشعار کرنا اچھا ہے اشعار بائیں طرف سے ہوا البتہ اگر مشکل پیش آئے اور ان کے مل کر چلنے کی وجہ سے اگر استطاعت نہ ہو تو بائیں اور دائیں کسی طرف سے بھی اشعار کر لے۔

احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانا

401۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خوشبو آئی جبکہ آپ مقام شجرہ میں تھے آپ نے فرمایا یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ یہ خوشبو مجھ سے

399۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَخَزَ فِي بَنَامِ بَذْيِهِ وَهُوَ يُشْعِرُهَا، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

400۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُشْعِرُ بَذْيَتَهُ فِي الْيَقِي الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَعَابًا مُقَرَّنَةً، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهَا أَشْعَرَ مِنَ الْيَقِي الْأَيْسَرِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُشْعِرَهَا وَجْهَهَا إِلَى الْبَيْتَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَشْعَرَهَا قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَكَانَ يُشْعِرُهَا بِيَدِهِ وَيُشْعِرُهَا بِيَدِهِ قِيَامًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، الْفَضْلُ مِنَ الْأَشْعَارِ، وَالْأَشْعَارُ حَسَنٌ وَالْأَشْعَارُ مِنَ الْجَائِبِ الْأَيْسَرِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَعَابًا مُقَرَّنَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا فَلْيُشْعِرْهَا مِنَ الْجَائِبِ الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرِ

بَابُ: مَنْ تَطَيَّبَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

401۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طِبِّيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ، فَقَالَ: مِمَّنْ رِيحُ هَذَا الطِّيبِ؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: مِمَّنِي يَا أُمَيَّرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: مِنْكَ لَعْمَرِي، قَالَ: يَا أُمَيَّرَ

الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أُمَّ عَصِيْبَةَ طَبِئَتْ، قَالَ: عَزَفْتُ أَرَىٰ هِيَ آفَتْ فَرَمَايَا بَخْرَامَ سَ! انہوں نے عرض کی اے امیر المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ خوشبو مجھے لگائی تھی آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور واپس جاؤ گے اور اس کو دھو ڈالو گے۔

402۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ رُثَيْبٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِهِ: أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِنَجَ طَبِيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَالْيَ غَنِيْبُهُ خَيْبَرُ بْنُ الصَّلْتُ، فَقَالَ: يَمُنُّ رِنَجٌ هَذَا الطَّبِيبُ؟ قَالَ خَيْبَرُ: يَمُنُّ، لَيْدَتُ وَأَسْبَىٰ وَأَرَدْتُ أَنْ أُخْلِقَ، قَالَ عَمَرُ: فَادْفَعْ إِلَىٰ شَرِيْقَةٍ، فَادْفَعْتُ مَنَهَا زَانِكٌ حَتَّىٰ تَلْقِيَنِي لَفَعْلٌ خَيْبَرُ بْنُ الصَّلْتُ.

402۔ حضرت ملت بن زبید نے اپنے کی رشتہ داروں سے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خوشبو آئی جبکہ آپ مقام شہرہ میں تھے اور آپ کے پہلو میں حضرت کثیر بن ملت رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت کثیر نے کہا مجھ سے یہ خوشبو آ رہی ہے کیونکہ میں نے اپنے ہال چٹا دے تھے میرا ارادہ سر منڈانے کا تھا (قربانی کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم شہرہ (مجمودوں کے گرد دینا ہوائی کا چھوڑا سا حوض) پر جاؤ اور اس کے پانی کے ساتھ اپنا سرا بھی طرح مل کر دھو دھو کر وہ صاف ہو جائے حضرت کثیر بن ملت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح ہی کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا أَرَىٰ أَنْ يَنْطَلِبَ الْمُحَرَّمُ جَنِّ ثَوْبَةٍ إِلَّا أَنْ يَنْطَلِبَ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ ذَلِكَ، وَأَمَّا أَبُو خَيْبَةَ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرَىٰ بِهِ نَأْسًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں عرم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اس کا خوشبو لگانا درست نہیں البتہ خوشبو لگا کر غسل کر لے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں (احرام باندھنے وقت خوشبو لگانے میں) کوئی حرج نہیں۔

بَابُ: مَنْ سَاقَ هَدِيَاً لَفَعَطَبِ فِي الطَّرِيقِ أَوْ نَلَزَ بُدْنَةً

ہدی چلنے سے عاجز آ جائے یا کوئی بدن کی نذر مانے

403۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ سَاقَ بُدْنَةً نَطْرُوعًا، ثُمَّ غَطَّتْ فَسَحَرَهَا فَلْيَجْعَلْ فَلَا ذَنْبَ وَلَا نَعْلَهَا فِي ذَنْبِهَا، ثُمَّ يَتَرَكُهَا لِلنَّاسِ يَأْكُلُونَهَا، وَلَيْسَ عَلَيْهِ ضِيءٌ، فَإِنْ هُوَ أَكَلَ مِنْهَا أَوْ أَمَرَ بِأَكْلِهَا فَعَلَيْهِ الْغُرْمُ.

403۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں جو کچھ طور پر قربانی کا اونٹ لے جائے پھر وہ ہلاک ہونے کے قریب پہنچ جائے تو اسے ذبح کر ڈالے پھر اس کا قلاوہ اور فصل اسی کے خون میں ڈال دے پھر اسے لوگوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دے اور اس پر کوئی شے لازم

نہیں ہوگی اگر اس نے خود کھایا یا اس نے کھانے کا حکم دیا تو اس پر حُرْم (اسی اونٹ کی قیمت لازم ہوگی) لازم ہوگا۔

404۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرَؤَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ صَاحِبَ هَذِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِ اخْرُجَ وَأَلْقَى فَلَا ذَنْبَ أَوْ تَغْلَقَهَا فِي ذِقِهَا وَعَلَى بَيْنِ النَّاسِ وَبَيْنَهَا يَأْكُلُونَهَا.

404۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ جی کریم ﷺ کی طرف سے ہدی لے جانے والے نے پوچھا اگر ہدی راستے میں قریب الموت ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے ذبح کر دو اس کا قلاوہ اور اس کے نعل خون میں ڈال دو اور اس کو لوگوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دو۔

405۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلَقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: كُنْتُ أَرَى ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ يَهْدِي فِي الْحَجِّ بُلْدَتَيْنِ بُلْدَتَيْنِ، وَفِي الْغُمَرَةِ بُلْدَةٌ بُلْدَةٌ، قَالَ: رَأَيْتُهُ فِي الْغُمَرَةِ يَخْرُجُ بُلْدَتَهُ وَهِيَ قَائِمَةٌ فِي حَرْبٍ ذَارٍ خَالِدٍ بَيْنَ أُسَيْدٍ وَثَمَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ، وَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ مَعَهُ فِي لَيْلَةِ بُلْدَتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ سِنَةُ الْحَزْبَةِ مِنْ تَحْتِ حَتَبِكَا.

405۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ آپ حج کیلئے قربانی کے دو اونٹ بیچتے تھے اور عمرہ کیلئے ایک ایک اونٹ بیچتے تھے راوی کا بیان ہے کہ عمرہ میں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ خالد بن اسید کے مکان کی ایک طرف کھڑے ہوئے اونٹ ذبح فرما رہے تھے یہاں آپ کا پاؤ ادا تھا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اونٹ کی گردن میں اس زور سے تیز مارا کہ اس کا پھل ہدی کے بازو سے پار ہو گیا۔

406۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيءُ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَارٍ بَيْنَ أَبِي زُبَيْدَةَ أَهْدَى غَاسًا بُلْدَتَيْنِ، إِحْدَاهُمَا بُخَيْيَّةٌ.

406۔ حضرت ابو جعفری قاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمار بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے ایک سال قربانی کیلئے دو اونٹ بیچے ایک ان میں سے کتنی اونٹ تھا۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ هَذِي تَطْلُوعِ عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ صَبْعٌ كَمَا صَنَعَ وَعَلَى بَيْنَةِ وَبَيْنِ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ، وَلَا يُغَيِّبُنَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ إِلَّا مَنْ كَانَ مُخْتِجًا جَا إِلَيْهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں ہر وہ ہدی جو نعل ہو اور راستے میں ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا انہوں نے کیا اور لوگوں کے کھانے کیلئے اسے چھوڑ دے ہمارے نزدیک سوائے محتاج کے اسے کھانا درست نہیں۔

407۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلَقًا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

407۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

كَانَ يَقُولُ: اَلْهَدْيُ مَا قَلَّدَ اَوْ اُشْعِرَ وَاقِفَتْ بِهِ بِغَرَفَةٍ. ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ہدی وہ ہے جس کے گلے میں علاوہ ڈالا جائے یا اس کا اشعار کیا جائے اور اس کو رفات میں کھڑا کیا جائے۔

408۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ قَالَ: مَنْ نَذَرَ بَذَنَةً فَإِنَّهُ يَقْلِبُهَا تَعْلًا، وَيُشْعِرُهَا، ثُمَّ يَسُوقُهَا، فَيَنْخَرُهَا عِنْدَ الثَّيْبِ أَوْ بِمَنْى يَوْمَ النُّحْرِ لَيْسَ لَهُ مَجْلٌ ذُوْنَ ذَلِكَ، وَمَنْ نَذَرَ جَزُورًا مِنَ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ فَإِنَّهُ يَنْخَرُهَا حَيْثُ شَاءَ. 408۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو بذنہ کی نذر مانے تو وہ اس کو علاوہ ڈالے اور اس کو اشعار کرے پھر اس کو ہاتھ کر لے جائے پھر بیت اللہ کے پاس یا مٹی میں قربانی کے دن ذبح کرے اس کے علاوہ انکی قربانی کا کوئی عمل نہیں جو محض اونٹ یا گائے کی نذر مانے تو اس کو جہاں چاہے ذبح کرے۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: هُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ، وَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ رَخَّصُوا فِي نَخْرِ الْبَذَنَةِ حَيْثُ شَاءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْهَدْيُ بِمَنْى لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿عَلَيْهَا بِأَلِ الْكَعْبَةِ﴾ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فِي الْبَذَنَةِ فَالْبَذَنَةُ حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنْ يَتَوَيَّ الْحَرَمَ فَلَا يَنْخَرُهَا إِلَّا فِيهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اجازت دی ہے ہر جگہ جہاں چاہے ذبح کرے بعض نے کہا ہے کہ قربانی میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہدیہ ہا بالغ الکعبۃ اس میں ہر جگہ کے بارے میں کوئی پابندی نہیں لہذا قربانی کا جانور جہاں چاہے ذبح کرے سوائے اس کے کہ اس نے حرم میں ذبح کرنے کی نیت کی ہو تو وہ حرم میں ہی ذبح کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہما کا بھی قول ہے۔

409۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَذَنَةٍ جَعَلَهَا امْرَأَةٌ عَلَيْهَا، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدٌ: الْبَذَنُ مِنَ الْإِبِلِ وَمَجْلٌ الْبَذَنُ الْفَيْضُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمْتًا مَكَانًا مِنَ الْأَرْضِ فَلْتَنْخَرُهَا حَيْثُ سَمْتٌ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ بَذَنَةً فَبَقَرَةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَقَرَةٌ فَعِشْرٌ مِنَ

409۔ حضرت عمرو بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ہر جگہ کے بارے میں پوچھا جس کی آپ کی بیوی نے نذر مانی تھی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر جگہ اونٹ سے ہے اور ہر جگہ کا محل ذبح بیت اللہ ہے سوائے اس کے کہ وہ (عورت) کسی دوسری جگہ کی نیت کرے تو پھر وہ

الْعَمَمِ، قَالَ: ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: يَنْفُلُ مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدْ بَقَرَةً، فَسَنَعْ مِنَ الْعَمَمِ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ خَارِجَةَ بِنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ يَنْفُلُ مَا قَالَ سَالِمَ، ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ يَنْفُلُ مَا قَالَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ.

وہاں ہی ذبح کرے اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اور اگر گائے بھی نہ ملے تو کبوتر بکریاں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ سے پوچھا انہوں نے بھی وہی بتایا جو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا سوائے اس کے اگر گائے نہ ملے تو سات بکریاں پھر میں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت سالم نے فرمایا تھا پھر میں حضرت عبد اللہ بن محمد بن علی کے پاس آیا تو آپ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْبَدَنُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، وَلَهَا أَنْ تَبْخَرَهَا حَيْثُ شَاءَتْ إِلَّا أَنْ تَنُوتَى الْحَرَمَ، فَلَا تَبْخَرَهَا إِلَّا فِي الْحَرَمِ وَتَكُونُ حَلَالًا، وَالْبَدَنَةُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ تُجْرَى عَنْ سَنَعَةٍ وَلَا تُجْرَى عَنْ أَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَسُوقُ بَدَنَةً فَيَضْرُطُّ

آدی بد نہ ہانک کر لے جائے اور اس پر مجبوراً سوار ہونا پڑے

إِلَى رَحْوَبِهَا

410- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَضْطُرَّ إِلَى بَدَنَتِكَ فَارْتَحِلْهَا رَحْوَبًا غَيْرَ فَادِحٍ.

411- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: ارْتَحِلْهَا، فَقَالَ: إِنَّهَا

410- حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر تمہیں ضرورت ہو تو اپنے بد نہ پر اسے تکلیف پہنچائے بغیر سوار ہو سکتے ہو۔

411- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بد نہ کو ہانک لے جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار

بَذْنَةً فَقَالَ لَهُ بَعْدَ مَرَّتَيْنِ: إِزْنِهَا وَتَلَكَّ.

ہو جاؤ اس نے عرض کی یہ بد نہ ہے آپ ﷺ نے اس کے بعد دوسرے بھڑکنے کے اعجاز میں فرمایا خیراً اہو اس پر سوار ہوا۔

412۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا تَنَجَّبَ الْبَذْنَةَ فَلْيَتَحَمَّلْ وَلَدَهَا مَعَهَا حَتَّى يَنْحَرَّ مَعَهَا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَهُ مَحْمَلًا فَلْيَتَحَمَّلْهُ عَلَى أَبِيهِ حَتَّى يَنْحَرَّ مَعَهَا.

412۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب لڑکی بچے تو اس کو بھی اس کے ساتھ ہی لے جانا چاہیے حتیٰ کہ اس کے ساتھ ہی ذبح کر دیا جائے اگر لے جانے کی کوئی صورت نہ ہو تو اسکی ماں پر سوار کر لینا چاہیے یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ ذبح کر دیا جائے۔

413۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَوْ عُمَرَ شَكَّ مُحَمَّدٌ كَانَ يَقُولُ: مَنِ اتَّقَى بَذْنَةَ فَضَلَّتْ أَوْ مَاتَتْ، فَإِنْ شَاكَتْ نَذْرًا أَبْذَلَهَا، وَإِنْ شَاكَتْ نَذْرًا، فَإِنْ شَاءَ أَبْذَلَهَا، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا.

413۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ (حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ناموں کے بارے میں شک ہے) جو شخص بد نہ روانہ کرے اور وہ گم ہو جائے یا مر جائے تو اگر اس نے بد نہ کی نذر مانی ہوئی تھی تو اس کے بدلے کوئی اور جانور دے اگر نعلی تھا تو چاہے تو اسکی جگہ بد نہ دے اور چاہے تو ترک کر دے (بد نہ)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَمَنِ اضْطُرَّ إِلَى رَكُوبٍ بَذْنِيهِ فَلْيَبْرُكْهَا فَإِنَّ نَقْضَهَا ذَلِيلٌ شَيْنٌ تَصْلُقُ بِمَا نَقَضَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں اور جو اپنے بد نہ پر سوار ہونے کا حاجت مند ہو تو اسے سوار ہو جانا چاہیے اور اگر اس میں اس کا کچھ نقصان ہو جائے تو جتنا اس کا نقصان ہوا ہے اتنا صدقہ کر دے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمَحْرَمُ يَقْتُلُ قَمَلَةً أَوْ نَحْوَهَا أَوْ يَنْتِفِ شَعْرًا

مَحْرَمٌ كَأَجَلٍ وَغَيْرِهِ مَا رَأَى

414۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ: الْمَحْرَمُ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْتِفِ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا، وَلَا يَحْلِقَهُ وَلَا يَقْصُرَهُ إِلَّا أَنْ يَصِيبَهُ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ، فَلْيَلْبِثْ فِيهِ، حَتَّى أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى، وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَغْلِمَ

414۔ حضرت نافع سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ محرم کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بال اکھڑے اور اس کے لیے بال منڈاتا اور چھوٹے کرنا بھی جائز نہیں سوائے اس کے کہ اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس صورت میں اس پر فدیہ ہے

أَفْطَارُهُ وَلَا يَقْتُلُ قَتْلَةً، وَلَا يَخْرُجُهَا مِنْ رَأْسِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَلَا مِنْ جَسَدِهِ وَلَا مِنْ قُوْبِهِ، وَلَا يَقْتُلُ الضَّبَّةَ وَلَا يَأْتُرِبُهُ وَلَا يَنْتُلُ عَلَيْهِ.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ناخن کٹوانا، جوں کو مارنا، اس کو اپنے سر سے زمین پر گرانا، اپنے جسم اور کپڑے سے گرانا، نکال کر مارنا، کسی دوسرے کو نکال کر مارنا، کسی کی حدود و رضائی کرنا اس کیلئے جائز نہیں۔

قَالَ مُتَحَدِّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

فُحْرَمُ کَا بَچَہ لَکُوَا

بَابُ: الْحِجَامَةُ لِلْمُحْرَمِ

415- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُثْمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا يَخْتَصِمُ الْمُحْرَمُ إِلَّا أَنْ يُضْعَرَ إِلَيْهِ بِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ.

415- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ فُحْرَمُ بچہ لَکُوَا سوائے اسکا مجبوری کے جس کے سوا کوئی اور چارہ نہ ہو۔

قَالَ مُتَحَدِّدٌ: لَا يَأْسُ بِأَنْ يَخْتَصِمَ الْمُحْرَمُ وَلَكِنْ لَا يَخْلُقُ شَرًّا. تَلَفَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ اخْتَصَمَ وَهُوَ صَابِغٌ مُحْرَمٌ. وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ لَفْقَهَائِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فُحْرَمُ بچہ لَکُوَا میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ بال نہ منڈائے ہمیں نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ روایت بھی ہے کہ آپ ﷺ نے بچہ لَکُوَا والا کہ آپ ﷺ روزہ دار اور فُحْرَمُ تھے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

فُحْرَمُ کَا اِنْتَلَمَزَ وَحَا بَ لِمَا

بَابُ: الْمُحْرَمُ يَقْطِئُ وَجْهَهُ

416- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: زَانَتْ عُمَانُ بْنُ عُفَانَ بِالْفَرْجِ وَهُوَ مُحْرَمٌ فِي يَوْمٍ صَابِغٌ قَدْ غَطَّى وَجْهَهُ بِقَطِيفَةٍ أَوْ جُزْءٍ ثُمَّ أَتَى بِلَحْمٍ صَبِيءٍ، فَقَالَ: تَخْلَوْا، قَالُوا: أَلَا تَأْكُلُ؟ قَالَ: لَسْتُ غَنِيًّا بِكُمْ، إِنَّمَا صَبَدْتُ مِنْ أَجْلِئِي.

416- حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مقام عرج میں حلیہ احرام ایک سخت گرمی کے دن دیکھا کہ آپ نے اپنی سرخ دھاریوں والی چادر کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا آپ کے پاس نکال کر گوشت لایا گیا آپ نے فرمایا تم سب کھانا لوگوں نے عرض کی کیا آپ تناول نہیں فرمائیں گے آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں نکال کر صرف میری

وجہ سے ہوا ہے۔

417۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَا فَوْقَ الدَّفْنِ مِنَ الرَّأْسِ فَلَا يُخَيَّرُهُ الْمُحَرَّمُ.

417۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ٹھوڑی کے اوپر کا حصہ سر پہ عرم اس کو نہ دے (چرواہی سر کے حکم میں ہے)۔

حَالُ مُحْتَمِدٍ: وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَبِيَّةٍ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

باب: الْمُحَرَّمُ يَغْسِلُ رَأْسَهُ، أَيُغْتَسَلُ؟

محرم سر کو دھو سکتا ہے اور غسل کر سکتا ہے

418۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ إِلَّا مِنْ الْإِخْلَامِ.

418۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صاحب احرام میں استحلام کے سوا اپنا سر نہیں دھو تے تھے (جنابت کے بغیر غسل نہیں کرتے تھے)۔

419۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَوِّزَ بْنَ مَخْرُومَةَ تَمَازَوَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحَرَّمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمُسَوِّزُ: لَا فَإِنَّ سَلَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَسْأَلُهُ فَوْجِدَةً يَغْسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ يَقُوبُ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ؟ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ وَطَأَطَأَ حَتَّى بَدَأَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَضُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ: أَضْبُتْ لَضَبٍ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَبَ بِيَدِهِ وَأَذْبَرَ، فَقَالَ هَكَذَا وَأَيْتُهُ يَفْعَلُ.

419۔ حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ مقام ابواء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے مابین اختلاف رائے ہوا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دریافت کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ان کو (حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو) کوئیں پر لٹکا دی ہوئی دو لڑکیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا جن پر کپڑے کے ڈریپے پردہ کیا جاتا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں دریافت کرنے کیلئے بھیجا ہے کہ نبی کریم

ﷺ کے حالات احرام میں کس طرح سر کو دھوتے تھے آپ نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھا اور سر سے کپڑا اٹھایا حتیٰ کہ مجھے آپ کا سر نظر آیا پھر آپ نے ایک شخص سے کہا کہ وہ اس پر پانی ڈالے اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کو ماسپیلے ہاتھ آگے لائے پھر پیچھے لائے پھر فرمایا میں نے اس طرح آپ کو (نبی کریم ﷺ کو) کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم حضرت ابوالیوب انہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم اپنا سر پانی کے ساتھ دھوئے پانی ڈالنے سے بال پر اگندہ ہونے کے علاوہ کچھ اور زائد نہیں ہوگا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

420۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ رَالْمَكِّي، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيَعْلَى بْنُ مُنِيَّةٍ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى عُمَرَ مَاءً وَعُمَرُ يَغْتَسِلُ أَصْبَبَ عَلَى رَأْسِي، قَالَ لَهُ يَعْلَى أَتُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَهَا فِيَّ؟ إِنْ أَمَرْتَنِي صَبَبْتُ، قَالَ: أَصْبَبْ، فَلَمْ يَزِدِ الْمَاءَ إِلَّا شَغْنًا.

420۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جبکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال رہے تھے اور آپ غسل فرما رہے تھے (انہوں نے فرمایا) میرے سر پر پانی ڈالو حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھ سے گناہ کرانا چاہتے ہیں اگر آپ مجھے حکم دیتے ہیں تو میں ڈال دیتا ہوں آپ نے فرمایا پانی ڈالو اس سے بالوں کے پر اگندہ ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا نَرَى بِهِذَا بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر علماء کا یہی مسلک ہے۔

بَاب: مَا يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَلْبَسَ

محرم کیلئے لباس پہننا

مکروہ ہے

مِنَ الْيَبَابِ

421- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 421- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ آدی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ محرم کو کونسا لباس پہننے کا
مِنَ الْيَبَابِ؟ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْقَمَائِمَ وَلَا الشَّرَاطِيْلَ وَلَا التَّرَائِسَ وَلَا الْحِفَافَ إِلَّا أَخَذَ لَا
يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَيَلْبَسُ خُفَيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا أَسْفَلَ مِنْ موزے نہ پہنے البتہ وہ آدی جس کو طین نہ ملیں تو وہ ٹھین یا کھن
الْكُفَّيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْيَبَابِ شَيْئًا مِمَّا الرُّعْفَرَانِ وَلَا الْوُزْمِ۔ لے اور ان دونوں کو چنے کے نیچے سے کاٹ لے اور نہ ہی
زعفران لگے کپڑے پہنے اور نہ ہی اورس لگے کپڑے پہنے۔

422- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ 422- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نبی کریم ﷺ نے محرم کو زعفران یا درس میں رنگے کپڑے
أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ قُرْبًا مَضْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَزْمٍ، پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جس کو طین نہ ملیں وہ ٹھین
وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَيْنِ، وَيَقْطَعُهُمَا یا کھن لے اور ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔
أَسْفَلَ مِنَ الْكُفَّيْنِ۔

423- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّدًا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 423- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَتَّبِعِ الْمَرْأَةَ الْمُحْرِمَةَ وَلَا اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ عہد محرمت اپنے منہ پر نقاب نہ
تَلْبَسِ الْفَقَارِزِينَ۔ ڈالے اور نہ ہی دستاں پہنے۔

424- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى 424- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَ عَبْدَ اللَّهِ عَلَم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی
بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَاى عَلَى خَلْعَةٍ مِنْ عہد محرمت میں رنگا ہوا کپڑا پہنے
عَبِيدِ اللَّهِ قُرْبًا مَضْبُوعًا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اسے ظہر رضی اللہ عنہ یہ رنگا ہوا کپڑا
هَذَا الثَّوْبُ الْمَضْبُوعُ يَا خَلْعَةُ؟ قَالَ: يَا أُمَيَّرُ کیوں پہنا ہے آپ نے عرض کی یا امیر المؤمنین یہ رنگ سرخ
الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَلَبٍ، قَالَ إِنَّكُمْ أَتَيْتُمُ الرُّعْفَةَ مٹی کا ہے آپ نے فرمایا اے کردہ صحابہ رضی اللہ عنہم تم لوگوں
أُبْمَةً يُقْتَدَى بِكُمْ النَّاسُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا جَافَلَ زَاى کے رہنما ہو لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی ناواقف
هَذَا الثَّوْبَ لَقَالَ: إِنَّ خَلْعَةَ كَانَ يَلْبَسُ الْيَبَابِ

الْمُضْتَعَةِ فِي الْإِحْرَامِ.

اس کپڑے کو دیکھ گاتو یہ کہے گا کہ طہر رضی اللہ عنہ رنگا ہوا کپڑا
احرام کی حالت میں پہنا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زعفران اور اس میں
رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہوتا ہے لیکن اگر ایسی شے ہو
کہ دھونے سے خوشبو جاتی رہے تو اس کے پہننے میں کوئی حرج
نہیں، عورت کو چہرہ پر نقاب نہیں ڈالنا چاہیے اگر وہ چہرہ کو
چھپانا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے چہرہ پر اس طرح کپڑا
لٹکائے کہ چہرہ سے چھپا رہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: يُحْرَمُ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْمُشْتَعِ
بِالْزَعْفَرَانِ وَالْمُضْتَعَةِ أَوْ بِالْوَرَمِ أَوْ الزُّعْفَرَانِ، إِلَّا أَنْ
يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ قَدْ عَسَلَ، فَلْيَغْبِ وَيَنْهَ
وَصَارَ لَا يَنْفَعُ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَلْبَسَهُ وَلَا يَنْهَى
لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَّقِبَ فَإِنْ أَزَادَتْ أَنْ تَقَطِّعَ وَجْهَهَا
فَلْيَسْدِلِ الثَّوْبَ سَدًّا مِّنْ قَوْيِ حِمَارِهَا عَلَى
وَجْهِهَا، وَنَحَالِيقِ عَنْ وَجْهِهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

425۔ حضرت عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے کہ
ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ
آپ عین میں تھے۔ اس نے زور رنگ کی قمیض پہن رکھی تھی
اس نے عرض کی یا رسول ﷺ میں نے عمرہ کی نیت کی ہے
آپ مجھے (اس کے احرام اور اعمال کے حقائق) کیا حکم
فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اپنی قمیض اتار دو اور اس زور
رنگ کو اپنے جسم سے دھو ڈال اور عروہ میں بھی اسی طرح احکام
بجلاؤ جس طرح حج کے اعمال کرتے ہو۔

425۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ
دَالْمَجِي، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِحُجَيْنٍ وَعَلَى الْأَعْرَابِيِّ
قَمِيصٌ بِهِ أَكْثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَعْلَلْتُكَ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَصْنَعُ؟ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ائْزَعْ قَمِيصَكَ وَاغْسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ
عَنْكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ بِفَلٍ مَا تَفْعَلُ فِي
حُجَّتِكَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ وہ اپنی قمیض اتارے گا اور جسم پر لگی ہوئی زوروی
کو دھوے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، نَزْعُ قَمِيصَةٍ وَتَغْسِلُ
الصُّفْرَةَ الَّتِي بِهِ.

جانوروں میں سے کون کون سے جانور مارنے کی
محرم کو اجازت ہے

بَابُ: مَا رُحِّصَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ
يَقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِّ

426۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کے
مارنے سے عزم پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چوہا، بچھو، قمل اور

426۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ
عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحُ الْفَرَاثِ وَالْفَارَةِ

وَالْعَقْرَبُ، وَالْجَذَاءُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. پاگل کن۔

427- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خُمْسُ مِنَ الذُّوَابِ، مَنْ قَتَلَهُمْ وَهُوَ مُعْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَارَّةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغَرَابُ، وَالْجَذَاءُ.

427- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پانچ جانور ہیں جنہیں حرم اگر مار دے تو اس کو کوئی گناہ نہیں۔ بچو، چوہا، پاگل کن، کوا اور بیل۔

428- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ، عَنْ غَمْرٍ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ.

429- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَرَعِ.

428- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرم میں سانپوں کے مارنے کا حکم دیا۔

429- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سانپ مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَقْتُولُهُ الْحَيَّةُ جس آدمی کا جچ فوت ہو جائے

430- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ شَلَيْشَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْأَسْوَدِ جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ، وَغَمْرٌ يَنْحَرُ بِلَدْنِهِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْطَأْنَا فِي الْعِدَّةِ كَمَا نَرَى أَنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ، فَقَالَ لَهُ غَمْرٌ: ادْعُبْ إِلَى مَجْلَةٍ فَطُفَّ بِالْيَتِّ سَبْعًا، وَتَبَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةُ سَبْعًا، أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ، وَأَنْحَرُوا هَذِبًا إِنْ كَانَ مَعَكَ، ثُمَّ اخْلِفُوا أَوْ فَضَرُوا وَارْجَعُوا فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ فَحُجُّوا وَاعْلَمُوا، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَضْمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعْتُمْ.

430- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ بہار بن اسود قربانی کے روز آئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قربانی کا جانور ذبح کر رہے تھے انہوں نے عرض کی یا امیر المؤمنین! ہم سے ایام کے شمار میں لٹپی ہو جاتی ہے ہم نے آج کے دن کو یوم عرفہ سمجھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مکہ جاؤ اور سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کرو اور سات مرتبہ صفا مروہ کا پھر کاؤ تم بھی اور تمہارے ساتھی بھی (یہ عمل کریں) اگر تمہارے پاس قربانی کی ہدی ہے تو اس کو ذبح کرو پھر تم سب سر منڈاؤ یا بال چھوٹے کر دو اور گھر واپس لوٹ جاؤ آنکھوں سال حج کرنا اور ہدی دینا جو ہدی نہ دے سکے تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے واپس آ کر رکھے۔

430- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے

وَالْعَامَّةُ مِنْ فَفْهَاتِنَا إِلَّا فِي عَصَلَةٍ وَاحِدَةٍ، لَا خَلْفَ عَلَيْهِمْ فِي قَابِلِي وَلَا صَوْمٍ، وَكَذَلِكَ رَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْبَيْتِ يَتَوَكَّفُ الْحَجُّ؟ فَقَالَ: يَجُوزُ بِغُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلِي، وَلَمْ يَذْكُرْ هَلْبَاءَ، ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ: بِفُلِّ مَا قَالَ عُمَرُ.

ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے سوائے ایک بات کے کہ آٹھ سو سال نہ تو ان پر ہدی دینا لازم ہے اور نہ ہی روزے رکھنا واجب ہیں۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کا حج فوت ہو جائے آپ نے فرمایا وہ مکہ کے احرام کھول دے اور اگلے سال اس پر حج ہے آپ نے ہدی کا ذکر نہیں کیا پھر میں نے اس کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے بھی اسی طرح کہا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْتِلُ، وَكَثُفٌ يَتَوَكَّفُ عَلَيْهِ حَدِيثٌ لَنْ لَمْ يَجِدْ لِعَلَّيْتُمْ وَهُوَ لَمْ يَتَمَقَّعْ فِي أَخْخَرِ الْحَجِّ ۱۲

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہمارا مل ہے اور اس پر ہدی کس طرح واجب ہو سکتی ہے اور اگر نہ پائے تو روزے کس طرح واجب ہو سکتے ہیں جبکہ اس نے حج کے بھٹوں میں حج جمع نہیں کیا۔

بَابُ: الْحَلْمَةِ وَالْفَرَادِ يَنْزِعُهُ الصُّغْرُ 431- أُخْبِرْنَا بِأَنَّكَ أُخْبِرْنَا نَاتِقٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْزِعُ الصُّغْرُ حَلْمَةً أَوْ لَرَادًا عَنْ تَبِيرٍ.

حرم کا اپنی سواری سے جوں یا لکھ لانا 431- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مروہ بگتے تھے کہ حرم اپنے اونٹ کی جوں یا لکھ لائے۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي هَذَا أَجَبَ إِلَيْنَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ پابند رہے۔

432- أُخْبِرْنَا بِأَنَّكَ خَلَقَا، عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَفْسٍ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ زَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

432- حضرت ربیعہ بن مہد اللہ بن دیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صاحب احرام میں مقام سلیمان دیکھا کہ آپ اونٹ کی جڑیں پکڑ رہے تھے اور

الْهَدْيِ، قَالَ: زَأْتُ عَمْرُوَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَسْبِيَ اللَّهُ عَنْهُ. انھیں مٹی میں ڈال رہے تھے۔
يَفْرَدُ بَعِيرُهُ بِالسَّيِّ وَهُوَ مُحْرَمٌ، فَيَجْعَلُهُ فِي طِينِ.

فَالْمُحَمَّدُ: وَيَهْدِي نَاصِيئَهُ، لَا يَأْسُ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَطَّاهِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ: لُبْسُ الْمِنْطَقَةِ وَالْهَمِيَانِ لِلْمُحْرَمِ

433۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدِلْنَا نَافِعَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَحْكُمُ لَيْسَ بِالْمُطْلَقِ لِلْمُخْرَمِ.

فَالْمُحَمَّدُ: هَذَا أَيْضاً لَا يَأْسُ بِهِ، قَدْ رُخِصَ غَيْرُ
وَأَجِدُ مِنَ الْفُقَهَاءِ فِي نَسَبِ الْهَيْمَانِ لِلْمَحْرَمِ،
وَقَالَ: إِنِّي لَفِي مِنْ تَفْهِيمِكِ.

بَابُ: الْمُحْرَمُ يَحْكُ جِلْدَهُ مُحْرَمٌ كَالْإِنْتِهَازِ

434۔ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَابِسَةَ وَحْيَیَ اللّٰهَ عَنْهَا فَسَأَلْتُ عَنْ الشَّخَرِمْ، يَخْرُكُ جِلْدَهُ؟ فَقَوْلُ: نَعَمْ فَلْيَخْرُكْ وَلْيَشْلُدْ، وَلَوْ رُبِطَتْ بِئِذَى، ثُمَّ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أَنَّ أَشْكَتَ بِرَجُلٍ لَّاعْتَمَدْتُ.

434۔ حضرت علقمہ نے فرمائی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا خرم اپنا جسم کھجلا سکتا ہے تو آپ فرماری تھیں جی ہاں وہ کھجلائے اور انھی طرح کھجلائے اگر میرے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور اس کے علاوہ میرے پاس کھجلانے کیلئے کچھ نہ ہو تو میں پاؤں کے ساتھ کھجلی کروں گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

بَابُ: الْمُحْرَمُ يَتَزَوَّجُ مُحْرَمٌ كَانَتْ لِحَاحِ كَرْنَا

[illegible]

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

محرم کا نکاح کرنا

435۔ حضرت خبیب بن وہب جو بنی عبدالدار کے بھائی ہیں انہوں نے روایت کی ہے کہ انہیں حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

مُحْرَمَانَ، فَقَالَ: إِنِّي أُرِذْتُ أَنْ أَكْبَحَ طَلْعَةَ بَنِي
عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَأُرِذْتُ أَنْ تَحْضُرَ
ذَلِكَ، فَأَتَكَّرَ عَلَيْهِ أَهْلَانِ، وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا
يَنْكَحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَنْكَحُ.

بھیجا جو کہ مدینہ کے امیر تھے اور یہ دونوں غُرم تھے انہوں نے
(عمر بن عبداللہ نے) فرمایا میں طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح
حضرت شیبہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے کرنا چاہتا ہوں اور
میرا ارادہ ہے کہ آپ بھی تعریف لائیں حضرت ابان نے
اسے ناپسند کیا اور کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی
اللہ عنہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا کہ غُرم اپنا نکاح نہ کرے نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے اور نہ
ہی کسی کا نکاح کرے۔

436- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عَمْرِو
كَانَ يَقُولُ لَا يَنْكَحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ
وَلَا عَلَى غَيْرِهِ.

437- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا غَطَفَانُ بْنُ طَرِيفٍ
أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ طَرِيفًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرَدَّ عَمْرُو
بْنُ الْخَطَّابِ بِكَاهِلَةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ جَاءَ فِي هَذَا إِخْتِلَافٌ، فَأَنْظُرْ أَهْلُ
الْمَدِينَةِ بِكَاهِلِ الْمُحْرَمِ، وَأَجَازُ أَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ
الْعِرَاقِ بِكَاهِلَةٍ، وَزَوَّجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْخَارِثِ وَهُوَ مُحْرَمٌ،
فَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَنْهَى أَنْ يَكُونَ أَكْثَرُ تَزَوُّجَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ أَخِيهَا،
فَلَا نَرَى تَزَوُّجَ الْمُحْرَمِ نَاسًا وَلَكِنْ لَا يَقْبَلُ وَلَا
يَقْسُ حَتَّى يَجِلَّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لُقْطَانٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں
اختلاف ہے اہل مدینہ نے غُرم کے نکاح کو باطل قرار دیا ہے
کہ جبکہ اہل مکہ اور اہل عراق نے اسے جائز قرار دیا ہے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہما
سے طہل احرام میں نکاح فرمایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما
کے حضور ﷺ سے نکاح کے بارے میں حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا
کیونکہ آپ انکے بھائی ہیں ہم غُرم کے نکاح کر لینے میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن وہ نہ ہی بوسے اور نہ ہی اس کے
ساتھ جماع کرے یہاں تک کہ احرام کھول دے۔ حضرت

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

نماز عصر اور فجر کے بعد طواف کرتا

438۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کو نماز عصر اور نماز صبح کے بعد غالی دیکھتے کوئی بھی اس کا طواف نہ کرتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اس لئے خالی ہوتا تھا کہ ان دنوں اوقات میں نماز پڑھنا لوگ کر دو گئے تھے اور طواف کیلئے دو رکعت پڑھنا ضروری ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ سات دفعہ طواف کرے اور دو رکعتیں نہ پڑھے یہاں تک کہ سورج بلند ہو اور خوب روشن ہو جائے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا یا مغرب پڑھ لے (اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

439۔ حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز فجر کے بعد کعبہ شریف کا طواف کیا جب آپ طواف پورا کر چکے تو آپ نے دیکھا کہ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا آپ سوار ہو گئے آپ نے نفل ادا نہیں کیے یہاں تک کہ آپ نے مقام ذی طوی میں اونٹ بٹھایا اور دو رکعت نماز نفل ادا کی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس پر ہم عمل کرتے ہیں کہ طواف کی دو رکعتیں نہ پڑھی جائیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور خوب چمکے لگے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الطَّوَّافُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

438۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ النُّعْمِيُّ: أَنَّ كَانَ يَرَى النَّبِيَّ يَخْلُو بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ، مَا يَطُوفُ بِهِ أَحَدٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا كَانَ يَخْلُو لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ الصَّلَاةَ تَبَكُّ الشَّاعِثِينَ، وَالطَّوَّافُ لَا يَلْزَمُهُ مِنْ صَلَاةٍ وَرُغْمَتَيْنِ، فَلَا يَأْسَ بِأَنْ يَطُوفَ سَبْعًا وَلَا يُضِلِّي الرُّغْمَتَيْنِ حَتَّى تَرْفِيعِ الشَّمْسِ وَتَنْتَحِلَ، حَتَّى يَصْنَعَ عُمْرَ بَنِي الْخَطَّابِ، أَوْ يُضِلِّي الْمَغْرِبَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

439۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا بْنُ شَهَابٍ، أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكُفَّةِ فَلَمَّا قَضَى طَوَّافَهُ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ، فَرَجَبَ وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتَّى أَتَا ذِي طَوًى بِلَيْطٍ طَوًى فَسَبَّحَ وَرُغْمَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي أَنْ لَا يُضِلِّي رُغْمَتَيْنِ الطَّوَّافُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَنْتَحِلَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْقَائِمَةُ مِنْ فَهْمِهِ.

بَابُ: الْحَلَالُ يَذْبَحُ الصَّيْدَ أَوْ يَصِيدُهُ:

غیر حرم کا ذبح کیا ہوا یا شکار کیا ہوا

حرم کھائے یا نہ کھائے

هَلْ يَأْكُلُ الْمُحْرِمُ مِنْهُ أَمْ لَا؟

440۔ حضرت مصعب بن جمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خدمت میں ایک وحشی گدھا چبہ بھیجا آپ اس وقت مقام ایوا یا مقام وڈان میں تھے نبی کریم ﷺ نے واپس کر دیا جب آپ نے میرے چہرے پر انہوں کی حالت کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے اسے اس لیے واپس کیا ہے کہ میں صلیح اہرام میں ہوں۔

440۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّغْبِ بْنِ جَعْفَةَ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ أَغْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَارًا وَخَيْشِيًا، وَهُوَ بِالْأَنْبَاءِ أَوْ بَوْدَانَ، فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى مَا لِي وَجْهِي قَالَ: إِنَّا لَمْ نُرَفِّهِ عَلَيْكَ إِلَّا بِأَنْ حُرِّمَ.

441۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ انہیں مقام ربذہ پر کچھ حرم لوگ ملے انہوں نے ان سے اس گوشت کے حلق پر چما کر کیا وہ لوگ وہ گوشت کھائیں جسے غیر حرم لوگوں نے شکار کیا ہو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے کھانے کا فتویٰ دیا کہ مردہ دینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے حلق کیا پوچھا کہ آپ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے اس کے حلق کیا فتویٰ دیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے کھانے کا فتویٰ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ اس کے خلاف فتویٰ دیجئے تو میں آپ کو سزا دیتا۔

441۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: أَنَّهُ مَرَّ بِهِ قَوْمٌ مَحْرُومُونَ بِالرَّبَذَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فَيُلْعَمُ صَيْدٌ وَجَلُوا أَجَلَهُ يَأْكُلُونَهُ، فَالْقَاهُمْ بِأَكْبِيهِ، ثُمَّ قَدَّمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: عُمَرُ بِمِ الْفَيْتَهُمْ؟ قَالَ: الْفَيْتَهُمْ بِأَكْبِيهِ، قَالَ عُمَرُ: لَوْ أَفَيْتَهُمْ بِغَيْرِهِ لَأَوْجَعْتُكَ.

442۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے راستہ میں کسی جگہ اپنے حرم ساتھیوں کے ساتھ آپ سے پیچھے رہ گئے اور وہ خود حرم نہ تھے انہوں نے ایک وحشی گدھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اپنے ساتھیوں سے کوڑا مارا تو ساتھیوں نے انکار کر دیا۔ نیز وہ مارا تو ساتھیوں نے انکار کر دیا انہوں نے خود اٹھایا اور گدھے پر چڑھ کر دیا اور اسے مار ڈالا نبی کریم ﷺ

442۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النُّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ يَنْتَضِعُ الطَّرِيقُ تَغَلَّتْ مِنْ أَصْحَابٍ لَهُ مَخْرِيضٌ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى جَمَارًا وَخَيْشِيًا، فَاسْتَفْتَى عَلَى قَرْبِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْنُو لَهُ سَوْطَةً، فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَبْنُو لَهُ وَنَحْنُ، فَأَبَوْا.

فَاتَّخَذَهُ ثُمَّ خَذَ عَلَى الْجَمَادِ لَفْظَهُ، فَأُكْلِلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَفْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمْتُكُمْوهَا اللَّهُ.

443۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، خَلَقْنَا زَيْنَ بْنَ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ كُحْبَ الْأَخْبَارِ أَقْبَلُ مِنَ الشَّامِ فِي رَحْبِ مُعْرَمِينَ حَتَّى إِذَا تَخَانُوا بِنَغْضِ الطَّرِيقِ وَجَلُّوا لَحْمَ صَبِيٍّ فَأَلْفَنَاهُمْ كُحْبَ بِأُكْلِهِ، فَلَمَّا قَدَّمُوا عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَنْ أَلْفَنَكُمْ بِهَذَا؟ فَقَالُوا: كُحْبَ، قَالَ: فَإِنِّي أَمَرْتُكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى تَرْجِعُوا، ثُمَّ لَمَّا تَخَانُوا بِنَغْضِ الطَّرِيقِ طَرِيقِ مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ وَجَلُّ مِنْ جَزَادٍ فَأَلْفَنَاهُمْ كُحْبَ بَأَنَّهُمْ يَأْكُلُونَهُ وَيَأْخُذُونَهُ لَمَّا قَدَّمُوا عَلَى عُمَرَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا خَفَلَكْ عَلَى أَنْ تَقْبَلَهُمْ بِهَذَا؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا نَفْرَةٌ خَوِّتْ يَنْتَفِرَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

443۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ شام سے ایک غرم جماعت کے ساتھ تشریف لائے راست میں ایک مقام پر شکار شدہ جانور کا انہوں نے گوشت پایا (جسے غیر غرم نے شکار کیا تھا) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے کا فتویٰ دیا جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس معاملے کے بارے میں عرض کی آپ نے فرمایا تمہیں کس نے فتویٰ دیا۔ انہوں نے عرض کی حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں انہیں تمہارے پاس لائے تک امیر نہ بنا دوں پھر وہ لوگ مکہ مکرمہ کے راستے پر تھے کہ انہیں ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ملا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ اسے کھائیں جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے کعب) تم نے یہ فتویٰ کس وجہ سے دیا؟ آپ نے عرض کی اے امیر المؤمنین اس ذات کی قسم جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے ٹڈی جھلی کی جھپک سے تلخی ہے وہ سال میں دو مرتبہ جھپک لیتی ہے۔

444۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، خَلَقْنَا زَيْنَ بْنَ أَسْلَمَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جَرَادٍ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَصْبْتُ جَزَائِدَ بَسْطَوِي، فَقَالَ أَطْعِمَ قَبْضَةً مِنْ طَعَامِ.

445۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا هِشَامَ بْنَ غُرُوفَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَرَوَّدُ صُلَيْفَ الْكَلْبَاءِ

444۔ حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا اور کہا کہ میں نے اپنے کوزے کے ساتھ ٹڈیوں کو مارا ہے آپ نے فرمایا کہ ٹھکی بھر کی کھلا دو۔ 445۔ حضرت ہشام بن غروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ احرام کی حالت میں

فی الإحرام۔

ہر ان کا ہونا ہو گوشت بطور ز اور اساتھ رکھتے تھے اور استعمال کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان تمام کے مطابق عمل کرتے ہیں جب غیر حرم کھارے اور ذبح کرے تو حرم کا اس گوشت کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ کھارے کیلئے کیا گیا ہو یا نہ ہو چونکہ اس کو غیر حرم نے ہی کھارے اور ذبح کیا ہے لہذا حرم کے لیے کھانا حلال ہے حرم کیلئے کھارے کی حالت سے نکل کر گوشت ہو گیا ہے۔ باقی رہا کھڑی کا مسئلہ تو حرم کو اس کا کھانا نہیں کرنا چاہیے اگر یہاں کرے تو کھارہ اور کرے اور کھڑی کے کھارے کے بدلے ایک گھجور دے اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور ہمارے اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

جج کے مہینوں میں عمرہ کرنا پھر حج کیے

بغیر گھر واپس لوٹ آنا

446۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال میں عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے سوال میں عمرہ ادا کیا اور بغیر حج کے گھر واپس آ گئے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اس پر دم جمع نہیں ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

447۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حج سے پہلے عمرہ کروں اور ہدی کا جانور

فَالْمُحْتَمِلُ وَبِهَذَا تَأْخُذُ، إِذَا صَادَ الْخِلَالُ الشَّيْءُ فَلْيَبْخُ فَلَا تَأْسُ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهِ إِنْ كَانَ حَيْثُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ لَمْ يَصُدِّ مِنْ أَهْلِهِ بِأَنْ الْخِلَالُ صَادَ وَذَبَحَهُ، وَذَلِكَ لَهُ خِلَالٌ فَخَرَجَ مِنْ خَالِ الشَّيْءِ وَصَارَ لَحْمًا فَلَا تَأْسُ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْخِرَافُ فَلَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيدَهُ فَإِنْ فَعَلَ كَفَرُ، وَتَمَرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ: كَذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهَذَا كُتِبَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِمِ مِنْ قَفَّانَا وَجَمْعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الرَّجُلُ يَغْتَمِرُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَحُجَّ

446۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَغْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ، فَأَذِنَ لَهُ، فَاعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ إِلَى أَهْلِهِ وَلَمْ يَحُجَّ.

فَالْمُحْتَمِلُ وَبِهَذَا تَأْخُذُ، وَلَا مَنَعَةَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى.

447۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ضَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ وَالْمَكْبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لِأَنْ اعْتَمَرَ

قَبْلِ الْحَجِّ، وَأَقْدَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَمِرَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ الْحَجِّ.

قِرْبَانِي دُوس میرے نزدیک حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: كُلُّ هَذَا حَسَنٌ وَاسِعٌ إِنْ شَاءَ قُلٌّ وَإِنْ شَاءَ قُرْنٌ وَأَقْدَى لَهُوَ الْفَضْلُ مِنْ ذَلِكَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بس بہتر اور جائز ہے اگر چاہے تو ایسا کرے اور اگر چاہے حج قرآن کرے اور قربانی دے دے یہ سب سے افضل ہے۔

448- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوقَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَغْتَمِرْ إِلَّا ثَلَاثَ عُمَرٍ، إِخْلَافًا فِي شَوَالٍ وَالتَّانِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

448- حضرت ہشام بن غروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صرف تین دفعہ عمرہ ادا فرمایا ان میں سے ایک مرتبہ شوال میں اور دو دفعہ ذوالقعدہ میں۔

بَابُ: فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

449- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَمِيُّ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَوْلَاهُ أَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي نَحْتُ تَجَهُّزْتُ لِلْحَجِّ وَأُزِفْتُ، فَأَعْرَضَ لِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اغْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّةٍ.

ماہ رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت

449- حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے آقا حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں نے حج کی تیاری کی نیت کی تھی مجھے کوئی عارضہ پیش آیا آپ ﷺ نے فرمایا تم رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرو اس ماہ میں عمرہ کرنا حج کی مانند ہے۔

متن پر ہدی کا واجب ہونا

450- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ اغْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فِي شَوَالٍ أَوْ فِي ذِي الْقَعْدَةِ أَوْ فِي الْحِجَّةِ، فَقَدْ اسْتَمْتَعَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ أَوْ الصِّيَامُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا.

450- حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جس نے حج کے مہینوں شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ میں عمرہ کیا تو اس نے حج کیا۔ اس پر ہدی واجب ہے اگر وہ ہدی نہ پائے تو اس پر روزے ہیں۔

451- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوقَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَغْتَمِرْ إِلَّا ثَلَاثَ عُمَرٍ، إِخْلَافًا فِي شَوَالٍ وَالتَّانِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

451- حضرت ہشام بن غروہ نے اپنے والد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں جو شخص حج کے ساتھ عمرہ ادا کرے اس پر روزے ہیں جو شخص احرام کے

یام سے عرق کے دان تک ہدی نہ پائے اور اس نے روزے بھی نہ رکھے ہوں تو مٹی کے دانوں کے روزے رکھ لے۔

452۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْلَى ذَلِكَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَی رَوَايَتِ كِي هُی (جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے)

453۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْلَى ذَلِكَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَی رَوَايَتِ كِي هُی (جس نے حج کے میٹوں میں عمرہ کیا اور پھر ظہر اور ایساں تک کہ اس نے حج کیا وہ حجت ہے اس پر واجب ہے جو ہدی اس کو میرے یا روزے رکھے اگر وہ ہدی نہ پائے اور جو مکہ واپس لوٹ آئے اور پھر حج کرے تو حجت نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

طواف بیت اللہ میں رمل کرنا

بَابُ الرَّمْلِ بِالنَّيْتِ

454۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَرَامِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْخَضِرِ إِلَى الْخَضِرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الرَّمْلُ ثَلَاثَةُ أَشْوَاطٍ مِنَ الْخَضِرِ إِلَى الْخَضِرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظَيْنَا رَجَعْتُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ رمل جمرہ اسود سے جمرہ کھن پکڑ ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

کیا کئی اور غیر کی پر حج یا عمرہ کرنے پر

بَابُ: الْمَجْيُ وَغَيْرُهُ يَخُجُّ أَوْ يَغْتَمِرُ

رمل واجب ہے

هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمْلُ

455۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ

أَبِيهِ: أَنَّهُ زَاوَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْرَجَ بِغُفْرَةٍ مِنْ التَّعْبِيعِ، قَالَ: ثُمَّ زَانَتْهُ نِسْأَى حَوْلَ الْيَتْبِ حَتَّى طَافَ الْأَشْوَاطُ الثَّلَاثَةَ.

ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے مقام محکم سے عمرے کا احرام باندھا راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کے گرد طواف کر رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے تین پکڑوں میں دل کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الزُّمْلُ وَاجِبٌ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْغُفْرَةِ وَالْحَجِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سب پر دل واجب ہے۔ حج و عمرہ میں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمُغْتَبِرُ أَوْ الْمُغْتَبِرَةُ مَا تَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيرِ وَالْهَدْيِ

عمرہ کرنے والے مرد و زنان دونوں پر قربانی اور قصر واجب ہے

456- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، أَنَّ مَوْلَاةَ لِعُمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيْةٌ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ خَرَجَتْ مَعَ عُمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى مَكَّةَ، فَذَخَلَتْ عُمْرَةَ مَكَّةَ يَوْمَ الثَّرْوِيَةِ وَأَنَا مَعَهَا، قَالَتْ: فَطَافْتُ بِالْيَتْبِ وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلْتُ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَتْ: أَمْعَكُ بِمَقْصَانٍ؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَتْ: فَالْتَمِسِيهِ لِي، قَالَتْ: فَالْتَمَسْتُهُ حَتَّى جِئْتُ بِهِ، فَأَخَذْتُ مِنْ قُرُونِ رَأْسِهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الشَّعْرِ ذَبَحْتُ شَاةً.

456- حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت ہے جسے رقیہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی آقا کے ساتھ مکہ کے سفر پر روانہ ہوئیں حضرت عمرہ آٹھ ذوالحجہ کو مکہ پہنچیں اور میں آپ کے ساتھ تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مضامروہ کے درمیان سعی کی پھر مسجد کے صحن پر گئیں اور فرمانے لگیں تمہارے پاس قیمتی ہے میں نے عرض کی نہیں انہوں نے فرمایا کہیں سے تلاش کرو حتیٰ کہ میں لے آئی انہوں نے اپنے سر کی زلفیں کاٹیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قربانی کا دن آیا تو انہوں نے بکری ذبح کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِلْمُغْتَبِرِ وَالْمُغْتَبِرَةِ، يَنْبَغِي أَنْ يُلْقِصَ مِنْ شَعْرِهِ إِذَا طَافَ وَسَعَى، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الشَّعْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَحْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَهْمَانَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ عمرہ کرنے والے مرد اور عورت کو چاہیے کہ جب طواف اور سعی کرے تو اپنے بال چھوٹے کرے جب یوم نحر آئے تو چھ دی جو بصر ہو ذبح کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

457- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

457- حضرت جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے

عَنْ أَبِيهِ: أَنْ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ
 الْهَدْيِ سَعْدًا. کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ما استیسر من الہدی
 الہدی سے مراد بکری ہے۔

458- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ:
 كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيرٌ أَوْ بَقَرَةٌ. 458- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
 اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ما استیسر من الہدی سے
 مراد اونٹ یا گائے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ عَلِيٌّ نَأْخُذُ، مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
 الْهَدْيِ سَعْدًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِبِ بْنِ قَهْقَبَانَ
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ ما استیسر من
 الہدی سے مراد بکری ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ: دَعْوَلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

459- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
 إِعْتَمَرَ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِقَدْبَدِ حِجَاةٍ خَضِرٍ مِنْ
 الْمَدِينَةِ، فَرَجَعَ لَدْخُلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ. 459- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
 اللہ عنہما نے عمرہ کیا پھر آپ روانہ ہوئے جب آپ مقام
 قدید پر پہنچے تو آپ کو مدینہ سے خبر ملی (مدینہ میں فساد برپا
 ہونے کی خبر) تو آپ واپس لوٹ گئے اور بغیر احرام مکہ میں
 داخل ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ كَانَ فِي الْمَوَاقِبِ أَوْ
 ذُوَيْهَا إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ وَلَقِيَ مِنْ
 الْمَوَاقِبِ أَلْفِي وَتَقَرَّبَ فَلَا يَأْسُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ
 إِحْرَامٍ وَأَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِبِ أَلْفِي وَلَقِيَ مِنْ
 الْمَوَاقِبِ أَلْفِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ فَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِلَّا
 بِإِحْرَامٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ وَالْعَاشِبِ
 بْنِ قَهْقَبَانَ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
 کرتے ہیں کہ جو میقات میں یا مکہ کے قریب ہوا اس کے اور
 مکہ کے درمیان کوئی اور میقات مقرر کیا ہوا نہ ہو تو بغیر احرام
 مکہ میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ شخص جو
 میقات سے باہر ہو تو وہ بغیر احرام کے ہرگز مکہ میں داخل نہ
 ہو۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
 فقہاء کرام یہی قول ہے۔

بَابُ: فَضْلُ الْخَلْقِ وَمَا يُجْزَى

460- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
 مِنْ التَّقْصِيرِ 460- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 چھوٹے کرانا جائز ہیں

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ ضَعُفَ فَلْيُخْلِي، وَلَا
تَشْهَرُوا بِالْقَلْبِيدِ.

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہالوں
کو گوندھے وہ مصلح کرواتے اور تم تلخید کرنے (گوندھے ہال)

461- أُخْبِرْنَا مَا لَكَ، خَلَقْنَا نَافِعَ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ:

أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ،

قَالُوا: وَالْمُفْضِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ

الْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالُوْا: وَالْمُقْصِرِيْنَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ.

چکانا سے مشابہت نہ کرو۔

461۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ طاق کرانے والوں پر

رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور ہاں

چھوٹے کرانے والوں پر؟ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ خلق

کمرانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ

سچے دل سے اور ہاں چھوٹے کمرے والوں پر؟ آپ نے دعا فرمائی

یا اللہ طاق کرانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول

اللہ ﷻ اور پال چھوٹے کرانے والوں پر (اے اللہ رحم

فرما) ہاں چھوٹے کرانے والوں پر (یہ چوتھی مرتبہ فرمایا)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس پر ہم عمل کرتے

ہیں جو مخصوص بال کو کٹے وہ حلق کرائے اور حلق کرانا بال

چھوٹے کروانے سے افضل ہے۔ اور ہال چھوٹے کرنا بھی

جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر

فقہاء کرام کا بھی یہی قول ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ صَعَرَ فَلْيَحْبِلْ،

وَالْخَلْقُ أَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيرِ، وَالتَّقْصِيرُ

يُجْزَىٰ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْثَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لُقْهَائِنَا.

462- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

كَانَ إِذَا خَلَقَ فِي خَجٍّ أَوْ عُمُورَةٍ أَخَذَ مِنْ لَحْيَيْهِ

وَمِنْ قَارِبِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَيْسَ هَذَا بِوَاجِبٍ، مَنْ شَاءَ فَعَلَهُ، وَمَنْ

فَأَن لَّمْ يَفْعَلْهُ

462۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما

جج اور عمرہ میں طلاق کرواتے تو داڑھی اور مونچھوں کے بال بھی

لئے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ واجب نہیں جو چاہے

یسا کرے (داڑھی اور مونچھوں کے قاتلوں کاٹنے) اور جو

ہا ہے نہ کرے۔

عورت حج با عمرہ کرنے مکہ مکرمہ آئے اور آنے

قوله: والى الله مرجعهم

کے ساتھ جلد میں کاٹھنہ ہو جائے

بَابُ: الْمَرْأَةِ تَقْدِمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ أَوْ بَعْمَرَةٍ

فَلْيَحْظُوا فَمَا فُتِنَ مِنْهَا أَنْ يَتَذَكَّرَ ذَلِكَ

463- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْہٗ

كَانَ يَقُولُ: الْمَرْأَةُ الْخَائِضُ الَّتِي تَهْلُ بِحَجٍّ أَوْ غَمْرَةٍ تَهْلُ بِحَجِّهَا أَوْ بِغَمْرَتِهَا إِذَا أَرَادَتْ، وَلَكِنْ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَطْهَرُ وَتَشْهَدَ الْمَنَابِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرِ اللَّهِ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَقْرُبُ الْمَسْجِدَ وَلَا تَجْعَلَ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

464- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا خَائِضٌ وَلَمْ أَطِفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ابْعَثِي مَا تَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي.

464- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں آئی اور میں حالت حیض میں تھی میں نے بیت اللہ شریف کا نہ طواف کیا اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو اعمال حاتی کرتے ہیں تم بھی کرو سوائے اس کے کہ تم کعبہ شریف کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

465- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ غُرُورَةَ بِنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَامَ حَبْشَةَ الْوَدَاعِ، فَأَخْلَلْنَا بِغَمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ وَالْمَعْمَرَةِ، ثُمَّ لَا يَجْعَلْ حَتَّى يَجْعَلَ مِنْهُمَا جَمِيعًا، قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا خَائِضٌ وَلَمْ أَطِفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: انْقِصِي زَأْسُكَ وَامْنِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْمَعْمَرَةَ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّعِيمِ

465- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم حجۃ الوداع کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیلئے نکلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھے پھر دونوں سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولے۔ راوی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ پھر میں مکہ میں آئی تو حالت حیض میں تھی۔ میں نے بیت اللہ شریف کا نہ ہی طواف کیا اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا اپنا سر کھول لو کھم کی کرو۔ صرف حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو ترک کر دو۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں

فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذِهِ مَكَانٌ
غُمَرِيكَ وَطَافَ الَّذِينَ عَلَوْا بِالنِّيبِ وَتَمِنَ الصُّفَا
وَالْمَرْوَةُ ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ فَبَدَأَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ
مِنَى، وَلَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا
طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

نے اسی طرح ہی کیا جب میں حج سے فارغ ہوئی تو نبی کریم
ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) حضرت عبدالرحمن بن ابی
بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام محمم (مکہ سے قریب جگہ ہے
یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے) کی طرف بھیج دیا پھر
میں نے عمرہ ادا کیا اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ
تمہارے عمرے کے عوض ہے۔ اور جن لوگوں نے عمرہ کا
احرام باندھا تھا انہوں نے کعبۃ اللہ کا طواف اور صفا و مرہ
کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دیا۔ پھر منی سے واپس
آنے کے بعد انہوں نے دوسرا طواف کیا۔ اور وہ لوگ
جنہوں نے حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے
ایک ہی طواف کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْتِيهِ، الْخَالِصُ تَفْصِي
الْمَنَابِكُ كُلُّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ وَلَا تَسْعَى تَمِنَ
الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ حَتَّى تَطْفُرَ، فَإِنْ كَانَتْ أَهْلَتْ
بِعُمْرَةٍ فَخَالَفَتْ قُوْتَ الْحَجِّ فَلِلْحَجِّمِ بِالْحَجِّ، وَتَقِفْ
بِعِزَّةٍ، وَتَرْفُضِ الْعُمْرَةَ، فَإِذَا فَرَعْتَ مِنْ حَجَّتِهَا
قَضَيْتَ الْعُمْرَةَ كَمَا لَقِئْتَهَا عَالِيَةً، وَذَهَبَتْ مَا
اسْتَمَرَّ مِنَ الْهَدْيِ.

بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَبَحَ عَنْهَا بَقْرَةً، وَهَذَا كَلْمُهُ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
فَبِأَنَّهُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعَتَيْنِ.

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ بجز اس کے
کہ جو شخص حج اور عمرہ ایک ساتھ کرے تو وہ دو طواف کرے
اور دو فہ سعی کرے۔

باب: الْمَرْأَةُ تَحِيضُ فِي حَيْضِهَا قَبْلَ
جج میں عورت کا طواف زیارت سے قبل حائضہ

ہو جانا

أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

466- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّجَالِ، أَنَّ
عُمَرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَيْضَتْ وَمَعَهَا
بِسَاءُ تَخَافُ أَنْ تَحِيضَنَّ فَلَمَعْنَهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَفَضْنَ،
فَإِنْ حِيضْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَسْتَطِعْ، تَنْفِرَ بِهِنَّ وَهُنَّ
حِيضٌ إِذَا كُنَّ قَدْ لَفَضْنَ.

466- حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتیں اور آپ کے ساتھ
عورتیں بھی ہوتیں انکے ساتھ ہو جانے کا اندیشہ ہوتا تو ان کو
قربانی کے روز بھیج دیتیں اور وہ طواف افاضہ کر لیتی تھیں پھر
اگر اس کے بعد وہ حیض سے ہو جاتیں تو آپ ان کے پاک
ہونے کا انتظار نہ فرماتیں ان کے ساتھ روانہ ہو جاتیں
بشرطیکہ انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہوتا۔

467- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ،
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: إِنْ صُعِقَتْ
بِنْتُ حَنْمٍ فَدَخَصْتُ لَفْظَهَا تَحِيضًا قَالَ: أَلَمْ تَكُنْ
طَاهِرَةً مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ؟ قُلْنَ: بَلَى إِلَّا أَنَّهُ لَمْ تَلْفُ
طَوَافَ الْوِدَاعِ، قَالَ: فَأَعْرِجْنَ.

467- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضرت صفیہ
بنت حنی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے شاید میں انکی وجہ سے
دکا پڑے آپ نے فرمایا کیا انہوں نے آپ سب کے ساتھ
بیت اللہ کا طواف نہیں کیا؟ تو ان سب نے کیا یہی ہاں کیا ہے
مگر طواف وداع نہیں کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ابھی
کے سفر کیلئے روانہ ہو جائیں۔

468- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ،
عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ
أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ مِلْحَانَ قَالَتْ: اسْتَفْتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ نَحَصَتْ أَوْ وَلَدَتْ بَغْلًا
أَفَاضْتُ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَعَرَجَتْ.

468- حضرت ام سلمہ بنت سلمان رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے ایک عورت کے بارے
میں پوچھا جس کو طواف افاضہ کے بعد قربانی کے دن حیض آیا
ہے یا اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی ہے تو نبی کریم ﷺ
نے اس کو جانے کی اجازت دے دی۔

فَإِنْ مُحِمَّدٌ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنَّمَا إِسْرَافُ خَاصَتْ قَبْلَ
أَنْ تَطُوفَ يَوْمَ النَّحْرِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ أَوْ وَلَدَتْ قَبْلَ
ذَلِكَ فَلَا تَنْفِرْنَ حَتَّى تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، وَإِنْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ جو عورت قربانی کے دن طواف زیارت سے
قبل حائضہ ہو جائے یا وہ کسی بچے کو جنم دے تو اسے ہرگز نہیں

كَانَتْ طَوَافُ طَوَافِ الزَّيَارَةِ ثُمَّ خَاصَتْ أُو وَلَدَتْ
فَلَا تَأْسُ بِأَنْ تَغِيْرَ قَبْلَ أَنْ تَكُوْفَ طَوَافُ الصَّدْرِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَالْعَاشِيَةُ مِنْ
لَفْقَهَا بِنَا.
ہاں چاہیے یہاں تک کہ وہ طواف زیارت کرے۔ اگر وہ
طواف زیارت کر چکی تھی پھر اسے حیض آیا یا اس کے ہاں بچہ
کی ولادت ہوئی تو طواف صدر کرنے سے قبل اس عورت
کے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمَرْأَةِ تُرِيْدُ الْحَجَّ أَوْ الْغُمْرَةَ
فَتَلِدُ أَوْ تَحِيْضُ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ
ج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اور احرام باندھنے
سے قبل بچہ کی ولادت یا حیض کا آنا

469۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَتَمِيٍّ وَلَدَتْ
مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّبَدَاءِ، فَلَمْ يَحْزِ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ
بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرْغَا
فَلْتَعْبِلْ ثُمَّ تَهْلِيْ.
469۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے
روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے
مقام نبداء پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا۔
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر بھی کریم
ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں حکم دو کہ
وہ غسل کریں پھر احرام باندھ لیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ فِي النِّفْسَاءِ وَالْخَالِصِ
جَمِيْعًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى
مِنْ لَفْقَهَا بِنَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حیض یا نفاس
والی عورتوں کے بارے میں یہی کہتے ہیں حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمُسْتَحَاضَةُ فِي الْحَجِّ

470۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ،
أَنَّ أَبَا جَرْرِ عَبْدِ اللهِ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ
جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، لَمَّا دَخَلَ فَرَاةَ تَسْتَظِيْنِهِ
فَقَالَ: إِنِّي أَقْبَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكُوْفَ بِالنَّبَتِ حَتَّى إِذَا
كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ أَغْرَفْتُ، فَرَجَعْتُ حَتَّى
ذَهَبَ ذَلِكَ عَنِّي، ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ
بَابِ الْمَسْجِدِ أَغْرَفْتُ، فَرَجَعْتُ حَتَّى ذَهَبَ
ذَلِكَ عَنِّي، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ أَثْنًا،
470۔ حضرت ابو امام محمد بن سلیمان بن سفیان سے روایت ہے
کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے
کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور مسئلہ پوچھنے لگی اس
عورت نے کہا کہ میں بیت اللہ شریف کے طواف کی نیت
سے آئی یہاں تک کہ جب میں مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچی
تو مجھے خون آنے لگا میں واپس پلٹ گئی حتیٰ کہ خون رک گیا
پھر میں اسی طرح مسجد کے دروازے تک پہنچی حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی چال ہے پس

فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا ذَلِكَ وَخْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَاغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَظْفِرِي بِقُوبٍ ثُمَّ طَوِّفِي.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ ستھانہ غسل کرے اور اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ
لے پھر طواف کرے اور یہی عمل کرے جو پاک عمرتیں کرتی
ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء
کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: دُخُولِ مَكَّةَ وَمَا يَسْتَحِبُّ
مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الدُّخُولِ

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور داخلہ سے
قبل غسل کا مستحب ہونا

471- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو:
أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِبَدْنِ طَوِيٍّ بَيْنَ
النَّيْتَيْنِ حَتَّى يُضِيحَ ثُمَّ يَغْسِلِي السُّنْبُحَ، ثُمَّ يَدْخُلُ
مِنَ الشَّيْبَةِ الَّتِي بَالِغِي مَكَّةَ، وَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِذَا
خَرَجَ خَاجًا أَوْ مُغْتَمِرًا حَتَّى يَغْتَسِلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بِبَدْنِ طَوِيٍّ، وَيَأْتُرُ مِنْ مَكَّةَ
فَيَغْتَسِلُوا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوا.

471- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے آپ وادی ذی طوی
میں دو گھاٹیوں کے درمیان رات بسر کرتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی
تو فجر کی نماز ادا فرماتے پھر آپ اس گھاٹی سے داخل ہوتے
جو مکہ کے اوپر کی جانب ہے آپ جب حج یا عمرہ کی غرض سے
آتے تو اس وقت تک مکہ میں داخل نہ ہوتے جب تک کہ مکہ
کے قریب وادی ذی طوی میں داخلہ سے قبل غسل نہ کر لیتے
اور اپنے ساتھیوں کو بھی حکم دیتے۔

472- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ
مُغْتَمِرٌ فَيَطُوفُ بِالنَّيْتِ وَالصَّغَا وَالْعَزْوَةِ وَيُؤَخِّرُ
الْجِلَاقَ حَتَّى يُضِيحَ، وَلَكِنَّهُ لَا يَتَوَدَّى إِلَى النَّيْتِ
فَيَطُوفُ بِهِ حَتَّى يَخْلُقَ، وَرَبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَأَوْتَرَ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَتَقَرَّبِ النَّيْتِ.

472- حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ ان کے
والد حضرت قاسم رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے
جب آپ عمرہ کے ارادہ سے آتے تو آپ پھر بیت اللہ
شریف کا طواف کرتے اور صفا و مزدہ کے درمیان سہمی کرتے
اور حق کرواؤ غر کر دیتے یہاں تک صبح ہو جاتی آپ بیت
اللہ شریف کا طواف دوبارہ نہ فرماتے یہاں تک کہ آپ حق
کروا لیتے اور کبھی (رات کے آخری حصہ میں) مسجد میں
داخل ہوتے تو اس میں وڑا ادا کرتے پھر جب آپ فارغ

ہوتے تو بیت اللہ کے نزدیک (طواف و استقام کی غرض سے) نہ جاتے۔

فَالْمُحَمَّدُ لَا يَأْتِي بِأَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ إِنْ شَاءَ لَيْلًا وَإِنْ شَاءَ نَهَارًا، فَيَطُوفُ وَيَسْعَى، وَلَكِنَّهُ لَا يَفْعَلُنَا لَهُ أَنْ يَقْعُدَ فِي الطَّوَافِ حَتَّى يَخْلُقَ أَوْ يَقْصِرَ حَتَّى يَقْلُ الْقَاسِمُ، فَأَمَّا الْقَسْلُ جِئْنَا يَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں اگر چاہے کرات کو داخل ہو۔ پھر وہ طواف کرے اور سعی کرے۔ لیکن یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل نہیں کہ وہ مطلق یا قصر کے بغیر دوبارہ طواف کرے جیسا کہ حضرت قاسم نے کیا البتہ قسمل بہتر ہے جب وہ مکہ میں داخل ہو لیکن یہ واجب نہیں۔

بَابُ: السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا

473۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَالَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَفَى حَتَّى يَتَلَوَّ لَةَ النَّبِثِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلِذَلِكَ إِحْدَى وَعِشْرُونَ تَكْبِيرَةً وَسَبْعَ نَهْلِيلَاتٍ، وَيَذْهَبُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ يَهْبِطُ، فَيَسْتَيْحِي حَتَّى إِذَا جَاءَ بَيْنَ النَّبِثِ سَعَى حَتَّى يَظْهَرَ بَيْتُهُ، ثُمَّ يَسْتَيْحِي حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَرْفَى فَيَضَعُ عَلَيْهَا بِضْعَ مَا ضَعَّ عَلَى الصَّفَا، يَضَعُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْ سَعْيِهِ، وَسَبْعَةَ يَدْخُلُ عَلَى الصَّفَا: اَللَّهُمَّ إِنَّكَ فَتَلْتُ أَذْغُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَذِهِ بَيْنِي وَإِلَيْهِمْ أَنْ لَا تَبْرَحَهُ بَيْنِي حَتَّى تَوَفَّيَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ۔

473۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو صفا کے اوپر اس قدر چڑھ کر آواز کرتے کہ آپ کو بیت اللہ شریف نظر آ جاتا آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر آپ پڑھتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مالک الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیو۔ اس طرح آپ سات بار کرتے (سات پکروں میں مجموعی طور پر) ایکس بار بحیرہ اور سات بار جبل اور اس کے درمیان دعائیں فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے۔ پھر اترتے اور چلنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ آپ وادی کے درمیان آ جاتے تو دوڑتے حتیٰ کہ آپ وادی سے نکل جاتے۔ پھر آرام سے چلتے یہاں تک کہ آپ مروہ پر آ جاتے اور پھر اُکی چوٹی پر چڑھ جاتے اس پر بھی آپ صفا جیسا عمل کرتے اس طرح آپ سات مرتبہ (سعی) کرتے۔ یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہو جاتے میں نے آپ کو صفا پر یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللہم انک قلت فی اے اللہ تو نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور

میں تجھ سے طلب کر رہا ہوں کہ جیسے تو نے اسلام کی طرف
میری رہنمائی کی ہے۔ ایسے ہی یہ نعمت چھین نہ لینا اور مجھے
جب موت آئے تو حالتِ اسلام پر آئے۔

474۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
جِئْنَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قَلْعَاهُ
فِي بَطْنِ الْمَيْسَلِ سَعَى حَتَّى ظَهَرَ مِنْهُ، قَالَ: وَكَانَ
يُكَبِّرُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلَاثًا، وَيَهْلِلُ وَاحِدَةً،
يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

474۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ جب صفا سے اترتے تو آرام سے چلتے
اور جب آپ کے قدم مبارک وادی کے درمیان میں پہنچتے تو دوڑ
لگاتے یہاں تک کہ آپ اس سے نکل جاتے راوی نے بیان
کیا ہے کہ آپ صفا اور مروہ پر تین تین بار تکبیر (اللہ اکبر) اور
ایک ایک بار تہلیل (چوتھا کلمہ) ہر دفعہ کہتے تھے اور آپ اس
طرح تین بار کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ، إِذَا صَعِدَ الرَّجُلُ
الصَّفَا كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا، ثُمَّ هَبَطَ مَا شَاءَ حَتَّى يَتَلَفَّ
بَطْنَ الْوَادِي، فَيَسْعَى فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ، ثُمَّ
يَمْشِي مَشْيًا عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ
عَلَيْهَا، فَيُكَبِّرُ وَيَهْلِلُ وَيَدْعُو، يَصْنَعُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا
سَبْعًا، يَسْعَى فِي بَطْنِ الْوَادِي فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهُمَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب پر ہمارا
عمل ہے جب آدمی صفا پر چڑھے تو تکبیر کہے اور تہلیل کہے
اور دعا کرے پھر آہستہ چلتے ہوئے نیچے اترے یہاں تک کہ
بطن وادی میں پہنچ جائے اور اس میں دوڑ لگائے جب اس
سے نکلے اور سکون کے ساتھ چلے حتیٰ کہ مروہ پر آئے اور اس
کے اوپر چڑھ جائے۔ تکبیر کہے اور تہلیل کہے اور دعا کرے یہ
عمل ان دونوں میں سات مرتبہ کرے اور ہر دفعہ بطن وادی
میں سعی کرے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کا یہی
قول ہے۔

بَابُ: الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا أَوْ مَاشِيًا

475۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ نَوْفَلٍ بِالْأَسَدِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي
سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ:
إِشْتَكَيْتُ فَلَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
فَقَالَ: طَوِّفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ:
فَطَفَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ إِلَى جَانِبِ الْبَيْتِ،

475۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں بیمار ہو گئی تو میں نے اس کا
ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں
کے پیچھے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو آپ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں تو میں نے طواف کیا جبکہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف
کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ سورۃ طور کی

وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مُسْتَوْدِعٍ۔ تلاوت فرما رہے تھے۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ لِلْمَوْتِ وَذِي الْعِلَّةِ أَنْ يَطُوفَ بِالنَّبِيِّ مَحْمُولًا وَلَا حَفَازَةً عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ لُقَّهَاتِنَا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ مریض اور علت والے کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

476۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ عَلَى ابْنِ مَرْثَدَةَ فَتَطَوَّفَ بِالنَّبِيِّ فَقَالَ: يَا أَمَّةَ اللَّهِ، أَلْقِدِي لِي بَنِيكَ، وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ، فَلَمَّا تَوَلَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَتْهُ فِقِيلٌ لَهَا، هَلَكَ الَّذِي كَانَ يَنْهَاكَ عَنِ الْخُرُوجِ، قَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَجْبِئُهُ خَيْرًا وَأَغْصِبُهُ مَنَةً۔
476۔ حضرت ابن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جہازم زدہ عورت کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہی تھی آپ نے فرمایا اے اللہ کی بندی اپنے گھر میں بیٹھو اور لوگوں کو تکلیف نہ دو جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہاں سے فرما گئے تو وہ کہہ مکی آئی۔ اسے کہا گیا کہ جس نے تمہیں لٹکے سے منع کیا تھا وہ انتقال فرما گئے ہیں وہ کہنے لگی میں ایسی عورت نہیں کہ ان کی زندگی میں فرما بھر داری کروں اور ان کے مرنے کے بعد فرمائی کروں۔

رکنِ بھائی کا اسلام

بَابُ: اسْتِغْلَامِ الرُّكْنِ

477۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمْهَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ بَنِي جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَإِنَّكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: فَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: وَإِنَّكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْحَامِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ، وَإِنَّكَ تَلْبَسُ الْبِغَالِ السَّبِيئَةَ، وَإِنَّكَ تَصْنَعُ بِالْصَّفَرَةِ، وَإِنَّكَ إِذَا مَحَسَّ بِمَحْجَةِ أَهْلِ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ تَهْلِلْ أَتَتْ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ الضُّرْبَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمَّا الْأَرْحَامُ لَقِيَتْ لَمْ أَرُ زَمَنًا اللَّهُ يَنْصَحُ بِسَلَامٍ إِلَّا
477۔ حضرت حمید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہما میں نے آپ کو چار قسم کے عمل کرتے دیکھا ہے اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ اعمال کرتے ہوں آپ نے فرمایا اے ابن جریج وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ برہہ میں نے آپ کو رکنِ بھائی اور حجرِ اسود کے سوا کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا برہہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ چارے کا بغیر بالوں والا جوتا پہنتے ہیں برہہ میں نے آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں برہہ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں اور لوگ چاند

الْبَيْعَاتَيْنِ، وَأَمَّا الْبَيْعَاتُ الْمَسْنُوءَةُ فَلَا يَنْبَغُ ذَاتُكَ وَسُؤْلُ
 اللَّهُ ﷻ يَنْتَسِ الْبَيْعَاتُ الَّتِي لَمْ يَنْتَسِ فِيهَا خَيْرٌ
 وَيَقْرَأُ فِيهَا، فَلَا يَنْبَغُ أَنْ الْيَسَّاءُ، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ
 فَلَا يَنْبَغُ ذَاتُكَ وَسُؤْلُ اللَّهِ ﷻ يَضَعُ بِهَا فَاأَجِبْ أَنْ
 أَضَعُ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَاقُ فَلَا يَنْبَغُ لَمْ أَرِ وَسُؤْلُ اللَّهِ
 ﷻ يَهْلُ خُصِي تَتَبِعْ بِهِ وَاجْلَعْ.

دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں تو آپ احرام نہیں باندھتے
 یہاں تک کہ آٹھویں تاریخ ہو جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن
 عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جہاں تک ارکان کا سوال ہے میں
 نے نبی کریم ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کو
 اسلام کرتے نہیں دیکھا۔ جہاں تک بغیر بالوں کے جوتا پہننے
 کا تعلق ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا جوتا پہنے ہوئے
 دیکھا جس میں بال نہیں ہوتے تھے آپ اسی میں ہی وضو
 فرماتے تھے پس میں بھی اسی قسم کا جوتا پہننا پسند کرتا ہوں
 جہاں تک زرد خضاب کا تعلق ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو
 یہ خضاب کرتے دیکھا پس میں بھی ایسا ہی خضاب کرتا پسند
 کرتا ہوں۔ رہا احرام باندھنے کا معاملہ تو میں نے نبی کریم
 ﷺ کو (احرام باندھ کر) کہیے کہتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں
 تک کہ آپ اپنی سواری پر (آٹھ تاریخ کو مقام ذوالحلیہ
 سے) سوار ہو کر چلتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا كَلَّمُهُ عَسَى، وَلَا يَنْبَغُ أَنْ يَسْفِلِمَ
 مِنَ الْأَرْكَانِ، إِلَّا الرُّكْنُ الْيَمَانِيُّ وَالْحَجَرُ، وَهَذَا
 الَّذَانِ اسْتَلَمَهُمَا ابْنُ عَمْرٍو، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 وَالْعَاشِيَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ سب اچھا ہے
 رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کا اسلام نہیں کرتا
 چاہے یہی دونوں دو مقامات ہیں جن پر حضرت ابن عمر رضی
 اللہ عنہما نے اسلام کیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
 اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

478۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَّابٍ، عَنْ
 سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي
 نَجْرٍ الصَّدِيقِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَمْ
 تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ جِئْنَا الْكَعْبَةَ بِقَصْرٍ عَنِ
 قَوْمَيْهِمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَتْ: قَالَتْ: نَآ
 رَسُولُ اللَّهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوْمَيْهِمْ إِبْرَاهِيمَ؟

478۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
 فرمایا کیا تم نے دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ شریف کو
 بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اٹھائی ہوئی بنیادوں میں
 کی کردی روای نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول
 اللہ ﷺ کیا آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اٹھائی ہوئی
 بنیادوں پر انکی قبر نہیں فرمائیں گے۔ آپ فرماتی ہیں کہ

قَالَ: فَقَالَ: لَوْلَا جِدَّتَانِ قَوْمِيكَ بِالْكَفْرِ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَيْنٌ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ إِسْلَامَ الرُّمَكَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلَيَّانِ الْخَبَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

آپ نے ارشاد فرمایا تمہاری قوم کفر سے نکل کر ابھی ابھی اسلام میں داخل نہ ہوئی ہوتی (تو میں ایسا کرتا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا ہے تو میں نے بھی نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے دونوں رکعتوں کا اسلام چھوڑ دیا ہو جو کہ پھر سے حاصل ہیں مگر بیت اللہ شریف قواعد ابراہیم علیہ السلام کے مطابق مکمل نہیں ہوا۔

بَابُ: الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ وَذُخُولِهَا

479- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَافَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَغُفَّانُ بْنُ طَلْعَةَ الْخَضِجِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَتَكَتَ بَيْنَهَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَسَأَلْتُ بِلَالَ جِئْتَ خَرَجُوا مَالًا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ، وَقَلْعَةً أَعْمِدَةٍ وَزَاوٍ، ثُمَّ صَلَّى، وَكَانَ الْبَيْتُ يُؤْمَدُ عَلَى بَيْتَةِ أَعْمِدَةٍ.

خاند کعبہ میں نماز پڑھنا اور اس میں داخل ہونا

479- حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کعبہ شریف میں حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ داخل ہوئے آپ نے اس کا دروازہ بند کر لیا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب وہ لوگ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے وہاں کیا کیا۔ آپ نے کہا کہ آپ ﷺ نماز کیلئے ایسی جگہ پر کھڑے ہوئے ایک ستون آپ کے دائیں اور دو بائیں جانب اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی۔ ان دنوں خاند کعبہ چھ ستونوں پر تھا۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ خَسَنَةً جَمِيلَةً، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ أَهْلِهَا إِنَّا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان پر عمل کرتے ہیں کہ کعبہ میں نماز پڑھنا بہت ہی عمدہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عامارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْحُجُّ عَنِ الْمَيْتَةِ أَوْ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ

مرحوم یا کسی بڑے بھٹے کی طرف سے حج کرنا

480- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ

480- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

سَلَمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ زَوْجَتِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَاتَتْ امْرَأَةً مِنْ خَنَعَمَ تَسْتَغِيثُهُ.
قَالَ: فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ. قَالَ:
وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ وَجْهَ الْفَضْلِ يَدِيهِ
إِلَى الشَّيْءِ الْآخِرِ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ لِي نِعْصَةً
اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَيِّ أَفْرَحْتُ أَبَى خَمِصًا خَيْرًا
لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأُخِجَ عَنْهُ؟
قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي خَمِصَةِ الزَّوْعِ.
ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے چچے سواری پر تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ خنعم کی ایک عورت آئی۔ راوی نے کہا کہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ آپ کی طرف دیکھنے لگی نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب موڑ دیا اس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حج اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر ایک فرض ہے میرے والد محترم بہت بوڑھے ہیں وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا تھا۔

481- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّوْبِ الشَّخْبِي،
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا تَمَّى الشَّيْءَ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّيْ امْرَأَةً
خَمِيزَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْمِلَهَا عَلَى بَعِيرٍ، وَإِنْ
رَبَطْنَاهَا جِفْنَا أَنْ تَمُوتَ، أَفَأُخِجَ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.
481- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی کہ میری والدہ محترمہ بڑی عمر کی عورت ہیں۔ وہ اونٹ پر سوار بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم ان کو (سواری پر) باغصیں تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ فوت ہی نہ ہو جائیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، جی ہاں (کرلو)۔

482- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّوْبِ الشَّخْبِي،
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتْلَعَ
أَعْدَ مِنْ وَلَدِهِ الْخَلْبَ فَنَحَلَتْ قَيْشَرَتَ وَيَسْتَحْيِيهِ
إِلَّا خَيْجَ وَخَيْجَ بِهِ، قَالَ: فَتَلَعَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي
قَالَ، وَلَقَدْ خَبِرَ الشَّيْخَ، فَجَاءَ إِيَّاهُ إِلَى الشَّيْءِ ﷺ
فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ إِنَّ أَبَى قَدْ خَبِرَ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ
الْحَيْجَ أَفَأُخِجَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.
482- حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی نے نذر مانی (کہ جس کی اولاد دودھ دھونے کے قائل بھی نہیں ہوتی تھی اور مر جاتی تھی) کہ اگر میرا کوئی بچہ دودھ دوسے کی عمر تک زندہ رہا اور اس نے خود دودھ دہا اور یا تو وہ بھی حج کرے گا اور میں بھی اس کے ساتھ حج کروں گا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کے لڑکوں میں سے ایک اس عمر کو پہنچا جو اس نے کہی تھی۔ راوی نے کہا ہے کہ وہ شخص بہت بوڑھا ہو گیا تو اس کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو بتایا

کہ میرے والد محترم پڑھے ہو گئے ہیں۔ اب وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیا میں اگلی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں (کروں)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی مرحوم یا ایسے مرد و زن کی طرف سے حج کیا جائے جو بڑھے ہو چکے ہیں اور وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میرے نزدیک کوئی آدمی دوسرے آدمی کی طرف سے حج نہیں کر سکتا۔

بَابُ: الصَّلَاةُ بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ

483۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الطُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمَعْنَى، ثُمَّ يَغْلُو إِذَا طَلَبَ الشَّمْسُ إِلَى عَرْفَةِ.

483۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تہ عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز میں بی پڑھتے تھے۔ پھر جب سورج طلوع ہو جاتا آپ عرفات کی طرف روانہ ہو جاتے۔

بَابُ: الْغُسْلُ بِعَرْفَةِ يَوْمَ عَرْفَةِ

484۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرْفَةِ يَوْمَ عَرْفَةِ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَرُوحَ.

484۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نویں کے دن عرفات کے مقام پر غسل کرتے تھے۔ جب آپ (جبل رحمت کی طرف) روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حسن ہے واجب

فَالْمُحَمَّدُ: هَذَا حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

نہیں۔

عرفات سے واپسی

بَاب: الدَّفْعُ مِنْ عَرَفَةَ

485۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيِّرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ، فَقَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَتَى حَتَّى إِذَا وَجَدَ لَحْوَةً نَصَّ، قَالَ هِشَامُ: وَالنَّصُّ أَرْفَعُ مِنَ الْعَتَى۔

485۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نبی کریم ﷺ کی روایت کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔ جب آپ عرفات سے لوٹے تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے اونٹ کو کچھ تیز چلاتے اور جب وسیع میدان پالینے تو اونٹ کو اور تیز کرتے۔ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نص رفتار صحت رکھنے سے زیادہ تیز ہے۔

فَلَمَّا مَحَضَ: تَلَقَّا اللَّهَ قَالَ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالشَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالنِّصَاعِ الْإِبِلِ وَبِالْخَبَابِ الْغَنَلِ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم تک یہ روایت سچائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سکون سے چلو۔ اونٹوں اور گھوڑوں کو تیز دوڑانے میں کوئی سبکی نہیں۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

واوی محسر

بَابُ بَطْنِ مُحَسَّرٍ

486۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُخَرِّكُ رَاجِلَتَهُ فِي بَطْنِ مُحَسَّرٍ كَقَلْبِ رَمِيَةٍ مَحْجَرٍ۔

486۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محسر میں اپنی سواری کو چتر پھینکنے کی مقدار تیز چلاتے تھے۔

فَلَمَّا مَحَضَ: هَذَا كَلْمُهُ وَابْعَ إِذَا شِئْتَ خَرَعْتَ، وَإِنْ شِئْتَ سِرْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ تَلَقَّا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الشَّيْئَتَيْنِ جَمِيعًا: عَلَيْكُمْ بِالشَّكِينَةِ، حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، وَحِينَ أَفَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِيَةِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان سب امور میں عجائبات و وسعت ہے اگر تم چاہو تو سواری کو تیز کرو اور چاہو تو آہستہ کرو۔ ہمیں یہ روایت سچائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے کہ دونوں سطروں میں آرام سے چلو۔ جب عرفات اور مزدلہ سے نکلو۔

مزدلہ میں نماز ادا کرنا

بَاب: الصَّلَاةُ بِالْمُزْدَلِيَةِ

487۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِيَةِ جَمِيعًا۔

487۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلہ کے مقام پر مغرب اور عشاء کی نماز

اکٹھی پڑھ لیتے تھے۔

488۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا. پڑھی۔

489۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابٍ، وَالْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْبٍ، وَالْأَنْصَارِيِّ الْخَطْبِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَلَبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا فِي حَجَّةِ الزَّادِ ع. پڑھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی مغرب کی نماز مزدلفہ کے تک ادا نہ کرے اگرچہ نصف رات گزر جائے۔ جب وہاں پہنچ جائے تو اذان اور اقامت کے پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ بَعْدَ رَمَى

بعد حرام ہیں

جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

490۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَطَبَ النَّاسَ بِعَزْفَةٍ فَغَضِبَهُمْ أَثَرُ الْحَجِّ، وَقَالَ لَهُمْ فِيمَا قَالَ، ثُمَّ جِئْتُمْ مِنِّي، فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ خَلَّ لَهُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَالْجَنَبَ، لَا يَمَسُّ أَحَدٌ نِسَاءً وَلَا جَنِبًا حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. پڑھی۔

490۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا اور ان کو حج کے احکام سکھائے۔ آپ نے دوران خطبہ فرمایا کہ جب تم منیٰ میں آؤ تو جو آدمی حمرہ عقبہ پر سنگریاں مارے تو اس کے لیے سوائے عورتوں اور خوشبو لگانے کے سب ممنوع امور حلال ہو جاتے ہیں کوئی بھی عورتوں سے صحبت نہ کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے۔

خَمْرَةُ الْعَقْبَةِ قَالَ: مِنْ خَيْثُ نَسْرَ.

کس جگہ سے جمرہ عقبہ پر ننگریاں مارتے تھے آپ نے فرمایا
جہاں سے سہولت ہوتی۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: الْفَضْلُ ذَلِكَ أَنْ يُزْمِيَ مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي، وَمِنْ خَيْثُ مَا رَمَى فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَقْبَةِ.

علامہ کرام کا یہی قول ہے۔

عذر دیا بغیر عذر کے رمی جمار میں تاخیر کرنا
اور اسکی کراہت

بَابُ: تَأْخِيرُ رَمَى الْجِمَارَةِ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ
مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

494۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَفَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ،
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الْبَلَدِاحِ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عَبْدِ
أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ
عَلَيْهِ: أَنَّهُ رَخَّصَ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْيَسْتَوِيَةِ يَوْمَ
يَوْمِ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمَ مِنْ الْعِيدِ، أَوْ مِنْ بَعْدِ الْعِيدِ
يَوْمَيْنِ، ثُمَّ يَوْمَ تَوَمَّنِ يَوْمِ النَّحْرِ.

قَالَ مُعَمَّدٌ: مَنْ جَمَعَ رَمَى يَوْمَيْنِ فِي يَوْمٍ مِنْ عِلَّةٍ
أَوْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَلَا خَمْرَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَذَّعَ
ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ حَتَّى الْعِيدِ، وَقَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ: إِذَا
تَمَكَّ ذَلِكَ حَتَّى الْعِيدِ فَقَلْبُهُ دَمٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس نے دو دن کی
اکٹھی رمی عذر دیا بغیر عذر کے ایک ہی دن کر لی تو اس پر کفارہ
نہیں مگر بغیر عذر کے دوسرے دن کیلئے چھوڑنا مکروہ ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے (بغیر عذر
کے) جب رمی دوسرے دن تک چھوڑ دے تو اس پر دم ہے۔

سوار ہو کر رمی جمار کرنا

بَابُ: رَمَى الْجِمَارِ رَاكِبًا

495۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ النَّاسُ كَانُوا إِذَا رَمَوْا
الْجِمَارَ تَشَوُّوا ذَاهِبِينَ وَرَاجِعِينَ وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ
مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

قَالَ مُعَمَّدٌ: أَلْفَسَى أَفْضَلُ وَمَنْ رَكِبَ فَلَا بَأْسَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے (رمی کرتے وقت)

بِذَلِكَ.

پہل چلنا افضل ہے اور جو سوار ہو کر دی کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

باب: مَا يَقُولُ عِنْدَ الْجِمَارِ وَالْوُقُوفِ
عِنْدَ الْجُمُوعَيْنِ
جروں کے پاس ٹھہرے؟

496۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

496۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ٹھان بکبیر ٹھلما زعمی المصنعة بخصاصہ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

497۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دو جروں کے نزدیک کافی دیر ٹھہرتے تھے۔ پھر

497۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ الْجُمُوعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ يَقِفُ وَقُوفًا طَوِيلًا، يَكْتَبِرُ اللَّهُ وَيَسْبِغُهُ وَيَذْغُو اللَّهُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْعَقَبَةِ.

اللہ اکبر) کہتے اور تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے اور اللہ پاک سے دعا کرتے اور آپ جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَفَوْقَ قَوْلِ ابْنِ خَلْفَةَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

رَجَمَهُ اللَّهُ.

زوال سے پہلے یا بعد میں دی جمار کرنا

باب: رَمَى الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ أَوْ بَعْدَهُ

498۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دی جمار کی جائے حتی کہ یوم نحر کے بعد تین دن سورج ڈھل جائے۔

498۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَرْمِي الْجِمَارَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

جمرہ عقبہ کے پیچھے منی میں رات گزارنا اور اس کی کراہت

باب: الْبَيْتُوتَةُ وَرَاءَ عَقَبَةِ مِنَى وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

499۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کچھ افراد کو مقرر کرتے تھے

499۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: رَعِمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَغَفَّ وَجَالًا يُدْجِلُونَ

النَّاسِ مِنْ وَرَاءِ الْعَقْبَةِ إِلَى بَيْنِي، قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: لَا يَبْتَغِي أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لِنَائِي بَيْنِي وَرَاءَ الْعَقْبَةِ.

کہ وہ عقبہ کے پیچھے سے لوگوں کو منیٰ میں داخل کر دیں۔ حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حاجیوں میں سے کوئی بھی منیٰ کی راتوں میں عقبہ کے پیچھے نہ رہے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَهَذَا نَافِعٌ، لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنَ الْحَاجِّ أَنْ يَبْتَغِيَ إِلَّا بَيْنِي لِنَائِي الْخَبْرَ فَإِنَّ لَعْلَ لَهُوَ مَكْرُوءٌ وَلَا خُطْبَاءَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ کسی حاجی کو منیٰ کے علاوہ رات نہیں گذارنی چاہیے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو یہ کر وہ ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ قَدَّمَ نُسْكَاً قَبْلَ نُسْكِ

500- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُبَّابٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ خُلْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ خُبَيْبَةَ الْوُحَاغِ يَسْأَلُونَ، لَجَاءَ وَجُلَّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَشْفَرُ فَنَحْرُوتَ قَبْلَ أَنْ أَزِيْمَ، قَالَ: إِزِمَ وَلَا خَرَجَ، وَقَالَ آخَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ أَشْفَرُ فَخَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَكْتَبِ، قَالَ الْإِنْفِخَ وَلَا خَرَجَ، فَمَا شَيْئَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذَا يَوْمَئِذٍ قَدِّمَ وَلَا أُخَّرَ إِلَّا قَالَ: بِالْفَعْلِ وَلَا خَرَجَ.

500- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے سال لوگوں کے لیے (اپنی سواری پر حجرہ عقبہ کے نزدیک) ٹھہرے وہ لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے ایک آدمی آیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں نے رسی سے گل قربانی کر لی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اب رہی کرو کوئی حرج نہیں ایک دوسرے آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے معلوم نہیں تھا میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اب ذبح کرو۔ کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم ﷺ سے اس دن جس شے کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا اب کرو کوئی حرج نہیں۔

501- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسْكِهِ شَيْئًا أَوْ تَرَكَ فَلْيَهْرُقْ دَمًا، قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: لَا أَفْرِي إِنْ كَانَ تَرَكَ أَمْ نَسِيَ؟

501- حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص مناسک حج میں سے کچھ بھول جائے یا کچھ چھوڑ دے تو وہ ایک دم کی قربانی دے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ (راوی) نے فرمایا:

مایا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ حضرت سعید بن جبہ نے خاک (چھوڑ دے) کہا ہے یا نہیں (بھول جائے) کہا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جو حدیث روایت کی گئی ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان امور میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب امور میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک کسی بات میں بھی کفارہ نہیں سوائے ایک امر کے کہ حج تمتع اور قرآن کرنے والا قربانی سے قتل مطلق کروائے تو اس پر ذمہ واجب ہے لیکن ہمارے نزدیک اس پر کوئی شے لازم نہیں۔

شکار کی جزا

بَابُ: جَزَاءُ الصَّيْدِ

502۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گوہ کے مارنے پر مینڈھا، ہرن کے مارنے پر بکری، خرگوش کے مارنے پر بکری کا ایک سالہ بچہ اور جنگلی چوہا مارنے پر بکری کا چار ماہ کا بچہ دینے کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یہ جانور ایک دوسرے کی مثل ہیں۔

بیماری کی وجہ سے قتل کروانے کا کفارہ

بَابُ: كَفَّارَةُ الْأَذَى

503۔ حضرت کتب بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھے ان کے سر میں جو کچھ بڑنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں قتل کروانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ (کفارہ کے طور پر) تین روزے رکھو۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا نصف صاع فی کس کے حساب سے کھلا دو یا ایک بکری ذبح کرو۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَأْخُذُ اللَّهُ قَالَ: لَا خَرَجَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا خَرَجَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ كَفَّارَةً إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ، الْمَمْتَنِعُ وَالْقَارُونَ إِذَا خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يُلْبَسَ قَالَ: عَلَيْهِ دَمٌ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا.

502۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقِيَ فِي الطَّيْرِ بَكْرِيًّا وَفِي الْغَزَالِ بَقْرًا، وَفِي الْأَرْزَابِ بَغَائِيًّا وَفِي الزُّبُرِ بَقْرًا.

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا كَلِمَةً نَأْخُذُ، لِأَنَّ هَذَا أَهْلُهُ مِنَ النَّعَمِ.

503۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَلَّقَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْهَزْرِيُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كُتَيْبِ بْنِ عَجْفَرَةَ: أَنَّ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرَمًا، فَأَذَا الْقَمْلَ فِي رَأْسِهِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَخْلُقَ رَأْسَهُ وَقَالَ: سُمُّ قَلَاةِ الْهَامِ، أَوْ أَطْلَعِمَ سِتَّةَ مَسْكِينِينَ مُلْتَمِينَ أَوْ أَتَشَكَّ شَاةً أَوْ

ذَلِكَ لَقَدْ أَخْبَرْنَا عَنْكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ
حُضْرَتِ اِمَامِ مُحَمَّدِ رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت اِمَامِ ابُو حَنِيفَہ رَحْمَةُ اللہ علیہ
اور اکبر علماء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: مَنْ قَدَّمَ الضَّعْفَةَ مِنَ الْمَزْدَلِیَّةِ

504- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ سَالِمٍ وَغُنْدَرٍ
اللَّهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقْدِمُ صَبَاتَهُ مِنَ الْمَزْدَلِیَّةِ إِلَى مِثْنِ حَتَّى
يُضَلُّوا الصُّبْحَ بِمِثْنِ.
مزدلفہ سے کز در لوگوں کا پہلے ہی کوچ کرنا
504- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں
ساجزادوں حضرت سالم اور حضرت عبداللہ نے روایت کی
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بچوں کو مزدلفہ
سے مِثْنِ کی طرف پہلے ہی روانہ کر دیتے تھے حتیٰ کہ وہ صبح کی نماز
مقام مِثْنِ میں پڑھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَأْسُ بِأَنْ تَقْدِمَ الضَّعْفَةَ وَتَوَازِعَ إِلَيْهِمْ
أَنْ لَا يَزِمُوا الْحُمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.
حضرت اِمَامِ مُحَمَّدِ رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کز دروں کو مِثْنِ کی
طرف پہلے روانہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں اور انہیں تاکید کر
دی جائے کہ وہ حمزہ پر نکلنے پان نہ ماریں حتیٰ کہ سورج طلوع
ہو جائے حضرت اِمَامِ ابُو حَنِيفَہ رَحْمَةُ اللہ علیہ اور ہمارے اکبر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: جَلَالُ الْبَدَنِ

قربانی والے جانور کو جھول پہنانا

505- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ لَا يَنْشُقُّ جَلَالَ بَدَنِهِ، وَكَانَ لَا يُجَلِّلُهَا حَتَّى
يَقْدُمُهَا مِنْ مِثْنِ إِلَى عَزْلَةٍ وَكَانَ يُجَلِّلُهَا بِالْخَلَلِ
وَالْقَبَاطِي وَالْأَنْصَابِ، ثُمَّ يَتَّبِعُ بِجَلَالِهَا، فَيَكْسُوها
الْكُفَّةَ، قَالَ: فَلَمَّا كُتِبَتْ الْكُفَّةُ هَذِهِ الْكِسْوَةُ
الْقَصْرُ مِنَ الْجَلَالِ.
505- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی قربانی کے جانور کی جھول نہیں کاٹتے تھے اور نہ ہی
اس کو پہناتے تھے یہاں تک کہ مِثْنِ سے عراقات میں صبح کے
وقت پہنچ جاتے۔ اس جگہ یمن کے دو کپڑوں پر مشتمل طے
باریک مصری کپڑے اور اون کے پکڑے پہناتے تھے۔ پھر
یہ جھول (خدا م کعبہ کی طرف) بھیج دیتے اور وہ یہ کپڑے کعبہ
پر بطور غلاف چڑھا دیتے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
کعبہ شریف پر موجود غلاف پہنا دیا گیا تو یہ جھول چڑھانا
ترک کر دیا گیا۔

506- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ: مَا كَانَ إِذَا غَمَرَ يَضَعُ بِجَلَالٍ يُلْدِيهِ؟ حَتَّى أَقْصَرَ عَنْ يَلْكَ الْكِسْوَةِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَمَرَ يَتَصَلَّقُ بِهَا.

506- حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بدن کی جھول کا کیا کرتے تھے؟ جب کعبہ شریف کا خلاف بن گیا۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو (خضراء پر) صدقہ کر دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي أَنْ يَتَصَلَّقَ بِجَلَالٍ الْبَدَنِ وَيَخْطُبَهَا وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لَحُومِهَا، بَلَقْنَا أَنَّ الشَّيْءَ يَنْتَفِعُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذِي فَأَمَرَ أَنْ يَتَصَلَّقَ بِجَلَالِهِ وَيَخْطُبَهُ وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْ خُطْبِهِ وَجَلَالِهِ شَيْئًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: اس پر عمل کرتے ہیں۔ بدن کی جھول اور اس کی گھیل صدقہ کر دینی چاہیے۔ قصاب کو یہ چیزیں بھی نہ دی جائیں اور نہ ہی بطور اجرت گوشت میں سے دیا جائے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہڈی کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ اس کی جھول اور گھیل صدقہ کر دینا۔ اس کی گھیل اور جھول قصاب کو نہ دینا۔

بَابُ: الْمُخْصَرِّ

507- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَخْصَرَ ذُوْنَ الشَّيْبِ بِمَرْحٍ فَإِنَّهُ لَا يَجْعَلُ حَتَّى يَكُوفَ بِالشَّيْبِ لَهُوَ يَنْدَاوِي مِمَّا اضْطَرَّ إِلَيْهِ وَيَقْدَعِي.

507- حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے بیت اللہ شریف تک نہ پہنچ سکے وہ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام نہ کھولے جس بیماری میں مبتلا ہو اس کا علاج کرے اور نہ یہ دے دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَقْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْمُخْصَرَّ بِالْوَجْعِ كَالْمُخْصَرِّ بِالْعَدْوِ، فُسَبِّلَ عَنْ رَجُلٍ اِغْتَمَرَ فَنَهَشَتْهُ حَيْثُ فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمَضِي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَيْتَنِي بِهَذِي وَيُؤْاجِلُ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أَمَارٍ، فَإِذَا نَجَرَ عَنْهُ الْهَدْيُ خَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَكَانَ غَمَرِهِ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی ہے آپ نے بیماری کی وجہ سے رک جانے والے کو دشمن سے روکے جانے کی طرح ہی قرار دیا ہے آپ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا پھر اس کو سانپ نے ڈس لیا اور اس میں جانے کی استطاعت نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ ہڈی روانہ کر دے اور اپنے

ساتھیوں سے وقت مقرر کر لے۔ جب اس کی طرف سے وہ قربانی کر لیں تو وہ احرام کھول دے اور اس پر اس عمرہ کے بدلے ایک اور عمرہ کرنا لازم ہے۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

محرم کی تکفین

بَابُ: تَكْفِينُ الْمُحْرِمِ

508۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَخَفَّنَ ابْنَهُ وَالْقَدِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ قَدْ مَاتَ مُحْرِمًا بِالْحِجَافَةِ، وَجُمِرَ رَأْسُهُ.

508۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے حضرت والقد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو کفن پر تیار کیا جو مقام حجفہ میں حالت احرام میں وصال فرما گئے تھے اور ان کے سر کوڑھانپ دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ الْإِحْرَامُ عَنْهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جب محرم فوت ہو جاتا ہے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔

بَابُ: مَنْ أَذْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِيَةِ

509۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَلَفَّ بِعَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِيَةِ قَبْلَ أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ.

509۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص مزدلہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفہ میں ٹھہر اس نے حج کو چھوڑ دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ

اور وہ منیٰ میں ہی ہو

فِي النَّهْرِ الْأَوَّلِ وَهُوَ بَيْنِي

510۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ أَوْسَطِ أَيَّامِ الشَّهْرِ لَا يَنْفِرُ حَتَّى يَوْمِي

510۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جس شخص کو ایام تشریق کے درمیان (بارہویں ذوالحجہ) میں سورج غروب ہو جائے اور وہ منیٰ میں

الْجَمَازِ مِنَ الْعَبْدِ.

ہی ہو تو وہ ہرگز کوچ نہ کرے یہاں تک کہ وہ اگلے دن رمی
بھار کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
كَرْتِے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يَخْلُقْ

آدی روانہ ہو لیکن خلق نہ کروائے

511- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَنِي لَهْ الْمُخَبَّرِ وَلَهُ أَفَاضٌ
وَلَمْ يَخْلُقْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْصُرْ، فَهَبَلَ ذَلِكَ، فَأَمَرَهُ
عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يُرْجِعَ لِيَخْلُقَ رَأْسَهُ أَوْ يَقْصُرَ ثُمَّ يُرْجِعَ
إِلَى النَّيْبِ، فَيُنْيِضَ.

511- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کو اپنے رشتہ داروں میں سے ایک صاحب نے
جن کو بخر کہا جاتا ہے بے خبری میں انہوں نے طوافِ افاضہ
کیا اور خلق نہیں کروایا اور نہ ہی بال چھونے کروائے حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ واپس جائیں اور سر
کا خلق کر لیں یا بال چھونے کروائیں پھر بیت اللہ کی طرف
واپس آئیں اور طوافِ افاضہ کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کے مطابق
عمل کرتے ہیں۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُجَامِعُ قَبْلَ

طوافِ افاضہ سے قبل عرفہ میں اپنی بیوی

سے جماع کرنا

أَنْ يُنْيِضَ

512- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَدَنِيُّ،
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ
عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُنْيِضَ فَأَمَرَهُ أَنْ
يُنْحَرِ بَدَنَةً.

512- حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے آدمی
کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے طوافِ افاضہ کرنے سے
پہلے اپنی بیوی سے جماع کر لیا آپ نے اس کو ایک بدنذاری
کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ أَفْرَكَ حُجَّتَهُ، لَمْ يَنْصَحْ جَمَاعَ
بَعْدَ مَا يَقِفُ بِعَرَفَةَ لَمْ يَنْصَحْ حُجَّتَهُ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے توف
عرفات کیا اس نے حج کو پایا اور جس نے توف عرفات کے

لِجَمَاعِهِ، وَحُجَّتُهُ نَامٌ، وَإِذَا جَمَعَ قِيلَ أَنْ يَخْلُوفَ
 طَوَافَ الزَّيَاةِ لَا يَفْسُدُ حُجَّتُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ
 وَالْعَامِيَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔
 بعد جماع کر لیا اس کا حج قاسد نہیں ہوا لیکن اس کے ذمہ جماع
 کی وجہ سے ایک لائٹ ہے اس کا حج مکمل ہے اور اگر اس نے
 طواف زیارت کرنے سے پہلے جماع کر لیا تو بھی اس کا حج
 قاسد نہیں ہوا حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
 فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ: تَعَجُّلِ الْإِهْلَالِ اِحرام باندھنے میں جلدی کرنا

513- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا أَفْلَحَ
 مَنَكْ، مَا شَأْنُ النَّاسِ يَتَّقُونَ شُعْطًا، وَأَنْتُمْ مُتَعَجِّلُونَ
 أَيْهَلُوا إِذَا زَانِمُ الْهَلَالِ۔
 513۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے
 روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 اے اعلیٰ مگر ایسا کیا ماجرا ہے کہ لوگ پراگندہ ہال آتے ہیں اور
 تم لوگ تیل لگاتے ہو جب تم چاند دیکھ لو تو احرام کو باندھ لیا
 کرو۔

فَلَنْ مُخَمَّدُ: تَعَجُّلِ الْإِهْلَالِ الْفَضْلُ مِنَ تَأَخُّرِهِ إِذَا
 مَلَكَتْ نَفْسُكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ وَالْعَامِيَةِ مِنْ
 فُقَهَائِنَا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ احرام میں جلدی
 کرنا اس کی تاخیر سے افضل ہے بشرطیکہ جب تم اپنے نفس پر
 قدرت رکھتے ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
 ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقُقُولُ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ حَج اور عمرہ سے واپس آنا

514- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ
 أَوْ عَزْوَةٍ يَتَجَبَّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ
 تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَيُجِثُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آمِينَ تَابُونَ غَابِلُونَ
 سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا غَابِلُونَ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَغَدَاةٍ۔
 514۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ کئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج یا
 عمرہ یا عزوہ سے واپس تشریف لاتے تو زمین کی ہر اونچی جگہ
 پر تین بار تکبیر کہتے پھر آپ فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ
 لا شریک لہ فی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ
 لا شریک ہے اسی کیلئے بادشاہت ہے سب تعظیمیں اسی کی ہیں
 وہ ہمیشہ رہے گا وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور ہر چیز پر قادر
 ہے ہم عاجزی کرنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت
 کرنے والے، سجدہ کرنے والے ہیں اور ہم اپنے رب کی حمد
 بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا فرمایا

اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمنا سب (دُشمنوں کے) گردنوں کو کھٹکت دی۔

صدر (رجوع کرنا)

بَابُ: الصَّدْرُ

515- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَتَاخَ بِالنَّطْحَاءِ الَّذِي بِلَدَى الْحُلَيْفَةِ فَيَضِلُّ بِهَا وَيَهْلِكُ قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

515- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو آپ اپنے اونٹ کو مقام بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالخلیدہ میں واقع ہے وہاں آپ نماز ادا فرماتے اور چیل پڑھتے راوی (حضرت نافع) نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح ہی کرتے۔

516- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَصْلُوَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَتَوَكَّفَ بِالنَّيْبِ فَإِنْ أَجَزَ الشُّكْبُ الْطَوَافَ بِالنَّيْبِ.

516- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حاجیوں میں سے کوئی بھی واپس نہ جائے یہاں تک کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر لے۔ کیونکہ اس کا آخری رکن طواف بیت اللہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، طَوَافُ الصَّدْرِ وَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهُ لَعَلَّهِ دَمٌ إِلَّا الْخَالِصَ وَالنَّفْسَاءَ فَإِنَّهَا تَنْفَرُ وَلَا تَطُوفُ إِلَّا شَاءَ ث، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَائِدَةُ مِنْ لَفْقَهَا بِنَا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں کہ طواف صدر حاجی پر واجب ہے جس نے اس کو ترک کر دیا اس پر دم واجب ہے حیض اور نفاس والی عورت کے سوا (کہ اسے رخصت ہے) وہ اگر چاہے تو پہلی جائے اور طواف نہ کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور فقہارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عورت کا احرام کھولنے کے بعد قصر کرنے

سے قبل کھٹکتی کرنا

بَابُ: الْمَرْءَةُ يُكْرَهُ لَهَا إِذَا خَلَّتْ مِنْ

إِخْرَاجِهَا أَنْ تَمْسُطَ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا

517- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے عمرہ عورت جب احرام کھول دے تو بالوں میں کھٹکتی نہ کرے حتیٰ کہ وہ اپنے سر کے کچھ بال کاٹ لے اگر اس کے پاس ہدی ہے تو قربانی کرنے تک

517- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْمَرْءَةُ الْمُعْرَمَةُ إِذَا خَلَّتْ لَا تَمْسُطُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا، شَعْرَ رَأْسِهَا، وَإِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتَّى

تَنْحَرُ.

اپنے بال نہ تراشے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: النَّزُولِ بِالْمَحْضَبِ محض میں اترنا

518- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ، 518- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ کر عمر، مغرب اور عشاء محض (مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں (سُنی سے واپسی پر) پڑھتے تھے پھر رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ، وَمَنْ تَوَكَّأَ النَّزُولِ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ اچھا ہے لیکن جو محض میں پڑاؤ کرنا ترک کرنے سے تو اس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ رَجَمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ طواف بیت اللہ کے لیے مکہ سے

هَلْ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ احرام باندھنا

519- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ، 519- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ کر مکہ سے احرام باندھتے تو خانہ کعبہ کا طواف نہ کرتے اور نہ ہی آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے حتیٰ کہ آپ سُنی سے واپس آتے اور آپ سعی نہ کرتے مگر جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کر لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنْ فَعَلَ هَذَا أَجْزَأُهُ وَإِنْ طَافَ وَوَضَعَ وَسُعى قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَجْزَأُهُ ذَلِكَ، كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ إِلَّا إِنَّا نَحِبُّ لَهُ أَنْ لَا يَتَوَكَّأَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ فِي الْأَضْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُولَى إِنْ عَجَلَ أَوْ آخَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اس طرح کرے تو جائز ہے اور اگر اس نے سُنی جانے سے قبل طواف کیا، نزل کیا اور سعی کی تو یہ بھی جائز ہے۔ یہ سب بہتر ہے مگر ہم پسند کرتے ہیں کہ طواف کعبہ کے پہلے تین پکڑوں میں رُل کرنا نہ چھوڑے خواہ طواف (خروج سے) پہلے کرے یا

(رجوع کے) بعد اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی
یہی قول ہے۔

محرم کا بچنے لگوانا

520۔ حضرت سلمان بن یار سے روایت ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے اپنے سر پر بچھے لگوائے جبکہ آپ اس روز ایک
جگہ مکہ کے راستہ میں محرم تھے اس جگہ کوئی نخل کہتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم آدمی بچھے
لگوائے۔ خواہ اسے کوئی مجبوری ہو یا نہ ہو۔ مگر اپنے ہال نہ
منڈوائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

521۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم بخیر مجبوری کے بچھے نہ لگوائے۔

تھپتھپارے کر کہہ میں داخل ہونا

522۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل
ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے
اسے اتارا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا میں
نخل کعبہ کے خلاف کے ساتھ چٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا
اس کو قتل کرو۔ (ابن نخل مرتد تھا نبی کریم ﷺ کی شان
میں گستاخی کرتا تھا)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ
مکہ مکرمہ میں فتح کے موقع پر بغیر احرام کے داخل ہوئے
تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ داخل ہوئے اور آپ کے سر
مبارک پر خود تھا۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ جب آپ نے

بَابُ: الْمُحْرِمُ يَخْتَصِمُ

520۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
سَلَمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَصِمَ
فَوْقَ رَأْسِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَكَانٍ مِنْ طَرَفِي مَكَّةَ
يُقَالُ لَهُ: لَحْمَى جَمَلٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِأَنْ يَخْتَصِمَ
الرَّجُلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ أَوْ لَمْ يَنْظُرْ إِلَّا أَنَّهُ
لَا يَخْلُقُ شَعْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

521۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ: لَا يَخْتَصِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ.

بَابُ: دُخُولُ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ

522۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ
عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ
رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ عَطْلَ مُتَعَلِّقٍ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ،
قَالَ: أَفْتَلَوْهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّ الشَّيْءَ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ جِئْنَ فَتَحَهَا
غَيْرَ مُحْرِمٍ وَلِلْمَالِكِ دَخَلَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ،
وَلَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّهُ جِئْنَ أَحْرَمٌ مِنْ حَبِشٍ قَالَ: هَذِهِ الْغَمْرَةُ
لِدُخُولِهَا مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ بَغْيُ يَوْمِ الْفَتْحِ،

فَكَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا: مَنْ دَخَلَ مَنَكَةً بِغَيْرِ إِحْرَامٍ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُخْرَجَ قَهْرًا بِغُمْرَةٍ أَوْ بِحَصْبَةٍ لِدُخُولِهِ مَنَكَةً بِغَيْرِ إِحْرَامٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمَانَا.

مقام تحنن سے احرام باعدا تو فرمایا یہ بغیر احرام کے کہ میں داخل ہونے کا عمرہ ہے یعنی حج کہ کہہ دن (آپ بغیر احرام کے داخل ہوئے تھے) ہمارے نزدیک حکم اسی طرح ہے کہ جو بغیر احرام کے کہ میں داخل ہوں اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ نکلے اور عمرہ یا حج کا احرام کہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کی وجہ سے بائیس۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

کتاب النکاح

متعدد بیویوں میں ایام کی تقسیم

کتاب النکاح

بَاب: الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ كَيْفَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ

523- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جِئَ بِنِي بَاءَمَ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا جِئِي أَصْبَحْتُ عِنْدَهُ: لَيْسَ بِكَ عَلَى أَفْئَلِكِ هَوَانٌ، إِنْ جِئْتِ سَبَعْتَ عِنْدَكَ وَسَبَعْتَ عِنْدَهُ، وَإِنْ جِئْتِ ثَلَاثَ عِنْدَكَ وَفَزَوْتُ، قَالَتْ: فَلَيْتَ.

523- حضرت عبدالملک بن ابی بکر بن عمر بن حارث بن ہشام نے اپنے والد محترم سے روایت کہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو صبح کے وقت ان سے فرمایا کہ میں تیرے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کروں گا جس کی وجہ سے تو اپنے قرابت داروں میں ذلیل ہو جائے۔ اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے پاس رہوں اور سات ان (دیکھ ازواج) کے پاس رہوں۔ اگر تم چاہو تو میں تن دن تمہارے پاس رہوں اور ایک ایک دن باقی عورتوں کے پاس رہوں آپ نے عرض کی کہ تم تن دن۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي إِنْ سَبَعَتْ عِنْدَهَا أَنْ يُسَبِّحَ عِنْدَهُنَّ لَا يَزِيدُ لَهَا عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَإِنْ ثَلَاثَ عِنْدَهَا أَنْ يَثَلَّثَ عِنْدَهُنَّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اگر نبی عورت کے پاس سات دن رہے تو اسے پہلی ازواج کے پاس بھی سات دن ہی رہنا چاہئے اس کیلئے کوئی اضافہ نہ کرے اگر اس کے پاس تین دن رہے تو باقی ازواج کیلئے بھی تین دن مقرر کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مہر کی کم از کم مقدار

524۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر زور رنگ کا نشان تھا۔ انہوں نے آپ کو بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو کتنا مہر دیا ہے انہوں نے عرض کی ایک گھٹلی کے برابر سونا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھ کر دوا ایک بکری ہی ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مہر کی کم از کم مقدار اس درہم ہے یہ اتنی مقدار ہے جس پر چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

نکاح میں عورت اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا کرنے کی ممانعت

525۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی اپنی عورت اور اس کی پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرے اور نہ ہی اپنی بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

526۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو سنا کہ آپ بیوی کی موجودگی میں اس کی خالہ اور اس کی پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے اور اپنی لوطی کے ساتھ دلی کرنے سے منع فرما رہے تھے جبکہ اس

بَاب: اَذْنَى مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ الْمَرْأَةُ

524۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: عَمَّ مَسَّتْ إِلَيْهَا؟ قَالَ: وَزْنُ ثَوَابٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: أَوْلَيْمَ وَلَوْ بِشَاةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. أَذْنَى الْمَنْهَرِ عَشْرَةٌ ذَرَاهِمٌ مَا تَقْلَعُ فِيهِ الْبِلْدُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظِهِ.

بَاب: لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا فِي النِّكَاحِ

525. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَيَتِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظِهِ.

526. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ مَسْبُوبٍ يَقُولُ: أَنَّ تَلْحُجَّ الْمَرْأَةَ عَلَى خَالَيَتِهَا أَوْ عَلَى عَمَّتِهَا وَأَنْ يُنْكَحَ الرَّجُلُ وَلِلَّيْثَةِ فِي نِكَاحِهَا خَبِيرٌ لغيره.

لوٹری کے پیٹ جس کی دوسرے کا بچہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا وَرَجْمَتِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَخْطُبُ عَلَى
خُطْبَةِ أُخِيهِ
اپنے مسلمان بھائی کے کیے ہوئے رشتہ پر خطبہ کی

527- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
هُزَيْمٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أُخِيهِ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی
کے کیے ہوئے رشتہ پر اپنے لئے نکاح کا بیجا نام نہ بھیجے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا وَرَجْمَتِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْثِّيبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا
شیبہ کا اختیار نکاح

528- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ
يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خُنْسَاءَ ابْنَةِ جَدِّهِمْ:
أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثِيْبٌ، فَكُرِهَتْ ذَلِكَ،
فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَزِدَتْ بِكَاهِلَةٍ.
حضرت خنساء بنت خزام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ حیہ تھیں انہیں یہ
(نکاح) ناپسند تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئیں تو آپ نے ان کے نکاح کو رد فرمادیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ تَنْكَحَ الثِّيبُ، وَلَا الْبُكَرُ
إِذَا بَلَغَتْ إِلَّا بِإِذْنِهَا فَلَمَّا إِذْنُ الْبُكَرِ فَضَمْنَتْهَا، وَأَمَّا
إِذْنُ الثِّيبِ فَمِنْ ضَاعَتِ بِلِسَانِهَا، زَوَّجَهَا وَالْبُكَرُ أَوْ
غَيْرُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شیبہ اور بالغہ
باکرہ دونوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہئے
باکرہ کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ لیکن شیبہ کی رضا اس کی
زبان سے ہے۔ خواہ اس کا باپ نکاح کرے یا کوئی دوسرا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا

یہی قول ہے۔

چار بیویوں کی موجودگی میں مزید
 نکاح کی خواہش

529۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ بنو نضیر کا ایک آدمی تھا اسکی دس بیویاں تھیں۔ جب وہ ثقیفی مسلمان ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ان میں سے چار بیویاں رکھ لو باقی کو جدا کر دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ان میں سے جن چار کو چاہے اختیار کر لے باقی کو جدا کر دے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ پہلی چار عورتوں کا نکاح جائز ہے اور باقی عورتوں کا نکاح باطل ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

530۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ولید نے حضرت قاسم اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ان کے پاس چار بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں ان دونوں نے کہا ٹھیک ہے تم اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دو اور نکاح کر لو حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین مختلف مجلسوں میں طلاق دیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک کو طلاق دی ہو جب تک اسکی عدت پوری نہ ہو جائے۔ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کا پانی (مادہ منویہ) پانچ آزاد عورتوں کی رحم میں ہو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

529۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قَبِيلِهِ وَكَانَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِينَ أَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ، فَقَالَ لَهُ: امْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا، وَفَارِقِ سَائِرَهُنَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَهْلُهُنَّ شَاءَ، وَفَارِقِ مَا بَقِيَ، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: يَكْرَهُ الْأَرْبَعَةَ الْأَوَّلَ حَتَّى يَخْلَعَ، وَيَكْرَهُ مِنْ بَقِيَ مِنْهُنَّ نَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ أَبِي نَضِيرٍ.

530۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ الْوَلِيدَ سَأَلَ الْقَاسِمَ وَ عُرْوَةَ وَكَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَلَاوَدَ أَنْ يَبْتَ وَاحِدَةً وَيَتَزَوَّجَ أُخْرَى، فَقَالَا: نَعَمْ، فَارِقِ إِمْرَأَتَكَ ثَلَاثًا وَتَزَوَّجْ، فَقَالَ الْقَاسِمُ لِي مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يُفْعَلُ أَنْ يَتَزَوَّجَ خَاصَّةً وَإِنْ بَثَّ حَلَالًا إِخْدَاعًا حَتَّى تَتَفَقَّصَ جِلَّتُهَا، لَا يُفْعَلُ أَنْ يَكُونَ مَوَدَّةً لِي رَجَمَ خَمْسٍ نِسْوَةٍ خَوَالِيزَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ وَالْعَامِيَةَ مِنْ لَفْقَتِهَا رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مہر کب واجب ہوتا ہے؟

531۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی عورت کے پاس جائے اور اس کا پردہ ختم ہو جائے (خلوت صحیح ہو جائے) تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے لیکن حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے اس کے بعد طلاق دے دی تو اسے نصف مہر ملے گا مگر جب وہ عورت اس کے پاس دیر تک رہی اور اس کے ساتھ وہ لطف اندوز ہوتا رہا تو پورا مہر واجب ہوگا۔

کناح شغار (ویرسہ کا کناح)

532۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کناح شغار سے منع فرمایا ہے شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا کناح کسی آدمی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا کناح اس سے کر دے ان کے درمیان کوئی مہر نہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کا کناح مہر نہیں ہو سکتا جب وہ اس شرط پر کناح کرے کہ اس کا مہر ہوگا کہ وہ اپنی بیٹی کا کناح اس آدمی سے کر دے تو کناح جائز ہے اور اس عورت کیلئے مہر مشل ہوگا اس میں زیادتی ہے اور نہ ہی کمی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: مَا يُوجِبُ الصَّدَاقَ

531۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيَازُئِيَهُ وَأُزْجِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجِبَ الصَّدَاقُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ فُقَهَائِنَا، وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: إِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهَا إِلَّا بِضْعُ التَّمْهِرِ إِلَّا أَنْ يَطُولَ مُكْنَتُهَا وَيَتَلَدَّدَ مِنْهَا فَيَجِبَ الصَّدَاقُ.

بَاب: بِنَاحُ الشِّغَارِ

532۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالْبِغَارِ أَنَّ يَنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يَنْكِحَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَكُونُ الصَّدَاقُ بِنَاحِ إِمْرَأَةٍ فَإِذَا تَزَوَّجَهَا عَلَى أَنْ يَكُونَ صَدَاقُهَا أَنْ يُزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَالْبِنَاحُ جَائِزٌ وَلَهَا صَدَاقٌ بِطَلْقِهَا مِنْ بَسَائِلِهَا، لَا وَكَسٍ وَلَا شَطَطَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

خفیہ نکاح

533- حضرت ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس نے نکاح کیا اور اس نے ایک مرد اور ایک عورت کے علاوہ کوئی گواہ نہیں بنا یا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نکاح خفیہ ہے ہم اس کی اجازت نہیں دیتے اگر میں پہلے فیصلہ دے چکا ہوتا (اور تم اطلاع ہونے کے باوجود ایسا کرتے) تو میں اس پر رجم کرتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کیونکہ دو سے کم گواہوں سے نکاح جائز نہیں اور جس نکاح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رد فرمایا اس میں ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے اور یہ نکاح خفیہ تھا کیونکہ گواہی مکمل نہیں تھی اگر کوئی دوسروں یا ایک مرد اور دو عورتوں سے مکمل ہوتی تو یہ نکاح جائز ہوتا خواہ رازداری میں ہی کیا جاتا خفیہ نکاح اس لیے فاسد ہوتا ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر ہوتا ہے اور جب گواہی مکمل ہو تو وہ اعلانیہ نکاح ہوتا ہے خواہ انہوں نے پوشیدہ ہی کیا ہو۔

534- حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی نکاح اور طلاق میں جائز قرار دی ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ماں، بیٹی یا دو بہنوں کو ملک یحییٰ

میں جمع کرنا

535- حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن حبہ نے اپنے والد

بَابُ: نِكَاحِ السِّرِّ

533- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ أَمْرًا بَرَّجُلِيٍّ لِي نِكَاحَ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا تُجِزُّهُ وَلَوْ كُنْتُ فَقُلْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِأَنَّ النِّكَاحَ لَا يَجُوزُ لِي أَقَلِّ مِنْ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا شَهِدَ عَلَى هَذَا الْبَدْنِ رَذُةُ عُمَرَ وَرَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَبِهَذَا نِكَاحُ السِّرِّ لِأَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تَكْمُلْ وَلَوْ كَمَلَتْ الشَّهَادَةُ بَرَّجُلَيْنِ أَوْ رَجُلِيٍّ وَامْرَأَتَيْنِ كَانَ نِكَاحًا جَائِزًا وَإِنْ كَانَ مِيزًا وَإِنَّمَا يَفْسُدُ نِكَاحُ السِّرِّ أَنْ يَكُونَ بِغَيْرِ شَهْوَدٍ، فَأَمَّا إِذَا كَمَلَتْ فِيهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ نِكَاحُ الْعَلَانِيَةِ وَإِنْ كَانَ أَسْرُوفًا.

534- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عُمَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِيهِمْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلِيٍّ وَامْرَأَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ وَالْفُرْقَةِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الرَّجُلُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأَخِيَّتِهَا فِي مِلْكِ الْيَمِينِ

535- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثَيْبِ

اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عن ابنہ: اَنَّ عُمَرَ سَلِيلَ
عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَيْهَا مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ اقْوَامًا
اِخْتَدَاهُمَا بَعْدَ الْاُخْرَى؟ قَالَ: لَا اُجِبُ اَنْ اُجِيزَهُمَا
جَمِيعًا وَنَهَاهُ۔

محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے ایک عورت اور اس کی بیٹی کے حعلق پوچھا گیا جو ملک
یمن میں ہوں کیا ان سے یکے بعد دیگرے دہلی کی جاسکتی
ہے آپ نے فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ ان کو ایک ساتھ قرار
دوں اور آپ نے منع فرمایا۔

536۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ
ذُوَيْبٍ: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُثْمَانَ عَنِ الْاُخْصَيْنِ مِمَّا
مَلَكَتِ الْيَمِينُ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: اُخْلِفْتُهُمَا
اَمَةً وَخَرُفْتُهُمَا اَمَةً، مَا تَخُتُّ لِاصْنَعِ ذَلِكَ، ثُمَّ
خَرَجَ لِقُلَيْبٍ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهُ
عَنِ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، ثُمَّ
اُبَيْتُ بِاُخْدِ فَعَلْتُ ذَلِكَ جَفَلْتُ بِنَاوًا، قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ: اَرَاهُ عَلَيْهِ رَجَسٌ اللّٰهُ تَعَالٰی عَفَدَ۔

536۔ حضرت قبیصہ بن ذکویب سے روایت ہے کہ ایک
آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی دو بہنوں کے
بارے میں پوچھا جو ملک یمن میں ہوں کیا ان کو جمع کر سکتا
ہے؟ آپ نے فرمایا ان دونوں کو ایک آیت نے حلال
قرار دیا ہے (الا ما ملکتم ایمانکم) اور دوسری آیت
نے حرام قرار دیا ہے (وان تجمعوا بین الا حصین)
میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ پھر وہ شخص باہر نکلا تو نبی کریم ﷺ
کے ایک صحابی کو ملا۔ ان سے اس کے حعلق پوچھا تو آپ نے
فرمایا اگر معاملہ میرے اختیار میں ہوتا اور میں کسی کو ایسا
کرتے دیکھتا تو اسے سخت سزا دیتا۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے کہ وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تھا۔

فَإِنْ مُخْتَلَفًا: وَبِهَذَا تَحْلِلُهُ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي اَنْ يُجْمَعَ
بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنِ ابْنَيْهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَيْهَا فِي
مَلَكَتِ الْيَمِينِ، قَالَ عَسَارُ بْنُ سَابِرٍ: مَا خَرَّمَ اللّٰهُ
تَعَالٰی مِنَ الْخَرَائِرِ حَيْثَا اِلَّا وَقَدْ خَرَّمَ مِنَ الْاَنَاءِ مِثْلَهُ
اِلَّا اَنْ يَجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ، يَغْنِي بِذَلِكَ اَنَّهُ يَجْمَعُ مَا
شَاءَ مِنَ الْاَنَاءِ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ فَوْقَ اَرْبَعِ خَرَائِرٍ، وَهُوَ
قَوْلُ ابْنِ خَلْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب باتوں
پر ہم عمل کرتے ہیں ملک یمن میں ماں اور بیٹی اور دونوں
بہنوں کو جمع نہیں کرتا چاہے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کو آزاد عورتوں کیلئے حرام
کیا ہے وہی لوٹریوں کے سلسلہ میں حرام ہیں مگر آدمی جس
قدر چاہے لوٹریاں جمع کر سکتا ہے لیکن چار سے زیادہ آزاد
عورتیں اس کیلئے حلال نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَصِلُ

إِلَيْهَا لِغَلَّةٍ بِالْمَرْأَةِ أَوْ بِالرَّجُلِ

نکاح کے بعد کسی وجہ سے

ہم بستری نہ کر سکتا

537- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً
فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمْسُهَا فَإِنَّهُ يُضْرَبُ لَهَا أَجَلُ سَنَةٍ فَإِنْ
مَشَاهَا وَالْأَفْرَقَ بَيْنَهُمَا.

537- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعید
بن مسیب فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی عورت کے ساتھ نکاح
کرے اور اس کے ساتھ جماع پر قادر نہ ہو تو اس کو ایک سال
مہلت دی جائے گی اگر وہ وہی کر سکا تو ٹھیک ورنہ ان دونوں
کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ إِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ يَمْسُهَا خَيْرٌ لَهَا
إِنْخَارَتُ فِيهِ زَوْجَتَهُ، وَلَا جِنَازَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا.
وَأَنْ إِنْخَارَتْ نَفْسُهَا فِيهِ تَطْلِيقٌ بَابَةٍ، وَإِنْ قَالَ
إِنِّي قَدْ مَسَّيْتُهَا فِي السَّنَةِ إِنْ خَانَتْ قَبْلَ الْقَوْلِ
قَوْلُهُ مَعَ بَيْمَتِهِ، وَإِنْ خَانَتْ بَعْدَ نِكَاحِهَا الْبَسَاءَ،
فَإِنْ لَلَّنَ هِيَ بِمَكْرٍ خَيْرٌ تَعْدَمَا تُخْلِفُ بِاللَّهِ مَا
مَشَاهَا وَإِنْ لَلَّنَ هِيَ قَبْلَ، فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ بَيْمَتِهِ لَقَدْ
مَسَّيْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول
ہے اگر سال گزر گیا اور وہ شخص جماع نہ کر سکا تو عورت کو
اختیار دیا جائے گا اگر وہ اس آدمی کو اختیار کرے تو وہ اس کی
بیوی رہے گی اور پھر اس کے بعد ہمیشہ کے لیے اسے کوئی
اختیار نہ ہوگا۔ اگر اس نے اپنے لیے استعمال کیا (خاندان سے
جدا کی خواہاں ہوئی) تو اس کو طلاق ہائے ہوگی۔ اگر شوہر
کے کہیں میں سے دوران سال ہم بستری کی ہے اور عورت چھپ
ہو (جس کا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہو) تو قسم کے ساتھ اس
مرد کا قول مستحکم ہوگا۔ اور اگر ہا کرہ ہو تو عورت اس کی تحقیق
کریں گی اگر انہوں نے کہا کہ یہ ہا کرہ ہے تو اس عورت کو
اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے کہ مرد نے اس کے
ساتھ جماع نہیں کیا اور اگر عورتوں نے کہا کہ یہ چھپ ہے تو قسم
کے ساتھ اس مرد کا قول مستحکم ہوگا کہ اس نے اس کے ساتھ
جماع کیا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
فقہاء کرام کا بھی قول ہے۔

538- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ
بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا تَزَوَّجُ امْرَأَةً وَبِهِ

538- حضرت محمد بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن
مسیب نے فرمایا اگر کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ شادی

جُنُونٌ أَوْ ضُرٌّ فَإِنَّهَا تُخَيَّرُ إِنْ شَاءَ ث قُرْثٌ وَإِنْ شَاءَ ث قَارِثٌ۔
 کرے اور اسے جنون یا کوئی اور بیماری ہو تو عورت کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس نکاح کو برقرار رکھے اور چاہے تو جدائی اختیار کرے۔

فَإِنْ مُتَحَمِّلٌ: إِذَا كَانَ أَمْرًا لَا يُخْتَلَفُ خَيْرٌ، فَإِنْ شَاءَ ث قُرْثٌ وَإِنْ شَاءَ ث قَارِثٌ، وَالْأَ لَا جَبَارَ لَهَا إِلَّا لِي الْعَيْنِ وَالْمَحْجُوبِ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی بیماری ہو کہ اس کے ساتھ رہنا ناممکن ہو تو عورت کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے نکاح کو برقرار رکھے اور چاہے تو جدائی اختیار کرے بصورت دیگر اس کو نامرد اور مفلوج الذکر مرد کے سوا کوئی اختیار نہیں۔

بَابُ: الْبِكْرِ تَسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا بَاکِرَہ عورت سے نکاح کی اجازت لینا

539۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْأَبْرُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تَسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا ضَمَّتْهَا۔
 539۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حقیر اپنے ولی کی نسبت اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے۔ اور باکرہ سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی اجازت اسکی خاموشی ہے۔

فَإِنْ مُتَحَمِّلٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ، وَذَاتُ الْأَبِّ وَغَيْرُ الْأَبِّ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلہ میں باپ والی اور یتیم دونوں برابر ہیں۔

540۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الرَّبِيعِ، الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَزْرَجِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسْتَأْذِنُ الْأَنْكَارُ فِي أَنْفُسِهِنَّ ذَوَاتُ الْأَبِّ وَغَيْرُ الْأَبِّ۔
 540۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باکرہ عورتیں خواہ باپ والی ہوں یا یتیم ہوں ان سے ان کے بارے میں اجازت لی جائے گی۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَابُ: الْبَيْكَاخِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

بغیر ولی کے نکاح

541۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا يَصْلُحُ
 541۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کے لیے یہ

لَا مَرَأٍ أَنْ تَنْكَحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ السُّلْطَانِ۔
 قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْكَحُ إِلَّا بِوَلِيِّ فَإِنْ تَشَاجَرْتَ فِيهِ وَالْوَلِيُّ فَالسُّلْطَانُ وَلَيْسَ مَنْ لَا وَلِيَ لَهُ، فَإِنَّمَا أَوْ حَبِطَتْ فَقَالَ: إِذَا وَحِشَتْ نَفْسَهَا فِي كُفَاءٍ وَ لَمْ تَقْبِضْ فِي نَفْسِهَا فِي صَدَاقٍ، فَالْيَنْكَاحُ جَائِزٌ، وَمِنْ حُجَّتِهِ قَوْلُ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا، إِنَّهُ لَيْسَ بِوَلِيِّهِ، وَلَقَدْ أُجْلِيَ بِكَامَةِ بِلَاقَةِ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا تَقْبِضَ بِنَفْسِهَا فَإِذَا فَعَلْتَ فِي ذَلِكَ جَازٌ۔

بات مناسب نہیں کہ وہ اپنا نکاح اپنے ولی یا اپنے خاندان کے صاحب رائے یا سلطان کی اجازت کے بغیر کرے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اگر عورت اور اسکے ولی کے درمیان تنازعہ ہو تو بالمشاورہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت بذات خود اپنے کنویش سازنی کرے اور اس نے مہر میں کمی نہ کی ہو تو نکاح جائز ہے اور آپ کی دلیل اس حدیث میں مذکور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے او ذی الراي من اهلها۔ حالانکہ وہ ولی نہیں اور آپ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا ہے اس لیے کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ وہ عورت اپنے مہر میں کمی نہ کرے اور جب اس نے ایسا کیا (مہر میں کمی نہ کی) تو یہ جائز ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَقْرَضُ لَهَا صَدَاقًا

مہر مقرر کیے بغیر نکاح کرنا

542۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ بِنْتًا لِعَتِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ تَخَانَتْ تَحْتَ ابْنِ لَيْقِدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَمَاتٍ، وَلَمْ يُسَمَّ لَهَا صَدَاقٌ، لَقَاتَتْ أُخْتُهَا تَعْلُبُ صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُسَبِّحْهُ وَلَمْ نَعْلَمْنَاهُ، وَأَبْتُ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ فَمَضَوْا بَيْنَهُمْ زَيْدُ بْنُ نَابِثٍ فَقَضَى أَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا، وَلَهَا الْجِيزَاتُ۔

542۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی جن کی والدہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں وہ حضرت عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کے نکاح میں آئی وہ (دخول سے قبل) فوت ہو گئے انہوں نے اس کا کوئی مہر نہیں کیا تھا تو ان کی والدہ نے مہر کا مطالبہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے مہر نہیں اگر اس کا مہر ہوتا تو ہم نہ روکے اور ہم ظلم نہ کرتے تو اس عورت نے یہ بات قبول کرنے سے انکار کر دیا تو لوگوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حاکم کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کیلئے مہر کا کوئی حق نہیں بلکہ اس کیلئے میراث ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِذَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

543۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن اس کیلئے کوئی مہر مقرر نہیں کیا وہ اس کے ساتھ محبت کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس عورت کو اپنے جیسی عورتوں جتنا مہر (مہر محض) ملے گا۔ اس میں نہ زیادتی ہے نہ کمی ہے جب آپ فیعلہ فرما چکے تو فرمایا اگر یہ درست ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر یہ غلط ہے تو میری طرف سے ہے اور شیطان کے دوسوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ اس سے بری ہیں آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے عرض کی جس کے بارے میں ہمیں آگہی ہوئی ہے کہ وہ حضرت معقل بن شان اشجی تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ قسم ہے اکی جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے آپ نے وہی فیعلہ فرمایا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بروح بنت واثق اشجی کے بارے میں فرمایا تھا راوی نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے فیعلہ کی موافقت پر اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے اسے خوش نہ ہوئے تھے۔

حضرت سروق بن اجدع نے کہا ہے کہ میراث نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے مہر نہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

543۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيْبٍ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ بِمَرْأَةٍ وَلَمْ يَغْرُضْ لَهَا صَدَاقًا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا صَدَاقٌ بِمِثْلِهَا مِنْ بَنَاتِهَا، لَا وَكَسْ وَلَا حُطْطْ، فَلَمَّا قَضَى قَالَ لَبَّانْ يُمْكِنُ صَوَابًا لِمَنْ اللَّهُ وَإِنْ يُمْكِنُ خَطَأً لِمَنْتَى مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: بَلَّغْنَا اللَّهَ مَغْفِلٌ بَنُ شَانَ الْأَشْجَعِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَضَيَّتْ وَالَّذِي يُخْلَفُ بِهِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوزِ بَنَتِ وَاسِطِ الْأَشْجَعِيَّةِ، قَالَ: فَفَرَّخَ عَبْدُ اللَّهِ فَرُوحَةً مَا فَرَّخَ قَبْلُهَا مِثْلُهَا لِمَوَافَقَةِ قَوْلِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَقَالَ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ: لَا يُمْكِنُ مِيرَاثُ حَتَّى يُمْكِنَ قَبْلَهُ صَدَاقٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ قَوْلِهَا إِنَّا.

دورانِ عدت عورت کا نکاح کرنا

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَزَوَّجَ فِي عِدَّتِهَا

544۔ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار

544۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ سَلِيمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَللَّهِمَا
 حَدَّثَنَا: اَنَّ اِبْنََةَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ كَانَتْ تَحْتَ
 زَوْجِهَا الثَّقَفِيِّ، فَلَطَقَهَا، فَتَكَحَّتْ فِي عَدَّتِهَا اَبَا
 سَعِيدٍ بَيْنَ مُنْبِيٍّ اَوْ اَبَا الْجَلَّاسِ بَيْنَ مُنْبِيٍّ فَضَرَبَهَا
 عُمَرُ، وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمُخَفَقَةِ حَضْرَتًا، وَفَرَّقَ
 بَيْنَهُمَا، وَقَالَ عُمَرُ: اَيْنَمَا اِمْرَاؤُكَ تَكَحَّتْ فِي عَدَّتِهَا
 وَانْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَرَّقَ
 بَيْنَهُمَا، وَاعْتَدَتْ بَقِيَّةَ عَدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَانَ
 خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ، وَانْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَرَّقَ
 بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اعْتَدَتْ بَقِيَّةَ عَدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ
 اعْتَدَتْ عَدَّتَهَا مِنَ الْاٰخِرِ ثُمَّ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا اَبَدًا، قَالَ
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحْلَ مِنْ
 فُرُوجِهَا.

نے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی
 بیٹی حضرت رشید ثقفی کے عقد میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق
 دے دی تو ابو سعید بن منبہ یا ابو الجلاس بن منبہ نے ان سے
 انکی عدت میں ہی نکاح کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو
 اور ان کے خاوند کوڑے کے ساتھ سزا دی اور ان دونوں کے
 درمیان تفریق کر دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس
 عورت نے اپنی عدت نے دوران نکاح کر لیا ہو اور اس کے
 ساتھ نکاح کرنے والے نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو ان
 دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائے اور عورت اپنے پہلے
 خاوند کی عدت پوری کرے پھر وہ (دوسرا خاوند) بیہیام نکاح
 بھیجے والوں میں سے ایک ہوگا (وہ بیہیام نکاح بھیجے) اگر اس
 نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو تو ان دونوں میں تفریق کر
 دی جائے اور وہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور پھر
 دوسرے شوہر کی عدت پوری کرے مگر وہ شخص کبھی بھی اس
 کے ساتھ نکاح نہ کرے حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہے
 کہ اس عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اس شوہر نے اس کی شرمگاہ
 سے استمتاع کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَّغْنَا اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجَعَ عَنْ
 هَذَا الْقَوْلِ اِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ روایت
 پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس قول کو
 ترک کر کے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قول کی
 طرف رجوع کر لیا تھا۔

545- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ
 عَمِيْنَةَ، عَنْ مُجَابِدٍ قَالَ: رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخُطَّابِ فِي
 الْبَيْتِ تَزَوُّجَ فِي عَدَّتِهَا اِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي
 طَالِبٍ، وَذَلِكَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ بِهَا فَرَّقَ
 بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا اَبَدًا، وَاتَّخَذَ ضِدَّهَا، فَجَعَلَ فِي

545- حضرت مجاہد سے روایت ہے آپ نے فرمایا حضرت
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دوران عدت جو عورت نکاح
 کرے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول
 کی طرف رجوع فرمایا تھا یہ اس طرح ہوا کہ حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ نے فرمایا جب اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر

تَبَّ النَّبِيُّ فَقَالَ عَلَيْهِ سَكْرَتُهُ اللَّهُ وَجْهَهُ: لَهَا صَدَاقُهَا
بِمَا اسْتَحْلَ مِنْ فَرْجِهَا، لِأَنَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْ
الْأَوَّلِ تَزَوُّجِهَا الْآخِرَ إِنْ شَاءَ، فَرَجَعَ عُمَرُو إِلَى قَوْلِ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَجَبَى اللَّهُ عَنْهُمَا.

کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ سے استحاج کیا ہے جب وہ
پہلے خاوند کی عدت پوری کرے تو اگر چاہے تو دوسرے خاوند
سے شادی کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی
اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْثَةَ
وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

546- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: أَنَّ امْرَأَةً خَلَّتْ عَنْهَا زَوْجُهَا،
فَاعْتَدَتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ جِنًّا
خَلَّتْ لِمَكْتَفٍ عِنْدَ زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَبَعْضًا، ثُمَّ
وَلَدَتْ وَلَدًا فَأَتَا، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَلَدَّعَا عُمَرَ بِسَاءَةِ بَيْنَ بَيْنِهِمَا أَفْعَلُ النَّجَاعِيَّةِ
فَلَدَّعَا، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ بَيْنَهُنَّ: أَنَا
أُخْبِرُكَ، أَنَا هَذِهِ الْمَرْأَةُ خَلَّتْ زَوْجُهَا جِنًّا
عَمَلَتْ، فَأُفْرِقَتْ بَيْنَهُمَا فَخُصِفَ وَلَدُهَا فِي
بَطْنِهَا، فَلَمَّا أَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّتِي نَكَحَتْ وَأَصَابَ
الْوَلَدَ الْمَاءَ تَحَرَّكَ الْوَلَدُ فِي بَطْنِهَا، وَكَبَّرَ
فَصَلَدَهَا عُمَرُ بِدَلِيكَ وَلَفَّقَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ عُمَرُ:
أَنَا إِنَّهُ لَمْ يَتَلَفَضْ عَنْكُمَا إِلَّا خَيْرًا، وَالْحَقُّ الْوَلَدُ
بِالْأَوَّلِ.

546- حضرت عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ عورت
کا خاوند فوت ہو گیا اس نے چار ماہ دس دن عدت گزار دی پھر
جب وہ عدت گزار چکی تو اس نے نکاح کیا اور اپنے خاوند
کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی پھر اس نے ایک کامل بچہ جنم دیا
اس کا خاوند حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ نے زمانہ جاہلیت کی چند بڑی عورتوں کو بلایا اور ان سے
اس کے متعلق پوچھا ان میں سے ایک عورت نے عرض کی کہ
میں آپ کو بتاتی ہوں جب اس کا خاوند فوت ہوا تھا تو یہ حاملہ
تھی اور اس کو خون جاری ہو گیا تو اس کا بچہ اس کے پیٹ میں
ی شک ہو گیا جب اس کے اس شوہر نے جس کے ساتھ اس
نے نکاح کیا ہے اس کے ساتھ صحبت کی بچہ کو پانی پینچا اس
نے اس کے پیٹ میں حرکت کی اور وہ بڑا ہو گیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اس بات کی تصدیق کی اور ان
دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا اس سلسلہ میں تم
دونوں سے سوائے بھلائی کے مجھے کوئی خرابی نظر نہیں آتی اور
بچہ کو پہلے خاوند کے ساتھ لائق کر دیا۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَوَّلَهُ وَلَدَ الْأَوَّلِ، لِأَنَّهَا
جَاءَتْ بِهِ عِنْدَ الْآخِرِ لِأَقْلٍ مِنْ سِبْطِ أَهْلِهِ، فَلَا تِلْكَ
الْمَرْأَةُ وَلَدًا تَامًا لِأَقْلٍ مِنْ سِبْطِ أَهْلِهِ، فَهِيَ ابْنُ
الْأَوَّلِ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَتَيْنِ الْآخِرِ، وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا
اسْتَحْلُ مِنْ فَرْجِهَا: الْأَقْلُ بِمَا سَمِيَ لَهَا وَمِنْ مَهْرٍ
بِفِلْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظِهَا إِنَّا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ بچہ پہلے خاوند کا ہے اور اس نے دوسرے خاوند
کے پاس چھ ماہ سے کم عرصہ میں حتم دیا ہے اور عورت چھ ماہ
سے کم مدت میں ایک کال بچہ کو حتم نہیں دے سکتی لہذا یہ پہلے
خاوند کا بیٹا ہے دوسرے خاوند اور اس عورت کے درمیان
تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے مہر کا حق ہے کیونکہ اس
نے اگلی شرمگاہ سے استحصال کیا ہے یہ مہر مقرر کر دہم اور مہر
شش سے کم ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عزل

بَابُ: الْعَزْلُ

547- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ،
عَنْ غَابِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ
يَعَزِّلُ.

547- حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے والد
محترم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ عزل کیا
کرتے تھے۔

نوٹ: دورانِ جماع انزال ہونے کے وقت مرد کا عورت
سے جدا ہو جانا عزل کہلاتا ہے۔

548- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَلْحِ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
أُمِّ وَلَدِ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعَزِّلُ.

548- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے
روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ عزل کرتے
تھے۔

549- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ
الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ الْحُجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَزْبَةَ: أَنَّهُ
كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْنِدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَخَافَهُ إِذْ بَنُو فَهْدٍ
وَجُلٌّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنْ جِئْتَنِي
بِجَوَارِيٍّ، لَيْسَ يَسْتَلِي إِلَّاهُ ثَمَنٌ بِأَعْيَبَ إِلَيَّ
وَيَنْهَنُ، وَلَيْسَ كَثْلُهُمْ يُغَيِّبُنِي أَنْ تَعْمَلَ مِثْلِي،
أَفَلَا عَزَلْتُ؟ قَالَ: قَالَ: أَفَلَيْدَ يَا حُجَّاجُ، قَالَ: لَلَّكَ:
غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، إِنَّمَا تَحْلِسُ إِلَيْكَ لِتَعْلَمَ مِنْكَ.

549- حضرت حجاج بن عمرو بن غزیه سے روایت ہے کہ وہ
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان
کے پاس ایک یحییٰ آدمی ابنِ قہد آیا اور عرض کی اسے ابو سعید!
میرے پاس کچھ لوطریاں ہیں اور میری بیویوں سے زیادہ مجھے
پسند ہیں لیکن ان سب کے بارے میں نہیں چاہتا ہوں کہ مجھ
سے وہ حاملہ ہوں کیا میں عزل کر سکتا ہوں؟ راوی نے بیان
کیا آپ نے فرمایا اے حجاج اسے مسئلہ بتائیں راوی نے بیان
کیا ہے کہ میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے ہو تم

قَالَ: أَلَيْهِ: قَالَ: فُلْتُ: هُوَ خَزْنُكَ إِنْ شِئْتَ عَطَشْتَهُ وَإِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهُ: قَالَ: وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَعِ ذَلِكَ مِنْ زَيْدٍ، فَقَالَ زَيْدٌ: صَدَقَ.

آپ کے پاس اس لیے بیٹھے ہیں کہ آپ سے تعلیم حاصل کریں آپ نے فرمایا تم مسئلہ تازہ راوی کا بیان کہ میں نے کہا وہ تمہاری بھتیجی ہے چاہو تو اسے خشک رکھو چاہو تو اسے سیراب کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں یہی سنا کرتا تھا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے سچ بتایا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں لوٹری کے ساتھ عزل کرنے میں ہم کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے مگر آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرنا چاہیے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اگر لوٹری کسی مرد کی منکوحہ ہو تو اس سے عزل اس کے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَرَى بِالْعَزْلِ بَأْسًا عَنِ الْأَمَةِ، وَأَمَّا الْخُرُفَةُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ، وَإِذَا كَانَتْ الْأَمَةُ زَوْجَةَ الرَّجُلِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةِ اللَّهِ.

550- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا بَالُ رَجُلٍ يُعْزِلُونَ عَنْ وَلَدِهِمْ؟ لَا تَأْتِيَنِي وَلَيْدَةٌ فَيُعْزِفَ سَيْلُهَا أَنَّهُ لَقَدْ أَلَمَ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا فَأَعْتَزِلُوا يُعَذُّ أَوْ أَلْتُمُوهُ.

550- حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لوٹریوں کے ساتھ عزل کرتے ہیں کہ ان کی لوٹری کے پاس بچہ نہ ہو اگر کسی لوٹری کے پاس بچہ ہوا اور لوٹری کے آقا نے اعتراف کر لیا کہ اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے تو میں اس کو اس کا بچہ ملا دوں گا خواہ بعد میں وہ عزل کریں یا نہ کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا صَنَعَ هَذَا عُمَرُ رَجَسِي اللَّهِ عَنْهُ عَلَى التَّهْدِيدِ لِلنَّاسِ أَنْ يُضَيِّقُوا وَلَا يَنْفَعَهُمْ، وَهُمْ يَطُوُّونَهُنَّ، قَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجِلَاءَ جَارِيَةٍ لَهُ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ، فَقَالَتْ: وَأَنْ عُمَرَ رَجَسِي الْخَطَّابِ وَجِلَاءَ جَارِيَةٍ لَهُ فَحَمَلَتْ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تُلْجِنِي بِإِلَ عُمَرَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَجَاءَتْ بِبَغْلَامٍ أَسْوَدَ،

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ صرف تہدید للناس (لوگوں کو دھمکانے کیلئے) کے طور پر کہا ہے کہ لوگ لوٹریوں سے جماع کی صورت میں اپنے نفقہ ضائع نہ کریں حالانکہ وہ ان سے جماع کرتے ہیں ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی لوٹری سے دلی کی اس نے ایک بچہ کو جنم دیا آپ نے

فَأَقْرَأَتْ آلَهُ مِنَ الرَّاعِي، فَأَنْطَلَقَ، مِنْهُ عُمَرُ، وَتَكَانَ أَبُو حَبِيبَةَ يَقُولُ إِذَا خَصَّنَهَا وَلَمْ يَدْغِهَا تَخْرُجُ فَيَجَاءُ ثَبْلُهَا لَمْ يَسْغُهُ فَيَمَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْتَقِي مِنْهُ، فَيَهْلِكُ نَاحِلُهُ.

اس بچے کی لٹی کردی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لوٹری سے وٹلی کی وہ حاملہ ہوگئی آپ نے دعا کی اگلی جواولا دمرد ہو اس کو ان میں شامل نہ فرما اس لوٹری نے سیاہ رنگ کا بچہ دیا اور اس نے اقرار کیا کہ یہ ایک چرواہے کا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بچے کا نسب اپنے ساتھ لانے سے انکار کر دیا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر اس لوٹری کو پردہ میں رکھے اور اسے باہر نکلنے کیلئے کھلا نہ چھوڑے تو اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہو جائے تو اس کے اور اس کے رب کے درمیان اس بچہ سے انکار کرنے کی کوئی محفائش نہیں پس اسی کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں۔

551- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا بَالُ رَجُلٍ يَطْهَرُونَ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ثُمَّ يَدْعُوهُمْ فَيَخْرُجُونَ؟ وَاللَّهِ لَا تَأْتِيَنِي وَلَيْدَةٌ فَيَخْرُفُ سَبْلُهَا أَنْ لَدَّ وَطَنَهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَقَدْ قَارَأْتُ لَوْ هُنَّ بَغْدُ أَوْ أُنْصَحُوهُنَّ.

551- حضرت صفیہ بنت حیدر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگا یہ وہ اپنی لوٹریوں سے وٹلی کرتے ہیں پھر ان کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ باہر چلی جاتی ہے بخیرہ اگر کسی کی لوٹری کے ہاں بچہ ہوا اور اس کے آگے اس کے ساتھ وٹلی کا اعتراض کر لیا تو میں اس کے ساتھ اس کا بچہ ضرور ملا دوں گا بعد میں خواہ وہ انہیں باہر جانے کیلئے کھلا چھوڑ دیں یا ان کو روکے رکھیں۔

کتاب الطلاق

سنت طلاق

552- حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ پڑھ رہے تھے یا ایہا الذین امنوا اذا طلقتم النساء - اے ایمان والو جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت سے کچھ پہلے طلاق دو۔

کتاب الطَّلَاقِ

بَابُ: طَلَاقِ السُّنَّةِ

552- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقَابِ عَدَّتِ بَيْنَهُنَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: طَلَاقُ الشُّبَّةِ أَنْ يُطْلَقَهَا لِقَبْلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ حَتَّى تَطْهَرُ مِنْ خَيْفَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَجَاقِبَهَا، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَمَةِ مِنْ سَاحِبِ جَمَاعَتِ كَرْنَةَ لِقَبْلِ طَلَاقِ دَعَا (اسی طرح تیسری طلاق دے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

553- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ طَلَّقَ إِسْرَاقَةَ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرَّةٌ فَلَمْ يَرَجِعْهَا، ثُمَّ تَمَسَّكَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَجْبِضُ، ثُمَّ تَطْهَرُ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَهَا بَقْلًا، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهَا فَبَلَكَ الْعِلَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطْلَقَ لَهَا الْبَيْتَاءُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

آزاد عورت کی طلاق جو غلام کے نکاح میں ہو

بَابُ: طَلَاقِ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

554- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب قلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی آپ نے اس کو دو طلاقیں دیں پھر انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا وہ تم پر حرام ہو گئی ہے۔

554- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ نَفْعًا مَكْتَابٌ لَمْ يَمْلِكْ عَمَّا تَحْتَهُ إِسْرَاقَةُ حُرَّةٌ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَظْفَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ: فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ.

555- حضرت سلیمان بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

555- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ سَلِيمَانَ

نہ ہنسار: اَنْ نَفْعًا كَانَ عَبْدًا لَّامٍ سَلَمَةً اَوْ مُكَاتِبًا، وَكَانَتْ نَحْوَهُ امْرَاةٌ حُرَّةً، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، فَامْرَاةٌ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَأْتِيَ غَفْمَانِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَلَمَعَتْ عِنْدَ الْمَرْجِ وَهُوَ اَجْمَدُ بَيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَسَأَلَهُ فَاِنْشَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَ: حُرْمَتُ عَلِيكَ، حُرْمَتُ عَلِيكَ.

ہوگی ہے وہ تم پر حرام ہوگی ہے۔

556۔ اُخْبِرْنَا مَا لِيكَ، اُخْبِرْنَا نَافِعَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا عَلِيَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ فَقَدْ حُرِّمَتْ حَتَّى تَتَبَيَّحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، حُرَّةٌ كَانَتْ اَوْ اَمَةً، وَعِلَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثَةٌ لِّزَوْجٍ وَعِلَّةُ الْاَمَةِ خِيْضَانٌ.

فَالْمُحْتَمَلُ: قَدْ اِسْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ هَذَا، فَشَاءَ مَا عَلَيْهِ لَفْظُهُ اَوْ اِيَّاهُمْ يَقُولُوْنَ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِلَّةُ بِهِنَّ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ ﴿فَطَلَّقُوهُنَّ اِعْلِيْبِهِنَّ﴾ اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِلْعِلَّةِ لِذَا كَانَتْ الْحُرَّةُ وَزَوْجُهَا عَبْدٌ فَعِلَّتْهَا ثَلَاثَةٌ لِّزَوْجٍ وَعِلَّتْهَا ثَلَاثَةٌ تَطْلِيْقَتَيْنِ لِلْعِلَّةِ حَتَّى قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَاِذَا كَانَ الْحُرُّ نَحْوَهُ الْاَمَةُ فَعِلَّتْهَا خِيْضَانٌ، وَطَلَّقَهَا لِلْعِلَّةِ تَطْلِيْقَتَيْنِ، حَتَّى قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

557۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اُخْبِرْنَا بِمَرِيضَةٍ بَنِي يَزِيْدَ الْمَكِّيَّةِ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَجَاحٍ يَقُولُ: قَالَ عَلِيٌّ

557۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا طلاق اور عدت

بْنِ أَبِي حَالِبٍ: الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِلَّةُ بِهِنَّ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمِهَا.

موتوں کے اعتبار سے ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا يَجُوزُ لِلْمُطَلَّعَةِ الْمُبْتَوَّةِ

مطلقہ اور بیوہ کیلئے غیر کے گھر میں

دورانِ عدت جانا

وَالْمُتَوَلَّى عَنْهَا مِنَ الْمَيْبِتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

558۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمرَ كَانَ يَقُولُ لَا تَبِيتُ الْمُبْتَوَّةَ وَلَا الْمُتَوَلَّى عَنْهَا إِلَّا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

558۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مطلقہ عورت اور جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ عدت گزارنے تک رات اپنے خاوند کے گھر میں ہی بسر کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَمَّا الْمُتَوَلَّى عَنْهَا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنِّهَارِ فِي حَوَائِجِهَا، وَلَا تَبِيتُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا، وَأَمَّا الْمُطَلَّعَةُ مُبْتَوَّةٌ كَانَتْ أَوْ غَيْرَ مُبْتَوَّةٍ فَلَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا مَا ذَاكَتِ فِي بَيْتِهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں البتہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنی ضروریات کی غرض سے دن کے وقت نکل سکتی ہے وہ اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ رات بسر نہ کرے اور مطلقہ باندہ ہو یا غیر باندہ وہ رات کو نکلے اور نہ ہی دن کو نکلے جب تک وہ عدت میں ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَأْذِنُ لِعَتِيدِهِ فِي التَّزْوِيجِ

غلام کو نکاح کی اجازت دینے اور اس کی بیوی کو

هَلْ يَجُوزُ طَلَاقُ الْمَوْلَى عَلَيْهِ؟

طلاق دینے کا اختیار

559۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدْنَى لِعَتِيدِهِ فِي أَنْ يُكْرَحَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَتِهِ طَلَاقٌ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا الْعَدَّةُ، فَلَمَّا أَنْ نَأْخُذَ الرَّجُلُ أَمَةً غُلَامِهِ، أَوْ أَمَةً وَلِيَدِيهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

559۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے جس نے اپنے غلام کو نکاح کرنے کے بارے میں اجازت دی تو اس کی بیوی کو اس کیلئے طلاق دینا جائز نہیں مگر اس غلام کو طلاق دینے کا حق ہے البتہ آدمی اپنے غلام کی لوطی یا اپنی لوطی کی لوطی میں تصرف کر لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

وَالْعَامَّةُ مِنْ فَفَهَا جَدًا.

کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

560۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 560۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خدمت میں قبیلہ بنو ثعلبہ کے کسی آدمی کا غلام آیا اور اس نے یہ عرف النجارية وهو يتكلمها فلما رسل عمر إلى الرجل، فقال: ما فعلت جاريةك؟ قال: هي جدي، قال: هل تكلمها؟ فأشار إليه بنعش من كان عنده، فقال: لا، فقال عمر: أهدوا الله لو أغترفت ليعملنك نكالا.

ہے اس نے کہا وہ میرے پاس ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ صحبت کرتے ہو آپ کے پاس ایک موجود آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا اس نے عرض کی نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر تم اعتراف کرتے تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا۔

فَالْمُحَمَّدُ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ عَبْدَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِأَنَّ الطَّلَاقَ وَالْفَرْقَةَ يَبْدُو الْعَبْدَ إِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ وَلَيْسَ بِمَوْلَاهُ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ أَنْ زَوَّجَهَا فَإِنْ وَكُنْهَا بِنْدَمَ إِلَيْهِ فَيُنْزِلُ، فَإِنْ عَادَ أَذْبَنَ الْإِمَامَ عَلَى قَلْبِهِ مَا يَرَى مِنَ الْخَبَرِ وَالضَّرْبِ وَلَا يَتَلَبَّغُ بِذَلِكَ أَنْ يَبْعِنَ سَوْطًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں جب آدمی اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے کر دے تو اسے اس کے ساتھ دلی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جب اس غلام کے آقا نے اس کا نکاح کر دیا ہے تو اسی غلام کے ہاتھ میں طلاق اور فرقت ہے اس لونڈی کا نکاح کر دینے کے بعد اس آقا کو ان کو جہاد کرنے کا کوئی حق نہیں اگر وہ اس کے ساتھ دلی کرے تو اسے عداوت دلائی جائے گی اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو امام اسے جس طرح مناسب سمجھے گرفتار کر کے یا مار پیٹ کر سزا دے لیکن یہ سزا چالیس کوڑوں تک نہیں پہنچنی چاہیے۔

مہر کی کمی بیشی کے باوجود عورت کا
اپنے خاوند سے طلع کرنا

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَخْلَعُ مِنْ زَوْجِهَا بِأَكْثَرِ
مِمَّا أُعْطَاهَا أَوْ أَقَلِّ

581- حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (حضرت ابوسعید اللہ کی صاحبزادی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں) کی آزاد کردہ لونڈی نے اپنی تمام چیزوں کے ساتھ اپنے خاوند سے طلع کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے پسند نہیں کیا۔

581- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ مَوْلَاهُ لَصَفِيَّةَ
اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، فَلَمْ يَنْكِزْهُ ابْنُ
عَمْرٍو.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ جس بھی شے سے طلع کرے از روئے قضاء کے جائز ہے اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ خاوند اس سے زیادہ لے جتا اس نے اس کو دیا تھا خواہ وہ اسی نزع عورت کی طرف سے ہوا ہو۔ اگر نزع مرد کی طرف سے ہوا ہو تو ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ اس عورت سے تمہارا یا زیادہ مال لے کر وہ لے لے تو تونٹی کے اعتبار سے جائز ہے اور اس کیلئے مکروہ ہے اس تعلق کی وجہ سے جو بندے اور اس کے اللہ کے درمیان ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَا اخْتَلَعَتْ بِهِ امْرَأَةٌ مِنْ زَوْجِهَا فَهِيَ
جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَمَا تُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرَ مِمَّا
أُعْطَاهَا وَإِنْ جَاءَ النُّشُورُ مِنْ بَيْلِهَا، فَأَمَّا إِذَا جَاءَ
النُّشُورُ مِنْ بَيْتِهِ لَمْ يُحِبَّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا قَلِيلاً وَلَا
كَثِيراً وَإِنْ أَخَذَ فَهِيَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَهُوَ مَكْرُوهٌ
لَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَرَحِمَهُ اللَّهُ.

طلع سے کتنی طلاقیں ہوتی ہیں

بَابُ: الْخُلْعُ كَمْ يَكُونُ مِنَ الطَّلَاقِ

582- حضرت ام مگر سلمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے خاوند عبداللہ بن اسید سے طلع کیا پھر وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس سلسلہ میں (دریافت کرنے کیلئے) حاضر ہوئے آپ نے فرمایا یہ صرف ایک طلاق ہے مگر جتنی طلاقیں کا نام وہ مرد لے اسی قدر ہی واقع ہوں گی۔

582- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شَهَامُ بْنُ غُرْزَةَ، عَنْ
أُمِّهِ، عَنْ جُمُهَاةَ مَوْلَى الْأَنْسَلِيِّينَ، عَنْ أُمِّ بَكْرِ
الْأَنْسَلِيَّةِ: أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُسَيْدٍ
ثُمَّ أَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ هِيَ تَطْلِقُهُ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَتْ حَبِثًا فَهِيَ عَلَى مَا سَمَتْ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ طلع ایک طلاق یا سہ ہے مگر جب اس نے تین

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَابِئِهِ إِلَّا
أَنْ يَكُونَ سَمَتْى فَلَهَا، أَوْ مَوَاهَا فَيَكُونُ ثَلَاثًا.

طلاق کا نام لے لیا اور انکی نیت کر لی تو تین ہی واقع ہو جائیں گی۔

طلاق کو نکاح کے ساتھ
مشروط کرنا

بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ إِذَا تَكَحُّثَ فَلَانَةً
فَهِيَ طَالِقٌ

563۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: إِذَا تَكَحُّثَ فَلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ، فَهِيَ كَذَلِكَ إِذَا تَكَحُّثَهَا، وَإِنْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَهِيَ كَمَا قَالَ۔
563۔ حضرت بخر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں طلاق عورت سے نکاح کروں تو وہ طلاق والی ہے جب اس نے نکاح کیا تو وہ ایسی ہی ہوگی (طلاق والی ہو جائے گی) اور اگر اس نے ایک دو یا تین طلاقیں دی ہوں تو اتنی ہی واقع ہوگی جتنی اس نے کہی تھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کہ ہم اسی کے قول سے۔

564۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمِ الرَّزَّاقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ إِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةً فَهِيَ عَلَيَّ كَهَظَرِ أُتَيْ، قَالَ: إِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرَنْهَا حَتَّى تُكْفِّرَ۔
564۔ حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں نے کہا اگر میں طلاق عورت سے نکاح کروں تو وہ میرے لیے میری ماں کی بیٹھکی طرح ہے انہوں نے جواب فرمایا اگر تم نے اس سے نکاح کر لیا ہے تو پھر کفارہ ادا کرنے تک اس کے قریب نہ جاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
نَحْنُ مَطَاهِرًا بَيْنَهَا إِذَا تَزَوَّجَهَا فَلَا تَقْرَنْهَا حَتَّى تُكْفِرَ۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جب وہ اس سے نکاح کرے گا تو وہ اس کے ساتھ کھارہ کرنے والا ہوگا پس کفارہ دینے تک اس کے قریب نہ جائے۔

مطلقہ عورت کا دوسرے خاوند کے بعد پہلے خاوند

سے نکاح

565۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی عورت کو ایک یادہ طلاقیں دے دے اور اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ عدت گزارے اور پھر دوسرے خاوند سے نکاح کر لے وہ خاوند مر جائے یا اس کو طلاق دے دے اور وہ پہلے خاوند سے شادی کر لے تو وہ کتنی طلاقیں کا حقدار ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کی (تین میں سے) جتنی طلاقیں باقی ہوں گی ان کا وہ حقدار ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب وہ عورت دوسرے خاوند سے محبت کے بعد پہلے خاوند کے پاس لوٹ آئے تو وہ تین طلاقیں کے ساتھ واپس لوٹی ہے (پہلا خاوند تین طلاقیں کا مالک ہوگا) اور تین مؤلفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصل میں بھی یہی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔

بیوی یا کسی دوسرے شخص کو طلاق کا

اختیار دے دینا

566۔ حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ قبیلہ بنو ابی قیس کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے آپ نے اس سے فرمایا تجھے کیا ہوا اس نے کہا کہ میں نے طلاق کا معاملہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دے دیا تھا اور اس

بَابُ: الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً أَوْ

تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوُّجُ زَوْجًا ثُمَّ يَتَزَوُّجُهَا الْأَوَّلُ

565۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَنُعَيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ إِسْقِيَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى تَحِلَّ ثُمَّ تَنْكِحُ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَيَمُوتُ أَوْ يُطَلِّقُهَا فَيَتَزَوُّجُهَا زَوْجًا الْأَوَّلَ عَلَى نَحْمٍ مِنْ؟ قَالَ عُمَرُ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ، فَقَالَ: إِذَا عَادَتْ إِلَى الْأَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ عَادَتْ عَلَى طَلَاقِ جَدِيدٍ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ مُسْتَقْبَلَاتٍ، وَهِيَ أَصْلُ ابْنِ الصَّوَّافِ: وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ

بِبَيْعِهَا أَوْ غَيْرِهَا.

566۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ حَنَّانَ جَالِسًا عِنْدَهُ، لَمَّا تَابَعَ بَعْضُ بَنِي أَبِي عَيْبِ بْنِ وَحَيْشَةَ ثَلَاثَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: مَلَكْتُ امْرَأَتِي أَمْرًا بِبَيْعِهَا فَفَارَقْتَنِي، فَقَالَ لَهُ: مَا

خَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَلْفَلْزَ، قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِتْبَعْنَهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَأَنْتَ أَنْتَ كَلْكُ بِهَا.

نے مجھ سے جدائی اختیار کر لی ہے آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو اس سے رجوع کر لو یہ تو صرف ایک طلاق ہے اور تم اس کے حقدار ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا جُنْدَا عَلَى مَا نَوَى الزَّوْجَ، فَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بِإِثْنَةٍ، وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَمَةِ مِنْ لَفْظِهَا. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُفَّانٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْقَضَاءُ مَا لَفِظَتْ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک یہ شوہر کی نیت کے مطابق ہے اگر وہ ایک طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق بائنہ ہوگی وہ بیٹام دینے والوں میں سے ایک ہے اگر اس نے تین طلاقیں کی نیت کی تو تین طلاقیں ہی ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ فعلیہ وہ جو عورت کرے۔

567- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا خَطَبَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قُرْبَةً بَنَتْ أَبِي أُمَيَّةَ فَرَزَجَتْ ثُمَّ إِنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. وَقَالُوا: مَا زَوَّجْنَا إِلَّا عَائِشَةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَذِكْرَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَيَجْعَلْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أُمْرَ قُرْبَةٍ بَيْنَهُمَا، فَاخْتَارَتْهُ، وَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَخْتَارَ عَلَيْكَ أُمَّدًا، فَلَقَرْتُ تَحْتَهُ، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ طَلَاقًا.

567- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس (اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما (کے نکاح) کیلئے بیٹام بھیجا۔ اور ان کا نکاح ہو گیا۔ پھر وہ لوگ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر نکاح کر دیا آپ نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں آگاہ کیا تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے طلاق کا اختیار قریبہ کے ہاتھ میں دے دیا تو حضرت قریبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں تم پر کسی کو اختیار نہیں کرتی (تمہارے مقابلہ میں کسی کو ترجیح نہیں دیتی) کہ وہ آپ کے نکاح ہی میں رہیں اور یہ طلاق نہ ہوئی۔

568- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا زَوَّجَتْ عَفْصَةَ بَنَتْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُشْدَرِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

568- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی بیٹی) حضرت عصفہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا نکاح حضرت منذر بن زبیر سے کرایا جبکہ حضرت عبدالرحمن رضی

قَالَ: وَيُطْلِقُ يُضَنِّعُ بِهِ هَذَا، وَتَفْطَنُ عَلَيْهِ بَيْنَاهُ؟
فَكَتَمْتُ عَائِشَةَ الْمَلِيزَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: لَئِنْ
ذَلِكَ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ:
مَالِي زَعْبَةٌ عَنْهُ، وَلَكِنْ يَطْلِقُ لَيْسَ يَفْطَنُ عَلَيْهِ
بَيْنَاهُ، وَمَا كُنْتُ لِأَرْدُ امْرَأًا قَضَيْتِهِ، فَقَرِئَتْ امْرَأَتُهُ
نَحْنَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ طَلَاقًا.

اللہ عز و شام کئے ہوئے تھے جب حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
عز و اہس آئے تو انہوں نے کہا مجھ سے ایسا سلوک کیا گیا ہے
کہ مجھ سے بیٹیوں کے سلسلہ میں پوچھا تک نہیں گیا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت منذر سے بات کی تو انہوں
نے کہا کہ یہ تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں
ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں اس
سے انکار نہیں کرتا لیکن مجھ سے ایسا سلوک کیا گیا کہ مجھ سے
بیٹیوں کے سلسلہ میں رائے تک نہیں لی گئی اور آپ جو فیصلہ
فرما چکی ہیں اس کو میں رد نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ ان کے نکاح
میں رہیں اور یہ طلاق واقع نہ ہوئی۔

569۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ امْرَأَتًا
فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا أَنْ يُكْبَرَ عَلَيْهَا، فَيَقُولُ: لَمْ
أُرِدْ إِلَّا تَطْلِيقًا وَاحِدَةً فَيَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ،
وَيَكُونُ امْرَأَتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

569۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ
عز و فرماتے تھے جب آدمی عورت کو طلاق کے امر میں مالک
بنادے تو فیصلہ وہ ہے جو عورت کرے مگر جب شوہر انکار کر
دے اور کہے کہ میں نے تو صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا
اس سے اس بات کی قسم لی جائے گی اور وہ عدت میں اس کا
مالک رہے گا۔

570۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ
امْرَأَتَهُ امْرَأَتًا فَلَمْ تَعْدِلْهُ وَقَرِئَتْ عَنْهُ فَلَيْسَ ذَلِكَ
بِطَلَاقٍ.

570۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جب آدمی اپنی عورت کو
طلاق کا اختیار دے دے وہ اس سے جدا نہ ہو تو وہ اس کے
نکاح میں رہتی ہے اور یہ (اختیار دینا) طلاق نہیں ہوتی۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں کہ جب خاوند اس کو اختیار دے دے تو یہ طلاق نہیں اگر
اس نے اس اختیار کو استعمال کیا تو وہ خاوند کی نیت پر منحصر ہوگا
اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی ہے تو ایک بائند واقع ہوگی
اور اگر تینوں کی نیت کی ہے تو تین واقع ہوگی۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا
فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ عَلَى
مَا نَوَى الزَّوْجَ، فَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَالِغَةٌ
وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَهِيَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمِهِ.

بَاب: الرَّجُلُ يَكُونُ تَحْتَ أَمَةٍ

فَيُطَلَّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيَهَا

اپنی منکوحہ کو طلاق

کے بعد خرید لینا

571- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَبَّلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَلَيْدَةً، فَأَبَتْ طَلَّاقَهَا، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، يُبْعَلُ لَهُ أَنْ يَمْسُهَا؟ فَقَالَ: لَا يَبْعَلُ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

571- حضرت ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس کے نکاح میں لوطی ہو وہ اس کو طلاق دے دے پھر اس کو خرید لے تو کیا اس کیلئے اس سے صحبت کرنا حلال ہے آپ نے فرمایا وہ اس کیلئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے شادی کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: الْأَمَةُ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُفْتَقِ

غلام کی منکوحہ لوطی کو آزاد کرنا

572- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُفْتَقِ: إِنْ لَهَا الْحَبَارُ مَا لَمْ يَمْسُهَا.

572- حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسی لوطی کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی غلام کے نکاح میں ہو اور وہ آزاد کر دی جائے تو جب تک اس سے صحبت نہ کی ہو اس لوطی کو اختیار ہے۔

573- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ غُرُورَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَوْجَاءَ مَوْلَاةٍ لِبْنِ عَبْدِ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ، وَكَانَتْ أَمَةً، فَأُفْتُتْ، فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهَا خَفَصَةٌ وَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكَ خَبْرًا، وَمَا أَحَبُّ أَنْ تَضَعِي شَيْئًا، إِنْ أَمَرَكَ بَيْدُكَ مَا لَمْ يَمْسُكَ، فَإِذَا مَسَّكَ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ أَمْرِكَ شَيْئًا، قَالَتْ: وَفَارَقْتَهُ.

573- حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عدی بن کعب کی لوطی زبیرہ نے بتایا ہے کہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھیں اور وہ ایک کنیز تھیں پس انہیں آزاد کر دیا گیا۔ حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بلا بھیجا اور انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتاتی ہوں کہ میں یہ پتہ نہیں کرتی کہ تم اس میں سے کچھ اختیار کرو۔ (وہ بات یہ ہے) کہ جب تک تمہارے ساتھ ہم بستی نہ کرے اس وقت تک تمہیں اپنے معاملہ میں اختیار ہے اگر معاشرت کرے تو تمہیں کوئی اختیار نہیں وہ کہتی ہیں کہ میں اس سے جدا ہو گئی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب اس کو علم ہو جائے کہ اسے اختیار ہے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے جب تک وہ اس مجلس میں ہے اور انجی نہیں یا کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوئی یا اس کے شوہر نے اس سے مباشرت نہیں کی جب ان امور میں سے کوئی ایک کام ہو جائے تو اس کا اختیار باطل ہو جاتا ہے اگر خاوند نے اس سے صحبت کر لی ہے اور وہ اپنی آزادی سے لاطم ہے یا اسے علم تو ہے لیکن وہ جانتی نہیں کہ اسے اختیار حاصل ہے تو اس سے بھی اس کا اختیار باطل نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

مریض کی طلاق

574۔ حضرت عروین بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ آپ بیمار تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (انکی عورت کو) عدت گزارنے کے بعد ان کی وراثت میں حقدار ضمہ پایا۔

575۔ حضرت ابرج سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن کمل کی ان عورتوں کو وراثت میں حصہ دار ضمہ پایا جن عورتوں کو انہوں نے عالج مرض میں طلاق دی تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تک وہ عدت میں ہوگی وہ وارث ہوں گی اور جب خاوند کی موت سے قبل ان کی عدت ختم ہو جائے تو ان کیلئے کوئی میراث نہیں اسی طرح قثم بن بئیر نے مغیرہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی سے انہوں نے حضرت شریح سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں انکی طرف تحریر کیا جس نے عالج مرض میں اپنی بیوی کو تین

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا عَلِمَتْ أَنَّ لَهَا حَيَاةً، فَأَمَرُهَا بِبَيْعِهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا مَا لَمْ تَقُمْ مِنْهُ أَوْ تَأْخُذَ فِي عَمَلٍ آخَرَ أَوْ يَمْسُهَا، فَإِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا بَطَلَ حَيَاةُهَا، فَأَمَّا إِنْ مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِالْبَيْعِ أَوْ عَلِمَتْ بِهِ وَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْحَيَاةَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَبْطُلُ حَيَاةُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

بَابُ: طَلَاَقِ الْمَرِيضِ

574۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ بِعَدَّتِهَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

575۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ: أَنَّهُ وَرَّثَ بَسَاءَ ابْنِ مُكْعَلٍ مِنْهُ كَانَ طَلَّقَ بَسَاءً وَهُوَ مَرِيضٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَرْتَبِعُ مَا دُعِيَ فِي الْعِدَّةِ فَإِذَا انْقَضَتْ الْعِدَّةُ قَلِيلٌ أَنْ يَمُوتَ فَلَا مِيرَاثَ لَهُمْ وَتَحْدِيكُ ذَكَرَ هُشَيْمٌ بْنُ بِشِيرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شَرِيحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ: أَنَّ وَرَثَتَهَا مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَحَهُ اللَّهُ

تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ فَقْهَائِنَا.

طلاق دے دیں اگر تو وہ عدت میں ہو تو اسے ترکہ میں وارث بناؤ اور اگر عدت ختم ہو چکی ہو تو اس کیلئے میراث نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

حاملہ کا مطلقہ یا بیوہ

ہو جاتا

بَابُ: الْمَرْأَةُ تُطَلَّقُ أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا

زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

576۔ حضرت ذہیری سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے متعلق سوال کیا گیا جس کا خاوند فوت ہو جائے آپ نے فرمایا جب اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہو جائے تو اس کی عدت گزر جاتی ہے ایک انصاری آدمی نے کہا جہاں آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اگر وہ بچہ کو جنم دے اور وہ (اس کا خاوند) ابھی زندہ پری ہو اس کو دفن نہ کیا گیا ہو تو اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

577۔ حضرت ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب حاملہ عورت بچہ کو جنم دے دے تو اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم طلاق اور موت دونوں صورتوں میں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ ولادت کے ساتھ ہی اس عورت کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ایلاء کا بیان

بَابُ: الْإِلَاءُ

578۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے آپ نے

576۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ عَنْ ابْنِ مَرْثَدٍ يَقُولُ عَنْهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، قَالَ زَيْدُ بْنُ الْأَنْصَارِ كَانَ عَنْهُ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوْ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنَ بَعْدَ حَلَّتْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

577. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَمَالِي، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فِي الطَّلَاقِ وَالْمَوْتِ جَمِيعًا، تَنْقَضِي عَنْهَا بِالْوِلَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

578. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ

بن المسیب قال: إذا ألى الرجل من إمرأته، ثم فاء قبل أن تمضي أرتعة أشهر فهي إمرأته ثم يلعن من طلقها شيء، فإن مضت الأرتعة الأشهر قبل أن يمضي فهي تطليقة وهو أملك بالرجعة ما لم تنقض عدلتها، قال: وكان موزون بقضي به.

فرمایا کہ جب خاوند اپنی عورت سے ایلاء کرے (ہم بستی نہ کرنے کی قسم کھائے) پھر چار ماہ گزر جانے سے قبل ہی وہ اپنی قسم سے رجوع کر لے تو وہ بدستور اسکی عورت ہے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اگر قسم سے رجوع کرنے سے قبل چار مہینے گزر گئے تو یہ ایک طلاق ہے اور وہ رجوع کرنے کا مستحق ہے جب تک اس کی عدت نہ گزری ہو۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت مردان رضی اللہ عنہ اس کے مطابق ہی فیصلہ کیا کرتے تھے۔

579- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ قَالَ: أَلَيْتُ رَجُلًا مِنْ إِمْرَأَتِهِ فَإِذَا مَضَتْ الْأَرْتَعَةُ الْأَشْهُرُ وَلَقِيَ حَتَّى يُطْلَقَ أَوْ يَمُوتَ، وَلَا يَنْقُضَ عَلَيْهَا طَلَاقِي وَإِنْ مَضَتْ الْأَرْتَعَةُ الْأَشْهُرُ حَتَّى يُؤَلِّقَ.

579- حضرت ثابِع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے ایلاء کرے جب چار ماہ گزر جائیں تو اس کو مجبور کیا جائے یہاں تک کہ وہ طلاق دے یا رجوع کرے اور اس کو طلاق نہیں ہوگی اگرچہ چار ماہ گزر جائیں یہاں تک کہ اس کو مجبور کیا جائے گا۔

قال محمد: بلغنا عن عمر بن الخطاب وعفان بن عفان وعبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت أنهم قالوا إذا ألى الرجل من إمرأته فمضت أرتعة أشهر قبل أن يمضي فقد بانت بتطليقة باتية وهو خاطب من الخطاب وكانوا لا يزورون أن يؤلف بعد الأرتعة وقال ابن عباس في تفسير هذه الآية: لا يلينون من نسايتهم ترمض أرتعة أشهر فإن فاءوا فإن الله غفور رحيم وإن عزموا الطلاق فإن الله سميع عليم قال: الفاء الجماع في الأرتعة الأشهر، وعزيمة الطلاق انقضاء الأرتعة الأشهر، فإذا مضت بانت بتطليقة ولا يؤلف بعدها، وكان عبد الله بن عباس أعلم بتفسير القرآن من غيره، وهو قول أبي خنيفة والعامية من لفهائنا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے یہ روایت پہنچی ہے انہوں نے فرمایا جب آدمی اپنی عورت سے ایلاء کرے اور اس کے رجوع کرنے سے قبل چار ماہ گزر جائیں تو اس عورت کو ایک طلاق بانہ ہو جاتی ہے اور وہ شخص شادی کا پیغام دینے والوں کی مانند ہوگا۔ اور یہ سب حضرات چار ماہ گزرنے کے بعد اسے مجبور کرنا درست نہیں سمجھتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت للہین یؤلون من نسايتهم کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نفی سے مراد چار ماہ کے دوران جماع کرنا ہے اور عزیمت طلاق سے مراد چار ماہ کی مدت گزر جانا ہے جب یہ گزر جائیں تو ایک طلاق بانہ ہوگی۔ اور اس کے بعد اسے مجبور نہیں کیا جائے گا اور

(ظاہر ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسروں کے مقابلہ میں قرآن پاک کی تفسیر زیادہ جانتے تھے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

جماع سے قبل عورت کو تین

طلاق دینا

بَابُ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا

قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

580۔ حضرت محمد ابن یاس بن کثیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو جماع سے قبل تین طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور مسئلہ پوچھنے آیا راوی کا بیان ہے کہ میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ وہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کر لے۔ اس نے عرض کی کہ میری تو صرف ایک ہی طلاق تھی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو نے خود اس اختیار کو کھو دیا ہے جو اختیار تمہیں تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے کیونکہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ ہی دی ہیں اور وہ تینوں اکٹھی واقع ہو جائیں گی اگر وہ ان میں فرق کرنا تو صرف پہلی ہی واقع ہوتی کیونکہ دوسری طلاق بولنے سے قبل وہ طلاق بائنہ ہے اور اس پر عدت بھی لازم نہیں اور جب تک وہ عدت میں ہے تو اس پر دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

580۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَكْحَنَ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَّلَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَبَاءَ يَسْتَفِضِي، قَالَ: فَلَعَنَتْهُ مَعَهُ، فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا لَا يَنْكِحُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَقِيَّ إِنَّمَا وَاحِدَةً، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أُرْسِلَتْ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلِي.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِأَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا، فَوُقِفَ عَلَيْهَا جَمِيعًا مَعًا وَلَوْ فَرَّقْنَاهُنَّ وَقَعَبَتِ الْأُولَى خَاصَّةً لِأَنَّهُمَا بَاءَتْ بِهَا قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهُمَا بِالْأَيَّةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَطَفَعَتْ عَلَيْهَا الثَّانِيَّةُ وَالثَّانِيَةُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

بَاب: الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَزُوجُ رَجُلًا فَيَطْلُقُ قَبْلَ الدَّخُولِ
مطلقة عورت کا دوسرا خاوند جماع سے قبل طلاق دے دے

581- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُسَوِّزِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمُوَالٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهَبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا جَاءَ، فَتَكَحَّفَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُنْسِئَهَا، فَقَارَظَهَا وَلَمْ يُنْسِئَهَا، فَأَزَادَ رِفَاعَةَ أَنْ يَتَكَحَّفَهَا، وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي طَلَّقَهَا، فَلَا تَكُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَهَاةٌ عَنْ تَزْوِجِهَا، وَقَالَ: لَا تَجُلُ لَكَ خَتَى تَذُوقُ الْمُسَيِّئَةَ.

581- حضرت زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن سمواہ بن سہب نے اپنی عورت تہیمہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تین طلاقیں دے دیں ان سے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کر لیا انہوں نے اس سے اعراض کیا وہ ہم بستی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے انہوں نے مہارت سے قبل ہی طلاق دے دی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ ان سے نکاح کر لیں آپ ان کے پہلے خاوند تھے جنہوں نے ان کو طلاق دی تھی نبی کریم ﷺ سے انہوں نے ذکر کیا تو ان کو آپ نے ان سے نکاح کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تم پر حلال نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ جماع نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا لِأَنَّ الثَّانِي لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا تَجُلُ أَنْ تَزُوجَ إِلَى الْأَوَّلِ خَتَى يُجَامِعَهَا الثَّانِي.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے کیونکہ دوسرے شوہر نے جماع نہیں کیا وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ دوسرا شوہر اس سے جماعت نہ کرے۔

بَاب: الْمَرْأَةُ تُسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عَدَّتِهَا
582- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ وَالْمُجَمِّعِيُّ الْأَعْرَجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْأَخْطَابِ كَانَ يَزُودُ الْمُتَوَلَّى عَنْهُمْ أَرْوَاجَهُمْ مِنَ التَّبَدُّلِ يَمْتَنِعُهُنَّ الْحَجَّ.

582- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب مقام بیداء سے ان عورتوں کو واپس کر دیتے تھے جن کے خاوند فوت ہو چکے ہوتے تھے اور ان کو حج کرنے سے منع فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا لَا يَنْبَغِي لِمَرْأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ فِي

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

عَلَيْهَا خُتِيَ تَلْقَى مِنْ طَلَقٍ كَأَنَّ أَوْ مَوْتٍ۔
 ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے کہ عورت کو ستر نہیں کرنا
 چاہئے حتیٰ کہ انکی عورت پوری ہو جائے خواہ وہ عورت طلاق کی
 وجہ سے ہو یا خاوند کے نفوت ہونے کی وجہ سے ہو۔

بَابُ: الْمُنْعَةُ

منعہ کا بیان

583۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ
 بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَا بَيْنَ عَيْنَيْ نَهَى
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُنْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ
 أَكْبَلِ لَحْمٍ لِحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

نخیر کے دن حد کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع
 فرمایا ہے۔

584۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ غَزْوَةٍ 584۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۔ نکاح حد کے حلق نام نہادی شافعی تھے ہیں۔ حد کے حلق کا یہ مسلم میں منع روایات ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ہم نخیر کو حد سے
 منع فرما دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حج کے روز حد سے منع فرمایا۔ کاظمی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں حد کی اباحت کے بارے میں
 بعض صحابہ سے روایات مروی ہیں۔ چنانچہ کچھ مسلم میں حضرت ابن مسعود و حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت سلمان، انور اور حضرت عمرو بن عبد العزی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گزارش حد کی روایات مروی ہیں۔ لیکن کسی حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ وہیں میں بھی حد کی اباحت دی گئی ہو، ان تمام احادیث میں یہ
 مذکور ہے کہ حد کی اباحت ستر میں دی گئی تھی جہاں ان صحابہ کی عورتیں ان کے ساتھ موجود تھیں۔ جب کہ وہ گرم علاقے تھے اور عورتوں کے بغیر ان کا رہنا
 مشکل تھا۔ اس سبب سے جہاد کے مواقع پر حالت ستر میں حد کی اباحت دی گئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اہل امان
 اسلام میں اہل عدت کی بنا پر حد مباح تھا جیسے ضرورت کے وقت مرد اور خیر و مکھا مباح ہو جاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی حد روایت
 ہے۔ سلمان انور نے حج کے دن حد کی اباحت روایت کی ہے۔ حضرت عمرو نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ تصریح کی ہے کہ کھرا
 دن سے حد حرام کر دیا گیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حج کے دن غزوہ خیبر کے دن حرمت حد کی روایت بیان کی گئی ہے۔ اسماعیل بن
 راشد نے زہری سے انہوں سے عبد اللہ بن عمر بن علی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم
 ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حد سے منع فرمایا تھا۔ لیکن یہ روایت غلط ہے، اس کی کسی نہ حدیث نہیں کی۔ سزا کا نام مالک میں غزوہ خیبر کے موقع پر
 حرمت حد کی روایت ہے اور حسن ابی داؤد میں یہ روایت کے وقت ممانعت کی روایت ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ حج کے دن حد کی اباحت روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم
 حرام کر دیا گیا اور یہ روایت کے موقع پر آپ نے اس کی حرمت کو تاکید فرمائی ہے۔ حج اور صواب یہ ہے کہ حد کی تحریم اور اباحت دونوں واضح ہوئی۔ غزوہ
 خیبر سے پہلے مباح تھا پھر غزوہ خیبر کے موقع پر حرام کیا گیا پھر حج کے دن مباح کیا گیا اور یہی ہم اہل امان سے پھر اس زور سے جن دن کے بعد قیامت
 تک رہے گئے کہ حد حرام کر دیا گیا اور اس کی حرمت قائم رہی۔ مگر اہل امان کے دن حد میں ایک مدت کے لئے منع ہوتا ہے۔ اس میں اور اشد جاری
 نہیں ہوتی اور اگر طلاق کے اس میں بدلہ ہو جاتی ہے۔ اور اس لئے فیصد کے تمام ملامت کا اس پر اہل امان ہے کہ حد حرام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے حد کا جواز متحمل ہے لیکن ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے اس سے جواز کر لیا تھا۔

(شرح کچھ مسلم لکھنؤ، جلد ۱، صفحہ ۱۴۵۰ مطبوعہ مدنی کتب خانہ کراچی) (بقیہ آئے)

حاملہ ہو گئی ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبراہٹ کی حالت میں اپنی چادر کھینچے ہوئے نکلے اور فرمایا کہ یہ حد ہے اگر میں

(بڑے سادہ) امام مسلم روایت فرماتے ہیں:

عن ابي بن صبرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عام او طاس في السنة لئلا تم نهي عنها
"حضرت ابي بن صبرة اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ او طاس (غزوہ حاحہ) کے سال میں تین دن حد کی رخصت دی پھر آپ نے اس سے منع فرمایا۔"

عن الربيع بن سبرة الجهني عن ابيه انه قال ان لنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالسنة فاطلقت انا
ورجل الى امرأ من بني عامر كانها بكرة عطاء فمرضا عليها انفسا فقلت ما تعطيني قلت ردائي وقال صاحبي
ردائي وكنت اشب منه فلما نظرت الى رداء صاحبي اعجبها واذا نظرت الي اعجبها ثم قالت انت ورداءك
يكنسني فمكث معها لئلا تم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من كان عنده شيء من هذه النساء التي
يتمتع فليخل سبيلها۔

"حضرت ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن حد کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص بنی عامر کی ایک
گورت کے پاس گئے وہ گورت تو جوان اور دراز گردن تھی، ہم نے اس کو پیش کیا۔ وہ کہنے لگی کیا دو؟ میں نے کہا میری چادر حاضر
ہے اور میرے ساتھی نے بھی کیا میری چادر حاضر ہے اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے محروم تھی اور میں اپنے ساتھی سے زیادہ جوان تھا۔ وہ
گورت جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھی تو اس کو پسند کرتی اور جب مجھے دیکھی تو مجھے پسند کرتی پھر اس نے مجھے کہا: تو اور میری چادر میرے لئے
کاٹی ہے۔ چنانچہ میں اس کے پاس تین دن غصہ رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا جس کے پاس حد والی عورتوں میں سے کوئی گورت ہو
وہ ان کو چھوڑ دے۔"

حدثني الربيع بن سبرة الجهني ان اياه حدثه انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال بابنها الناس اني
قد كنت اذنت لكم في الاستمتاع من النساء وان الله قد حرم ذلك الي يوم القيامة فمن كان عنده منهن شيء
فليخل سبيلها ولا تاحلوا عما يمتنعون فيها

"حضرت ربیع بن سبرہ جہنی فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اب
شک میں سے تمہیں عورتوں سے حد کرنے کی اجازت دی تھی، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک حد کو حرام کر دیا ہے، پس جس شخص کے پاس حد والی
کوئی گورت ہو وہ اسے چھوڑ دے اور جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے وہ ان سے واپس نہ لو۔"

عن الربيع بن سبرة عن ابيه رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهي يوم الفتح عن متعة
النساء

"حضرت ربیع بن سبرہ اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز عورتوں سے حد کرنے
سے منع فرمایا۔" (مجموعہ کتاب النکاح جلد 1، صفحہ 52-53؛ مطبوعہ مدنی کتب خانہ کراچی)

ما توفور الدین بن علی بن ابی کثیر کی روایت کرتے ہیں:

عن جابر بن عبد الله الانصاري قال خرجنا معنا النساء اللاتي استمتعنا بهن حتى اتينا ثبته الركاب فقلنا يا رسول
الله هؤلاء النسوة اللاتي استمتعنا بهن فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هن حرم الي يوم القيامة
فودعنا عند ذلك فسميت بذلك ثبته الوداع وما كانت قبل ذلك الا ثبته الركاب. رواه الطبراني في الاوسط
وفيه صدقة بن عبد الله، ولفه ابو حاتم وغيره، وفيه رجاله رجال الصحيح. (بڑا ہے)

اس کے بارے میں پہلے اعلان کر چکا ہوتا تو میں رجم کر دیتا۔

فَالَمْ يُخَيَّلْهُ: اَلْمُخَيَّلَةُ مَكْرُوهَةٌ، فَلَمْ يُخَيَّلْهُ، فَلَمْ يَنْهَى حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حد مکروہ ہے یہ
عَنْهَا زَنْوَلُ اللّٰهِ ﷻ فِيمَا جَاءَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ وَلَا نہیں کرنا چاہیے نبی کریم ﷺ نے کئی احادیث میں اس
اَلْقَبِيْنِ، وَقَوْلُ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُ تَقْلَعْتُ فِيْهَا لَزَجَفْتُ سے منع فرمایا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ اگر میں

(بقیہ سابقہ) "حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ عورتیں جن کے ساتھ ہم نے حد
کیا تھا حتیٰ کہ ہم بھیچہ الرکاب پر پہنچے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ وہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ ہم نے حد کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
یہ عورتیں قیامت تک حرام ہیں۔ اس مکانِ محرقہ نے ہم کو انداز کیا اس وجہ سے اس جگہ کا نام بھیچہ الرکاب پڑ گیا۔ حالانکہ اس سے قبل اس کا نام
میں الرکاب ہی تھا۔ اسے طبرانی نے اس واسطے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی حدیث بن عبد اللہ ہے اسے ابو حمزہ وغیرہ نے نقل کیا ہے
اور اس کا تیسرا راوی بھی ہے کہ راوی ہیں۔"

عن سالم بن عبد اللہ قال ہی عبد اللہ بن عمر فقلل له ان ابن عباس يامر بتكاح المعتقة فقال ابن عمر سبحان الله ما
اعلم ابن عباس بفعل هذا قالوا بلى انه يامر به قال ابن عباس الا خلاصا صغيرا الا كان رسول الله صلى الله عليه
عليه وآله وسلم لم قال ابن عمر لعلنا عنها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وما كنا مسلمين۔ رواه الطبرانی
في الاوسط ورجاله رجال الصحيح خلا المعاني بن سليمان وهو ثقة

"حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
حد کا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا سبحان اللہ! امیر المومنین ہے کہ یہ اخیال ہے کہ حضرت ابن عباس یہاں نہیں کرتے ہیں
گے۔ تو کہیں نے کہا نہیں وہ اب یہاں ہی کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں حضرت ابن عباس بہت چھوٹے تھے
پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حد سے منع کر دیا ہے اور ہم ذرا کرنے والے نہیں ہیں۔ اس حد سے کوئی طبرانی
نے اس واسطے روایت کیا ہے۔ اس کی سند کے تمام راوی صحابہ کے راوی ہیں جو ان سے صحابہ بن سلیمان کے علاوہ بھی تھے۔"

عن سعد بن جبیر قال قلت لابن عباس القدری ما صنعت وبما اقيمتا سارت بطنياك الركبان (التي قوله) فقال انا
لله وانا اليه واجعون والله ما بهذا الحب ولا هذا اردت ولا اسلمت منها الا ما احل الله من المصبة والدم ولحم
الخنزير، رواه الطبرانی وفيه الحجاج بن اوطاة وهو ثقة ولكنه منلس وبقية رجاله رجال الصحيح۔

"حضرت سعید بن جبیر بیان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے کیا کیا اور کیا فتویٰ دے دیا پھر ابن عباس آپ کے فتویٰ
(جواز حد) کی وجہ سے شہوت کے گھوڑے پر سوار ہو گئے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: واللہ واللہ! امیر المومنین۔ خدا انہیں
نے یہ فتویٰ دیا، نہ امیر یا یہ راہِ حق۔ میں نے تو حد کو حالتِ خطر میں اس طرح مہلک کیا تھا جس طرح حالتِ خطر میں اللہ تعالیٰ ہر دارِ حق
اور قریح کا گوشت مہلک کیا ہے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس کی سند میں جابر بن عبد اللہ ہے جو حد سے گنہگار نہ رہا ہے اور اس کے
بقیہ راوی بھی کے راوی ہیں۔" (مجمع الزوائد کتاب النکاح، جلد 4، صفحہ 88-89، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حد کے جواز کے قائلین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو خوب اچھالتے ہیں۔ حقیقت میں آپ پر یہ بہت بڑا جہتان ہے۔ مذکورہ بعد
حدت شریف سے واضح ہو گیا کہ آپ نے بھی اس کی مطلق مباحث کا قول نہیں کیا بلکہ آپ شہرِ جنم کی خطرناک حالت میں اس کے جواز کے قائل تھے۔ اور
نگاہات یہ ہے کہ آپ نے اس قول سے بھی رجوع کر لیا تھا اس کے بعد وہ ساری امت کی طرح حد کو حرام فہم کیسے تھے اور اگر بعض محال یہ مان بھی لیا
جائے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ مذہب تھا تو آپ نے اس سے رجوع بھی نہیں کیا تو پھر بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کی قیام الیہ ہے نہ کہ اور کی۔ (از انکادات حضور فی الامت علیہ الرحمۃ) (بقیہ آگے)

إِنَّمَا نَضَعُهُ مِنْ غَيْرِ عَلَى الشَّهِيدِ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي
اس کو ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ڈرانے پر محمول
کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ
فَيُؤَيِّرُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَى
نُصِيْلَتٌ دِيْنَا

585۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
زَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ تَزْوُجَ ابْنَةَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ،
فَكَانَتْ تَحْتَهُ، فَتَزْوُجُ عَلَيْهَا امْرَأَةً شَابَةَ فَاتَرَ الشَّابَةَ
عَلَيْهَا، فَمَا شَدَّتْهُ السَّلاَاقُ فَطَلَّقَهَا وَاجِدَةً، ثُمَّ أَمْنَهَا
585۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت زافع
بن خدیج: اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح
کیا وہ ان کے نکاح میں ہی تھیں کہ انہوں نے ایک نوجوان
عورت سے نکاح کر لیا اور انہوں نے جوان عورت کو ان پر

(بیہوش کر دیا) اور وہاں پر انہیں ایک دوسرے پر مسلط کر دیا:

وَمِنْ رَوَى عَنْهُ لَحْرِيْمُهَا عُمَرُ وَعَلَى وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ ابْنُ عَبْدِ بَرٍّ وَعَلَى تَحْرِيمِ الْمَتْعَةِ
مَالِكُ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ وَابُو حَنِيْفَةَ فِي أَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْأَوَاقِ فِي أَهْلِ الشَّامِ وَالثَّلْثِ فِي أَهْلِ مِصْرَ وَالشَّافِعِيُّ وَسَائِرُ
أَصْحَابِ الْأَقْلَامِ (المعنی: ابن قدامہ کتاب النکاح جلد 7 صفحہ 136 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

”میں سمجھا کہ کرام رضی اللہ عنہم سے حد کی تقریم مروی ہے ان میں سے چند یہ ہیں: حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن
مسعود اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم۔ حضرت ابن عبدالبر فرماتے ہیں حضرت امام مالک اور اہل مدینہ اہل کوفہ میں حضرت امام ابوحنیفہ، اہل شام میں
حضرت ابو زائلی، اہل مصر میں حضرت ابیہ، حضرت امام شافعی اور امام صاحب آجودانہ کو قرار دیتے ہیں۔

شیعہ کی احادیث سے حرمت حد پر استدلال: شیخ الاسلام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی منطوقی روایت کرتے ہیں:

عن زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِحُومِ
الْحِمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَنِكَاحِ الْمَتْعَةِ

”زید بن علی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خایبہ کے گوشت اور نکاح
حد کو حرام کر دیا۔“ (المستدرک جلد 3 صفحہ 142 مطبوعہ دارالکتب الاسلامیہ بیروت)

شیخ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے جان چھڑانے کے لئے لکھ دیا ہے کہ یہ حدیث شیعہ حضرات کے اجماعی موقف کے خلاف ہے اس لئے اس
روایت کا محمل یہ ہے کہ یہ تکلیف بیان کی گئی ہے۔ یہ شیعہ حضرات کا پانچ طریقہ ہے ان کی کتابوں میں جو جرح ان کے اپنے موقف کے خلاف ہوا ہے تفسیر پر محمول
کر دیتے ہیں۔ حالانکہ روایت بیان کرنے میں تکیہ کا کیا محمل دہل ہے؟ اگر جان چھانے کے لئے حق چھپاتا ہے بجائے بیان کرنے کے خاموش رہنا شہادتِ باطل
ہے نیز اس بات پر کوئی کی جتنی شہادت ہے کہ زید بن علی نے یہ روایت تکلیف بیان کی۔ اور اگر تفسیر کا حصہ ہے تو میدانِ کلام میں حضرت امام حسین رضی اللہ
عندہ السلام کے دفاع و تفسیر اختیار کرتے ہوئے عید اللہ عنہ نے زیادہ کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہ کر لی؟ ان امتیاز نے جو تکیہ کو ترک کیا تو انہیں کیا کہا جائے گا؟
تفسیر کا حصول شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کی ساری محنتوں کو خاک میں ملا کر اسے بے ادبی سے بدل دیتا ہے۔ اعلیٰ اللہ اعلم۔

حَتَّىٰ إِذَا كَادَتْ تَجُلُّ لِزَنْجَعِهَا، ثُمَّ عَادَ، فَأَتَرَ الشَّابَّةَ، فَمَا حَدَّثَهُ الطَّلَاقَ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ أَتَاهَا حَتَّىٰ كَادَتْ أَنْ تَجُلَّ لِزَنْجَعِهَا، ثُمَّ عَادَ فَأَتَرَ الشَّابَّةَ، فَمَا حَدَّثَهُ الطَّلَاقَ، فَقَالَ مَا جِئْتُ بِمَا بَقِيََتْ وَاحِدَةً، فَإِنْ جِئْتُ بِسَقَرٍ زَبْتٍ عَلَىٰ مَا تَرَيْنَ مِنَ الْأَثَرِ وَإِنْ جِئْتُ بِحُلْفَتِكَ، قَالَ: بَلْ أَسْتَفِرُّ عَلَى الْأَثَرِ فَأَمْسِكْهَا عَلَىٰ ذِكِّكَ، وَلَمْ يَزْ رَافِعٌ أَنْ عَلَيْهِ فِي ذِكِّكَ إِلَّا جِئْتُ رَجِيْتُ أَنْ تَسْتَفِرُّ عَلَى الْأَثَرِ.

ترجیح دی انہوں نے آپ سے طلاق طلب کی اور آپ نے ایک طلاق دے دی اور انہیں مہلت دے دی حتیٰ کہ جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو ان سے رجوع کر لیا پھر وہ جوان عورت کی طرف زیادہ مائل ہوئے انہوں نے آپ سے طلاق مانگی آپ نے ان کو طلاق دی اور انہیں مہلت دے دی حتیٰ کہ جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجوع کر لیا آپ پھر جوان عورت کو ترجیح دینے لگے تو انہوں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا آپ نے فرمایا تو جیسا چاہے (تجھے اپنے معاملہ میں اختیار ہے) اب صرف ایک طلاق باقی ہے اگر تم چاہتی ہو تو اس ترجیح کو قبول کر کے برقرار رہو ورنہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں انہوں نے کہا کہ میں اس ترجیح کے باوجود اسی طرح برقرار رہوں گی آپ نے انہیں اس پر روک رکھا اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کوئی گناہ خیال نہیں کیا جبکہ وہ خود ترجیح پر راضی ہو گئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَأْسُ بِذَلِكَ إِذَا رَجِيتَ بِهِ الْمَرْأَةَ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ إِذَا بَدَّلَهَا. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عورت اس پر راضی ہو جائے پھر اس میں کوئی حرج نہیں اور اس کو اختیار ہے کہ جب اس کو پتہ چلے تو اس (رضاعت) رجوع کر لے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

باب اللعان

586۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک آدمی نے اپنی عورت سے لعان کیا اور اس کے بچہ کی نفی کر دی تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کی مابین تفریق کر دی اور بچہ عورت کے پر کر دیا۔

بَابُ: اَللِّعَانِ

586۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا لَا عَنْ إِمْرَأَتِهِ فِي زَمَانٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْفَضَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقُّ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. إِذَا نَفَى الرَّجُلُ وَلَدَ

إِمْرَأَتِهِ وَلَا عَنْ فَرْقٍ بَيْنَهُمَا، وَلَزِمَ الْوَلَدُ أُمَّهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَفْهَانَا وَجَمْعُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

مطابق عمل کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی سے ہونے والے بچے کی لٹی کر دے اور لعان کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور بچے کی نسبت اس کی ماں سے کر دی جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

طلاق میں حدودینا

بَابُ: مُنْعَةُ الطَّلَاقِ

587- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَدُنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لِكُلِّ مُطْلَقَةٍ مُنْعَةٌ إِلَّا الَّتِي تُطْلَقُ وَلَدَ لِحْرَضٍ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُنْمَسْ فَحَسَنَهَا بَصْفَ مَا لِحْرَضٍ لَهَا.

587- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہر مطلقہ عورت کیلئے حد ہے (وہ چیز جو عورت کو طلاق کے وقت استغداد کیلئے مرد دیتا ہے) سوائے اس کے کہ اسے طلاق دی جائے اور اس کا مہر مقرر ہو چکا ہو اور اس سے ہم بستری نہ کی گئی ہو تو اس کیلئے مقرر کیے ہوئے مہر کا نصف کافی ہے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَلَكِنَّ الْمُنْعَةَ الَّتِي يُخْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا إِلَّا مُنْعَةٌ وَاحِدَةٌ، هِيَ مُنْعَةُ الْبَيْتِ يُطْلَقُ إِمْرَأَتُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَلَمْ يَفْرَضْ لَهَا، فَهَذِهِ لَهَا الْمُنْعَةُ وَاجِبَةٌ، يُؤْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ، وَأَذْنَى الْمُنْعَةِ لِأَسْفَلِهَا فِي بَيْتِهَا: الْبَرْزُ وَالْمَلْحَفَةُ وَالْجِمَارُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَفْهَانَا وَجَمْعُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حد ایسا شے نہیں کہ جس پر اس کے خاوند کو مجبور کیا جائے سوائے ایک حد کے جس نے اپنی عورت کو اس سے محبت کرنے سے قبل طلاق دے دی ہو اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا ہو پس یہ حد اس کیلئے واجب ہے اور عدالت کے ذریعے یہ لیا جائے گا کم سے کم حد گھر میں استعمال کیا جانے والا لباس، اور وحشی، کرۃ اور تہہ بند ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

دورانِ عدت عورت کا زہب و زینت کرنا

588- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا وَهِيَ خَادَةٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكُلَّمَا تَكُنَّجِلْ عَيْنُهَا كَادَتْ عَيْنَاهَا أَنْ تَرْمِضَ.

588- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید کی آنکھوں میں تکلیف تھی وہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد سوگ والی تھیں انہوں نے سرمے نہیں لگایا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں گندے ہو جھرن۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُنَّجِلْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

بِخُحْلِ لِرَبِّنَةٍ وَلَا تَذْهَبْنَ وَلَا تَتَطَيَّبْنَ، فَأَمَّا الْمَرْؤُورُ وَنَحْوُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ، لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ لِرَبِّنَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

کرتے ہیں عورت کو بطور زینت سرمہ، تیل اور خوشبو نہیں لگانی چاہیے البتہ آنکھوں کی دوا وغیرہ میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ زینت کے لیے نہیں ہوتی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

589۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُثِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَتَبٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ.

589۔ حضرت صفیہ بنت عبدیہ نے حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے یا ایک وقت دونوں سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے حلال نہیں کہ وہ خانہ کے علاوہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے۔

فَالْمَرْأَةُ تَتَقَبَّلُ مِنْ مَرْأَةٍ أَوْ تَحْدِثُ عَلَى زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَلَا تَتَطَيَّبُ وَلَا تَذْهَبْنَ لِرَبِّنَةٍ، وَلَا تَكْجُلَنَّ لِرَبِّنَةٍ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کو اپنے خانہ کی وفات بعدت گزرنے تک سوگ منانا چاہیے زینت کیلئے نہ خوشبو لگائے، نہ تیل لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمَرْأَةِ تَتَقَبَّلُ مِنْ مَرْأَةٍ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ مَوْتٍ أَوْ طَلَاقٍ

موت یا طلاق کی عدت گزرنے سے قبل عورت کا اپنے گھر سے منتقل ہونا

590۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَشَلِيمَانَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِنِ الْقَاسِمِ طَلَّقَ بَشْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَيْتَةَ، فَانْتَظَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أُمَيْرُ الْمَدِينَةِ: إِنَِّّي اللَّهُ وَأَرْوِدُ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا، فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ شَلِيمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَلَيْنِي، وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنُ

590۔ حضرت قاسم بن محمد اور حضرت سلیمان بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دے دی حضرت عبدالرحمن نے ان کو (اپنے گھر) منتقل کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا وہ مدینہ طیبہ کے حاکم تھے (پیغام یہ تھا) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر واپس بھیجو۔ حضرت سلیمان کی بیان کردہ حدیث میں ہے کہ انہوں نے (مروان نے) کہا

فاطمۃ بنت قیس؟ قالت عائشة: لا یُشْرَکُ اَنْ لَا تَذْکُرْ حَبِیْثَ فاطِمۃ، قَالَ مَرْوَانُ: اِنْ كَانَ بِکَ الشَّرُّ فَحَسْبُکَ مَا بَیْنَ هَذَیْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

عبدالرحمن مجھ پر غالب آگئے۔ اور قاسم کی حدیث میں ہے کیا آپ کو حضرت فاطمہ بنت قیس کے بارے میں پتہ نہیں (یہ جھگڑا کی وجہ سے گھر سے نکل ہو گئی تھیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم حضرت فاطمہ کی بات ذکر نہ کرتے تو تمہارا کوئی نقصان نہیں تھا۔ مروان رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تمہارے نزدیک (نخل ہونے کا) سبب جھگڑا ہے تو یہاں بھی وہی سبب ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَرْثَلِهَا الَّذِي خَلَقَهَا فِيهِ رَوْحُهَا طَلَقًا بَابًا اَوْ غَيْرَهُ، اَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَمَةِ مِنْ لِقَائِهَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کو اس گھر سے نخل نہیں ہونا چاہیے جس میں اس کے خاوند نے طلاق یا نکاح کوئی اور طلاق دی ہو یا اس کا خاوند اس گھر میں فوت ہوا ہو۔ حتیٰ کہ اسکی عدت گزر جائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

591۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنْ اِبْنَةَ سَعِيدٍ نَهَى زَيْنَ بْنَ لُحَيْلٍ طَلَقَتْ اَتَتْهُ، فَانْتَقَلَتْ، فَانْكَرَ ذَلِكُمْ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ۔

591۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن لہیل کی بیٹی کو طلاق ہو گئی اور وہ اس گھر سے جہاں طلاق ہوئی تھی نخل ہو گئیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پسند نہ فرمایا۔

592۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ غَيْرَةَ، عَنْ عَمِيهِ زَيْنَبِ اِبْنَةِ كَعْبٍ بْنِ غَيْرَةَ: اَنْ الْفَرَقَةَ بَيْنَ مَالِكِ بْنِ سَلَمَانَ وَابْنِ اُمِّ اَبِي سَعِيدٍ بِالْعَدْرِ اِنْ أَخْبَرْتَهُ: اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى اَهْلِهَا فَيَنْبِئَ خَلْرَةً، فَاِنْ رُوجِيَ خَرَجَ فِي طَلَبِ اَهْلِيهَا لَهْ اَنْفَعُوا حَتَّى اِذَا كَانَ بِطَرْفِ الْفَلُومِ اَذْرَكَهُمْ لَفَقَلَرَةً، فَقَالَتْ: لَسْتُ اَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَأْذَنَ لِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَى اَهْلِي فَيَنْبِئَ خَلْرَةً فَاِنْ رُوجِيَ لَمْ

592۔ حضرت فرید بنت مالک بن سنان نے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنے خاندان بنی خدرہ میں واپس جانے کے بارے میں پوچھنے لگیں کہ میرے شوہر اپنے بھائے کے ہوتے غلاموں کی تلاش میں نکلے اور جب وہ قدم (مدینہ طیبہ سے چھکیل کے قاصطے پر ایک جگہ ہے) میں تھے تو انہیں وہ غلام مل گئے انہوں نے آپ کو کل کر دیا آپ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنے خاندان

يُتْرَكْنِي فِي مَسْجِدٍ يُبْدِلُكَ وَلَا تَفْقَهُ لَقَالَ: نَعَمْ، فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْمَعْجَرَةِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ مَنْ دَعَانِي، فَلَدَعَيْتُ لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتُ؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي دَخَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: ائْتِنِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَتَلَعَ الْكِتَابَ أَجَلَهُ، قَالَتْ: فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ أَمْرٌ عُظْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتَهُ بِذَلِكَ فَتُبِعَهُ وَقَضَى بِهِ.

میں نے خود میں وہاں چلی جاؤں میرے خاوند نے مجھے نہ تو اپنے ذاتی مکان میں چھوڑا ہے اور نہ ہی کوئی تان و لنگہ چھوڑا ہے آپ نے (اجازت دے دی ہوئے) فرمایا تمہیک ہے۔ میں وہاں سے نکلی جاتی کہ میں مجرہ سے نکلی ہی تھی کہ آپ نے مجھے بلا لیا کسی آدمی کو حکم دیا کہ مجھے بلا لائے۔ میں آپ کے حکم پر نکلائی گئی تو آپ نے فرمایا تم نے بات کس طرح بتائی تھی؟ میں نے اس واقعہ کو آپ کے سامنے بھر دیا جو میں آپ کے سامنے پہلے بیان کر چکی تھی آپ نے فرمایا تم اپنے گھر میں ہی غمبھری رہو یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے آپ فرماتی ہیں میں نے اس میں چار ماہ دس دن گزارے آپ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے مجھے بلا بھیجا اور مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا اور میں نے انہیں یہ بتا دیا آپ نے اسی کی اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

593- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الْمَرْأَةِ يُعَلِّقُهَا زَوْجَهَا وَهِيَ فِي بَيْتٍ بَنِيكَرَاءَ، عَلَى مِنَ الْكَرَاءِ؟ قَالَ: عَلَى زَوْجِهَا، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنْدَ زَوْجِهَا؟ قَالَ: فَعَلَّقَهَا، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنْدَهَا؟ قَالَ: فَعَلَّى الْأَمِيرَ.

593- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب سے اسکی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہوا اور وہ کرائے کے مکان میں ہو تو کرایہ کس کے ذمے ہے آپ نے فرمایا اس کے خاوند پر لوگوں نے عرض کی اگر اس کے خاوند کے پاس کوئی شے نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اس عورت پر واجب ہے لوگوں نے عرض کی اگر اس عورت کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ حاکم وقت پر واجب ہے۔

594- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَسْجِدٍ خَفِضَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ طَرِيقُهُ فِي حُجْرَتِهَا، فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ

594- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت حمہ رضی اللہ عنہا کی برہاش گاہ پر طلاق دے دی اور آپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے گزرنے کا راستہ آپ کے کمرے ہی

الْأُخْرَى مِنْ أَفْئَادِ النَّبُوتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، كَمَا هُوَ أَنْ يُسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجِعَهَا.

سے تھا (وہ اسی راستے سے مسجد میں آتے تھے) آپ مسجد کیلئے گھروں کے پچھاڑے سے دوسرا راستہ اختیار فرماتے مطلقہ عورت سے (داخلہ کیلئے) اجازت لینا مکروہ ہے یہاں تک اس سے رجوع کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْتَقِلَّ مِنْ مَرْثَلِهَا الَّذِي خَلَقَهَا فِيهِ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْفَقِيَ عَنْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَاشِمِ بْنِ لُقْمَانَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کو اس گھر سے نہیں لٹکانا چاہیے جس گھر میں اس کے خاوند نے اسے طلاق دی ہو اگر وہ طلاق بائندہ ہو یا غیر بائندہ یا جس میں خاوند فوت ہو گیا ہو حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ أُمِّ وَلَدِ كِي عِدَّتِ

595۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَدًا نَافِعَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تَوَفَّى عَنْهَا سِتْلَهَا خِيْفَةً.

595۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ام ولد کی عدت جب اس کا آقا فوت ہو جائے تو ایک حیض ہے۔

596۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَحَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ ثَلَاثُ خِيَفٍ.

596۔ حضرت یحییٰ بن جزار سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام ولد کی عدت تین حیض ہے۔

597۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَجَاءَ بْنِ خَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْعَاصِ سَبَّلَ عَنْ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ؟ فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا عَلَيْهَا فِي دِينِهَا إِنْ تَكَ أَمَةً فَإِنْ عِدَّتْهَا عِدَّةُ حُرٍّ.

597۔ حضرت رجاہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ام ولد کی عدت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں شریعت کے بارے میں شک و شبہ میں نہ ڈالو اگرچہ وہ لونڈی ہو اسکی عدت آزاد عورت کی مانند ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالْعَاشِمِ بْنِ لُقْمَانَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن ابی شیبہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

حلیہ، برتہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ

598۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے خلیہ اور برتہ میں سے ہر لفظ سے تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں۔

599۔ حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے نکاح میں لوٹری تھی اس نے اس کے مالک سے کہا کہ اس کے معاند سے تم مالک ہو حضرت قاسم نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کو طلاق سمجھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی آدمی خلیہ اور برتہ کے الفاظ سے تین طلاقیں کی نیت کرے تو یہ تین طلاقیں ہی ہیں اگر وہ ایک طلاق کا ارادہ کرے تو یہ ایک طلاق باندہ ہے اس نے اپنی عورت سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بچہ کے نسب میں شک

600۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ بچے کو جنم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا اس کا کیا رنگ ہے؟ اس نے عرض کی سرخ رنگ کے ہیں آپ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی گندھی رنگ کا بھی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا ایسا کیوں ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا خیال ہے کہ کسی رنگ نے یہ رنگ نکالا ہوگا آپ نے فرمایا کہ میرے بچے کا رنگ کسی رنگ نے نکالا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو ایسے

بَابُ: الْخَلِيَّةِ وَالْبَرْتَةِ وَمَا يَشَبُهَهُ الطَّلَاقُ

598۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْخَلِيَّةُ وَالْبَرْتَةُ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

599۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ تَخَنَهُ وَلَيْدَةٌ فَقَالَ لِأَخِيهَا: شَاتِكُمْ بِهَا؟ قَالَ الْقَاسِمُ فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهَا تَطْلِقُهُ.

فَالِ مُحَمَّدٌ: إِذَا نَوَى الرَّجُلُ بِالْخَلِيَّةِ وَالْبَرْتَةِ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَإِذَا أَرَادَ بِهَا وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَلَاءٍ، دَخَلَ بِإِمْرَأَتِهِ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يُؤَلِّدُهُ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الشَّكُّ

600۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا الْوَلَدُهَا؟ قَالَ: خُمْرٌ، قَالَ: فَقُلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فِيمَا كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ نَزْعَهُ عِرْقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَلَقُلْ إِنَّكَ نَزَعَهُ عِرْقِي.

فَالِ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْتَعِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْتَعِي مِنْ وَلَدِهِ

بِهَذَا وَنَحْوِهِ.

شہادت وغیرہ کی بناء پر اپنے بچے کی نفی نہیں کرنی چاہیے۔

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَسْلِمُ قَبْلَ رُؤُوسِهَا

عورت اپنے خاوند سے پہلے مسلمان ہو جائے

601- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ: أَنَّ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كَانَتْ تَحْتَ عِزْمَةٍ مِنْ أَبِي جَهْلٍ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَخَرَجَ عِزْمَةُ هَارِبًا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ، فَأَزْجَلَتْ أُمَّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ فَذَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ، فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ وَلَبَّ إِلَيْهِ فَرَحًا وَمَا عَلَيْهِ رِذَاوَةٌ حَتَّى بَاتِقَةً.

601- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ام حکیم بنت حارث بن ہشام حضرت عمرؓ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئیں حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے بھاگ گئے حتیٰ کہ وہ یمن آئے حضرت ام حکیم (نبی کریم ﷺ کی اجازت سے) سفر پر روانہ ہوئیں حتیٰ کہ وہ ان تک پہنچ گئیں اور انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ خوشی کے ساتھ تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے اپنی چادر ان پر ڈال دی یہاں تک کہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند دارالاسلام میں ہی ہو تو ان دونوں کے درمیان تفریق نہ کی جائے حتیٰ کہ خاوند پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو وہ انکی بیوی ہوگی اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دے تو ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور یہ فرقت ایک طلاق بابت ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَرُؤُوسُهَا كَالْبُرْقِ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ لَمْ يَفْرُقْ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَمُوتَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَسْلَمَ فِيهِ إِمْرَأَتُهُ وَإِنْ أُمِّي أَنْ يُسْلِمَ فَرُقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ فَرَقَتُهُمَا تَطْلِيقَةً بَاتِقَةً، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ.

عدت گزر جاتا

بَابُ: انْقِضَاءُ الْحَيْضِ

602- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم (انکی بیٹی) کو جب تیسرا حیض شروع ہوا تو وہ عدت کے گھر سے نکل ہو گئیں (راوی ابن شہاب نے کہا) میں نے حضرت

602- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: انْقَضَتْ حَلْفَةُ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَمْ تَحْزُثْ ذَلِكَ بِغُفْرَةٍ

بَسَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: صَدَقَ عَزُوزٌ، وَقَدْ جَادَلَهَا فِيهِ نَاسٌ وَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿ثَلَاثَةٌ قُرُوءٌ﴾ فَقَالَتْ: صَدَقْتُمْ وَتَذَرُونَ مَا الْأَفْرَاءُ؟ إِنَّمَا الْأَفْرَاءُ الْأَعْلَاهُ.

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تلافی قروء آپ فرمائیے کہیں تم صحیح کہتے ہو کیا تم جانتے ہو القراء سے کیا مراد ہے القراء سے مراد کلمہ ہے۔

603- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِمَثَلِ ذَلِكَ.

604- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يَقُولُ لَهُ الْأَخْوَصُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْخِيْطَةِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَتْ أَنَا وَارِثَتُهُ، وَقَالَ بَنُوهُ: لَا تَرِثُنِي، فَاحْضَرُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَسَأَلَ مُعَاوِيَةَ فَضَالَةَ بَيْنَ غَبِيْدٍ وَ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمْ يَجِدْ جَنَدَعَمَ عَلِمًا فِيهِ، فَكَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْخِيْطَةِ الثَّانِيَةِ لِإِنِّهَا لَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا، وَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ وَتَرَى مِنْهَا.

604- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شامی آدمی جس کو اخوص کہا جاتا ہے اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی پھر وہ فوت ہو گیا جب اس عورت کو تیسرا حیض شروع ہوا اور اس عورت نے کہا کہ میں اس کی وارث ہوں۔ اس کے بیٹوں نے کہا تم اس کی وارث نہیں ہو۔ وہ یہ جھگڑا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس لائے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضالہ بن عبید اور دیگر شامی لوگوں سے پوچھا انہیں اس کے حلق لاطم پایا آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب تحریر کیا کہ جب اس کو تیسرا حیض شروع ہو گیا تو (خاندان کے مرنے کی صورت میں) وہ وارث نہیں بنتی اور رضی اس کا خاندان وارث بنتا ہے وہ اس سے لاطم ہو گئی اور وہ (خاندان) اس سے لاطم ہو گیا۔

605- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَزُوزِي ابْنِ عَمْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بِمَثَلِ ذَلِكَ.

605- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ایک روایت کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ عِنْدَنَا الطَّهَارَةُ مِنَ الدَّمِ مِنَ الْخَيْضَةِ الثَّالِثَةِ إِذَا انْقَضَتْ مِنْهَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک عدت جب پوری ہوتی ہے جب وہ تیسرے حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کر لے۔

606- أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عَمَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا عَلَّقَ إِسْرَاقَهُ تَطْلِيقًا بِمِلْكِ الرَّجْعَةِ ثُمَّ نَزَعَهَا حَتَّى انْقَطَعَ دَمُهَا مِنَ الْخَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَذَخَلَتْ مُغْسَلَهَا وَأَذْنَتْ مَاءَ هَا، فَتَوَافَا فَقَالَ لَهَا: قَدْ رَاجَعْتُكَ، فَسَأَلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ ذَلِكَ وَعِنْدَهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ عُمَرُ: قُلْ فِيهَا بَرَاءُكَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخُو بَرَجِيعِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ خَيْضِهَا الثَّالِثَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَجَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: كَيْفَ مَلِئَ عِلْمًا.
606- حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو اسکی طلاق دی جس میں رجعت کی ملکیت رکھتا تھا پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس کے تیسرے حیض کا خون ختم ہو گیا وہ اپنے غسل خانہ میں گئی پانی کے قریب ہی پہنچی حتیٰ کہ وہ (مرد) اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ رجوع کر لیا ہے اس عورت نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کے حلق مسئلہ پوچھا آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس بارے میں اپنی رائے بتائیں انہوں نے عرض کی اے امیر المؤمنین میری رائے کے مطابق اس وقت تک وہ رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔ جب تک وہ تیسرے حیض سے فراغت کے بعد غسل نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے بھی یہی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم علم سے بھری ہوئی

607- أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَجَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هُوَ أَخُو بَهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ خَيْضِهَا الثَّالِثَةِ.
607- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ (مرد) اس عورت کا زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ وہ تیسرے حیض سے فراغت کے بعد غسل کر لے۔

608- حضرت حمصی نے حیرہ اصحاب رسول ﷺ سے روایت کی ہے۔ وہ سب فرماتے ہیں کہ مرد اپنی عورت کا زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ وہ تیسرے حیض سے فراغت

608- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْخَطَّابُ الْمَدَنِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةِ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا: الرَّجُلُ أَخُو أَخُو بِإِسْرَاقِهِ حَتَّى

تَغْتَسِلُ مِنْ خَيْضِهَا الثَّالِثَةَ، قَالَ عِيسَى: وَسَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: الرَّجُلُ أَخْبَى بِامْرَأَتِهِ عَنِّي
تَغْتَسِلُ مِنْ خَيْضِهَا الثَّالِثَةَ.

فَالَمْ يُحْمَدْ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مطلقہ رجعی کو ایک یا دو

حیض آنے کے بعد

خون نہ آنا

بَابُ: الْمَرْأَةُ يُطْلَقُهَا زَوْجُهَا طَلَاً

يَمْلِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَرْجِعَ خَيْضَةً أَوْ

خَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْفَعُ خَيْضَتَهَا

609۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَبَّانٍ: أَنَّ عَمَّانَ عِنْدَ جَدِّهِ
إِمْرَأَتَانِ هَاجِسِيَّةً وَانْصَارِيَّةً لَطَلَقَ الْانْصَارِيَّةَ وَهِيَ
تُرْجِعُ، وَخَمَاتٌ لَا تَحِيضُ وَهِيَ تُرْجِعُ لَمَرُوبِهَا
قُرْبًى مِنْ سَنَةٍ، ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا خَبَّانٌ عِنْدَ رَأْسِ
السَّنَةِ، أَوْ قُرْبًى مِنْ ذَلِكَ لَمْ تَحِيضْ، فَقَالَتْ: أَمَا
أَرَأَيْتُمْ مَا لَمْ أَجِزْ، فَانْتَضَمُوا إِلَى عَمَّانَ بْنِ عَمَّانَ
رَجَعِي اللَّهُ عَنْهُ فَقَضَى لَهَا بِالْمِيزَانِ فَلَا تَبِ
الْهَاجِسِيَّةُ عَمَّانَ فَقَالَ: هَذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِيكَ هُوَ
أَشَارَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ، يَحْيَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَزَّمُ
اللَّهُ وَجْهَهُ.

609۔ حضرت محمد بن یحییٰ بن خبان سے روایت ہے کہ ان
کے دادا محترم کے پاس دو بیویاں تھیں ایک ہاشمی اور ایک
انصاری۔ آپ نے انصاری بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ
(بچے کو) دو دوہ پاتی تھیں اور حاجتِ رضا میں ان کو
حیض نہیں آتا تھا اس حالت میں تقریباً ایک سال گزر گیا ایک
سال کے قریب یا پورا سال گزرنے کے بعد ان کے شوہر
خبان کا انتقال ہو گیا لیکن انہیں (اس عرصہ میں) حیض نہ آیا۔
تو وہ کہنے لگیں کہ میں وارث ہوں کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا۔ وہ
سب (درجہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ بھڑا
لے گئے آپ نے اس کے حق میں میراث کا فیصلہ فرمایا تو
ہاشمی بیوی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنے لگی آپ
نے فرمایا کہ یہ تمہارے چچا زاد بھائی کا ہی عمل ہے (فیصلہ
ہے) انہوں نے اس بات سے ہماری طرف یعنی حضرت علی
بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی جانب اشارہ کیا۔

610۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرْنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
فُسَيْطٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

610۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس عورت کو طلاق ہو جائے

اِنَّهٗ قَالَ: قَالَ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَيُّمَا
 اِمْرَاٍ طَلَّقَ فَاَحْضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ
 رَفَعَتْ حَيْضَتَهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ بِسَعَةِ اَشْهُرٍ اِنْ اِسْتَبَانَ
 بِهَا حَمْلٌ فَلِذَلِكَ وَالْاِغْتِلَابُ بَعْدَ الْبِسْعَةِ قَلَالَةٌ
 اَشْهُرٍ ثُمَّ خَلَتْ.

اسے ایک یا دو حیض آئے ہوں پھر خون حیض بند ہو جائے تو وہ
 عورت نو ماہ تک انتظار کرے اگر حمل ظاہر ہو جائے تو پھر اس کا
 حکم ہے (اس کی عدت وضع محل ہے) ورنہ نو ماہ کے بعد تین
 ماہ حریدت گزارے پھر حلال ہوگی۔

611- قَالَ مُحَمَّدٌ: اخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عَمَّادٍ،
 عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنْ عَلِقَمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَتْ اِمْرَاَتَهُ طَلًّا
 يَنْبَلِكُ الرَّجْعَةُ فَاَحْضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ
 اِرْتَفَعَ حَيْضَتُهَا عَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ مَاتَتْ
 فَسَأَلَ عَلِقَمَةُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ
 لَهُ: اِمْرَاَةٌ حَسَنَ اللّٰهِ عَلَيْكَ مِيزَانُهَا فَكُلُّهُ.

611- حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت مالک
 بن قیس نے اپنی عورت کو طلاق دی جس میں دو رجوع کی
 کلیت رکھتے تھے ان کو ایک یا دو حیض آئے پھر انھارو ماہ تک
 حیض کا خون بند رہا اور ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت مالک نے
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اس کے حلق
 دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ عورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 اس کے ترکہ کو تمہارا بے لپے روکے رکھا ہے پس تم اسے کھاؤ۔

612- اخْبَرَنَا جُنَيْسُ بْنُ اَبِي جُنَيْسٍ الْخَبَّاطُ عَنْ
 الشَّعْبِيِّ: اَنْ عَلِقَمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ سَأَلَتْ اِبْنَ عُمَرَ عَنْ
 ذَلِكَ فَاَمَرَهُ بِاَنْ يَحْلِلَ مِيزَانُهَا.

612- حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن قیس
 رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 پوچھا تو آپ نے اس کی میراث سے انہیں کھانے کا حکم دیا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ عدت نو ماہ ہے
 اس کے بعد حریدت تین ماہ ہے۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔
 حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام
 کا یہی قول ہے کیونکہ کتاب اللہ میں عدت کی چار صورتیں
 مذکور ہیں پانچویں صورت نہیں (۱) حاملہ کیلئے وضع محل تک
 (۲) جو حیض کی مر کو نہ پہنچی ہو اس کی عدت تین ماہ تک (۳)
 جو نہ ایسا کو کھلی گئی ہو اس کی عدت تین ماہ تک (۴) جسے حیض
 آتا ہو اس کی عدت تین حیض تک ہے اور جو تم نے ذکر کیا ہے
 (نو ماہ کے انتظار کے بعد تین ماہ حریدت گزارے) یہ
 حاملہ یا غیر حاملہ کی عدت نہیں۔

بَعْدَ الْخَائِضِ وَلَا غَيْرَهَا.

بَابُ: عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کی عدت

613۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ.

613۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْمَعْرُوفُ عِنْدَنَا أَنَّ عِدَّتَهَا عَلَى أَقْرَابِهَا الَّتِي كَانَتْ تَخْلُسُ فِيهَا مَضَى، وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَبِيبَةَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْعَامِيَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا، أَلَا تَرَى أَنَّهَا تَتَرَكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَابِهَا الَّتِي كَانَتْ تَخْلُسُ بِأُتْمَانِهَا فِيْهِمْ خَاصُّ؟ فَكَذَلِكَ تَعُدُّ بِهِنَّ، فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ فِيْهِمْ بَانَ أَنَّ كَانَ ذَلِكَ أَقْلُ مِنْ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک معروف یہ ہے کہ اس کی عدت اس کے حیض کے اہتمام سے ہوگی جس میں وہ گذشتہ دنوں پٹھی تھی اسی طرح ہی حضرت ابراہیم نخعی اور دیگر فقہاء کرام نے فرمایا ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی قول ہے کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ جس حیض میں وہ پٹھتی ہے وہ ان ایام کی نمازیں ترک کر دیتی ہے کیونکہ ان ایام میں وہ حیض سے ہوتی ہے لہذا اسی طرح وہ عدت بھی گزارے جب تین حیض کے ایام گذر جائیں گے تو عدت گذر جائے گی اگرچہ یہ ایک سال سے کم یا زیادہ ہو۔

بَابُ: الرِّضَاعُ

رضاعت کا بیان

614۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو كَان يَقُولُ: لَا رِضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أَرْضَعَ لِي الصَّغِيرِ.

614۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رضاعت اس کے بعد لیے ثابت ہے جس کو صغیر میں دودھ پلایا جائے۔

615۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَإِذَا سَمِعَتْ زَجَلًا يَسْتَأْذِنُ فِي تَبَتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَلْتُ؛ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا زَجَلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي تَبَتِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ فَلَانًا لَعَنَ لِحَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ عَمِي فَلَانٌ يَنْ الرِّضَاعَةَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ.

615۔ حضرت عمرہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف فرماتے تھے انہوں نے سنا کہ کوئی آدمی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخلہ کے لئے اجازت طلب کر رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آدمی آپ کے گھر میں داخلہ کی اجازت مانگ رہا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ حضرت

حصہ رضی اللہ عنہا کے فلاں رضائی چچا ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میرے فلاں رضائی چچا زعفران ہو تو کیا وہ میرے ہاں آسکتے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

616۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَسَاةٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُحْرَمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

616۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رضاعت کی وجہ سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہے۔

617۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ أَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ أُمِّهَا، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ بَنَاتُ أَخَوَاتِهَا.

617۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ شخص (بلا حجاب) داخل ہوتا جس کو آپ کی بہنوں اور بھتیجیوں نے دودھ پلایا ہوتا اور وہ آپ کے ہاں (بلا حجاب) نہ آتا جس کو انگی بھائیوں نے دودھ پلایا ہوتا۔

618۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْ زَيْلِ ثَمَانٍ لَهٗ إِبْرَاهِيمَ، فَأُذِنَتْ إِخْدَامُهَا غُلَامًا، وَالْأُخْرَى بَجَارِيَةً، فَمَسِيلٌ هَلْ يَنْزَوِجُ الْغُلَامُ الْبَجَارِيَّةَ؟ قَالَ: لَا، أَلْفَاحٌ وَاجِدَةٌ.

618۔ حضرت عمرو بن شریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا آپ سے پوچھا گیا کیا وہ لڑکا لڑکی سے شادی کر سکتا ہے آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ الفلاح (یعنی جس کی وجہ سے دودھ دودھ اترتا ہے) ایک ہے۔

619۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُفَيْةٍ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرُّضَاعَةِ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الْمُخَوَّلِينَ وَإِنْ كَانَ ثَمَانٌ مَضَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحْرَمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْمُخَوَّلِينَ فَإِنَّمَا طَعَامٌ بِالْكَفْلِ.

619۔ حضرت ابراہیم بن عبیدہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے رضاعت کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا جو دو سالوں کے اندر ہو وہ اگرچہ دودھ کا ایک قطرہ چرے تو حرمت کا باعث بن جاتا ہے اور جو دو سالوں کے بعد ہو وہ محض ایک کھانا ہے جس نے کھالیا۔

620۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُفَيْةٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ غُرُوفِ بْنِ الرُّمَيْثِ فَقَالَ لَهُ بَطْنُ مَا قَالَ

620۔ حضرت عمرو بن زہیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے وہی

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُوزُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ ابْنَ

621- حضرت ثور بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو دو سالوں کے دوران ہو اگرچہ وہ دودھ کا ایک قطرہ چمے وہ حرمت کا باعث بن جاتا ہے۔

622- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَابِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرْسَلَتْ بِهِ وَهوَ يَرْضَعُ إِلَى أُخِيهَا أُمِّ كَلْبُومٍ بَنَتْ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ: أَرْضِعِيهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ، فَأَرْضِعْنِي أُمِّ كَلْبُومٍ بَنَتْ أَبِي بَكْرٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ مَرَضَتْ، فَلَمْ تَرْضِعْنِي عَشْرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَابِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمِّ كَلْبُومٍ لَمْ تَيْتِمْنِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ.

622- حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ابی بن کلبوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا جب کہ وہ ابھی دودھ پیتے تھے آپ نے فرمایا کہ انہیں دس دفعہ دودھ پلائیں تاکہ وہ میرے پاس (بلا حجاب) آسکیں۔ حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے مجھے تین دفعہ دودھ پلایا پھر آپ بیمار ہو گئیں پس انہوں نے تین دفعہ کے علاوہ مجھے دودھ نہ پلایا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بلا حجاب نہ آسکتا تھا کیونکہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے کھل دس دفعہ دودھ نہیں پلایا۔

623- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ خَفْصَةَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى فَاطِمَةَ بَنَتْ عُمَرَ تَرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهوَ يَوْمَ أَرْضَعْتُهُ صَبْرًا يَرْضَعُ.

623- حضرت نافع سے روایت ہے کہ انہیں حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے آگاہ کیا کہ حضرت حصرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عاصم بن عبد اللہ بن سعید کو حضرت فاطمہ بنت عمر رضی اللہ عنہما (ام المؤمنین حضرت حصرہ رضی اللہ عنہا کی بہن) کے پاس بھیجا انہیں دس دفعہ دودھ پلائیں کہ وہ (بے حجاب) آسکیں انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ آپ کے پاس (بلا حجاب) آ جاتے تھے جس وقت انہوں نے ان کو دودھ پلایا تھا وہ اس وقت چھوٹے تھے اور شیر خوار تھے۔

624- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَابِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ يَمْنَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَغْلُوباتٍ يُحَرِّمُنَّ،

624- حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دس بار دودھ پلانے کا حکم نازل فرمایا جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

ثُمَّ نُسَبِّحُ بِخَمْسٍ مُّغْلَوَاتٍ، فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُنَّ مِثْلُ نَفْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ۔
پھر یہ حکم پانچ بار دودھ پلانے (والی آیت) سے منسوخ ہو گیا
جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت قرآن کریم
میں ان کی قرأت کی جاتی تھی۔

625۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
قَالَ: سَجَّاءُ وَجَلَّ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَنَا مَعَهُ عِنْدَ
ذَاوِ الْقَضَاءِ، يَسْأَلُهُ عَنْ رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ، فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: سَجَّاءُ وَجَلَّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،
فَقَالَ: كُنْتُ لِي وَبَيْتَةً لَكُنْتُ أَصْبِيئَهَا، فَعَمِدْتُ
إِمْرَأَتِي إِلَيْهَا، فَأَرْضَعْتُهَا، فَلَدَخَلْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ
إِمْرَأَتِي: ذُوْنُكَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَرْضَعْتُهَا، قَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْجَعْتُهَا وَأَبَتْ خَارِجَتُكَ لِأَنَّمَا
الرِّضَاعَةُ رِضَاعَةُ الصَّغِيرِ۔
625۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک
آدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا اس وقت میں بھی دارالقضاء کے نزدیک آپ کے
ساتھ تھا وہ شخص بڑے آدی کی رضاعت کے بارے میں
پوچھنے لگا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک
آدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہوا اس نے عرض کی کہ میری ایک لوطی تھی جس سے میں ہم
بستری کرتا تھا میری بیوی نے اس کو دودھ پلایا جب میں اس
کے پاس گیا تو میری عورت نے کہا کہ اس سے دور رہو میں
نے اس کو دودھ پلایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی
بیوی کو سزا دو اور اپنی کنیز سے ہم بستری کرلو۔ رضاعت تو
صرف کم سن کی ہوتی ہے۔

626۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، وَتَفَلَّ
عَنْ رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُزُورَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ أَبَا خَلِيفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رِبْعَةَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهِدَ بَلَدًا وَكَانَ تَبْنَى سَالِمًا
بِالْبَدَنِ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى أَبِي خَلِيفَةَ كَمَا كَانَ تَبْنَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ حَارِثَةَ، فَاتَّخَذَ أَبُو خَلِيفَةَ سَالِمًا
وَهُوَ يَرَى أَنَّ ابْنَهُ اتَّخَذَهُ ابْنَةً أَصْبِيئَهَا فَابْتَدَأَ بِسِتِ
الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رِبْعَةَ، وَهِيَ مِنَ الْمُتَهَاجِرَاتِ
الْأَوَّلِ وَهِيَ يُؤَمِّدُ مِنَ الْفَضْلِ ابْنِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا
أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي زَيْدٍ مَا أَنْزَلَ: ﴿ أَذْغَوْا لَهُمْ
لَا يَأْتِيهِمْ هُوَ اَلْقِسْطُ عِنْدَ اللَّهِ ﴾ رَدُّ كُلِّ أَحَدٍ نِسْبَتِي إِلَى

626۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے بڑی عمر
والے کی رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرما
یا کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت
ابو خلیفہ بن عبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے
صحابہ میں سے تھے آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے انہوں
نے حضرت سالم کو اپنا صحابی بنالیا تھا انہیں سوئی ابی حذیفہ کہا
جاتا ہے جیسے نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی
اللہ عنہ کو اپنا صحابی بنالیا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
حضرت سالم کا نکاح کیا تو وہ ان کو بیٹا تصور کرتے تھے انہوں
نے ان کا نکاح اپنی بیٹی حضرت فاطمہ بنت ولیدہ بن جبہ بن
ربیعہ رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ آپ سب سے پہلے ہجرت

اَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ أُنُوهُ رَدَّ إِلَى مَوَالِيهِ، فَجَعَلَتْ
 سَهْلَةً بَنَتْ سَهْلًا بِمَرْأَةِ أَبِي خَدِجَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي
 عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَلَغَا
 فَقَالَتْ: كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ
 وَأَنَا فَضْلٌ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ، فَمَا نَرَى فِي
 شَأْنِهِ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِيمَا بَلَغَا
 أَرْجِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَتَحَرَّمَ بِكَ أَوْ بِبَنِيهَا،
 وَكَانَتْ تَرَاهُ إِنَّا مِنَ الرُّضَاعَةِ، فَأَعْذَتْ بِذَلِكَ
 عَابِثَةً فِيمَنْ نَجِبُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ،
 فَكَانَتْ تَأْمُرُ أُمَّ كُلثُومَ وَبَنَاتِ أَبِيهَا يَرْجِعْنَ مِنْ
 أَخْبَتْنِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، وَأُمِّي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
 ﷺ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِذَلِكَ الرُّضَاعَةِ أَخَذَ مِنْ
 النَّاسِ، وَقُلْنَ لِعَابِثَةٍ: وَاللَّهِ مَا نَرَى الَّذِي أَمَرُ بِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْلَةً بَنَتْ سَهْلًا إِلَّا رُخْصَةً لَهَا
 فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَخَدَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا
 يَدْخُلُ عَلَيْهَا بِهَذِهِ الرُّضَاعَةِ أَخَذَ، فَقُلِيَ هَذَا كَانَ
 زَائِجُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ.

کرنے والی عورتوں میں سے ایک تھیں اور ان دنوں قریش کی
 افضل عورتوں میں سے تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید
 کے بارے میں حکم نازل فرمایا ادعوہم لا ہاتھم را تو ہر
 حتمی اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائے لگا اگر اس کا باپ
 معلوم نہ ہو تا تو اس کو اس کے آقا کی طرف منسوب کیا جاتا۔
 حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا جو حضرت حذیفہ رضی
 اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور قبیلہ بنو عامر بن لوی سے تھیں نبی کریم
 ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جیسا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے
 انہوں نے عرض کی کہ ہم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا
 سمجھتے تھے وہ میرے پاس آ جاتے تھے جبکہ میں مکمل لباس
 میں ہوتی تھی۔ ہمارے پاس ایک ہی گھر ہے آپ ان کے
 بارے میں کیا فرماتے ہیں جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے نبی کریم
 ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو پانچ بار دودھ پلاؤ جس سے
 حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور وہ تمہارا رضاعی بیٹا بن جائے گا
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو دلیل بتایا آپ کو
 مردوں میں سے جس کا گھر میں داخل ہوتا اچھا لگتا آپ
 حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور اپنی بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ وہ
 جس کے داخلہ کو اچھا سمجھتی ہیں اسے دودھ پلا دیں باقی تمام
 ازواج رسول ﷺ نے انکار کر دیا کہ لوگوں میں سے کوئی
 اس رضاعت کی وجہ سے ان کے پاس آئے اور سب نے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے
 حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو جو حکم دیا ہے اس کے
 بارے میں بخدا اہم خیال کرتی ہیں کہ یہ صرف حضرت سالم
 رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی
 طرف سے رخصت تھی اس رضاعت کی وجہ سے کوئی ہمارے
 پاس (یا احباب) داخل نہیں ہوگا۔ بڑی عمر والے کی رضاعت

کے بارے میں ازواج رسول ﷺ کی یہی رائے تھی۔

627۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
 627۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے
 حضرت سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رضاعت
 وہی ہے جو گھوارہ میں ہو اور رضاعت وہی جس نے گوشت
 اور خون پلایا ہو۔

فَالْأَمْرُ مُنْعَمٌ: لَا يُحْرَمُ الرُّضَاعُ إِلَّا مَا كَانَ فِي
 الْحَوْلَيْنِ، فَمَا كَانَ فِيهِمَا مِنَ الرُّضَاعِ وَإِنْ كَانَ مُنْعَمٌ
 وَاجِدَةً فَهِيَ تُحْرَمُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ غُرُورَةُ بْنُ الزُّهَيْرِ، وَمَا كَانَ
 بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لَمْ يُحْرَمُ شَيْئًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:
 ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ
 لَعْنُ أَوَّادٍ أَنْ يُيْمَمَ الرُّضَاعَةُ فَتَنَامُ الرُّضَاعَةُ
 الْحَوْلَانِ، فَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهِمَا تُحْرَمُ شَيْئًا.
 وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَخْطَأُ بِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ بَعْدَ
 الْحَوْلَيْنِ، فَيَقُولُ: يُحْرَمُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ
 وَبَعْدَهُمَا إِلَى تَمَامِ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ، وَذَلِكَ فَلَاخُورُ
 شَهْرًا، وَلَا يُحْرَمُ مَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ وَنَحْنُ لَا نَرَى
 اللَّهُ يُحْرَمُ، وَنَرَى أَنَّ اللَّهَ لَا يُحْرَمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ.
 وَأَمَّا لَيْسَ الْقَهْلُ فَإِنَّا نَرَاهُ يُحْرَمُ، وَنَرَى أَنَّ يُحْرَمُ مِنَ
 الرُّضَاعِ مَا يُحْرَمُ مِنَ النَّسَبِ، فَلَاخُورُ مِنَ الرُّضَاعَةِ
 مِنَ الْآبِ تُحْرَمُ عَلَيْهِ أُمَّتُهُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مِنَ الْآبِ
 وَإِنْ كَانَتِ الْأُمُّانِ مُخْتَلِفَتَيْنِ إِذَا كَانَ لِبَنِّهِمَا مِنَ
 زَوْجٍ وَاجِدٍ، كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْفُلَاحُ وَاجِدٌ،
 فَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

دودھ ایک ہی مرد سے ہو۔ جیسا کہ حضرت امی عباس رضی
 اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ للاح (جس مرد سے دودھ اترتا ہے)

ایک ہی ہوا سی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

کتاب الضحایا

قربانی کیلئے جو جانور جائز ہوتا ہے

628۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانیوں میں مٹی (ایک سال کی بکری، تین سال کی گائے، چھ سال کا اونٹ) اور اس سے بڑا جانور ہے۔

629۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان قربانیوں سے منع فرماتے تھے جو مسند نہ ہوں اور اس سے بھی منع فرماتے جن کے اعضاء میں پیدائشی نقص ہو۔

630۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں قربانی کی آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے ایک موٹا جازہ بیگ والا میٹھا خریدوں پھر آپ کی طرف سے عید گاہ میں ذبح کروں میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یہ جانور آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اپنا سر اس وقت منڈایا جس وقت یہ میٹھا ذبح ہوا آپ نے ہاتھ لوگوں کے ساتھ عید کیلئے نہ گئے تھے۔

حضرت نافع نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جس نے قربانی کی اور حج نہیں کیا تو اس پر سر کا منڈانا واجب نہیں حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طرح کیا۔

کتاب الضحایا

وَمَا يُجْزَىٰ مِنْهَا

628۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الضَّحَايَا وَالْبَدَنِ النَّسِيءَ فَمَا قَوْلُهُ.

629۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَمَّا لَمْ يُسَنَّ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبَدَنِ وَعَنِ النَّسِيءِ لِقِصِّ مِنْ خَلْقِهَا.

630۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ضَحَّى مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَشْتَرِيَ لَهُ كَبْشَةً فَجِئْتُهَا أَقْرَبَ ثُمَّ أَذْبَحْتُ لَهُ يَوْمَ الْأَضْحَى فَبِئْسَ النَّاسُ لَقَعْتُ، ثُمَّ حَبِلْتُ إِلَيْهِ، فَخَلَقَ رَأْسَهُ جِئْتُ ذُبْحَ كَبْشَةٍ وَكَانَ مَرِيضًا لَمْ يَشْهَدْ الْعِيدَ مَعَ النَّاسِ، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَيْسَ جِلَاقِي الرَّأْسِ بِوَاجِبٍ عَلَيَّ مِنْ ضَحْيٍ إِذَا لَمْ يَخْرُجْ وَقَدْ فَعَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس تمام حدیث پر عمل کرتے ہیں بجز اس ایک بات کے کہ بھیر کا چھ ماہ کا بچہ جب بڑا کھائی دے تو بطور ہدیہ قربانی جائز ہے اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا عَلَيْهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي غَضَلَةٍ وَاجِدَةٍ، الْجَذَعُ مِنَ الشَّانِ إِذَا كَانَ عَظِيمًا أَجْزَاءً، فِي الْهَدْيِ وَالْأَضْحِيَّةِ، بِذَلِكَ جَاءَتْ الْآيَاتُ:

وَالْخَصِيُّ مِنَ الْأَصْحَابِ يُخْبِرُهُ بِمَا يُخْبِرُهُ مِنْهُ
 الْفَخْلُ، وَأَمَّا الْجَلَالِيُّ فَقَوْلُ فِيهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 غَفَرَ: إِنَّ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَى مَنْ لَمْ يُخْبَرْ فِي يَوْمِ
 النُّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَهْمِهَا.
 حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
 یہی قول ہے۔

631- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 غَفَرَ لَمْ يَكُنْ يُضْحِي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ.
 قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يُضْحِي عَمَّا فِي بَطْنِ
 الْمَرْأَةِ.
 حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف سے قربانی نہیں
 کرتے تھے جو بھی عورت کے پیٹ میں ہو۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
 کرتے ہیں جو بچہ بھی عورت کے پیٹ میں ہو اس کی طرف
 سے قربانی نہیں۔

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

632- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا غَفَرُ بْنُ الْخَارِثِ،
 أَنَّ عَتِيدَ بْنَ قَبْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبَاةَ بْنَ غَزَابٍ سَأَلَ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَأُجِبَ
 بِبَيْدِهِ، وَقَالَ: أَرْنَعُ وَخَنَانُ النَّبَاةِ بْنُ غَزَابٍ يَنْبَغِي
 بَيْدِهِ وَيَقُولُ: يَدِي أَلْفُصْرٌ مِنْ بَيْدِهِ وَهِيَ الْغُرْجَاءُ
 الْبَيْتِ ظُلْفُهَا، وَالْغُرْزَاءُ الْبَيْتِ عَوْرُهَا، وَالْمَرْبُوعَةُ
 الْبَيْتِ مَرْبُوعُهَا، وَالْمَرْبُوعَةُ الْبَيْتِ لَا تَقْبَلُ.
 632- حضرت عتید بن قیرز سے روایت ہے کہ حضرت براء
 بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ
 قربانی میں کن جانوروں سے اجتناب کیا جائے آپ نے
 اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور کہا کہ چار جانوروں سے
 (روایت کرتے ہوئے) حضرت براء بن عازب رضی اللہ
 عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا
 ہاتھ آپ کے دست مبارک کی نسبت چھوٹا ہے۔ وہ یہ ہیں
 (۱) لکڑی قربانی جس کا لکڑا پین واضح ہو (جو چل نہ سکے)
 (۲) ایسی کاٹی قربانی جس کا کان پین واضح ہو (۳) ایسی بیدار
 قربانی جس کا مرض واضح ہو (۴) ایسی کزہ قربانی جس میں
 چربی نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فَأَمَّا الْغُرْجَاءُ فَلَاذَا مَشَتْ
 عَلَى رِجْلِهَا فَهِيَ تُخْبِرُهُ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَمْسِي لَمْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
 مطابق عمل کرتے ہیں لکڑی قربانی اگر اپنے پاؤں پر چل سکے

تُجْزَى، وَأَمَّا الْعُزَاءُ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنَ الْبَصَرِ الْأَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْبَصَرِ أَجْزَاءُ، وَإِنْ ذَهَبَ الْبَصَرُ فَصَاعِدًا لَمْ تُجْزَى، وَأَمَّا الْمَرِيضَةُ الَّتِي فَسَدَتْ لِمَرَضِهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى فَإِنَّهُمَا لَا يُجْزَيَانِ۔

تویہ جائز ہے اگر نہ چل سکے تو یہ ناجائز ہے اور اگر کافی قربانی کی نصف سے زیادہ بیٹائی باقی ہو تو جائز ہے اگر نصف یا اس سے زیادہ بیٹائی ختم ہو چکی ہے تو ناجائز ہے ایسی بیمار جس کی بیماری کی وجہ سے حالت بگڑ چکی ہو اور ایسی کمزور جس میں چربی تک نہ ہو تو یہ ناجائز ہیں۔

قربانی کا گوشت

بَابُ: لَحُومُ الْأَضَاحِيِّ

633- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَالِيدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ: ذَكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِذْخَرُوا الثَّلَاثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ فِي ضَحَايَاهُمْ، يُجْعِلُونَ مِنْهَا الْوَذَكَ وَيَتَّعِلُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا ذَاكَ؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالُوا: نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الذَّالَةِ الَّتِي كَانَتْ ذَلَّتْ حَضْرَةَ الْأَضْحَى، فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادْخَرُوا۔

633- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے کیا تو آپ نے کہا انہوں نے سچ فرمایا ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے دیہاتوں میں سے کچھ لوگ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں آئے آپ نے ارشاد فرمایا تین دن کیلئے گوشت ذخیرہ کر لو جو باقی ہے اسے صدقہ کرو۔ اس کے بعد آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانوں سے فائدہ اٹھاتے تھے ان کی چربی جمع کرتے تھے اور اس (کی کھال) سے مٹکیں بناتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کیا بات ہے یا جیسا بھی آپ نے فرمایا (یہ شک راوی کا ہے) آپ سے لوگوں نے عرض کی آپ نے ہمیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت روکنے سے منع فرمایا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہمیں میں نے اس آنے والی جماعت کی وجہ سے روکا تھا جو قربانی کے روز آئی تھی تم کھاؤ صدقہ کرو اور جمع کرو۔

634- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

634- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت

يُصَلِّي الْعَبْدُ فِيهِ، فَلْيَنْتَحِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ فَإِنَّمَا
هِيَ شَأْءٌ لَحْمٍ، وَلَا يُجْزَى مِنَ الْأَضْحِيَّةِ، وَمَنْ لَمْ
يَكُنْ فِي مَضَرٍّ وَكَانَ فِي بَادِيَةٍ أَوْ نَحْوَهَا مِنَ الْفَرَى
الْبَادِيَةِ غَيْرِ الْمَضَرِّ فَإِذَا ذُبِحَ جِئَ يُطْلَعُ الْفَجْرُ
وَجِئَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ أَجْزَأَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ایک قربانی میں کئی آدمیوں

کا شریک ہونا

بَابُ: مَا يُجْزَى مِنَ الضَّحَايَا

عَنْ أَكْثَرِ مَنْ وَاحِدٍ

637۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَبَّادٍ، أَنَّ
عَطَاءَ بْنَ يَسَافٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نَضْحِي بِالْشَاةِ الْوَاحِدَةِ
يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ تَيْبِهِ، ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ
بَعْدَ ذَلِكَ، فَصَارَتْ مُتَبَاهَاةً.

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ
نے انہیں بتایا کہ ہم ایک بکری کی قربانی کرتے تھے جس کو
آدی اپنی طرف سے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے ذبح
کرتا تھا اس کے بعد لوگوں نے فخر کرنا شروع کر دیا اور یہ فخر
ہن کے رہ گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: كَانَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُتَحَفًّا فَلْيَذْبَحِ
الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ يُضْحِي بِهَا عَنْ نَفْسِهِ، فَلْيَأْكُلْ
وَيُطْعِمِ أَهْلَهُ، فَأَمَّا شَأْءٌ وَاحِدٌ تَذْبَحُ عَنْ لَتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثَةِ أَضْحِيَّةٍ فَلَهَا لَا يُجْزَى، وَلَا يُجْزَى شَأْءٌ إِلَّا عَنْ
الْوَاحِدَةِ.

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِمَةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آدی غریب ہوتا
تھا تو ایک بکری ذبح کرتا تھا اپنی طرف سے قربانی دیتا اس کو
خود بھی کھاتا اور اپنے گھروالوں کو بھی کھاتا ایک بکری اگر دیا
تین افراد کی طرف سے (واجب) قربانی میں ذبح کی جائے
تو یہ ناجائز ہے بکری صرف ایک آدی کی طرف سے جائز
ہوتی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

638۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو التَّوَيْمِ السَّخَّيْ
عَنْ حَامِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَحَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فِي بَادِيَةٍ فَذَبَحَ الْوَاحِدَةَ وَتَبَاهَى النَّاسُ

سے ذبح کیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں بدشاور گائے قربانی میں سات آدمیوں کی طرف سے جائز ہیں خواہ وہ علیحدہ علیحدہ گھروں کے ہوں یا سب ایک ہی گھر کے ہوں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

کتاب الذبائح

بَابُ: الذَّبَائِحِ

639- حضرت عطاء بن یار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی احد میں اپنی اونٹنی چراہر ہاتھادہ مرنے لگی تو اس نے حیر و حار والی لکڑی سے اس کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اسے کھاؤ۔

640- حضرت تابع سے روایت ہے کہ ان سے ایک انصاری آدمی نے حضرت معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی جو مقام سلح میں ان کی بکریاں چراہی تھی ان میں سے ایک بکری بیمار ہو گئی اس لونڈی نے اس کو اس حالت میں پایا تو ایک حجر کے ساتھ اس کو ذبح کر دیا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس کو کھاؤ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہر وہ شے جو برس کاٹ دے اور خون بہا دے تم اس کے ساتھ ذبح کرو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں مگر دانت، ناخن اور ہڈی سے کوئی چیز ذبح کی جائے تو مکروہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْبَدْنَةُ وَالْفَرْغَةُ تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأَضْحِيَّةِ وَالْهَدْيِ مَقْرُوفَتَيْنِ كَانُوا أَوْ مُجْتَمِعَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ أَوْ غَيْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا رَجَمَهُمُ اللَّهُ.

639- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعَى لَفَحَةً لَهُ بِأَحْدِ، فَجَاءَهَا الْمَوْتُ فَلَدَّهَا بِشَطَايِدَ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِهَا، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا تَكُلُوهَا.

640- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا تَابِعٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ مَعَاذَ بْنَ سَعْدٍ أَوْ سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِسَلْحٍ فَأَمْسَيْتَ مِنْهَا شاةٌ، فَأَذْرَكَهَا ثُمَّ ذَبَحَهَا بِخَصِرٍ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا تَكُلُوهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ شَيْءٍ فَرَزَى الْأَوْذَاجِ وَانْتَهَرَ الدَّمُ فَلْيَبْحَثْ بِهِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكِ إِلَّا الْبَسَنُ وَالْفَرْغُ وَالْعَظْمُ فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ أَنْ تُلْبَحَ بَشْيٌ مِنْهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

641۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا ذُبِحَ بِهِ إِذَا
بُذِّعَ فَلَا نَاسَ بِهِ إِذَا اضْطُرَّ ثَلَاثَةً.

641۔ حضرت یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے کہ حضرت
سعید بن مسیب فرماتے تھے جس شے سے ذبح کیا جائے اور
وہ کاٹ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تھیں مجبوری

ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَاسَ بِذَلِكَ ثَلَاثَةً عَلَى
مَا فَسَّرْتُ لَكَ، وَإِنْ ذُبِحَ بِسَبْعٍ أَوْ خَلْفٍ مَنُورَةٍ
فَالْفَرْقَى الْأَوْدَاجُ وَالْهَرَجُ أَلَمْ أَجَلْ أَهْأَا، وَذَلِكَ
مَكْرُورَةٌ، لِإِنْ كَانَ خَلْفٌ مَنُورَةٍ فَإِنَّمَا فَلَهَا ثَلَاثَةً
فَهِىَ مَنِيَّةٌ لَا تُؤْخَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی کے مطابق
ہم عمل کرتے ہیں ان تمام اشیاء میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ
آپ کے قاعدے کیلئے میں پہلے وضاحت کر چکا ہوں۔ اگر
اکڑے ہوئے دانت یا جدا کیے ہوئے ناخن سے ذبح کیا
جائے اور وہ رگیں کاٹ دے اور خون بہا دے تو اس کو کھایا
جائے تو وہ مکروہ ہے اگر یہ دونوں جدا نہ کیے گئے ہوں تو اس
نے قتل کیا ہے (ذبح نہیں کیا) یہ مردار ہے اس کو نہ کھایا جائے
اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّيْدِ وَمَا يَكْرَهُ أَكْلُهُ مِنَ

السَّبَاعِ وَغَيْرِهَا

642۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَضَعِيِّ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السَّبَاعِ.

642۔ حضرت ابو شہاب خشبی سے روایت ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے کے کھانے سے منع
فرمایا۔

643۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَضَرِيِّ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَكْلُ كُلِّ ذِي
نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ.

643۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مکلی والے درندے کا کھانا
حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَكْرَهُ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ
مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَكَرَهُ مِنْ
الطَّيْرِ أَيْضًا مَا يَأْكُلُ الْجَيْفَ بِمِثَالِهِ مَخْلَبٌ أَوْ لَيْسَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں ہر کچلیوں والے درندے اور چبڑے سے بچا کر
کھانے والے پرندے کا کھانا مکروہ (تحریمی) ہے اور جو

لَهُ مَخْلَبٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَائِدَةُ مِنْ فَفْهَاتِنَا
 پرندہ سردار کھاتا ہے خواہ چمے والا ہو یا چمے والا نہ ہو اس کا
 کھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ،
 ہمارے اکثر فقہاء کرام اور حضرت ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ
 کہیں قول ہے۔

گوہ کا کھانا

بَابُ: أَكْلُ الصَّبِّ

644۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے
 کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ
 حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے (حضرت میمونہ رضی
 اللہ عنہا، حضرت ابن عباس اور حضرت خالد رضی اللہ عنہم کی
 خالہ ہیں) ایک بھونی ہوئی بکری لائی گئی۔ نبی کریم ﷺ
 نے کھانے کی عرض سے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ
 عنہا کے گھر میں موجود عورتوں میں سے کسی ایک عورت نے
 کہا کہ نبی کریم ﷺ کو اس کے بارے میں بتاؤ جس کے
 کھانے کا آپ ارادہ رکھتے ہیں ان عورتوں نے عرض کی کہ
 یہ گوہ ہے آپ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ اور میں نے
 عرض کی کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ ہماری سر
 زمین میں نہیں ہوتی مجھے اس سے راہت آتی ہے۔ میں نے
 اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا جب کہ نبی کریم ﷺ
 دیکھ رہے تھے۔

644۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي
 أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ،
 عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمَغِيرَةِ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ،
 فَأَتَى بِصَبٍّ مَخْنُودٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 يَدَهُ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسَاءِ اللَّاحِيَةِ كُنْ فِي بَيْتِ
 مَيْمُونَةَ: أَخْبَرُونَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ
 يَأْكُلَ مِنْهُ، فَقُلْنَ: هُوَ صَبٌّ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَقُلْتُ:
 أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضٌ قَوْمِي،
 فَأَجِدُنِي أَغَاةً، قَالَ: فَاجْتَرِئْ لَمْ تَأْكُلْ؟ وَرَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ يَنْظُرُ.

645۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو تعدادی اور اس نے عرض کی کہ
 رسول اللہ ﷺ گوہ کے کھانے کے بارے میں آپ کیا
 ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اسے میں کھاتا ہوں اور نہ
 ہی حرام کہتا ہوں۔

645. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: تَادَى رَجُلٌ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنْتُ تَرَى فِي
 أَكْلِ الصَّبِّ؟ قَالَ: لَسْتُ بِأَكْلِيهِ وَلَا مَحْرَمَةٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کے کھانے میں
 اختلاف ہے۔ ہمارے نزدیک اس کو نہیں کھانا چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: فَلَمَّ جَاءَ فِي أَكْلِهِ بِخِيَلٍ، فَأَنَا نَحْنُ
 فَلَا تَرَى أَنَّ يَأْكُلُ.

646۔ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْفَةَ، عَنْ خَمَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ
التَّحْمِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُمِّدِي لَهَا حَبٌّ فَأَتَاهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنْ أَكْلِهِ فَتَهَاها عَنْهُ، فَجَاءَهُ
ث سَائِلَةٌ فَأَرَادَتْ أَنْ تَطْعَمَهَا بِهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: تَطْعَمِينَهَا مِمَّا لَا تَأْكُلِينَ؟

646۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک گودہ دینے بھیجی گئی ان کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے انہوں نے آپ سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھا آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا۔ اسے میں ایک سالک آگئی انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) اس کو وحی کھلانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم اسے دے کھلانا چاہتی ہو جو تم خود نہیں کھا تم۔

647۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
الْهَمْدَانِي، عَنْ عَزِيزِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ النَّخَّاسِ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ
أَكْلِ الطَّبَّ وَالصَّبْعِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: فَتَرَكُوا أَحَبَّ الْبَنَاءِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَيْفَةَ وَحَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

647۔ حضرت حارث سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے گودہ اور بچہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کو نہ کھانا نہیں زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا لَفِظَةُ الْبُخْرِ مِنَ السَّمَكِ
الطَّائِفِي وَغَيْرِهِ

648۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
عَمَّا لَفِظَةُ الْبُخْرِ؟ فَتَهَا عَنْهُ، ثُمَّ انْقَلَبَ فَدَعَا
بِمُصْحَفٍ فَقَرَأَ: ﴿أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾
فَال نَافِعٌ: فَأَرَسَلَنِي إِلَيْهِ أَنْ تَسْأَلَ بِهِ نَاسٌ فَكَلَّمَهُ.

648۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا جسے سمندر پھینک دے۔ آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا پھر گمراہیں آگئے۔ اور قرآن کریم منگوا کر اسے پڑھا احل لکم صید البحر و طعامہ۔ حضرت نافع نے فرمایا کہ مجھے آپ نے ان کی طرف بھیجا کہ اس میں کوئی حرج نہیں تم اس کو کھاؤ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر ہم عمل کرتے ہیں جس کو سمندر پھینک دے پانی کم ہونے کی بناء پر اگ جائے لیکن جو خود کسی

فَال مُحَمَّدٌ: وَ يَقُولُ ابْنُ عَمْرٍو الْآخِرُ نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ
بِمَا لَفِظَةُ الْبُخْرِ وَبِمَا خَسَرَ عَنْهُ الْمَاءُ إِنَّمَا يَمْكُورُ مِنْ
ذَلِكَ الطَّائِفِي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِثِي مِنْ

فَقَهَا يَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ

وجہ سے مر جائے ان کو کھانا مکروہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

جو پھل پانی میں مر جائے

بَابُ: أَلَسْمَكُ يَمُوتُ فِي الْمَاءِ

649۔ حضرت سعید جاری بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان پھلیوں کے بارے میں پوچھا جو ایک دوسرے کو مار دیتی ہیں یا ٹھنک کی وجہ سے مر جاتی ہیں "ابن صوفاء کے لٹے میں سموت ہر قدا ہے" آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

649۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَبْنَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهُمَا بَعْضًا، وَيَمُوتُ صَرْدًا وَلَوْ أَضَلَّ ابْنُ الصَّوَالِ: وَيَمُوتُ بَرْدًا قَالَ: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ يَمُوتُ بِقُلِّكَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب پھلیاں سردی یا گرمی کی وجہ سے مر جائیں یا ایک دوسرے کو کٹ کر دیں تو ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن جو خود بخود مر جائیں اور مردہ ہو کر پانی پر تیرنے لگیں تو یہ پھلیاں مکروہ ہیں اور جو اس کے علاوہ ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا مَاتَ الْجَبْنَانِ مِنْ حَرٍّ أَوْ بَرْدٍ أَوْ قُلِّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا، فَإِنَّمَا إِذَا مَاتَ مِنْ قُلِّهَا فَلَمْ يَكُنْ قُلِّهَا فَكُنْ مِنْ السَّمَكِ فَإِنَّمَا يَمُوتُ بِقُلِّكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

ماں کو ذبح کرنا ہی جنین (پیتھ والا بچہ)

بَابُ: ذِكَاةُ الْجَنِينِ

کا ذبح کرنا ہے

ذِكَاةُ أُمِّهِ

650۔ حضرت ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب اونٹنی کو ذبح کیا جائے تو اس کو ذبح کرنا اس کے پیتھ کے بچہ کو ذبح کرنا ہی ہے۔ جب کہ اس کے اعضاء مکمل ہو چکے ہوں اور اس کے بال آگ آئے ہوں اور اس کے پیتھ سے لٹے تو اس کو ذبح کیا جائے تاکہ اس کے پیتھ سے خون خارج ہو جائے۔

650۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا نُحْرِمَتِ الشَّاةُ فَلَا ذِكَاةَ مَا فِي بَطْنِهَا، إِذَا كَانَ قَدْ نَمَتْ خَلْقُهَا وَنَبَتْ شَعْرُهَا، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا دَبْحٌ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

651۔ حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیطہ سے روایت ہے کہ

651۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطَةَ

فَسَيُجَدُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ذُكِّفَ مَا كَانَ فِي بَطْنِ الذَّبْيَةِ ذُكَّافٌ أَبِيهِ إِذَا كَانَ لَدَيْكَ خَعْرَةٌ وَتَمَّ خَلْقُهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ، فَلَا حَقَّ فِي ذُكَّافِ أَبِيهِ فَلَا نَأْسُ بِأَكْلِهِ فَأَمَّا أَبُو خَيْفَةَ فَكَانَ يَكُونُ أَكْلُهُ حَتَّى يَخْرُجَ حَيْثُ لَيْدَ كُنْ، وَكَانَ يَزُودُ عَنْ خَمَادٍ عَنْ إِتْرَاعِهِمْ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَكُونُوا ذُكَّافَ نَفْسٍ ذُكَّافَ نَفْسَيْنِ.

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ذبیحہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کی ذکاۃ اس کی ماں کی ذکاۃ ہے جب کہ اس کے بال آگ آئے ہوں اور اس کے اعضاء مکمل ہو چکے ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ جب اس کے اعضاء مکمل ہو جائیں تو اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی اس کو ذبح کرنے کے برابر ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ زعمہ لکھ لے تو اس کو ذبح کیا جائے۔ آپ حضرت حماد سے روایت کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ایک ذبح کرنا دو کو ذبح کرنا نہیں ہو جاتا۔

کڑی کا کھانا

652- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ غَيْرِ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَيْئِ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي جُنْدِي لِقَعَةٍ مِنْ جَرَادٍ فَلَا أَكُلُ مِنْهُ.

652- حضرت مہدیہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کڑی کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس کڑیوں کی زنجیل (حصلی) ہو اور میں اس میں سے کھاتا ہوں۔

فَالنَّاسُ مُخْتَلِفٌ فِيهِ، إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ لَا نَأْسُ بِأَكْلِهِ إِنْ أَجِدَ حَيْثُ أَوْ مَتَابًا، وَهُوَ ذَكِيٌّ عَلَى كُلِّ خَالٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ کڑی مذبح کے لحم میں ہے اس کے کھانے کوئی حرج نہیں خواہ زعمہ کڑی جائے یا مردہ ہر حال میں مذبح ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عربی نصاری کا ذبیحہ

653- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُورَيْبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْسُومٍ، أَنَّ سَمِعَ عَنْ ذُبْيَانٍ

653- حضرت قوربن زید دہلی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن معسوم رضی اللہ عنہما سے عربی نصاری کے ذبیحوں

بَابُ: ذُبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ

الْعَرْبِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا، وَقَالَ هَذِهِ آيَةُ ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَبِئْسَ مَا يَكُونُ مِنْكُمْ﴾
 کوئی حرج نہیں اور انہوں نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی
 ”وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَبِئْسَ مَا يَكُونُ مِنْهُمْ“

فَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
 کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء
 کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا قُتِلَ الْحَجَرُ

654- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: وَفِيَتْ
 میں دو پرندوں کو پتھر مارا اور وہ ان کو جا لگا ان میں سے ایک
 مر گیا اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھینک دیا
 دوسرے کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چھری کے ساتھ
 ذبح کرنے لگے تو وہ ذبح سے قتل ہی مر گیا آپ نے اس کو بھی
 پھینک دیا۔

فَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. مَارِئِي بِهِ الطَّبْرُ، فَلَقِيلَ
 بہ قتل ان تلوک ذبح نہ ہو سکتا، اِلاَّ اَنْ يَخْرُقَ اَوْ
 يَنْصَحَ فَاِذَا خَرِقَ وَنُصِّعَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
 مطابق عمل کرتے ہیں کہ جس پرندہ کو نشانہ لگایا جائے اور وہ
 ذبح کیے جانے سے قتل ہی مر جائے اس کو نہ کھایا جائے۔ بجز
 اس کے کہ اس کو زخمی کیا جائے یا اس کا کوئی حصہ کٹ جائے
 جب اس کو زخمی کیا جائے یا اس کا کوئی حصہ کٹ جائے تو اس
 کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بکری کے مرنے سے پہلے

ذبح کرنا

بَابُ: الشَّاةُ وَغَيْرُ ذَلِكَ تَذْخِي

قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ

655- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
 أَبِي مُرَّةٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شَاةٍ ذَبَحَهَا
 فَتَخْرُكُ بَعْضُهَا؟ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا، ثُمَّ سَأَلَ زَيْدَ ابْنِ
 655- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں
 نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بکری کے کھانے
 کے بارے میں پوچھا جو ذبح کی گئی تو اس کے کسی عضو نے

ثَابِتٌ فَقَالَ: إِنَّ الْعَيْنَةَ لَتَتَحَرَّكُ وَتَهْفَأُ.

حرکت نہ کی آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا مردہ بھی حرکت کرتا ہے اور آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا تَحَرَّكَتْ تَحَرَّكَتْ: أَخْبَرُ الرَّأْيَ فِيهِ وَالطَّنَّ أَنَّهَا عَيْنٌ أَجَلَتْ، وَإِذَا كَانَ تَحَرُّكُهَا خُشْيَةً بِالْأَخْيَاجِ، وَأَخْبَرُ الرَّأْيَ وَالطَّنَّ فِي ذَلِكَ أَنَّهَا مَيِّتَةٌ لَمْ تُوْثَّقْ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب وہ ایسی حرکت کرے جس سے یہ رائے اور طعن غالب ہو کہ وہ زندہ ہے اس کو کھالیا جائے اگر اس کی حرکت، اعضاء چڑکنے کے مشابہ ہو اور اس کے بارے میں غالب رائے اور گمان یہ ہو کہ یہ مردہ ہے تو اسے نہ کھالیا جائے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي اللَّحْمَ فَلَا يَذَرِي أَذْيَكِي هُوَ أَمْ غَيْرُ ذِكِّي

آدوی گوشت خریدے اور اسے پڑے نہ ہو کہ یہ ذوق کیا ہوا ہے یا نہیں

656- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ النَّبَايَةِ يَأْتُونَ بِالْخَمَانِ فَلَا يَذَرِي هَلْ سَمَوْا عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمَوْا اللَّهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ كُلُّوْهَا قَالَ: وَذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ.

656- حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ دیہات سے کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے (ذبح کرتے وقت) بگیر پڑھی ہے یا نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھالیا کرو۔ راوی (حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا (اب اس سے استدلال نہیں)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا كَانَ اللَّذِي يَأْتِي بِهَا مُسْلِمًا أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ أَتَى بِذَلِكَ مَجْرُوسٍ، وَذَكَرَ أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ أَوْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمْ يُضْطَقْ وَلَمْ يُوْثَّقْ بِقَوْلِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے بشرطیکہ اس کو کوئی مسلمان یا کوئی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ میں سے) لائے اگر کوئی کبھی لائے اور کہے کہ اس کو کسی مسلمان یا کسی کتابی شخص نے ذبح کیا ہے تو اس

کی تصدیق نہ کی جائے اور اس کے کہنے پر نہ کھایا جائے۔

ترہیت یافتہ کتے کا شکار

657۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ترہیت یافتہ کتے کے شکار کے بارے میں فرماتے ہیں وہ تمہارے لیے پکڑے اسے کھا لو خواہ اس نے شکار مار ڈالا ہو یا نہ مارا ہو (اگر زندہ ہو تو اس کو ذبح کرنا ضروری ہے)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ اس نے مار ڈالا ہو یا نہ مارا ہو۔ جب تم اس کو ذبح کر لو تو کھا لو (اور یہ حکم اس صورت میں ہے) جب اس نے اس (شکار) میں سے کھایا نہیں اگر اس نے کچھ کھایا ہے تو اسے نہ کھاؤ اس نے یہ اپنے لیے پکڑا ہے اسی طرح ہی ہم تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت پہنچی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

باب الحقیقہ

658۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے ابو ضمروہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے جنہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں حقوق (والدین کی نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا گویا آپ نے اس نام کو پسند نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جس کے ہاں بچہ کی پیدائش ہو میں پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرے۔

659۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اہل خانہ سے جو کوئی حقیقہ کرنے کے بارے میں آپ سے کہتا تو آپ حقیقہ ضرور فرماتے۔ آپ

بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُغْلَمِ

657۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: فِي الْكَلْبِ الْمُغْلَمِ: كُلُّ مَا أَنْفَكَ عَلَيْكَ، إِنْ قَتَلْتَهُ أَوْ لَمْ يَقْتُلْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ مَا قَتَلَ وَمَا لَمْ يَقْتُلْ إِذَا ذَكَّيْتَهُ مَالَهُ يَأْكُلُ مِنْهُ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَنْفَكْتَ عَلَى نَفْسِهِ، وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَبَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَجَمْعُهُمُ اللَّهُ.

بَابُ الْحَقِيقَةِ

658۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقْنَا زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، عَنْ زُجَيْلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّلَ عَنِ الْحَقِيقَةِ؟ قَالَ: لَا أَجِبُ الْعُقُوقَ، فَكَانَتْ إِنَّمَا عَمْرَةَ الْأَسْمَ، وَقَالَ: مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحْبَبَ أَنْ يَنْشُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ.

659۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ حَقِيقَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ يَقُولُ عَنْ وَلَدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنْ

الدُّعْمِ وَالْأُلْتِي.

بچوں کی طرف سے ایک ایک بکری دیتے خواہ وہ بچہ نہ کر
ہوتا یا مؤنث۔

660۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: وَرَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَفَرَتْ حَسَنَ وَحُسَيْنَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرَضِبَ وَآمَ كُلُّوْمَ فَتَضَلَّتْ بِوَرْدٍ ذَلِكَ يَضَعُ.

660۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت زینب و ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے بالوں کا وزن کیا اور اس وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دی۔

661۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي وَبِقَعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ أَنَّهُ قَالَ: وَرَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَفَرَتْ حَسَنَ وَحُسَيْنَ فَتَضَلَّتْ بِوَرْدِهِ يَضَعُ.

661۔ حضرت محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بالوں کا وزن کیا اور اس وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت میں تھا۔ پھر ابتدائے اسلام میں بھی کیا گیا۔ پھر قرآنی نے اپنے سے قبل کیے جانے والے دن کو منسوخ کر دیا اور رمضان شریف کے روزوں نے اپنے سے قبل کے روزوں کو منسوخ کر دیا اور غسل جنابت نے اپنے سے پہلے ہر قسم کے غسل کو منسوخ کر دیا اور زکوٰۃ نے اپنے سے قبل کیے جانے والے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا۔ ہمیں ایسا ہی پتہ چلا ہے۔

نوٹ: حقیقہ و غیرہ کی منسوخی کا مطلب ایام جاہلیت کی لفظ رسوم کا خاتمہ ہے ورنہ حقیقہ جائز ہے۔

دیت (خون بہا) کا بیان

662۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے انہیں اس خط کے بارے میں بتایا جو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ جان سے مار ڈالنے کی دیت

کِتَابُ الدِّيَاتِ

662۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ بْنِ حَزْمٍ فِي الْقَتْلِ، فَكَتَبَ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةَ مِثْقَالٍ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُزِجَتْ

خَذَعًا مَائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْحَابِلَةِ ثَلَاثُ النَّسَبِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ مِثْلُهَا، وَفِي الْغَنِيِّ خَمْسِينَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسِينَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسِينَ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِمَّا هَذَاكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَوْجِبَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ.

سواوت ہیں۔ تاک جب پوری کٹ جائے تو اس کی دیت سواوت ہیں۔ جائدہ زخم (جو پیٹ تک پہنچ جائے) کی دیت نفس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔ ماسودہ زخم (سر کا زخم جو پیچھے کھال تک پہنچ جائے) کی دیت اسی کی مثل ہے۔ آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہیں۔ ہاتھ کی دیت پچاس اور پاؤں کی دیت بھی پچاس اونٹ ہیں۔ ہر اٹھ کی دیت دس اونٹ ہیں۔ دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور موصوہ زخم (جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے) کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَتَبَهُ نَاحِدٌ، وَغَرَّ قَوْلُ أَبِي خَبِثَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَطْحَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الدِّيَّةُ فِي الشَّقِيَيْنِ

ہوٹوں کی دیت

663- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ أَنَّهُ قَالَ: فِي الشَّقِيَيْنِ الدِّيَّةُ، فَإِذَا قُطِعَتِ الشُّغْلَى، فَفِيهَا ثَلَاثُ الدِّيَّةِ.

663- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں ہوٹوں کی پوری دیت ہے اور اگر نیچے والا ہوٹ کاٹ دیا گیا تو اس کی دیت کل دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، الشَّقِيَانِ سَوَاءٌ، فَيُنْكَرُ وَاجِدُهُ مِنْهُمَا بِضْعُ الدِّيَّةِ، أَلَا تَرَى أَنَّ الْأَنْصَرُ وَالْإِنْهَامَ سَوَاءٌ وَمَنْعَتُهُمَا مُخْتَلِفَةٌ. وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ وَابْنِ خَبِثَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَطْحَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہوٹ دونوں برابر ہیں۔ ہر ایک میں نصف دیت ہے۔ آپ غور نہیں کرتے کہ غصہ آگاہی اور انگوٹھا برابر ہیں۔ حالانکہ آگاہی منفعت مختلف ہے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: دِيَّةُ الْعَمْدِ

قتل عمد کی دیت

664- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: مَصَبُ الشُّعْثَةِ أَنْ الْعَاقِلَةُ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَّةِ الْعَمْدِ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ.

664- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عاقل یہ ہے قتل عمد میں قاتل کے ورثہ پر کسی قسم کی دیت نہیں ہے۔

خوشی سے دیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے

ہیں۔

665۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قتل محمد کی دیت، صلح کرنے کی صورت میں دیت اور قاتل کے اعتراف کرنے کی وجہ سے دیت قاتل کے عاقلہ (ورثہ) پر عائد نہیں ہوتی اور نہ ہی غلام کے جناح کرنے کی دیت عائد ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قتل خطا کی دیت

666۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قتل خطا کی دیت بیس بنت خمس (اونٹ کے جس مونٹ بچہ کو دوسرا سال شروع ہو جائے) بیس بنت لیون (جس مونٹ بچہ کو تیسرا سال شروع ہو جائے) بیس ابن لیون (نڈ کر بچہ جس کو تیسرا سال شروع ہو جائے) بیس جعے (جس کو چوتھا سال شروع ہو جائے) بیس جندے (جس کو پانچواں سال شروع ہو) ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا قتل خطا کی دیت کے پانچ حصے ہیں بیس بنت خمس، بیس ابن خمس، بیس بنت لیون، بیس جعے

قال مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

665۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا، وَلَا ضَلَحًا، وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ مَا جَنَى الْمَمْلُوكُ.

قال مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

بَابُ دِيَّةِ الْخَطَا

666۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ شَلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِمَنْ دِيَّةُ الْخَطَا عَشْرُونَ بَنَتٍ مَخَاضٍ، وَعَشْرُونَ بَنَتٍ لَبُونٍ، وَعَشْرُونَ ابْنِ لَبُونٍ، وَعَشْرُونَ جَعَّةً، وَعَشْرُونَ جَذْعَةً.

قال مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، وَلَكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: دِيَّةُ الْخَطَا أُمُخَّاسٌ، عَشْرُونَ بَنَتٍ مَخَاضٍ، وَعَشْرُونَ ابْنِ مَخَاضٍ، وَعَشْرُونَ بَنَتٍ لَبُونٍ، وَعَشْرُونَ جَعَّةً، وَعَشْرُونَ جَذْعَةً أُمُخَّاسٌ. وَإِنَّمَا خَلَقْنَا شَلَيْمَانَ بْنَ بَسَّارٍ

اللُّكُورِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي اللَّبُونِ، وَجَعَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ بَنِي مَخَاضٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَنْجَازِ كَمَا هُوَ
رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مُطَابِقٌ هُوَ۔

دانتوں کی دیت

667۔ حضرت ابو عطفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
مروان بن حکم رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما کی خدمت میں داڑھ کی دیت کے بارے میں
دریافت کرنے کی غرض سے بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس
کی دیت پانچ انٹ ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مروان
رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس
واپس بھیجا اور کہا کہ آپ منہ کے اگلے دانتوں کو داڑھ کی مثل
کیوں خیال کرتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دانتوں کو اگلیوں پر قیاس
کرتے ہو تو تمہارے لیے کافی ہوتا ہے ان (اگلیوں) کی
دیت برابر ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ دانتوں کی
دیت ایک جیسی ہے اور اگلیوں کی دیت برابر ہے ہر اگلی میں
دیت کا عشر ہے اور دانت میں دیت کا نصف عشر ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
یہی قول ہے۔

زخمی کر دینے سے دانت سیاہ ہو جائے

اور آنکھ باقی رہے اسکی دیت

668۔ حضرت یحییٰ بن معیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بَابُ: دِيَةُ الْأَسْنَانِ

667۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ
أَنَّ أَبَا عَظْفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَا فِي الضَّرْسِ؟ فَقَالَ: إِنَّ فِيهِ
خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَرَدْنِي مَرْوَانَ إِلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ، فَقَالَ: فَلِمَ تَجْعَلُ مُقَدِّمَ الْقِمِّ مِثْلَ
الْأَضْرَاسِ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلَا أَنَّكَ لَا
تُغْتَبَرُ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ، عَقْلَ الْأَسْنَانِ
سَوَاءً، وَعَقْلَ الْأَصَابِعِ سَوَاءً، فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرُ
مِنَ الذِّبْيَةِ وَلَفِي كُلِّ مِثْنٍ بِضْعُ عَشْرِ الذِّبْيَةِ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بَابُ: أَرْضُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ

وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

668۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ

سَجِدَ بِنِ الْمُسْتَبِ كَانَ يَقُولُ: إِذَا أُصِيبَتِ الشَّيْءُ
فَأَسْوَدَتْ فِيهَا عَقْلَهَا تَأَمَّلَا.
(حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب کسی
دانت کو نقصان پہنچے اور سیاہ ہو جائے تو اس کی پوری دیت ہے
(دانت کی پوری دیت ہے)

قَالَ: مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا أُصِيبَتِ الشَّيْءُ
فَأَسْوَدَتْ أَوْ إِخْمَرَتْ أَوْ إِخْضَرَتْ، فَقَدْ نَمَّ عَقْلَهَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ.
(حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ جب دانت کو نقصان پہنچے وہ سیاہ ہو جائے یا
سبز ہو جائے تو اس کی دیت پورا ہے، اور حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔)

669- أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ نَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: لِي
النَّعْنَ الْقَائِمَةُ إِذَا لَفِثَتْ بِأَثَرِ دِينَارٍ.
(حضرت سلیمان بن یسار بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
آگہ پھوڑ دی جائے (بے نور ہو جائے) اور وہ اپنی جگہ پر قائم
رہے تو اس کی دیت سو دینار ہیں۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَيْسَ جِلْدًا فِيهَا أَزْهَى مَقْلُومٌ، لَفِثَهَا
حَكْمُومَةُ عَلِيٍّ، فَإِنْ تَلَقَّى الْحَكْمُومَةُ بِأَثَرِ دِينَارٍ أَوْ
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، كَانَتْ الْحَكْمُومَةُ فِيهَا، وَإِنَّمَا نَضَعُ
هَذَا مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لِأَنَّهُ حَكَمَ بِذَلِكَ.
(حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے نزدیک اس
میں دیت مقرر نہیں اس میں ایک عادل آدمی کا فیصلہ مستبر
ہے۔ اگر وہ سو دینار یا اس سے زیادہ کا فیصلہ دے تو اس کو
برقرار رکھا جائے گا۔ اور ہم یہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ
عنہ پر محمول کرتے ہیں جو انہوں نے کہا تھا۔)

بَابُ: الْقَرْصِ يَجْعَلُونَ عَلَى قَتْلِ وَاجِدٍ
670- أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ: أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْعَطَّابِ قَتَلَ تَقْرَأَ
خَمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ بَرَجَلٍ قَتَلُوا قَتْلَ جِلْدَةٍ وَقَالَ: لَوْ
تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَفْعَلُ قَتَلْتَهُمْ بِهِ.
(حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا جنہوں نے
ایک آدمی کو خیرے طور پر قتل کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس اگر تمام اہل
منامہ اس کے قتل میں تعاون کیا ہوتا میں سب کو قتل کرتا۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنْ قَتَلَ سِتَّةَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ رَجُلًا عَمْدًا قَتَلَ جِلْدَةً أَوْ غَيْرَ جِلْدَةٍ سَرَّوَهُ
بِأَسْبَابِهِمْ حَتَّى قَتَلُوا قَتْلًا بِهِ كُتْلَتُهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَيْفَةَ وَالْعَامِئَةِ مِنْ لَفْظِهَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.
(حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے
مطابق عمل کرتے ہیں۔ اگر سات یا اس سے زیادہ افراد جان
بوجہ کسی آدمی کو خیرے طور پر یا اسطرحی طور پر قتل کریں اس پر وہ
اپنی گواہی چلائیں حتیٰ کہ وہ اسے قتل کر دیں تو ان سب کو

اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے کی

دیت کا وارث ہونا

671۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقام مئییٰ میں ان لوگوں کو طلب فرمایا جن کو دیت (اور وراثت) کے مسائل کا علم ہو۔ تاکہ وہ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کریں حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے آشیم ضہالی کے حلقہ تحریر فرمایا کہ تم اس کی بیوی کو دیت میں وارث بناؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم خیر میں جاؤ یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں۔ جب آپ نے خیر میں نزول فرمایا تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ہر وارث کا دیت اور خون بہا (قصاص) میں حصہ ہے خواہ وہ قرث عورت ہو یا کاوند یا کوئی اور۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

زخم اور ان میں لازم ہونے والی دیت

672۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر وہ زخم جو کسی عضو کے آ پار ہو جائے تو اس پر رے عضو کی دیت کا تیرا حصہ لازم ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں بھی کسی

بَابُ: الرَّجُلُ يَرِثُ مِنْ دِيَّةِ امْرَأَتِهِ

وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

671۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمَنْعِي: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فِي الدِّيَّةِ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِ، فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ، فَقَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَشْتَمِ الصِّيَابِي أَنْ وَرِثَ امْرَأَتُهُ مِنْ دِيَّتِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَذْخِلِ الْجَبَاءَ عَنِّي إِلَيْكَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ بِذَلِكَ، فَقَضَى بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَّةِ وَالْدَّمِ نَصِيبٌ، امْرَأَةٌ كَانَ الزَّوَارِثُ أَوْ زَوْجًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

بَابُ: الْجُرُوحُ وَمَا فِيهَا مِنَ الْأَرْضِ

672. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: هَرَّ وَجْهُ زَيْدٍ زَيْدًا، فَدَخَلَ فِي عَضْوٍ مِنَ الْأَعْضَاءِ ثَلَاثَ عَقْلِ ذَلِكَ الْعَضْوِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: فِي ذَلِكَ أَيْضًا حُكْمُ عَدْلِ، وَهُوَ

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَهْمَانِ.

عادل آدمی کا فیصلہ قابل اعتبار ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

جنین (پیت کے بچے) کی دیت

بَابُ: دِيَّةُ الْحَنِينِ

673۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جنین جس کو ماں کے پیت میں قتل کر دیا جائے تو اس کا جزیہ ایک غلام یا لونڈی ہے اس شخص نے کہا جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا تو کہ میں اس کا تاوان کیسے دوں جس نے مذہب چھ لھایا نہ بیانہ بولا اور نہ روایا اور اس جیسے کی دیت لغو ہے۔ راوی نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ شخص کا خون کا بہائی ہے۔

673۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْحَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: خِيفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا حَرْبَ وَلَا أَكْمَلَ، وَلَا نَطَقَ، وَلَا اسْتَهْلَ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُقْتَلُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ أَخَوَانِ الْكُفَّانِ.

674۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کا نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں آپس میں جھگڑا ہو گیا ان میں سے ایک عورت نے دوسری کو پتھر مارا اور اس وجہ سے اس کا جنین مگر گیا (اسقاطِ حمل ہو گیا) تو نبی کریم ﷺ نے تاوان کے طور پر ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

674۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ اسْتَبَا فِي زَمَانٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی آزاد عورت کے پیت پر ضرب لگائی ہو اور مرے ہوئے جنین کا اسقاط ہوا تو اس کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے یا پچاس دینار یا پانچ سو درہم ہیں جو کہ دیت کا بیسواں حصہ ہے اگر دونوں کا مالک ہو تو اس سے پانچ اونٹ لئے جائیں گے اگر بکریوں کا مالک ہے تو اس سے سو بکریاں لی جائیں گی یہ نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا حُرِبَ بَطْنُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ فَاتَّقَتْ جَنِينَ امْتِنَا، فَعِيَّةُ غُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ أَمِيَّةٌ أَوْ خَمْسُونَ دِينَارًا أَوْ خَمْسُ مِائَةِ ذِرْهَمٍ يَصِفُ عَشْرَ الْبَيْتَةِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِبِلِ أَحَدٌ مِنْهُ خَمْسُ مِائَةِ الْإِبِلِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْغَنَمِ أَحَدٌ مِنْهُ مِائَةُ مِائَةِ الشَّاةِ يَصِفُ عَشْرَ الْبَيْتَةِ.

چہرہ اور سر میں موصحہ زخم کا بیان

بَابُ: الْمَوْصِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ

675۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے چہرہ کے موصحہ

675۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَوْصِحَةِ فِي الْوَجْهِ:

إِنْ لَمْ تَعِبِ الْوُجْهَ بِفُلٍ مَا لِي الْمَوْجِبَةُ فِي الرَّأْسِ۔ (جس رُثم سے ہڈی ظاہر ہو جائے) رُثم کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر صِیب دار نہ ہو تو اس کی دیت سر کے موٹھہ رُثم کی مثل ہے (پانچ اونٹ ہیں)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْمَوْجِبَةُ فِي الْوُجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ، فِي كُلِّ وَاجِدَةٍ بَصْفُ عَشْرِ دِينَارٍ، وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَابْنِ حَبِيبَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ لُقْطَانَ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چہرہ اور سر کا موٹھہ رُثم برابر ہیں ہر ایک میں نصف عقر دیت ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْبَيْتُ جَبَّارٌ کنواں کھودتے ہوئے مرنے والے کی دیت

676۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَرَجَ الْعَصَاءُ جَبَّارًا، وَالْبَيْتُ جَبَّارًا، وَالْمَغْدِنُ جَبَّارًا، وَهِيَ الرِّكَازُ الْخُمْسُ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جانوروں کے ڈنگی کر دینے کنواں کھودتے ہوئے مرجانے والے، کان کھودتے ہوئے مرجانے والے کی دیت معاف ہے اور دفن شدہ خزانہ کسی کو مل جائے تو اس میں پانچواں حصہ لیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَاحِلُهُ، وَالْجَبَّارُ الْهَلْدَرُ، وَالْعَصَاءُ الدَّابَّةُ الْمُتَقَلِّبَةُ تَخْرُجُ الْإِنْسَانُ أَوْ تَقْفَرُهُ، وَالْبَيْتُ وَالْمَغْدِنُ، الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَخْفَرُ لَهُ يَفْرًا وَمَغْدِنًا، فَيَسْفُطُ عَلَيْهِ، فَيَقْبَلُهُ فَلِلْبَيْتِ خَدَرٌ، وَهِيَ الرِّكَازُ الْخُمْسُ، وَالرِّكَازُ مَا اسْتَخْرَجَ مِنَ الْمَغْدِنِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ رِصَاصٍ أَوْ نَحَاسٍ أَوْ حَبِيدٍ أَوْ زَبَدٍ، فَبِهِ الْخُمْسُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ لُقْطَانَ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبار کا مطلب باطل (معاف) ہے اور عجاوہ جانور جس کو چرنے کیلئے چھوڑا ہوا ہو وہ کسی انسان کو زخمی کرے یا اس کو لکڑ مار کر زمین پر پٹخ دے کوئی آدمی کو نہیں اور کان کی کھدائی کیلئے آدمی کو حردہ در پی پر لگائے اور وہ اس کے اوپر گر پڑے اور وہ دب کر مر جائے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ جو کان سے سونے، چاندی، سیسے، تانبے، لوہے یا پارے کی صورت میں نکلے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

677۔ حضرت حرام بن سعید بن خنیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی جس کو ایک آدمی کے بارگ میں چلی گئی اس نے اس کو خراب کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فیملہ فرمایا کہ دن کے

677۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ خُزَّامِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَخْبُصَةَ: أَنَّ نَافِلَةَ ابْنِ عَبَّادٍ دَخَلَ حَبَاكًا يَرْجُلُ فَالْتَدَّتْ فِيهِ، فَخَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ عَلَى أَهْلِ الْحَبَاكِ حِفْظُهَا

بِالْيَهَادِ، وَأَنْ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاضِي بِاللَّيْلِ فَالْعُصَاةُ عَلَى أَغْلِيهَا۔
وقت باغ کی حفاظت باغ کے مالک کے ذمے ہے۔ جو باغور رات کے وقت نقصان کر دیں تو ان کے مالک کی ذمہ داری ہے۔

بَاب: مَنْ قَتَلَ غَطًّا وَلَمْ تَعْرِفْ لَهُ عَابِلَةً 678۔ أُخْبِرْنَا بِكَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّيْنَوَانِ شَيْمَانُ بْنُ مَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَابِيَةَ بْنَ سَابِيَةَ كَانَتْ تَقْبَلُ الْحُجَّاجَ، لَكُنَّ يَلْقَبُ مَعَ ابْنِ زَيْدٍ مِنْ بَنِي عَابِدٍ، فَقَتَلَ الشَّيْئَةَ ابْنَ الْقَابِدِيِّ، لَجَدَةَ الْقَابِدِيِّ أَبُو التَّقْوِيلِ إِلَى عَمْرِ بْنِ الْمُطَّلَبِ، فَكَلَبَ دِيَّةَ ابْنِهِ، فَأَبَى عَمْرٌ أَنْ يُبَيِّتَهُ، وَقَالَ: لَيْسَ لَهُ مَوْلَى، فَقَالَ الْقَابِدِيُّ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ ابْنِي قَتَلَ؟ قَالَ: إِنْ خَرَجَ حَيًّا دِيَّةً، قَالَ الْقَابِدِيُّ: هُوَ إِذَنْ كَمَا لَا زِلْمَ إِنْ يَتْرَكَ يَتْلَمُ وَإِنْ يَقْتُلُ يَتْلَمُ۔

خطا قتل کرنے والے کے عاقل کا معلوم نہ ہونا 678۔ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سابیہ (جس کا نام کو آزار کرتے ہوئے آقا کہہ دے کہیں اس کا وارث ہوں) کو کسی عابی نے آزار کیا اور وہی عابد کے کسی شخص کے بیٹے کے ساتھ کھیل رہا تھا سابیہ نے عابدی کے بیٹے کو قتل کر دیا مقتول کا باپ عابدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کی جیت کا مطالبہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت دلانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس کا کوئی آقا نہیں عابدی نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ میرا بیٹا اس کو قتل کر دیا تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تم سب اس کی دیت ادا کرتے عابدی نے کہا کہ پھر یہ چنگبر سے سابیہ کی طرح ہوا کہ اگر اسے چھوڑا جائے تو اس نے اور اگر قتل کر دیا جائے تو اس کا بدلہ لیا جائے۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَزِي أَلَّا عَمْرٌ أَنْ يَكْتُلَ دِيَّةً عَنِ الْقَبِيلِ وَلَا تَزَادُ أَنْ يَكْتُلَ ذَلِكَ لِأَنَّ لَهُ عَابِلَةً، وَلَكِنْ عَمْرٌ لَمْ يَتْرَقْهَا فَجَعَلَ الدِّيَّةَ عَلَى الْقَابِلَةِ، وَلَوْ أَنَّ عَمْرٌ لَمْ يَزَلْ مَوْلَى، وَلَا أَنَّ لَهُ عَابِلَةً لَجَعَلَ دِيَّةً مَنْ لَحِلَّ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى ابْنِ ابْنِ النَّسَالِ، وَلَكِنَّهُ زَادَ لَهُ عَابِلَةً وَلَمْ يَتْرَقْهُمْ لِأَنَّ بَنِي الْحُجَّاجِ أَغْضَقُوا وَلَمْ يَتْرَقْ الشُّخْبِيُّ وَلَا عَابِلَتُهُ، فَأَبَى عَمْرٌ عَمْرٌ عَمْرٌ، وَلَوْ كَانَ لَا يَرَى لَهُ عَابِلَةً لَجَعَلَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى الْمُسْتَبِيحِينَ فِي تَبَتِ مَالِهِمْ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے مطابق عمل کرتے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قاتل سے دیت معاف کر دی اور نہ ہی یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس کو باطل قرار دیا کیونکہ اس کا عاقل ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے اتفاق تھے کہ وہ عاقل پر دیت لازم کرتے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خیال میں اس کا کوئی آقا نہ ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی عاقل ہوتا تو دیت قاتل کے مال سے دلاوتے یا (تھک دست ہونے کی صورت میں) بیت المال سے دلاوتے لیکن آپ کو معلوم ہوا کہ اس کا کوئی عاقل ہے اور وہ اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ کسی عابی

نے اسے آزاد کیا تھا اور آزاد کرنے والے کے بارے میں پتہ نہ چل سکا اور نہ ہی اس کے عاقلہ کی پہچان ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دیت کو باطل کر دیا حتیٰ کہ اس کا پتہ چل جائے اگر آپ اس کے عاقلہ ہونے کے بارے میں رائے نہ رکھتے ہوتے تو آپ اس (غلام) کے مال میں سے یا مسلمانوں کے بیت المال میں سے دیت دلاتے۔

قسامہ کا بیان

679۔ حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت عراک ابن مالک غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سہد بن لیث کے ایک آدمی نے گھوڑا دوڑایا اس نے بنو حنیہ کے ایک آدمی کی انگلی کو کچل ڈالا۔ اس سے خون بہنے لگا۔ اور وہ غصہ فوج ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا کہ تم یہاں آدمی قسم کھاتے ہو کہ وہ اس وجہ سے نہیں مرا انہوں نے انکار کر دیا اور قسم اٹھانے سے باز رہے آپ نے دوسروں سے فرمایا کہ تم قسم اٹھاؤ تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ تو آپ نے بنو سہد پر نصف دیت دینے کا فیصلہ فرما دیا۔

نوٹ: قسامہ سے مراد اگر کسی جگہ کوئی آدمی قتل ہو جائے اہل محلہ اور قرب و جوار کے رہنے والے قسم کھائیں کہ نہ ہی انہوں نے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں اس قتل کے بارے میں علم ہے۔

680۔ حضرت کھل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے بزرگ لوگوں نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن کھل اور خبیہ رضی اللہ عنہما پیش آنے والی قربت کی وجہ سے خبر کی طرف روانہ ہوئے عجبہ کو اطلاع دی گئی کہ حضرت عبداللہ بن کھل رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے ہیں

بَابُ: الْقَسَامَةُ

679۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَهْدٍ بَنِي لَيْثٍ أُخْرِي قَرْصًا قَوْطِيَّةً عَلَى إِصْبَعٍ وَجَلِيٍّ مِنْ بَنِي جُهَيْنَةَ فَتَرَفَ مِنْهَا الدَّمُ فَمَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِينَ ادَّعَى عَلَيْهِمْ: اتَّخِلِفُوا خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا؟ فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا مِنَ الْإِيمَانِ، فَقَالَ لِلْآخَرِينَ: اخْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا فَقَطَعِي بِشَطْرِ الذِّبْيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّينَ.

680۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَفْصَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلًا مِنْ ثَكْرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ وَ مَخْبِصَةَ حَرَجَا إِلَى خَبِيرٍ مِنْ جُهَيْدٍ أَصَاهُمَا، فَأَتَى مَخْبِصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ قَدْ قُتِلَ، وَطَرَحَ

فِي قَبْرِهِ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَى يَهُودَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ؟ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى لَبِىَهُ عَلَى قَوْمِهِ، فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَخَوِصَّةٌ، وَهُوَ أَخُوهُ أَكْثَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَلَنَبَّ بِمَكْلَمِهِ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرٌ خَيْرٌ، يُرِيدُ الْبَيْتَ فَكَلَّمَهُ خَوِصَّةٌ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُخْبِصَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنْ يُلْذُوا صَاحِبَكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُلْذُوا بِخَرْبٍ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ: إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمُخْبِصَةٍ وَمُخْبِصَةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَجِفُّونَ دِمَ صَاحِبِكُمْ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُودَ، قَالُوا: لَا، لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَيْنِهِ، فَكَبَّ إِلَيْهِمْ بِمَانَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ، قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي خُفَمَةَ: لَقَدْ رَحَضَ مِنْهَا نَاقَةُ خُمْرَاءَ.

اور انہیں کسی چشمہ یا کنوئیں میں پھینک دیا گیا ہے وہ (حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ) یہود کے پاس آئے اور کہا کہ تم نے ان کو قتل کیا ہے؟ وہ کہنے لگے بخدا ہم نے ان کو قتل نہیں کیا پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بات کا ذکر کیا پھر وہ (عیسیٰ رضی اللہ عنہ) ان کے بڑے بھائی حویرہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ (مقتول کے بھائی) روانہ ہوئے اور (عیسیٰ رضی اللہ عنہ خود) گفتگو کرنے کیلئے (حضور ﷺ کے پاس) آئے آپ وہیں جو خیربرگے تھے (واقعہ کو جانتے تھے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا بڑا آدمی بات کرے اس سے آپ کی مراد میں بڑا تھا تو حویرہ سے بات چیت کی پھر عیسیٰ نے گفتگو کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا اعلان جنگ کر دیں نبی کریم ﷺ نے ان (خیربرگے یہودیوں) کی طرف تحریر فرمایا انہوں نے جواب تحریر کیا کہ اللہ کی قسم ہم نے ان کو قتل نہیں کیا تو نبی کریم ﷺ حویرہ، عیسیٰ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم کھاد اور اپنے ساتھی کے خون بہا کے مالک بن جاؤ وہ کہنے لگے کہ نہیں آپ نے فرمایا یہودی تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے انہوں نے عرض کی نہیں وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اپنی طرف سے دیت و عطا فرمائی اور ان کی طرف سوا دینیاں روانہ فرمائیں یہاں تک کہ ان کے گھر وہیں داخل کر دی گئیں۔ حضرت سہل بن حمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

فَالْمُحَمَّمَةُ: إِنَّمَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ؟ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى لَبِىَهُ عَلَى قَوْمِهِ، فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَخَوِصَّةٌ، وَهُوَ أَخُوهُ أَكْثَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَلَنَبَّ بِمَكْلَمِهِ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرٌ خَيْرٌ، يُرِيدُ الْبَيْتَ فَكَلَّمَهُ خَوِصَّةٌ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُخْبِصَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنْ يُلْذُوا صَاحِبَكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُلْذُوا بِخَرْبٍ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ: إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمُخْبِصَةٍ وَمُخْبِصَةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَجِفُّونَ دِمَ صَاحِبِكُمْ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُودَ، قَالُوا: لَا، لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَيْنِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ بِمَانَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ، قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي خُفَمَةَ: لَقَدْ رَحَضَ مِنْهَا نَاقَةُ خُمْرَاءَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم کھاد اور اپنے ساتھی کے خون بہا کے مالک بن جاؤ۔ یعنی کہ دیت کے اس سے مراد قصاص

اللَّيْثَةُ فَوْنُ الْقَوْدِ قَوْلُهُ لِيْ نُؤَلِّىَ الْخَبِيْثَ بِمَا اُنْ تَلَوْا صَاحِبِكُمْ، وَامَّا اَنْ تُوْذَلُوْا بِحَرْبٍ، لِهَذَا يُلْغَى عَلٰى اَخْرِ الْخَبِيْثِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: تَخْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ، لِاَنَّ الدَّمَ لَمْ يَسْتَحِقْ بِاللَّيْثَةِ كَمَا يَسْتَحِقُّ بِالْقَوْدِ، لِاَنَّ الشَّيْءَ عَاطِلٌ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ: تَخْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ مَنْ اَلْعَيْنُ لَمْ يَكُنْ حَلًا عَلٰى الْقَوْدِ، وَامَّا قَالِ لَهُمْ: تَخْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ، لِانَّمَا عَنِ يَدِ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ بِاللَّيْثَةِ، لِاَنَّ اَوَّلَ الْخَبِيْثِ يُلْغَى عَلٰى ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُهُ: بِمَا اُنْ تَلَوْا صَاحِبِكُمْ، وَامَّا اَنْ تُوْذَلُوْا بِحَرْبٍ، وَقَدْ قَالِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْقِسْمَةُ تَوْجِبُ النُّفْلَ، وَلَا تَنْهِيْكَ النَّفْسَ فِىْ اَعَادِيْثٍ عَجِيْزَةٍ، فِهَذَا نَافِلٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ خَنِيفَةَ وَالْعَاشِى مِنْ لَفْظِهِمَا.

نہیں۔ اس پر آپ کا قول دلالت کرتا ہے کہ آپ نے اس سے مراد دیت لی ہے قصاص نہیں اور آپ کا قول ابتداء حدیث میں ہے وہ قول یہ ہے اما ان تلوا صاحبکم ان تلوا بحرب یہ فرمان حدیث کے آخر میں آئے ہوئے فرمان تھلقون و تستحقون دم صاحبکم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خون بہا کا احتمال کسی دیت کے ذریعے بھی ہوتا ہے۔ جس طرح اس کا احتمال قصاص کے ذریعے ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ نہیں فرمایا کہ تم اٹھائیں اور اس کے خون کے سحق بن جائیں جس کے گل کا تم نے دھوئی کیا ہے (آپ اگر ایسے فرماتے تو) یہ ہوتا آپ نے انہیں فرمایا تھلقون و تستحقون دم صاحبکم تو اس سے مراد آپ نے یہ لیا کہ تم حم کا د اور اپنے بھائی کی دیت کے سحق بن جاؤ کیونکہ حدیث کی ابتداء میں آپ کا یہ ارشاد "اما ان تلوا صاحبکم و اما تلوا بحرب"

اس پر دلالت کرتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قسامہ دیت کو واجب کرتی ہے اور خون کو باطل نہیں کرتی بہت سی احادیث میں یہی بات آئی ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

کِتَابُ الْحُدُودِ فِی السَّرْقَةِ

بَابُ: اَلْعَبْدُ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلَاةٍ

چوری کی سزا اور اپنے آقا کا مال چرائنا

681- حضرت سائب بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیجئے کیونکہ اس نے

681- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُلَيْفِ بْنِ الْوُثَيْرِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَالتَّحَضُّرَ مِنْ جَدَّةٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجِىءَ النَّاسُ عَنْهُ بِعَبْدٍ لَهُ، فَقَالَ: اِلْعَلِّعْ حُلًا فَإِنَّهُ سَرَقَ، فَقَالَ: وَمَاذَا سَرَقَ؟ فَقَالَ:

سَرَقَ مِرَاةً لَا مِرْأَتَيْنِ فَنَفَثَهَا سِقُونٌ بِرِزْقِهَا، قَالَ
عُمَرُ: أَرْبَعَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لُطْعٌ، خَافِيكُمْ سَرَقَ
مَتَاعَكُمْ

چوری کی ہے آپ نے فرمایا اس نے کیا چرا یا ہے انہوں نے
عرض کی کہ اس نے میری بیوی کا آئینہ چرا یا ہے جس کی
مالیت ساٹھ روپے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو
چھوڑ دیاں کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہ تمہارا خاتم ہے اور اس
نے تمہاری ہی چیز چرا لی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ جس آدمی کا کوئی غلام اس کے رشتہ داروں
میں سے کسی کی یا اپنے آقا کی بیوی کی یا اپنی مالکہ کے خادمہ کی
چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیسے اس کا ہاتھ کاٹ
جاسکتا ہے جس نے اپنی بیمن، بھائی، بھوئی اور خالہ کی
چوری کی ہو اور وہ محتاج اور آفت زدہ ہو یا چھوٹا ہو یا چھوٹی ہو
اور ان (محتاج وغیرہ) افراد پر خرچ کرنے کیلئے مدد پہنچانی ہو
تو ان کا اس کے مال میں حصہ ہوتا ہے بھروسہ طرح اس کا
ہاتھ کاٹا جائے جس نے اس شخص کے مال میں چوری کی ہے
جس میں اس کا اپنا حصہ ہے۔ یہ تمام امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

پہل یا غیر محفوظ چیز

کو چرا تا

682۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی حسین سے روایت ہے کہ
امی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور شخص پر گئے ہوئے پہل چمانے
میں قطع یہ نہیں بہاؤ پر بغیر حفاظہ کے پھر نے دلی بکری چمانے
میں قطع یہ نہیں اور جب وہ اپنے گھاسنے پر پتہ لے لے یا
پہل تنگ کرنے کی جگہ رکھا گیا ہو اور اس کی قیمت داخل
کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

قَالَ مُعْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنَّمَا رَجُلٌ لَهُ عَبْدٌ سَرَقَ
مِنْ بَيْتِ رَحِمٍ مَخْرُومٍ بَيْتَهُ أَوْ مِنْ مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ امْرَأَةٍ
مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ زَوْجٍ مَوْلَاةٍ فَلَا لُطْعَ عَلَيْهِ فِي مَا سَرَقَ
وَتَحْتِيفَ يَكُونُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ إِنَّمَا سَرَقَ مِنْ أَغْنِيهِ أَوْ
أُغْنِيهِ أَوْ عَشِيرَةٍ أَوْ غَالِيَةٍ، وَهُوَ لَوْ كَانَ مُتَحَاجًّا زَيْناً
أَوْ صَبِيحاً أَوْ كَانَتْ مُتَحَاجَّةً أُجْبِرَ عَلَى تَلْقِيهِمْ
فَكَانَ لَهُمْ فِي مَالِهِ نَصِيبٌ، فَكَيْفَ يُلْقِعُ مَنْ سَرَقَ
مِمَّنْ لَهُ فِي مَالِهِ نَصِيبٌ؟ وَهَذَا كَلِمَةُ قَوْلِ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لِقَائِهِمَا.

بَابُ: مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا أَوْ غَيْرَ

ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يَخْرُزْ

682۔ اُنْصَرَفَ مَالُكَ، خَلَقًا عَبْدًا لِلَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا لُطْعَ فِي
ثَمَرٍ مُثْقَلٍ، وَلَا فِي خَرَجِيَّةٍ جَبَلٍ، لَقَدْ آوَاهُ الثَّرَاخُ لَوْ
الْبَحْرَيْنِ فَلَا لُطْعَ فِي مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْبَحْرَيْنِ.

قَالَ مُعْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا فِي زَيْبٍ

النخل أو شاة في المزعى فلا قطع عليه، فإذا أُنِيَ
بالنمر الجرين أو الثيت وأُنِيَ بالقسم المزاع،
وكان لها من يحفظها، فجاء سارق سرق من
ذلك شيئاً يساوئ ثمن المجن، ففيه القطع،
والمجن كان يساوئ يؤميد عشرة ذراعم، ولا
يُقطع في أقل من ذلك، وهو قول أبي حنيفة
والعامة من فقهاءنا وجمهورهم الله.

کرتے ہیں کہ جس نے درخت سے لگے ہوئے پھل کو چرایا
اس بکری کو جو چراگاہ میں ہو تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور
جب پھل خشک کرنے کی جگہ میں یا گھر میں لایا جائے اور
بکری اپنے ٹھکانے پر لائی جائے اور اس کی کوئی شخص حفاظت
کرنے والا ہو تو کوئی چور آیا اس نے ان میں سے کوئی شے
چرائی جس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس صورت میں قطع
یہ ہے ڈھال کی قیمت ان دونوں دس درہم ہوتی تھی اس سے
کم قیمت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

683- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خُبَّانٍ أَنَّ غُلَامًا سَرَقَ وَدَبَّاهُ بَيْنَ
خَابِطٍ وَرَجُلٍ، فَمَرَسَهُ فِي خَابِطٍ سَبْدِهِ، فَخَرَجَ
صَاحِبُ الْوَدْبِ يَنْقَبِسُ وَدِبْنَهُ فَوَجَدَهُ، فَاسْتَعْلَى
عَلَيْهِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَسَجَنَهُ وَأَزَادَ قَطْعَ يَدِهِ،
فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى زَافِعٍ بْنِ حَبِيبٍ، فَسَأَلَهُ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا قَطْعَ
فِي نَمَرٍ وَلَا خَنْزِيرٍ وَالْكَفَرُ الْحَمَامُ، قَالَ الرَّجُلُ: إِنْ
مَرْوَانَ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ، فَإِنَّا أَجِبُ
أَنْ تَمْسِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، فَمَشَى مَعَهُ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ، فَقَالَ لَهُ
زَافِعٌ: أَخَذْتَ غُلَامًا هَذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا
أَنْتَ صَانِعٌ؟ قَالَ: أُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ، قَالَ: فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا قَطْعَ فِي نَمَرٍ
وَلَا خَنْزِيرٍ، فَأَمَرَ مَرْوَانَ بِالْعَبْدِ فَأَرْبَلَ.

683- حضرت محمد بن یحییٰ بن خبان سے روایت ہے کہ ایک
غلام نے کسی آدمی کے بارگ سے سمجھ کر ایک پودا چرایا اور اسے
اپنے آقا کے بارگ میں لگا دیا پورے کا مالک پودے کی تلاش
کرتے ہوئے نکلا۔ اس نے اسے پایا اور مروان بن حکم رضی
اللہ عنہ کے پاس دعویٰ کیا انہوں نے اس (غلام) کو قید کر دیا
اور اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا غلام کا آقا حضرت زافع
بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ سے (اس کے
متعلق) دریافت کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ پھل میں قطع یہ ہے اور نہ ہی کتڑ میں قطع یہ ہے
کتڑ سے مراد سمجھ کر کی شاخ ہے اس آدمی نے کہا کہ مروان
رضی اللہ عنہ نے میرے غلام کو پکڑ لیا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا
چاہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کے پاس تشریف لے
جائیں اور انہیں اس سے آگاہ کیجئے جو آپ نے نبی کریم
ﷺ سے سنا رکھا ہے آپ اس کے ساتھ چل پڑے یہاں
تک کہ حضرت مروان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت
زافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم نے اس کے غلام کو
گرفتار کر رکھا ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اس

کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھل اور پودے (کی چوری) میں قطع یہ نہیں مردواں رضی اللہ عنہ نے غلام کے بارے میں حکم دیا تو اسے آزاد کر دیا گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ درخت سے لگے ہوئے پھل اور کنز میں قطع یہ نہیں کنز سے مراد بھجور کی شاخ ہے پودے اور درخت میں قطع یہ نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قطع یہ لازم ہو جانے اور امام کے پاس مقدمہ لے جانے کے بعد مال

چور کو ہبہ کر دینا

684۔ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا انہوں نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے کہا گیا ہے جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابو وہب پھر جلی سرزمین مکہ کی طرف واپس ہو جاؤ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا کچھ بٹا کر مسجد میں سو گئے ان کے پاس ایک چور آیا اس نے آپ کی چادر اٹھالی انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ ارادہ تھا یہ (چادر) اس پر صدقہ ہے نبی کریم

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا قَطْعَ فِي لَمَرٍ مُّغْلَقٍ فِي شَجَرٍ وَلَا فِي كَنْزٍ وَالْكَنْزُ الْجُمْهُورُ، وَلَا فِي وَدْيٍ وَلَا فِي شَجَرٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الرَّجُلُ يُسْرِقُ مِنْهُ الشَّيْءُ

يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ فَتَهْنَةُ السَّارِقِ

بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ

684۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ: قَالَ: قِيلَ لَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَهَاجِرْ هَلَكَ، فَذَعَا بَرَّاجِلِيَهُ، فَوَكَّيْهَا حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ قِيلَ لِي: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَهَاجِرْ هَلَكَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِرْجِعْ أَبَا وَهَبٍ إِلَى أَتْبَاعِ مَكَّةَ فَتَأْمِ صَفْوَانَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِجَاءً لِمَجْدَةِ سَارِقٍ فَأَخَذَ رِجَاءَهُ، فَأَخَذَ السَّارِقَ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّارِقِ أَنْ تَقْطَعَ يَدُهُ، فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَرِدْ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صَلَافُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَهَلَا قَبِلَ أَنْ تَنْتَحِي بِهِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے میرے پاس لانے سے قفل تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب چور یا زنا کی تہمت لگانے والا امام کے سامنے پیش کر دیا جائے تو سزا دلانے والا دعویٰ سزا سے دستبردار ہو جائے تو امام کیلئے سزا کو معطل کرنا جائز نہیں بلکہ وہ سزا نافذ کرے گا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

جتنی مقدار پر قطع یہ لازم ہوتی ہے

685۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

686۔ حضرت عمرہ بنت مہد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا مکہ کی طرف روانہ ہوئیں آپ کے ساتھ دو آزاد کردہ لوطریاں اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی اولاد کا ایک غلام تھا ان دو عورتوں کے ہاتھ ایک نقش و نگار والی بنی چادر بھی گئی جس پر سبز رنگ کا کپڑا سی دیا گیا تھا روئی کا بیان ہے کہ غلام نے چادر لی اور اس پر سے (سبز کپڑا) پھاڑا اور (چادر) اس سے نکال لی اور اس کی جگہ نمود یا چڑے کی پوشین رکھ کر اسے سی دیا۔ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ان دونوں (لوطریوں) نے یہ چادر اس کے مالک تک پہنچا دی جب ان لوگوں نے چادر کو کھولا تو انہیں یہ نمود ملا اور چادر نہ لی انہوں نے دونوں عورتوں سے بات کی تو ان دونوں نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، یا ان کی طرف تحریر کر بھیجا اور ان دونوں نے غلام کو مورد الزام ٹھہرایا اس سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا رُفِعَ الشَّارِقُ إِلَى الْإِمَامِ أَوْ الْقَادِثِ، قَوَّهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَلَّتْ لَمْ يَنْتَعِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعْطَلَ الْحَدُّ، وَلَكِنَّهُ يُنْعِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.

بَابُ: مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

685۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ لِي مِجَنِّيَ قِيمَتَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ.

686۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَزَّجَتْ إِلَى مَكَّةَ، وَمَعَهَا مَوْلَا تَانِ لَهَا وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ «الْقَبِيلِيُّ»، وَأَنَّهُ بَعِثَ مَعَ تَبَنِكَ الْمَرْأَتَيْنِ بَهْرَدَ مَرَاجِلَ قَدْ خِطَّتْ عَلَيْهِ عِمْرَةً خَضْرَاءَ، قَالَتْ: فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبَهْرَدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ، وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبَدًا أَوْ قُرُوءَ، وَخَاطَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَلِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَفَعْنَا ذَلِكَ الْبَهْرَدَ إِلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَلُّوا ذَلِكَ اللَّيْلَةَ وَلَمْ يَجْلِسُوا الْبَهْرَدَ، فَكَلِمُوا الْمَرْأَتَيْنِ فَكَلِمْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوْ كَتَبْنَا إِلَيْهَا وَاتَّهَمْنَا الْبَهْرَدَ، فَمَسِيلَ عَنْ ذَلِكَ، فَاهْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ فَفُطِئَتْ بِلَدِهِ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْقَطْعُ لِي حَتَّى يَنْتَابِرَ لَهَا جَدًا.

کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قطع ید ریح دینار یا اس سے زیادہ مقدار میں ہے۔

687۔ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں ایک چور نے اترنج (لیموں کی مشابہت کا پھل) چرا لیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا تو اسکی قیمت پانچ درہم کے بدلے ایک دینار کے اعتبار سے تین درہم لگائی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں نے اس مقدار کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اہل مدینہ نے (وہ مقدار) ریح دینار بتائی ہے اور (تائید میں) انہوں نے یہ احادیث روایت کی ہیں اور اہل عراق نے فرمایا ہے کہ دس درہموں سے کم مقدار میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں جب حدود (سزاؤں) میں اختلاف پایا گیا تو ثقہ روایات پر عمل کیا گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

ہاتھ پاؤں کٹا چور پھر

چوری کرے

688۔ حضرت عبد اللہ بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک یمن کا رہنے والا شخص تھا اس کا ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا تھا وہ (مدینہ طیبہ) آیا، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اس نے آپ سے شکایت کی

687۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ اثْرُجَةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تُقَوَّمَ فَقَوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ مِنْ صَرَفِ النَّيِّ عَشْرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ، فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيمَا يَقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ: فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ: رُبْعُ دِينَارٍ، وَرَوَوْا هَذِهِ الْأَحَادِيثَ، وَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ: لَا تَقْطَعُ الْيَدُ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ، وَرَوَوْا ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنْ عُمَرَ، وَعَنْ عُثْمَانَ، وَعَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، فَإِذَا جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي الْحُلُودِ اخُذْ فِيهَا بِالْيَقَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظِنَا.

بَابُ: السَّارِقُ يَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ

يَدُهُ أَوْ يَدُهُ وَرَجُلُهُ

688۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعَ الْيَدَ وَالرَّجْلَ قَدِيمًا، فَنَزَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَشَكَا إِلَيْهِ أَنْ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ،

وَقَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ: وَأَبَيْكَ مَا لَيْلِكَ بِمَلِكٍ سَارِقٍ، ثُمَّ انْقَلَبُوا خَلْبًا لِأَسْمَاءَ بِسَبِّ عَمْنَسٍ امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ مَعَهُمْ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ، فَوَجَدُوهُ عِنْدَ صَانِعِ زَعَمٍ أَنَّ الْأَفْطَحَ جَاءَهُ بِهِ، فَأَعْتَرَفَ بِهِ الْأَفْطَحُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَفُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لِدَعَاؤِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سَرَقِهِ.

کہ یمن کے عامل نے اس کے ساتھ حکم کیا ہے۔ راوی نے کہا وہ نماز تہجد ادا کر رہا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ تیرے باپ کے پروردگار کی قسم تیری رات چور کی رات نہیں (تہجد کی نماز چوری کے معافی ہے، تہجد گزار چور نہیں ہو سکتا) پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا زیور انہیں نہلا یہ آدمی لوگوں کے ساتھ محوم رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دے جس نے اس صانع آدمی کے گمراہوں کی چوری کی ہے لوگوں کو یہ زیور ستار کے ہاں سے مل گیا اور اس نے کہا یہ ایک ہاتھ کا شخص اس کے پاس لایا ہے۔ پھر اس ہاتھ کے شخص نے اس کا اعتراف کر لیا یا اس کے خلاف گواہی ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو اس کا پایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اس کی اپنے حق میں بددعا میرے نزدیک اس کی چوری سے زیادہ سخت ثابت ہوئی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ: يُرْوَى ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ الْبَدِيُّ سَرَقَ خَلِيٍّ أَسْمَاءَ أَطْلَعَ الْبَدِيَّ الْيَمْنَى، فَقَطَعَ أَبُو بَكْرٍ دِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَكَانَتْ تَتَكَبَّرُ أَنَّ يَمْكُونُ أَطْلَعَ الْبَدِيَّ وَالزُّجْلَ، وَكَانَ ابْنُ شَهَابٍ أَكْثَمَ مِنْ غَيْرِهِ بِهَذَا وَنَحْوِهِ مِنْ أَهْلِ بِلَادِهِ، وَقَدْ نَفَقْتُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُمَا لَمْ يَرْتَدَّا فِي الْقَطْعِ عَلَى قَطْعِ الْبَدِيَّ الْيَمْنَى أَوْ الزُّجْلَ الْيُسْرَى، فَإِنَّ ابْنِي بِهِ يَغْدُ ذَلِكَ لَمْ يَقْطَعَاهُ وَحُشْنَاهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِثَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ قُلُوبَانَا وَجَنَّتُهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابن شہاب زہری نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی جاتی ہے آپ فرماتی ہیں کہ جس نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا زیور چھایا تھا اس کا پایاں ہاتھ کاٹا ہوا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا پایاں پاؤں کاٹا آپ اس بات سے انکار فرماتی ہیں کہ اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا ہوا تھا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ اپنے شہر کے دوسرے افراد کے مقابلہ میں اس خبر کو یاں بھی دوسری روایتوں کو زیادہ جانتے تھے ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ ان دونوں نے چور کے دائیں

ہاتھ اور ہائیں پاؤں کے کٹ جانے پر مزید قطع کا ارادہ نہیں فرمایا اگر اس کے بعد وہ اس اہرام میں پکڑ کر لایا جاتا تو قطع نہ فرماتے اس سے ظہران لیجے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بھاگا ہوا غلام چوری کرے

689۔ حضرت بالغ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام جو مفرد تھا اس نے چوری کر لی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس اسے بھیجا تا کہ آپ اس کا ہاتھ کٹ دیں تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ مفرد غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے فرمایا کہ کیا آپ کو کتاب اللہ میں یہ حکم ملا ہے؟ کہ مفرد غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کٹ دیا گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مفرد یا غیر مفرد غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس امام کے سوا جو کہ فیصلہ کرتا ہے کسی کو چور پر قطع کا سزا عائد نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ حد ہے اور اسے امام ہی نافذ کرتا ہے یا وہ شخص جس کو امام نے مقرر کیا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

اُچکے کا بیان

690۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک آدمی نے کوئی چیز اچک لی۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا ان کے پاس حضرت زید بن ثابت رضی

بَابُ: الْعَبْدُ يَأْتِي قَوْمَ يَسْرِقُ

689۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آتِي، فَبُعثَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لِيَقْطَعَ يَدَهُ، فَأَمَّنِي سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ، قَالَ: لَا تَقْطَعْ يَدَ الْآتِي إِذَا سَرَقَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّنِي بِكِتَابِ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا: إِنَّ الْعَبْدَ الْآتِيَّ لَا يَقْطَعُ يَدَهُ؟ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَلَقِطَعَتْ يَدَهُ.

فَالْمُحْتَمِلُ: تَقْطَعُ يَدَ الْآتِيِّ وَغَيْرِ الْآتِيِّ إِذَا سَرَقَ وَلَكِنْ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَقْطَعَ السَّارِقُ أَحَدًا إِلَّا الْإِمَامَ الَّذِي يَحْكُمُ، لِأَنَّهُ حَدٌّ لَا يَقُومُ بِهِ إِلَّا الْإِمَامُ أَوْ مَنْ وَلَّاهُ الْإِمَامَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْمُخْتَلِسُ

690۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ رَجُلًا اخْتَلَسَ شَيْئًا فِي زَمَنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَأَرَادَ مَرْوَانُ قَطْعَ يَدِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ.

اللہ عزہ تشریف لے گئے اور انہیں بتایا کہ اس پر قطع یہ نہیں ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ اچکے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا قَطْعَ فِي الْمُخْتَلِسِ،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

زنا کی حدود

رجم کا بیان

أَبْوَابُ الْحُدُودِ فِي الزِّنَاءِ

بَابُ: الرُّجْمِ

691۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا کہ کتاب اللہ میں شادی شدہ زانی مرد و
زن کے بارے میں رجم کا حکم ہے جب اس کے خلاف
شہادت مل جائے یا حمل ہو جائے یا دہ اعتراف کر لے۔

691۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: الرُّجْمُ
فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُخْبِنَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ
الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ.

692۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منیٰ سے واپس لپٹے (۲۳
سورج میں یہ آپ کا آخری حج تھا) آپ نے اپنا اونٹ اٹھ
(مکہ اور منیٰ کا درمیان ایک وادی ہے اس کو حصب کہا جاتا
ہے) پر بٹھایا۔ آپ نے نکریاں جمع فرمائیں پھر اس
(ڈھیر) پر اپنا کپڑا پھیلا دیا اور اس پر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ
آسمان کی طرف پھیلا کر کہا "اے اللہ میں بڑھا ہوا گیا ہوں،
میری قوت کمزور ہو گئی ہے۔ میری رعیت ادھر ادھر پھیل گئی
ہے مجھے اپنے پاس اس حالت میں بلانا کہ میں نے (اسلام
میں) کوئی کمی بیشی نہ کی ہو۔" پھر آپ مدینہ تشریف لائے تو
لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اے لوگو! تم پر سنتوں کے احکام
عائد کیے گئے ہیں اور فرضوں کے احکام مقرر کر دیے گئے ہیں
اور تمہیں ایک واضح راستہ (صراطِ مستقیم) پر ڈالا گیا ہے آپ

692۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ
سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَمَّا صَلَّى عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ مِنْ مَنَى أَنَاخَ بِالْأَنْطَحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ
بَطْحَاءٍ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهِ قُبَّةً، ثُمَّ اسْتَلْقَى وَمَدَّ يَدَيْهِ
إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ كَبِّرْ سِنِي، وَصَغِّفْ
قُوَّتِي، وَانْتَشِرْ رِعْيِي، فَاقْبَضِي إِلَيْكَ غَمْرَ
مُضَيِّعٍ وَلَا مُفْرِطٍ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ سُنْتُ لَكُمْ السَّنَنَ، وَفَرَحْتُ
لَكُمْ الْفَرَائِضَ، وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَصَفَّقُ
بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، إِلَّا أَنْ لَا تَعْلُوا بِالنَّاسِ
بِجُنَا وَشِمَالًا، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرُّجْمِ،
أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ حَلَّتَيْنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَقَدْ
رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا، وَإِنِّي وَاللَّيْلِ
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَابُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْثِيهَا: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَانَا فَارْجُمُوهُمَا الثَّيِّبَةَ، فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاها، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ: لَمَّا اِنْتَلَقَ ذُو الْحَجَّةِ عَنِّي قَبْلَ عَمْرٍو.

نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو دائیں ہاتھیں مگراؤ نہ کرنا۔ پھر آیت رجم کے بارے میں (غافل ہو کر) بلاکرت میں پڑنے سے چٹا کہ تم سے کوئی کہنے والا کہے ہمیں کتاب اللہ میں دونوں سزائیں (کوڑے مارنا، رجم کرنا) نہیں ملیں۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ اُڑ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو (ترغیب و ترہیب کی غرض سے) میں اس میں لکھ دیتا کہ اگر بوڑھا اور بڑھیا زنا کے مرتکب ہوں تو ان دونوں کو بھی رجم کرو۔ یہی ہم نے اس کو پڑھا ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالحجہ کا مہینہ ابھی ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے۔

693- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ زَجَلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَانَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: نَقُضُهُمَا وَيُجْلَدَانِ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذِبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمُ، فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ، فَفَشَرُوهَا، فَجَعَلَ أَخْلَعُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، ثُمَّ قَرَأُوا مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: إِزْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجِمَا قَالَ ابْنُ عَمْرٍو: قَرَأْتُ الرَّجُلَ يَجُتُّ عَلَى الْمَرْأَةِ بِتَقِيَّتِهَا الْجَحَازَةَ.

693- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ یہودی آئے اور آپ کو بتایا کہ ان میں سے ایک آدمی اور عورت نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا رجم کے بارے میں تمہیں تورات میں کیا حکم ملا ہے انھوں نے کہا کہ ان دونوں کو رسوا کیا جائے۔ اور کوڑے لگائے جائیں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا۔ اس میں تو رجم کا حکم ہے وہ (یہودی) تورات نے آئے انھوں نے اسے کھولا ان میں سے ایک آدمی رجم والی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کے بائیں اور بائیں کو پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھاؤ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگا اے محمد ﷺ آپ نے سچ فرمایا ہے اس میں آیت رجم موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا

تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی اس عورت کو بچانے کیلئے اس کے اوپر جھک جاتا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں اگر کوئی آزاد مسلمان کسی عورت سے زنا کرے جبکہ وہ پہلے کسی مسلمان آزاد عورت سے نکاح کر چکا ہو اور اس سے اس نے ہم بستری بھی کر لی ہو اس صور ت میں رجم کا حکم ہے کیونکہ وہ صحن ہے مگر اس نے حماست کی ہو صرف نکاح کیا اور ہم بستری نہ کی ہو یا اس کے نکاح میں یہودی یا نصرانی لوطی ہو تو وہ صحن نہیں اس کو سنگسار نہ کیا جائے گا اس کو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

زنا کا اقرار کرنا

694۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روادی بھڑکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ایک نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے دوسرا جوان دونوں میں سے زیادہ بھگدار تھا کہا تمہیک ہے یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے لیکن مجھے ہات کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تم بات کرو اس نے کہا میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے سزا ہے میں نے اس کی طرف سو بکریاں اور اپنی ایک کثیر فدیہ دے دی۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا تَحْلِيهِ نَأْخُذُ، إِنَّمَا زَوَّجِي خَيْرَ مُسْلِمٍ زَوَّيَ بِامْرَأَةٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ قَبْلَ ذَلِكَ خُرُوءَ مُسْلِمَةً وَجَامِعَهَا فِيهِ الرِّجْمُ، وَهَذَا هُوَ الْمُخَصَّنُ فَإِنْ كَانَ لَمْ يُجَامِعْهَا إِنَّمَا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا أَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةً يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً لَمْ يَكُنْ بِهَا مُخَصَّنًا، وَلَمْ يَرْجَمْ وَضُرِبَ بِمِائَةِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَاشِيَةُ مِنْ قُلُوبَانَا.

بَابُ: الْإِقْرَارُ بِالزَّانَاةِ

694۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِالْحِمْيَرِيِّ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ زَوْجَتَيْنِ اخْتَصِمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَخَذَهُمَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَقْفَهُمَا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَالَّذِينَ لِيْ فِي أَنْ أَتَكَلَّمُ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنْ إِنِّي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا يَتَغَيَّرُ أَجْرًا قَوْلِي بِامْرَأَةٍ فَأَخْبِرُونِي أَنْ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ، فَالْقَدِيْثُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِيَّةٍ لِيْ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبِرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرِّجْمُ عَلَى امْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا فَيْضُ

بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: اَنَا عَنْتُمْكَ وَخَارِئُكَ
فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَجَلَدَ اِسْتِ مَائَةً وَعِزَّتُهُ عَامَةً، وَأَمَرَ
اَلْاِسْلَمِي اَنْ يَأْتِيَ اِمْرَاةَ الْاَخَرَةِ، لِاَنْ اِغْتَرَفَتْ
وَجَمَعَهَا، فَاِغْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

کی نبی پر رحم کی سزا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس
ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم
دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔
تمہاری بیکر یاں اور تمہاری جھپٹیں وہاں کی جاتی ہے اور
اس کے بچے کو سو کوڑے مارے اور ایک سال کیلئے جلا وطن کر
دیا آپ نے حضرت انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ
دوسرے آدمی کی عورت کے پاں جائیں اگر وہ اعتراف کر
لے تو اس کو رحم کی سزا دے اس نے اعتراف کر لیا تو وہ
سنگسار کر دی گئی۔

695۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ، عَنْ
أَبِيهِ زَيْدٍ بْنِ مَلِكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا زَنَتْ
وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِذْهَبِي
حَتَّى تَضَعِي، فَلَمَّا وَضَعَتْ أَتَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: اِذْهَبِي
حَتَّى تُرْجِعِي، فَلَمَّا أَرْجَعَتْ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا: اِذْهَبِي
حَتَّى تَسْتَوْدِعِيهِ فَاسْتَوْدَعَتْهُ، ثُمَّ جَاءَتْهُ فَأَمَرَ بِهَا
فَأَجِمَّ عَلَيْهَا الْحُلْدَ.

695۔ حضرت عبداللہ بن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی اس نے آپ
ﷺ کو بتایا کہ اس نے بدکاری کی ہے اور وہ حاملہ ہے۔ نبی
کریم ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا چلی جا یہاں تک کہ وضع
محل (بچہ پیدا) ہو جائے۔ جب وہ بچے کو جنم دے چکی تو
آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ نے فرمایا چلی جا یہاں تک
کہ تو دودھ پلائے۔ جب دودھ پلا چکی (دودھ پلانے کی
مدت ختم ہوگئی) تو آپ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے
ارشاد فرمایا چلی جا اور بچے کو کسی محافظ کے سپرد کر دے وہ بچے
کو محافظ کے سپرد کر کے آئی تو آپ نے حکم دیا تو اس پر (رحم
کی) حد جاری کر دی گئی۔

696۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ
زَيْدًا اِغْتَرَفَ بِالزَّوْنِي عَلَى نَفْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ اَزْنَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ
فَحُلِدَ، لِأَنَّ ابْنَ شِهَابٍ: فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يُؤْخَذُ
الْمُزْنَةُ بِاِغْتِرَافِهِ عَلَى نَفْسِهِ.

696۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے بارے میں زنا
کا اعتراف کر لیا اور اپنے خلاف چار گواہ بھی پیش کر دیے نبی
کریم ﷺ نے حکم دیا تو اس کو سزا دی گئی حضرت ابن
شہاب نے فرمایا خود اعتراف کر لینے کی وجہ سے سزا دی گئی۔

697۔ حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم

697۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمٍ: أَنَّ

وَجَلَا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّوْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَوْطِ فَاتِي
 بِسَوْطِ مَكْسُورٍ، فَقَالَ: لَوْ هَذَا، فَاتِي بِسَوْطِ
 جَدِيدٍ لَمْ تَقْطَعْ نَفْسَكَ، فَقَالَ: بَيْنَ هَاتَيْنِ، فَاتِي
 بِسَوْطٍ قَدْ رَجَبَ بِهِ قَلَانٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، ثُمَّ قَالَ:
 أَيُّهَا النَّاسُ! لَدَى أَنْ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهَوْا عَنْ خُلُودِ اللَّهِ،
 فَمَنْ أَضَاهَا مِنْ هَذِهِ الْقَادُورَاتِ حَتَّى فَلْيَسْخِرَ
 بِسُوءِ اللَّهِ، لِأَنَّهُ مَنْ يَبْدُ لَنَا ضَلْعًا فَلَيْمَ عَلَيْهِ بِكَفَاتِ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے اپنے ہارے میں
 زنا کا اعتراف کیا نبی کریم ﷺ نے کوڑا اٹھوایا تو آپ کے
 پاس ایک ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا آپ نے فرمایا اس سے بھڑلاؤ
 تو آپ کے پاس ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کی کاٹھیں ابھی کھلی
 نہیں تھیں (غیر مستعمل تھا) آپ نے فرمایا ان دونوں کوڑوں
 کے درمیان کالاؤ (جوڑو ٹوٹا ہوا اور نہ غیر مستعمل ہو) پھر
 آپ کے پاس ایک کوڑا لایا گیا جسے کسی نے سواری کیلئے
 استعمال کیا ہوا تھا اور نرم ہو گیا تھا آپ نے اس کے ساتھ
 سزا دینے کا حکم دیا تو اس پر زنا کی حد جاری کی گئی پھر آپ نے
 ارشاد فرمایا اے لوگو! اب وقت آ گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی مقرر
 کردہ حدود سے باز رہو (تھاؤ نہ کرو) جس اس قسم کے برے
 کام کا مرتکب ہو تو اسے چاہیے وہ اللہ کے پردے میں چھپا
 رہے جو آدمی اپنا راز ظاہر کر دے گا تو ہم کتاب اللہ کے
 مطابق اس پر حد جاری کریں گے۔

698۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ
 أَبِي عَتِيْبَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أَبِي نَجْمٍ رَاصِلَتَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا وَفَلَاحٍ عَثَلَ جَارِيَةً نَجْمٍ،
 فَأَخْبَلَهَا، ثُمَّ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ زَانٍ وَلَمْ يَكُنْ
 أَحْصَيْنَ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو نَجْمٍ رَاصِلَتَيْنِ، فَجُلِدَ الْخُدُّ ثُمَّ
 نَقِيَ إِلَى قَدْحٍ.

699۔ حضرت صفیہ بنت ابی عتیبہ نے حضرت ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کنواری لڑکی
 سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہو گئی پھر اس نے اپنے حلق زنا کا
 اعتراف کر لیا وہ صحن نہیں تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
 عنہ نے حکم دیا تو اس کو کوڑے لگائے گئے پھر اس کو قدح کی
 طرف جلا وطن کر دیا گیا۔

699۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنْ رَجُلًا
 مِنْ أُمَّتِكَ أَتَى أَبَا نَجْمٍ، فَقَالَ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ زَانِي، قَالَ:
 لَهُ أَبُو نَجْمٍ: هَلْ ذَكَرْتَ هَذَا لِأَخِي غَيْرِي؟ قَالَ: لَا،
 قَالَ أَبُو نَجْمٍ: ثَبِّإِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْتَسْرِ بِسُوءِ
 اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْتُلُ التَّوْبَةَ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ سَعِيدٌ:

699۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی اکرم
 قبیلہ کا ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس
 آیا اور اس نے کہا اس رزیل نے زنا کر لیا ہے حضرت ابوبکر
 صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے میرے علاوہ یہ بات
 کسی سے بیان کی ہے؟ تو اس نے کہا نہیں۔ حضرت ابوبکر
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو یہ کرد اور اللہ

تعالیٰ کے پردہ میں اپنے گناہ کو چھپا لو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ راوی حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس آدمی کے دل کو جھینٹا یا حتیٰ کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پس حضرت عمر کو اس نے دعویٰ کیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا تھا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس آدمی کے دل کو جھینٹا یا پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے عرض کی اس راز میں نے زنا کیا ہے راوی حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے اپنا رخ مبارک پھیر لیا راوی کا بیان ہے کہ اس نے کئی بار آپ سے یہی بات کہی آپ ہر مرتبہ اس سے اعراض فرما لیتے تھے جب کافی دفعہ کہہ چکا (یعنی چار مرتبہ) تو آپ نے اس کے اہل خانہ کو بلا بھیجا۔ آپ نے فرمایا کیا اس کو کوئی بیماری ہے یا پاگل پن ہے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تندرست ہے آپ نے فرمایا یہ کنوارہ ہے یا شادی شدہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ شادی شدہ آپ نے عجم دیوانوں کو سنسار کر دیا گیا۔

700۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواہ اس کے ایک آدمی سے فرمایا جسے ہر آل کہا جاتا تھا۔ اسے ہر آل اگر تم اس بات کو (اعتزاف نہ کرو) اپنی چادر سے چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہت سی بھرتا ہوا حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے بھی حدیث ایک مجمع میں بیان کی جس میں جزیہ بن ہشیم بن ہر آل موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا ہر آل میرے دادا تھے اور یہ حدیث صحیح اور حقیقت پر مبنی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب

قَلَّمَ تَقَرَّبَ بِهِ نَفْسَهُ حَتَّى أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ حَمْدًا قَالَ لَا بِيْ بَكْرِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ حَمْدًا قَالَ أَبُو بَكْرِي، قَالَ سَعِيدٌ: قَلَّمَ تَقَرَّبَ بِهِ نَفْسَهُ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: الْأَجْرُ قَدْ رَزَى، قَالَ سَعِيدٌ: فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ يَزَارُ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ حَتَّى إِذَا اخْتَرُ عَلَيْهِ، نَفَسَ إِلَى أَهْلِيهِ فَقَالَ: أَيَسْمَكِي؟ أَيُهْ جَنَّة؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَصَاحِبُهَا، قَالَ: أَيَكُونُ أَمْ قَبِيتُ؟ قَالَ: قَبِيتُ فَأَتَرْتُهُ فَرَجَمَهُ.

فَلَا مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَلِمَةً تَأْخُذُ، وَلَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ

بِإِغْيَارِهِ بِالزَّيْنِ حَتَّى يَقُولَ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ فِي أَرْبَعِ مَجَالِسٍ مُخْتَلِفَةٍ، وَكَذَلِكَ جَاءَتْ السُّنَّةُ: لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِإِغْيَارِهِ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّيْنِ حَتَّى يَقُولَ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْقَهَا جَاءَ، وَإِنْ أَقْرَأَ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ رُجُوعِهِ وَغَلَى سَبِيلَهُ.

ہے اگر وہ چار بار اقرار کرے اور پھر وہ رجوع کر لے تو اس کے رجوع کو قبول کر لیا جائے گا اور اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

جبر آزانا کرتا

701۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام تھا جو جس میں آنے والی لوٹریوں اور غلاموں پر بطور مگران مقرر تھا۔ اس نے ان غلاموں میں سے ایک کثیر کے ساتھ زبردستی کی اور اس کے ساتھ زنا کر لیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے لگائے اور اس کو جلا وطن کر دیا اور لوٹری کو کوڑے نہیں لگائے کیونکہ اس نے اس کے ساتھ جبر کیا تھا۔

702۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مروان نے ایک عورت کے بارے میں فیصلہ کیا جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا تھا کہ اس کا مہر اس پر ہے جس نے اس کے ساتھ یہ فعل کیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عورت پر جبر کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں اور جس نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہے اس حد ہے جب اس پر حد واجب ہو جائے تو مہر ساقط ہو جاتا ہے حد اور مہر ایک جماع میں ایک ساتھ واجب نہیں ہو سکتے اگر اس سے حد شہ کی وجہ سے ہٹا دی جائے تو اس پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر

بَابُ: أَلَا سَجَرَاهُ فِي الزَّيْنِ

701۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقْرَأُ عَلَى رَقَبَتِهِ الْعَنْصُ، وَأَنَّهُ اسْتَكْرَاهُ جَارِيَةً مِنْ ذَلِكَ الرَّقَبَتِي، فَوَلَّعَ بِهَا، فَحَلَلَهُ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ، وَنَفَّاهُ، وَلَمْ يُجَلِّدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَاهُ.

702۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي إِفْرَاقِ أُصَيْبَتٍ مُسْتَكْرَاهَةٍ بِضَدِّهَا عَلَى مَنْ قَعَلَ ذَلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا اسْتَكْرَاهَتِ الْمَرْأَةُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا، وَعَلَى مَنْ اسْتَكْرَاهَهَا الْحَدُّ، فَإِذَا وَجِبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بَطُلَ الصَّدَاقُ، وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي جَمَاعٍ وَاحِدٍ، لِإِنْ ذُرِيَ عَنْهُ الْحَدُّ بِشَهْنَةٍ وَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْقَهَا جَاءَ.

فتحا، کرام کا یہی قول ہے۔

زنا اور شراب میں غلاموں کی سزا

703۔ حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ خزومی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے اور چند قریشی نو جوانوں کو حکم دیا تو ہم نے سرکاری لوٹریوں کو زنا کے جرم میں پچاس پچاس کوڑے مارے۔

704۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک ایسی لوٹری کے بارے میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا ہو اور وہ غیر شرعی شدہ ہو آپ نے فرمایا جب وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اور وہ پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ تو پھر اسے سچا ڈالو خواہ ایک فقیر کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یا نہیں کہ (یہ روایت کا حکم) تیسری مرتبہ کے بعد ہے یا چوتھی مرتبہ کے بعد اور طبرانی سے مراد سنی ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ لوٹری اور غلام کو زنا کی وجہ سے آزاد کی سزا سے نصف سزا یعنی پچاس کوڑے لگائے جائیں گے قذف، شراب اور نشہ کی سزا کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

705۔ حضرت ابو زناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کو افتراء کے جرم میں اسی کوڑے مارے۔ حضرت ابو زناد نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ

بَاب: حَدَّثَنَا مَالِكٌ فِي الزَّيْنَاءِ وَالسُّكْرِ

703۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَلَمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمُخَزُومِيِّ قَالَ: أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي لَيْلَةٍ بَيْنَ قُرَيْشٍ، فَجَلَدْنَا وَلَايِدَ بَيْنَ وَلَايِدِ الْإِمَارَةِ عَشْرِينَ عَشْرِينَ فِي الزَّيْنَاءِ.

704۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّلَ عَنِ الْأَمَةِ، إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ؟ فَقَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ يَخُوفُهَا وَلَوْ بِضَغِيرٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: لَا أَذْرِي أَتَمَّ النَّبِيَّ، أَوْ الرَّابِعَةَ وَالضَّغِيرَ: الْخَلْعُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، يُجْلَدُ الْمَمْلُوكُ وَالْمَمْلُوكَةُ فِي عَذَابِ الزَّيْنَاءِ بِضَفِّ عَذَابِ الْخَوَرَةِ عَشْرِينَ جَلْدَةً، وَكَذَلِكَ الْفُلْدُ وَشَرِبَ الْخَمْرَ وَالسُّكْرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ.

705۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّيْنَاءِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنَّهُ جَلَدَ عَبْدًا فِي لَيْلَةٍ ثَمَانِينَ، قَالَ أَبُو الزَّيْنَاءِ: فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍاءَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: أَدْرَأَيْكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالْعُتْبَاءُ هَلُمَّ جَزَاءً، فَمَا زِلْتُ أَعْدَا حُرْبَ عَبْدًا فِي لَيْلَةٍ أَكْثَرَ

مِنْ أَرْبَعِينَ.

عزا اور دیگر خلفاء کا دور پایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے تہمت کی وجہ سے کسی غلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے لگائے ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تہمت کی وجہ سے غلام کو آزاد کی نصف حد یعنی چالیس کوڑے لگائے جائیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَضْرِبُ الْعَبْدُ فِي الْهَرَبَةِ إِلَّا أَرْبَعِينَ جَلْدَةً بِضَفِّ خِدِّ الْحَرِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

706- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شراب پینے کی وجہ سے غلام پر عاقد سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ہمیں روایت ملی ہے کہ اس کی سزا آزاد کی سزائے نصف ہے حضرت علی، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہم اپنے غلاموں کو شراب پینے کے جرم میں آزاد کی سزائے نصف سزا دیتے تھے۔

708- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ وَ سُبَيْلٌ عَنْ عَبْدِ الْقَيْدِ فِي الْغَمْرِ؟ فَقَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ عَلَيْهِ بِضَفِّ خِدِّ الْحَرِّ، وَأَنَّ عَبْدًا وَعَمْرًا وَعُثْمَانُ وَإِبْنُ غَابِرٍ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَدُوا عَيْنَهُمْ بِضَفِّ خِدِّ الْحَرِّ فِي الْغَمْرِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں شراب اور نشہ میں آتی کوڑے ہیں اس سلسلہ میں غلام کیلئے چالیس کوڑے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَخَذَ فِي الْغَمْرِ وَالشُّكْرِ قَتَاوُونَ، وَخَدَّ الْعَبْدِ فِي ذَلِكَ أَرْبَعُونَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

اشارہ وغیرہ سے تہمت لگانا

بَابُ: أَخَذَ فِي التَّغْرِيبِ

707- حضرت حمزہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں ان میں سے ایک نے کہا کہ نہ میرا باپ زانی ہے نہ میری ماں زانیہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا کسی نے کہا کہ اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے (اس پر حد نہیں) دوسروں نے کہا کہ اس کے ماں باپ میں اس کے سوا بھی تو خوبیاں موجود ہیں (اگر تعریف مقصود ہوتی تو ان خوبیوں کے

707- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّجَّالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَةُ بَنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَجُلَيْنِ فِي زَمَانِ عُمَرَ اسْتَبَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: مَا أَبِي بَرَّانٌ وَلَا أُمِّي بِزَيْنَةٍ، فاستأْذَنَ فِي ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ قَائِلٌ: مَذَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، وَقَالَ آخَرُونَ: وَلَقَدْ كَانَ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ مَذَحٌ بَيَوتِ هَذَا، فَرَأَى أَنَّ تَجَلُّدَهُ الْخَدَّ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْخَدَّ قَتَاوَيْنِ.

اتھار کے ذریعے بھی ہو سکتی تھی (ہماری رائے یہ ہے کہ اس پر حد جاری کریں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اصحاب رسول ﷺ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں سے کسی نے کہا ہماری رائے میں اس پر حد نہیں ہے اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے اور ہم حد کی لٹی کرنے والوں کے قول پر عمل کرتے ہیں اور جنہوں نے حد کی لٹی کی ہے اور کہا ہے کہ اشارہ میں حد نہیں ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں (کیونکہ اشارہ وغیرہ شبہات پر مشتمل ہے اور شبہ کی وجہ سے حد و ساقط ہو جاتی ہیں) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

شراب پینے کی حد

708۔ حضرت سابع بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا فلاں شخص (عبد الرحمن اوسط بن راوی المدکور) کے پاس سے مجھے شراب کی بو آئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے غلام بی بی ہے (انجور کا نشہ آور شربت) میں اس کے بارے میں پوچھا ہوں اگر یہ نشہ لاتی ہے تو میں اسے کوڑے مارنے کی سزا دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو کوڑے مارے۔

709۔ حضرت ثور بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے شراب پینے کی سزا کے حلق مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ آپ اسے اسی کوڑے ماریں۔ کیونکہ جب وہ

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ اخْتَلَفَ فِي هَذَا عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَرَى عَلَيْهِ حَدًّا، مَدَحَ أَهْلَهُ وَأَهْلَهُ، فَأَخْلَفْنَا بِقَوْلِ مَنْ قَرَأَ الْحَدَّ مِنْهُمْ وَيَعْنِي قَرَأَ الْحَدَّ وَقَالَ: لَيْسَ فِي الصَّغِيرِ جُلْدٌ عَلَيْهِ بِنِ أَبِي حَالِبٍ وَحِينَ اللَّهُ عَنْهُ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَمَلُ بِهِ فِي قَلْبِهَا إِنَّا.

بَابُ: الْحَدُّ فِي الشَّرْبِ

708۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْبٍ، أَنَّ السَّابِقَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ وَفُخْ شَرَابٍ، فَسَأَلْتُهُ، فَوَدَّعَنِي أَنَّهُ شَرِبَ طَلَاءً، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسَكِّرُ جُلْدُهُ الْحَدَّ، فَعَلَدُهُ الْحَدَّ.

709۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُوزُ بْنُ زَيْدٍ الْبَلْبَلِيُّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَأْذَنَ فِي الصَّغِيرِ بِشَرِبَتِهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ عَلَيْهِ بْنُ أَبِي حَالِبٍ: أَرَى أَنَّ تَصْرِيفَهُ قَسَابِينَ، فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَهَا سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذِي،

وَإِذَا هَذَى الْفَتْرَى، أَوْ كَمَا قَالَ لَجَلَدُ عَمْرٍ فِي
الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

شراب نوشی کرے گا تو تشر ہوگا۔ جب تشر ہوگا تو لایینی بک
بک کرے گا اور جب وہ بے ہودہ کوئی کرے گا تو تہمت بھی
لگائے گا یا جیسے بھی آپ نے فرمایا (یہ راوی کا شک ہے) تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو شراب نوشی کے جرم میں اسی
کوڑے مارے۔

بَابُ: شُرْبِ الْبَيْعِ وَالْفُتْرَاءِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
710- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَّابٍ، عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَبَّلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ؟ فَقَالَ: كُلُّ خَرَابٍ
أُسْكِرَ لَهُوَ حَرَامٌ.

بدیودار شہد اور جوار کی شراب وغیرہ کا پینا
710- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ سے بدیودار شہد کے پینے کے بارے میں پوچھا
گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو تشر آوے اور ہودہ حرام
ہے۔
711- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ سے جوار کی شراب کے متعلق پوچھا گیا آپ
نے فرمایا اس میں کوئی بہتری نہیں ہے۔ آپ نے اس سے منع
فرمایا میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا (حضرت
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے راوی حضرت زید بن اسلم رضی
اللہ عنہ سے دریافت کیا) خمیر کیا ہوتا آپ نے فرمایا یہ
جوار ہوتی ہے۔

بَابُ: تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَمَا يُكْرَهُ

مِنَ الْأَشْرِبَةِ

شراب کی حرمت اور

مکروہ مشروبات

712- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
أَبِي وَغَلَةَ الْبَصْرِيِّ، أَنَّهُ سَبَّلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُفَضِّرُ
مِنَ الْخَمْرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلْهَدَى زَجَلٌ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ رَابِعَةً خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ
عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا؟ قَالَ: لَا، فَسَأَلَهُ
إِنْسَانٌ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: بِمِ سَأَلْتَهُ؟

712- حضرت ابو وغلہ مصری سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکو نچڑے ہوئے
(پانی) کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کسی آدمی نے
شراب کی ایک مٹک بلور پر پیش کی نبی کریم ﷺ نے
اسے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار

قَالَ: أَمَرْتُهُ بِتَبْعِهَا، فَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ حَرُمٌ حَرُمًا
حَرُمٌ بِتَبْعِهَا، قَالَ: فَفَتَحَ الْمَوَاقِيتَ حَتَّى دَخَلَ مَا
سِوَهُمَا. قَالَ: أَمَرْتُهُ بِتَبْعِهَا، فَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ حَرُمٌ حَرُمًا
حَرُمٌ بِتَبْعِهَا، قَالَ: فَفَتَحَ الْمَوَاقِيتَ حَتَّى دَخَلَ مَا
سِوَهُمَا. قَالَ: أَمَرْتُهُ بِتَبْعِهَا، فَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ حَرُمٌ حَرُمًا
حَرُمٌ بِتَبْعِهَا، قَالَ: فَفَتَحَ الْمَوَاقِيتَ حَتَّى دَخَلَ مَا
سِوَهُمَا.

دیا ہے اس نے عرض کی نہیں اس کے پہلو میں موجود ایک
آدی نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہی کریم ﷺ نے اس
سے فرمایا کہ تم نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟ اس نے عرض
کی کہ میں نے اسے یہ فروخت کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے
فرمایا جس نے اس کا بیٹا حرام کر دیا ہے اس نے اس کو بیٹا
بھی حرام کر دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے ملک کا منہ
کھول دیا حتیٰ کہ جو کچھ اس میں تھا بہہ گیا۔

713- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ زَيْدًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا
نَكْنَعُ مِنْ قَمَرِ النُّعْلِ وَالْعَبَبِ وَالْقَضْبِ، فَتَنْصِرُوهُ
حُمْرًا قَنِيبَةً؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِنِّي أَشْهَدُ
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ
أَنِّي لَا أَمُرُّكُمْ أَنْ تَكْنَعُوا، فَلَا تَكْنَعُوا، وَلَا
تَنْصِرُوا، وَلَا تَسْفُوهَا فَإِنَّهَا رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ.

713- حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک عراقی آدمی نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم کچھ بھورے کے پھل، انگوڑ
اور گنا خریدتے ہیں پھر اس سے شراب بنواتے ہیں اور اسے
فروخت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں
تم پر اللہ تعالیٰ نفرشتوں اور جن و انس میں سے جو بھی سنا ہے
کہ وہ بتا رہا ہے کہ میں تمہیں خریدنے کا حکم نہیں دیتا۔ تم اسے
نہ خریدو، نہ بیچو، نہ کھو اور نہ ہی اسے پلاؤ یہ ناپاک اور
شیطان کا کام ہے۔

714- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي
الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرُمًا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ
يُسْقَ.

714- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا کے اندر شراب پی اور
اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا اور
اسے نہیں پیئے گا۔

715- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
قَالَ: كُنْتُ أَشْفِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ

715- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو طلحہ انصاری
اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو خشک و تر کھجوروں کی

الْأَنْصَارِيُّ وَأَنَّهُ بَنَ حُمْبًا مِنَ الْفَيْصِ وَقَتَرِ،
لَأَنَّهُمْ آبَاءٌ، فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ لَدَ خَرْتِ، فَقَالَ أَبُو
عَلِيٍّ: يَا أُنْسُ، قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَزَارِ، فَاحْبِسْهَا
فَقُتِلَتْ إِلَى بَغْرَاسٍ لَنَا، فَضَرَبْنَاهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى
تَكْثُرَتْ.

قَالَ مُعَمَّدٌ: الْفَيْصُ عِنْدَنَا مَكْرُوزَةٌ وَلَا يَنْهَى أَنْ
يُشْرَبَ مِنَ الْبَسْرِ وَالزُّبَيْبِ وَالشَّمْرِ جَمِيعًا، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا كَانَ حَبِيبًا يُسْكَرُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میوہ جات کی
بنائی ہوئی شراب ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہے اور خشک وتر
کھجوروں اور انجوروں کی بنائی شراب نہیں چلی جائے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جبکہ وہ بہت
نشہ لے والی ہو (اور جب نشہ آور نہ ہو تو کوئی حرج نہیں)۔

بَابُ: الْحَلِيطَانِ دوجیزوں کی ملی ملی شراب

716- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الْيَقُوعِيُّ عَنِ
بُخَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَبَابٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ شُرْبِ الشَّمْرِ وَالزُّبَيْبِ جَمِيعًا،
وَالزُّهْرِ وَالرُّطَبِ جَمِيعًا.

717- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَسْرُ
وَالشَّمْرُ جَمِيعًا، وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا.

718- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ:
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، قَالَ ابْنُ
عُفْرَةَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَقُلْتُ:
مَا قَالَ؟ فَأَلْوَا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْقُفِ.

719- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَسْرُ
وَالشَّمْرُ جَمِيعًا، وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا.

بَابُ: نَبِيذُ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقُفِ

720- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَسْرُ
وَالشَّمْرُ جَمِيعًا، وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا.

721- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَسْرُ
وَالشَّمْرُ جَمِيعًا، وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا.

دو تہائی ختم ہو جائے اور باقی ایک تہائی بچ جائے جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو لیکن ہر وہ پھانی شراب جو نشہ آور ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں (دو حلال نہیں ہے)۔

کتاب الفرائض

کِتَابُ الْفَرَائِضِ

721- حضرت قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کیلئے (ترک میں سے) اکا حصہ مقرر فرمایا جتنا آج کل لوگ اسے دیتے ہیں۔

721- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرَضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم دادا کے بارے میں اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابو بکر صدیق کرام کا یہی قول ہے لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دادا کے حصہ کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کرتے تھے وہ دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو کسی شے کا وارث نہیں بناتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فِي الْجَدِّ، وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَبِهِ يَقُولُ الْقَاضِي، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ يَقُولُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَا يُوَرِّثُ الْأَخَوَةَ نَفْعًا شَيْئًا.

722- حضرت قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ کسی کی جدہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں وہ آپ سے (مرحوم کے ترکہ میں سے) اپنے ورثہ کا حصہ پوچھ رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ ذکر نہیں ہوا اور سنت رسول ﷺ سے بھی تمہارے حصہ کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوا تم وہاں چلی جاؤ میں لوگوں سے دریافت کرتا ہوں (راوی کا بیان ہے) آپ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جدہ حاضر ہوئیں تو آپ نے اسے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے

722- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ غَفَّانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتْ بِنْتُ الْجَدِّ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ بِمِيرَاثِهَا، فَقَالَ: مَالِكٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ حَقِّهَا، وَمَا عَلِمْنَا لَكَ فِي شَيْءٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، قَالَ: فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدٌ بْنُ سَلَمَةَ، فَقَالَ: بَقِيَ ذَلِكَ، فَانْقَلَبَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتُ الْجَدِّ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ

الْخَطَابُ تَسَالَهُ مِنْهَا، فَقَالَ: مَا لَكَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قَضَى بِهِ إِلَّا
لِغَيْرِكَ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَاغِ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ
هُوَ ذَلِكَ السُّلُسُ، فَإِنْ اجْتَمَعْنَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا
وَأَيْتُكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

ساتھ کوئی اور بھی گواہ ہے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
اللہ کفرے ہوئے آپ نے بھی اسی طرح ہی کہا جس آپ
نے اس کو نافذ فرمایا پھر ایک اور جہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں آئیں اور وہ آپ سے میراث کے بارے
میں پوچھ رہی تھیں آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارا کوئی
حصہ ذکر نہیں ہوا (نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی طرف سے جہد کے حق میں) جو فیصلہ کیا گیا وہ
تیرے علاوہ دوسری جہد کے حق میں تھا (تو دادی ہے اور وہ
ثانی تھی) اور میں فرأض (مقرر کردہ حصوں) میں اضافہ
کرنے والا نہیں وہ (مقرر حصہ) سبس ہے۔ اگر تم دونوں
(دادی اور ثانی) موجود ہوتو یہ حصہ تم دونوں کے درمیان
نصف نصف ہے اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک تمہا موجود
ہوتو وہ اس کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا اجْتَمَعَتِ الْجَدَّتَانِ أُمُّ
الْأُمِّ، وَأُمُّ الْأَبِّ فَالسُّلُسُ بَيْنَهُمَا وَإِنْ خَلَّتْ بِهِ
إِخْدَامُهُمَا فَهُوَ لَهَا، وَلَا تَرِثُ مَعَهَا جِلْدَةً فَوْقَهَا، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا رَجَمْتَهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے
ہیں کہ جب ثانی اور دادی دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ ان
دونوں کے درمیان (نصف نصف) ہوگا۔ اگر کوئی ایک تمہا
ہوگی تو یہ مکمل حصہ اس کا ہی ہوگا اسکی موجودگی میں اوپر والی پر
دادی یا پر ثانی وارث نہیں ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مِيرَاثُ الْعَمَةِ

پھوپھی کی میراث

723- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَبَاهُ خَجِيرًا
يَقُولُ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: عَجَبًا لِلْعَمَةِ
تُورَثُ وَلَا تَرِثُ.

723- حضرت محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم سے روایت ہے
کہ وہ اکثر اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنتے تھے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عجیب بات یہ ہے
کہ پھوپھی کا سبب وارث بنتا ہے اور وارث نہیں بن سکتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا يَتَنَبَّى عَمْرُوٌ هَذَا لِإِنَّمَا تَرَى أَنَّهَا
تُورَثُ لِأَنَّ ابْنَ الْأَخِ دُوسْتُهُمْ، وَلَا تَرِثُ لِأَنَّهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر نے جو
یہ فرمایا ہے کہ پھوپھی کا سبب وارث ہوتا ہے ہمارے خیال

لَيْسَتْ بِذَاتِ مِنْهُمْ، وَتَحْنُ تَرَوْنِي عَنْ عَمْرِ بْنِ
الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
مَسْرُودٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا لِي النِّعْمَةُ وَالْخَالَةُ بِذَا لَمْ يَكُنْ
ذُو مِنْهُمْ وَلَا عَصِيَّةٌ: فَلِلْخَالَةِ الثَّلَاثُ، وَلِلْعَصِيَّةِ
الثَّلَاثُ، وَحَبِيبُ يَزِيدٍ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَلِطُونَ
رَدَّهُ أَنْ تَأْتِيَنَّ بَنُ الدُّخْدَاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهُ،
فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ،
وَكَانَ ابْنُ أُخْبِيهِ، بِمِثْلِهِ، وَكَانَ ابْنُ شَهَابٍ يُؤَدِّثُ
النِّعْمَةَ وَالْخَالَةَ وَذُو الْقُرْبَاتِ بِقُرَابِهِمْ، وَكَانَ مِنْ
أَهْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَعْلَمُهُمْ بِالزَّوَانِدِ.

میں بھائی کا بیٹا ذوکم (حصہ دار) ہے اور جو فرمایا ہے کہ وہ
وارث نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ذوکم نہیں۔ ہم
حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن
مسرور رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے پچوہگی
اور خالہ کے بارے میں فرمایا جب کوئی اور ذوکم اور حصہ
موجود نہ ہو تو خالہ کو ایک تہائی اور پچوہگی کو دو تہائی حصہ ملے
گا اور وہ حدیث جراحہ میں روایت کرتے ہیں لوگ اس کو
رو نہیں کر سکتے۔ حضرت ثابت بن عدس رضی اللہ عنہ کا
انتقال ہو گیا اور ان کا کوئی وارث نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے
حضرت ابولبابہ بن عبدالمذہر رضی اللہ عنہ جو ان کے بھانجے
تھے میراث عطا فرمائی اور حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ
پچوہگی، خالہ اور تمام ذوی القربی کو ان کی قرابت کی وجہ سے
وارث قرار دیتے تھے۔ آپ اہل مدینہ میں سے سب سے
بڑے فقیہ اور روایت حدیث کے بڑے عالم تھے۔

724۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ،
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ غِبْلَانَ الزُّوْفِيِّ أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ، عَنْ مَوْلَى بَقْرَتَيْشٍ كَانَ قَدِيمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ
مِرْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ،
فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ قَالَ: يَا يَزَافُ هَلُمَّ ذَلِكَ
الْكِتَابَ، لِكِتَابِ عَمَّا حَكَمَ فِي شَأْنِ النِّعْمَةِ يُسْأَلُ
عَنْهُ وَيَسْتَحْبِرُ اللَّهُ هَلْ لَهَا مِنْ شَيْءٍ؟ فَأَتَى بِهِ يَزَافُ،
ثُمَّ دَعَا بِتَوَدٍ فِيهِ مَاءٌ أَوْ قَلْحٌ، فَمَحَا ذَلِكَ الْكِتَابَ
فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ وَجَبَكَ اللَّهُ الْفِرْكَ، لَوْ وَجَبَكَ
اللَّهُ الْفِرْكَ.

اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو تیسرا حصہ میرا قرار جاتا اگر خدا کی
رضا ہوتی تو تیسرا حصہ میرا قرار جاتا۔

بَاب: النَّبِيُّ ﷺ هَلْ يُورَثُ؟

نبی کریم ﷺ کی وراثت

725- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری وراثت دیناروں کی صورت میں تقسیم نہ ہوگی۔ جو کچھ میں نے چھوڑا ہے میری ازواج کو قطع دینے اور عاتلوں کا تحفہ دینے کے بعد وہ سب صدقہ ہے۔

725- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفْقَةِ بَنَاتِي وَمَوْتَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

726- نبی کریم ﷺ کی زوجہ منہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ازواج رسول ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہم کے پاس بھیجے کا ارادہ کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مال سے ملنے والی میراث کے متعلق پوچھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

726- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْنَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَتَّخِذَنَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ إِلَى أَبِي نَجْرٍ يَسْأَلَنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ لَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُورَثُ، مَا تَرَكَتُمَا صَدَقَةٌ.

مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا

بَاب: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

727- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا۔

727- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ، عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ کھر ایک ملت ہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اگر ان کی ملتیں طیبہ و علیحدہ ہوں تو یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

فَالْمُحَمَّدِيُّ وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَالْكَافِرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ، يَتَوَارَثُونَ بِهِ، وَإِنْ اِخْتَلَفَتْ مِلَّتُهُمْ، يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ وَالنَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

728۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ
 بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: وَرِثَ أَبَا عَالِبٍ عَقِيلٌ وَعَالِبٌ، وَلَمْ
 يَرِثَهُ عَلِيٌّ۔
 728۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 جناب ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے اور
 حضرت علی رضی اللہ عنہ وارث نہیں بنے تھے۔

ولاء کی میراث

بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ

729۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
 أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْعَاصِمَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ
 وَتَرَكَ بَيْنَ لَهُ ثَلَاثَةَ ابْنَيْنِ لِأُمِّ وَزَجَلًا لَعْلَةً،
 فَهَلَكَ أَحَدُ الْإِثْنَيْنِ اللَّذَيْنِ لَهَا لَأَمٌ، وَتَرَكَ مَالًا
 وَنَوَالِي، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ لِأُمِّهِ وَأَبِيهِ، وَوَرِثَ مَالَهُ
 وَوَلَاءَهُ نَوَالِيَهُ، ثُمَّ هَلَكَ أَخُوهُ وَتَرَكَ ابْنَةً وَأَخَاهُ
 لِأُمِّهِ، فَقَالَ ابْنَةُ: قَدْ أَخْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَخْرَزَ مِنْ
 النِّجَالِ وَوَلَاءَهُ النِّجَالِ، وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كُنْهٌ
 لَكَ، إِنَّمَا أَخْرَزْتُ النِّجَالِ، فَأَنَا وَلَاءَهُ النِّجَالِ قَلَامًا،
 إِنْ أَثَرْتُ لَوْ هَلَكَ أَبِي لَيَزِمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا؟
 فَاعْتَصَمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانٍ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِهِ
 النِّجَالِيَّ۔
 729۔ حضرت عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث
 بن ہشام سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد المحترم نے بتایا
 کہ حضرت عاصم بن ہشام (غزوہ بدر میں) شہید ہو گئے اور
 تین بیٹے چھوڑ گئے۔ ان میں سے دو ماں کے گئے تھے اور
 ایک سو جلا تھا ان دو گئے بھائیوں میں سے ایک فوت ہو گیا۔
 اس نے کچھ مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے۔ ماں باپ سے
 سکا بھائی اس کے مال و لاء اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کا
 وارث بن گیا پھر اس کا بھائی فوت ہو گیا اس نے ایک بیٹا اور
 سو جلا بھائی چھوڑا اس (مرنے والے) کے بیٹے نے کہا کہ
 میں اپنے باپ کی ملکیت کا مالک ہوں خواہ وہ مال ہو یا آزاد
 کردہ غلاموں کی و لاء ہو۔ اس کے بھائی نے کہا کہ سب کچھ
 میرے لئے نہیں تو مال کا مالک ہے مگر غلاموں کی و لاء کا نہیں
 مجھے بتا کہ اگر آج میرا بھائی فوت ہوتا تو کیا میں اس کا وارث
 نہ ہوتا پس وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت عثمان بن عفان رضی
 اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے فیصلہ کر دیا کہ
 مولیٰ کی و لاء اس کے بھائی کیلئے ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
 کرتے ہیں کہ و لاء اس بھائی کیلئے ہے جو باپ سے سکا ہے۔
 بچیوں کیلئے نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی
 قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْوَلَاءُ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ
 خُذُونَ بَنِي الْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

730۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے روایت کی ہے کہ ان
 کے والد المحترم نے بتایا کہ وہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ

730۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ،

فَاخْتَصِمَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ جُھَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ
 بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ إِمْرَأَةٌ مِّنْ جُھَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ
 بَنِي الْحَارِثِ بَنِي الْخَزْرَجِ. يُقَالُ لَهُ إِفْرَاجُهُمْ بَنُ
 كَثْلِبٍ، فَمَاتَتْ فَوَدَّهَا إِسْنُهَا وَزَوْجُهَا، وَتَرَكَتْ
 مَالًا وَمَوَالِيَّ، ثُمَّ مَاتَ إِسْنُهَا، فَقَالَ وَرَقَةُ: لَنَا وَلَاءُ
 الْمَوَالِيَّ، وَقَدْ كَانَ إِسْنُهَا أَخْرَجَهُ، وَقَالَ
 الْجُھَيْنِيُّونَ: لَيْسَ بِذَلِكَ، إِنَّمَا هُوَ مَوَالِيٌّ صَاحِبِيْنَا،
 فَإِذَا مَاتَ وَلَلْعَا، فَلَنَا وَلَاؤُهُمْ وَنَحْنُ نَرَفُّهُمْ،
 فَقَضَى أُنْثَىٰ مِّنْ عَفْمَانَ لِلْجُھَيْنِيِّينَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيَّ.

عصہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس قبیلہ جھبیہ اور بنو
 حارث بن خزرج کے کچھ افراد جھکڑے کر آئے (وچہ نزاع)
 یہ تھی) کہ قبیلہ جھبیہ کی ایک عورت بنو حارث بن خزرج کے
 ایک آدمی کے نکاح میں تھی جس کا نام ابراہیم بن کعب تھا
 اس عورت کا انتقال ہو گیا تو اس کا بیٹا اور خاندان کے وارث
 بنے اس عورت نے کچھ مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے پھر
 اس کا بیٹا فوت ہو گیا اس کے ورثہ نے کہا کہ غلاموں کی ولاء
 ہمیں ملے گی کیونکہ اس کا بیٹا اس (ولاء) کا مالک تھا صحیحوں
 نے کہا کہ ایسا نہیں یہ ہماری عورت کے موالی ہیں۔ جب اس
 کا بیٹا فوت ہو گیا ہے تو ان کی ولاء ہمارے لیے ہے ہم ان
 کے وارث ہوں گے تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ
 نے ولاء موالی کا فیصلہ صحیحوں کے حق میں فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے
 ہیں جب عورت کا بیٹا فوت ہو جائے تو ولاء اور میراث
 عصبات کی طرف لوٹ جائے گی جو بھی ان غلاموں سے
 فوت ہوا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
 فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

731۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ان سے
 ایک غلام کے بارے میں پوچھا گیا جس کا لڑکا آزاد عورت
 کے بطن سے ہوتا اس کی ولاء کس کیلئے ہوگی آپ نے فرمایا
 کہ اگر باپ اس حال میں فوت ہو جائے کہ وہ آزاد نہیں ہوا
 تھا تو ولاء اس کی ماں کے موالی کو ملے گی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں اگر ان کا باپ فوت ہونے سے قبل آزاد ہو
 جائے تو ولاء باپ کے موالی کے لیے ہوگی۔ حضرت امام ابو
 حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

فَإِنْ مُحْتَمِلٌ: وَبِهَذَا أَيْضًا نَأْخُذُ، إِذَا انْفَرَجَ وَلِلْعَا
 الدُّكُورِ وَجَعُ الْوَلَاءِ وَبِزَاتٍ مِّنْ مَّاتَ بَعْدَ ذَلِكَ
 مِّنْ مَّوَالِيَّهَا إِلَى عَصَبَتِهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 وَجَمْعُ اللَّهِ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

731۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُخْبَرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسَبِّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَدَهُ مِنْ إِفْرَاجٍ خَوْفٍ
 لِّمَنْ وَلَاؤُهُمْ؟ قَالَ: إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ وَهُوَ عَبْدٌ لَّمْ
 يُعْنِ، فَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِيٍّ أُنْثَىٰ.

فَإِنْ مُحْتَمِلٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَإِنْ أَفْتَقَ أَبُوهُمْ قَبْلَ أَنْ
 يَمُوتَ جَرَّ وَلَاءَهُمْ، فَصَارَ وَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِيٍّ أُنْثَىٰ،
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا وَجَمْعُهُمْ
 اللَّهُ.

میراث جمیل

732- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی بچی کو وارث بنانے سے انکار کر دیا مگر جب وہ عرب میں پیدا ہوا (تو اس کو ورثہ لے گا)۔

بَاب: مِيرَاثُ الْحَمِيلِ

732- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: أُمِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ يُوْرَثُ أَحَدًا مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَّا مَا وَلَدَ فِيهِ الْقَرْبَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جمیل وارث نہیں ہوگا جو گرفتار کر کے (دارالحرب سے) لایا جائے۔ اور اس کے ساتھ کسی عورت کو بھی گرفتار کیا گیا ہو اور وہ عورت کہتی ہو کہ یہ میرا لڑکا ہے یا کہتی ہو کہ یہ میرا بھائی ہے یا وہ کہتا ہو کہ یہ میری بہن ہے سوائے والد اور بیٹے کے کوئی نسب بغیر گواہی کے وارث نہیں بن سکتا کیونکہ جب باپ دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے اور وہ بھی اس کی تصدیق کر دے تو وہ اس کا بیٹا ہوگا اس کیلئے کسی گواہی کی ضرورت نہیں ہوتی مگر جب لڑکا غلام ہو اور اس کا آقا اس کی تکذیب کر دے تو وہ باپ کا بیٹا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس کا مولیٰ اس کی تصدیق کر دے عورت جب کسی بچے کا دعویٰ کرے اور ایک آزاد مسلمان عورت گواہی دے کہ اس کو اس عورت نے ہی جنم دیا ہے لڑکا بھی اس کی تصدیق کرے اور وہ آزاد بھی ہے تو وہ اس عورت کا بیٹا ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

وصیت کا بیان

733- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہے

فصل: الوصية

733- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا عَلَى امْرِئٍ مِنْ مُسْلِمٍ لَهْ شَيْءٌ يَوْحِي فِيهِ نَيْتٌ لِبَلَدَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتَهُ

عِنْدَهُ مَكْنُونَةٌ.

فَالِ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، هَذَا حَسَنٌ جَوِيدٌ.
اور وہ دورا تمی بغیر وصیت لکھے ہوئے مزار ہوئے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں یہ بجز اور محمد ہے۔

مال کے تیسرے حصہ میں وصیت

734- حضرت عمرو بن سلیم زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ یہاں قبیلہ حسان کا ایک لڑکا مرض الموت میں مبتلا ہے اور اس کے وارث شام میں ہیں اس کے پاس مال ہے یہاں اس کی صرف ایک چچا زاد بہن کے سوا کوئی بھی نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو حکم دو کہ وہ اس (بہن) کے لئے وصیت کرے تو اس نے مال میں سے اس کیلئے بخشش مای کنوئیں کی وصیت کی۔ راوی حضرت عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد میں نے یہ مال (کنوئیں) تیس ہزار میں فروخت کر دیا وہ چچا زاد بہن جس کیلئے اس نے وصیت کی تھی حضرت عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

735- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے سال مجھے لاقح شدید بیماری کی عیادت کیلئے میرے یہاں تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول ﷺ مجھے جو بیماری لاقح ہے وہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں میں صاحب مال ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کروں آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے عرض کی کہ نصف دے دوں آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے عرض کی پھر تیسرا حصہ دے دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہائی مال۔ اور شک کثیر ہے (یا آپ نے فرمایا) کبیر ہے (یہ کسی راوی کو شک ہے) اگر تم اپنے وراثہ کو خوشحال چھوڑ دو تو یہ اس سے بجز ہے کہ تم

بَابُ: الرَّجُلُ يُوصِي عِنْدَ مَوْتِهِ بِثُلْثِ مَالِهِ
734- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ
بْنِ حَزْمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ سَلِيمٍ الرَّزَقِيَّ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ هَذَا غُلَامًا
يَقَاضَى مِنْ عَشَانٍ وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ، وَلَهُ مَالٌ، وَلَيْسَ
هَذَا إِلَّا ابْنَةُ عَمٍّ لَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَرُوءَةٌ، فَلْيُوصِ لَهَا،
فَأَوْصَى لَهَا بِمَالٍ يُقَالُ لَهُ بَنَرٌ خَشَمٌ، قَالَ عُمَرُ بْنُ
سَلِيمٍ: فَبَعَثَ ذَلِكَ الْمَالَ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا بَعْدَ ذَلِكَ،
وَابْنَةُ عَمِّهِ الْبَنَى أَوْصَى لَهَا مِنْ أَمِّ عُمَرَ بْنِ سَلِيمٍ.

735- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ
غَابِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَاصٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَامٌ خَشِيَّةٌ
الْوَدَاعِ يُغَوِّدُنِي مِنْ وَجَعٍ إِشْتَدَّ، فَقُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ: بَلِّغْ بَنِي الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ
وَلَا تَرَى إِلَّا ابْنَةَ عَمٍّ، أَفَلْتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي؟ قَالَ:
لَا، قَالَ: فَبِالشُّطْرَى؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَبِالثُّلْثِ؟ ثُمَّ قَالَ:
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ، وَالثَّلْثُ خَيْرٌ، أَوْ خَيْرٌ،
إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَفْرَغَهُمْ
عَالَةً يَتَكَفَّلُونَ الشَّامَ وَأَنْتَ لَنْ تَتَلَقَّ نَفَقَةً تَبْلُغِي
بِهَا وَجَدَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ لِي

فِي إِمْرَانِكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،
 أُخِلْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخْلِفَ
 فَتَقْتَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا تَبْعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا
 إِذْ ذُذْتُ بِهِ فَرَجَةٌ وَرَفْعَةٌ، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخْلِفَ حَتَّى
 يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيَضْرِبَكَ آخِرُونَ، اللَّهُمَّ
 إِنِّضْ لِأَصْحَابِي جِزْيَتَهُمْ وَلَا تُزِفْهُمْ عَلَيَّ
 أَغْفَابِهِمْ، لَكِنَّ الْبَاقِينَ سَقَدَ بَيْنَ خَوْلَةٍ، يَرْجَى لَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ ثَابِتٌ بِمَكَّةَ.

انہیں تک دست پھوڑا اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے
 رہیں۔ جو کچھ تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خرچ کرو گے
 تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ اس کا بھی جو لقمہ تم اپنی بیوی
 کے منہ میں دیتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی
 یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا
 (بیماری کی وجہ سے کہ میں رہ جاؤں گا اور دیگر ساتھی آپ
 کے ساتھ مدینہ طیبہ روانہ ہو جائیں گے) آپ نے ارشاد فرما
 یا تم پیچھے نہیں رہو گے تم جو عمل صالح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل
 کرنے کیلئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارے
 درجے اور رفعت میں اضافہ فرما دے گا ہو سکتا ہے کہ آپ
 پیچھے رہ جائیں گے (کہہ کر میں تمہارا وصال نہ ہو) حتیٰ کہ
 تمہاری ذات سے کئی لوگوں کو نفع پہنچے اور دیگر لوگوں کو تمہاری
 ذات کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔ اے اللہ میرے صحابہ
 کی ہجرت کامل فرما دے اور انہیں پچھلے پاؤں واپس نہ لوٹا
 لیکن مصیبت زدہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کیلئے نبی
 کریم ﷺ دکھ کا اظہار فرماتے تھے کہ ان کا مکہ میں انتقال
 ہوا تھا۔

نوٹ: مذکورہ حدیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
 عنہ کو نبی کریم ﷺ نے زندہ رہنے کی خوشخبری دینے کے
 ساتھ ساتھ آپ کے ہاتھوں مسلمانوں کو نفع پہنچنے اور غیر
 مسلموں کی نقصان پہنچنے کے متعلق بھی واضح اعلان فرما دیا
 آپ اس کے بعد زندہ رہے کئی فتوحات آپ کے ہاتھوں
 سے ہوئیں اور کفار کو نقصان پہنچا اس بیماری کے بعد آپ
 45 برس تک بطور حیات رہے صاحب بصیرت اس زبان
 مبارک کی برکت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں جس کو کن کی کتنی
 کہا جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے میت کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کے مال کے ٹکٹ میں بیستیں جائز ہیں اس کیلئے اس سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں اگر اس نے اس سے زیادہ وصیت کی ہو اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اس کی اجازت دے دیں تو یہ جائز ہے اجازت دینے کے بعد ان کیلئے رجوع کرنا جائز نہیں اگر وہ (ابتداء میں ہی) ادا کر دیں تو یہ (وصیت) تیسرے حصے میں جاری ہوگی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا نبی ﷺ میں وصیت کرو اور یہ تہائی بہت ہے۔ تہائی سے زیادہ وصیت کرنا کسی کیلئے جائز نہیں ہوتا۔ مگر یہ کہ ورثاء اس کی اجازت دے دیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْوَصِيَّةُ جَائِزَةٌ فِي ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ بَعْدَ قَضَاءِ ذَيْهِهِ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مِنْهُ، فَإِنْ أَوْصَى بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَأَجَارَتْهُ الْوَرُثَةُ بَعْدَ مَوْتِهِ لَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا بَعْدَ إِجَارَتِهِمْ، وَإِنْ رَدُّوا رُجِعَ ذَلِكَ إِلَى الثُّلُثِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ عَشِيرٌ، فَلَا يَخُوزُ بِأَعْدٍ وَصِيَّةٌ بِأَكْثَرِ مِنَ الثُّلُثِ إِلَّا أَنْ يُجِزَّ الْوَرُثَةُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

کتاب الایمان والاندور

قسم کا کم سے کم کفارہ

کتاب الایمان والاندور وأذنی ما یُجْزَى

فی کُفَّارَةِ الْبَیِّنِ

736- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: 736- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے قسم کے کفارہ میں دس مساکین کو کھانا کھلاتے ہر آدمی کو گندم کا ایک مد دیا کرتے تھے اور جب قسم کو بار بار دہراتے تو اپنی لوٹیاں آڑا کرتے تھے۔

737- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَذْرَحْتُ النَّاسَ وَهُمْ إِذَا أُعْطُوا الْمَسَاكِينَ فِي كُفَّارَةِ الْبَیِّنِ أَغْطَوْا مِثْلًا مِنْ حِنْطَةٍ بِالْمِدَةِ الْأَصْغَرِ وَزَأَوْ أَنْ ذَلِكَ يُجْزَى عَنْهُمْ. 737- حضرت سلیمان بن یسارؓ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کفارہ یحییٰ بن سعیدؓ کے روایت کی ہے میں نے ایک مد چھوٹے سے دیتے اور اس کو اپنی طرف سے کافی خیال کرتے تھے۔

738- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ خَلَعَ بَیِّنِينَ فَوَضَعَهُمَا ثُمَّ خَشَّ، أَسَ قَوْضَاؤِهَا تَوَاسَ بِرَأْسِ الْإِصْبَعِ أَوْ كَسَفَتْ عَشْرَةَ مَسَاكِينَ، وَمَنْ 738- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور اسے سوگند کر دیا پھر اسے قوضاؤں سے ڈرا تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو

خلف پیچینی و لم یؤکدها فحسث، فقلیہ اطعام عشرۃ مساکین، لکل مسکین مذ من جنطیہ، فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ايام۔

کپڑے پہنانا لازم ہے اور جس نے قسم کھائی اور اسے سوکھ نہ کیا پھر اسے توڑ ڈالا تو اس پر دس مسکینوں کا کھانا فی مسکین گندم کا ایک مد لازم ہے جس کے پاس نہ ہو تو تین دن کے روزے اس پر واجب ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دس مساکین کو صبح و شام کھانا کھلائے یا نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دے۔

739۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت برقاء رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے برقاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں اللہ کے مال (بیت المال کے خزانے) کو خیم کے مال کے قائم مقام سمجھتا ہوں۔ اگر مجھے ضرورت ہو تو میں اس میں سے لے لیتا ہوں جب میں خوشحال ہو جاتا ہوں تو واپس کر دیتا ہوں اگر میں غنی ہو جاتا ہوں تو اس سے بچنے کی تمنا کرتا ہوں۔ مسلمانوں کی عظیم ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے اگر تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سنو جس کو میں پورا نہ کروں تو تم میری طرف سے دس مساکین کو پانچ صاع گندم دو مسکینوں کو ایک صاع گندم کے حساب سے کھلا دینا۔

740۔ حضرت برقاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا مجھ پر لوگوں کی بھاری بھر کم ذمہ داری عائد ہے جب تم مجھے دیکھو کہ میں نے کسی شے کے بارے میں قسم اٹھائی ہے تو دس مساکین کو فی کس نصف صاع گندم کے حساب سے کھانا کھلا دیا کرو۔

741۔ حضرت یسار بن نیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قسم کا کفارہ ہر

قال محمد: اطعام عشرۃ مساکین عشاءً أو بضع صاع من جنطیہ أو صاع من تمر أو شعیر۔

739۔ قال محمد: أخبرنا سلام بن سلمی الخلی، عن أبی إسحاق الشیبی، عن یزقأ غولی عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: قال عمر بن الخطاب، یا یزقأ إني أنزلت مال الله مني بمنزلة مال النبي إن إحتسبت أخذت منه، فإذا أنسرت وذذته وإن استغففت، وإني قد نزلت من أمر المسلمين أمراً عظيماً، فإذا أنت سمعني أخلف على يميني، فلم أطيعها فأطعم عني عشرۃ مساکين خمسة أصوع نرین لکل مسکینین صاع۔

740۔ أخبرنا یونس بن أبی إسحاق، حدثنا أبو إسحاق عن یسار بن نعیمر، عن یزقأ غلام عمر بن الخطاب أن عمر قال له: إن علی أمر من أمر الناس جسيماً فإذا رأيته قد خلفت على شيء فأطعم عني عشرۃ مساکين، لکل مسکین بضع صاع من تمر۔

741۔ أخبرنا شفيان بن عيينة، عن منصور بن المعتمر، عن شفيق بن سلمة، عن یسار بن نعیمر:

أَنْ عَمَرَ بَيْنَ الْخُطَابِ أَمْرًا أَنْ يَكْفُرَ عَنْ بَيْعِهِ يَنْصَفُ
صَاعٍ لِكُلِّ بَسْجَنٍ۔
مسکین کو نصف صاع دیکر ادا کر دیا جائے۔

742۔ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ،
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْتَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ الْكُفَّارَاتِ فِيهِ
إِطْعَامُ الْمَسْكِينِ يَصِفُ صَاعٍ لِكُلِّ بَسْجَنٍ۔
742۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہر چیز
کے کفارہ میں مسکین کو کھانا کھاتا ہے ہر مسکین کیلئے نصف
صاع ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَخْلِفُ بِالْمَشْيِ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ
کعبہ شریف تک پیدل جانے
کی قسم کھانا

743۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
بَكْرِ، عَنْ عُمَيْهِ أَنَّهَا خَلَفَتْهُ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهَا كَانَتْ
جَعَلَتْ عَلَيْهَا مَشْيًا إِلَى مَسْجِدٍ قَبَاةٍ فَمَاتَتْ، وَلَمْ
تَقْعَبْ، فَلَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنَتَهَا أَنْ تَمَشِيَ عَلَيْهَا۔
743۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنی
پوچھی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی دادی کے بارے
میں بتایا۔ انہوں نے مسجد قبا تک پیدل چلنے کی نذر مانی تھی
لیکن ان کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے اپنی نذر پوری نہیں کی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی بیٹی کو فتویٰ دیا وہ
ان کی طرف سے پیدل چلیں۔

744۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
حَبِيبَةَ، قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَأَنَا خَدِيقُ الْبَيْتِ، لَيْسَ
عَلَى الرَّجُلِ، يَقُولُ: عَلَى الْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَا
يُسَمَّى نَذْرًا، شَيْءٌ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ
أُعْطِيكَ هَذَا الْحَزْرُؤَ بِحَزْمٍ فَيَأْتِي بَيْدَهُ، وَتَقُولُ:
عَلَى مَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَقُلْتُ:
فَمَنْكَتُ حَبْنًا حَتَّى عَقَلْتُ، فَبَقِلْتُ لِي: إِنْ عَلَيَّكَ
مَشْيًا، فَبِحُثِّ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ: عَلَيْكَ مَشْيٌ، فَمَشَيْتُ۔
744۔ حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے مغرب سنی میں ایک آدمی سے کہا کہ جو آدمی کہے
مجھ پر کعبہ تک پیدل چنانا لازم ہے اور نذر کا نام نہ لے تو اس پر
(اس طرح کہنے سے) کچھ بھی لازم نہیں ہوتا۔ اس آدمی نے
کہا کہ یہ گزری میں جنہیں دوں گا اور گزری اس آدمی کے ہاتھ
میں تھی اگر تم کہو مجھ پر بیت اللہ تک پیدل جانا لازم ہے۔ میں
نے کہا تمہیک ہے اور میں نے وہی بات کہہ دی میں کچھ حصر
ظہر اراہتی کہ میں کچھ دارین گیا مجھ سے کہا گیا کہ تم پر پیدل
جانا واجب ہے میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو
آپ نے فرمایا تم پر پیدل جانا لازم ہے پس میں پیدل چلا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں جس نے اپنے اوپر بیت اللہ تک پیدل جانا لازم

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ لِرَمَةِ الْمَشْيِ إِنْ جَعَلَهُ نَذْرًا أَوْ غَيْرَ

نَدَرٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا كَرِيَا تَوَسُّلٍ بِبَدَلٍ جَانِبًا لَمْ يَكُنْ بِهِ خَوَافُ اسْتِزْمَانِي هُوَ يَأْذُرُ نَدَانِي هُوَ حَضَرَتْ إِمَامُ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَوْ هُوَ أَرَى أَكْثَرُ فُقَهَاءِ كَرَامٍ كَانُوا قَوْلَ بَدَلٍ -

بَابُ: مَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ
الْمَشْيُ ثُمَّ عَجَزَ

745- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَذْيَنَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ: عَزَّجْتُ مَعَ جَدِّكَ لِيْ عَلَيْهِمَا مَشْيٌ إِلَى تَبَتِ اللَّهُ خَشِيَ إِذَا كُنَّا بِبَغْضِ الطَّرِيقِ عَجَزْتُ فَلَا زِلْتُ مَوْلَى لَهَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو لِيَسْأَلَهُ، وَعَزَّجْتُ مَعَ الْمَوْلَى، فَسَأَلَهُ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: مَوْهَا فَلْتَرْحَبْ ثُمَّ لَتَمَضِ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ.

745- حضرت عروہ بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں اپنی دادی محترمہ کے ہمراہ روانہ ہوا ان پر بیت اللہ تک پیدل جانا (نذری وجہ سے) واجب تھا ہم راستہ میں کسی جگہ تھکے کہ وہ چلنے سے عاجز آ گئیں انہوں نے اپنا آزار کردہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا میں بھی اس غلام کے ساتھ گیا اس نے آپ سے پوچھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان سے کہو کہ وہ سوار ہو جائیں (قدرت ہونے پر) پھر اس جگہ سے پیدل چل کر جائیں جس جگہ سے وہ عاجز آئی تھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ قَالَ هَذَا قَوْمٌ، وَأَخْبَأَ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْقَوْلِ مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بات بعض افراد نے کہی ہے۔ ہمارے نزدیک اس قول سے زیادہ وہ روایت پسندیدہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

746- أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ الْمُحْكَمِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَزَّمَهُ اللَّهُ وَجْهَهُ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَدَرَ أَنْ يَخُجَّ مَاجِيَا، ثُمَّ عَجَزَ فَلْيَرْحَبْ وَلْيَخُجَّ بَدَنَهُ، وَلْيَنْحَرْ بَدَنَهُ، وَجَاءَ عَنْهُ فِي خَلِيبٍ آخَرٍ: وَيَهْدِي هَذِيًّا، فَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَخُونُ الْهَدْيُ مَكَانَ الْمَشْيِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

746- حضرت شعبہ بن حجاج نے حکم بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو پیدل حج کرنے کی نذر مانے پھر ایسا کرنے سے عاجز آ جائے تو چاہے کہ سوار ہو جائے اور حج کرے اور ایک بدنہ قربانی کر دے۔ آپ سے ایک اور مروی حدیث میں ہے کہ وہ ایک بدنہ بھیج دے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہدی پیدل چلنے کے قائم مقام ہو جائے گی۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

747۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مجھ پر (نذر کی وجہ سے) پیدل چلنا واجب تھا میری کمر میں درود ہو گیا اور میں سوار ہو گیا حتیٰ کہ میں کہ کمر میں پہنچا اور میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہم وغیرہ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تم پر ایک ہدی دینا لازم ہے۔ جب میں مدینہ طیبہ آیا میں نے مسئلہ پوچھا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ تم جس جگہ سے عاجز آئے تھے اس جگہ سے پیدل چل کر ایک مرتبہ پھر جاؤ چنانچہ میں پیدل چل کر گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ عاجز سوار ہو جائے تو اس پر ہدی واجب ہے۔ اس پر وہ بارہ پیدل چلنا لازم نہیں۔

حکم میں استثناء کرنا

748۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جس نے کہا اللہ کی قسم پھر انشاء اللہ کہا اور وہ کام نہ کر سکا جس کی اس نے قسم کھائی تھی تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب اس نے انشاء اللہ اپنی قسم کے ساتھ متصل کہہ دیا تو اس پر کوئی شے واجب نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

747۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مَرْثُومٍ، فَأَمَّا بَنِي خَاصِرَةَ، فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِيحٍ وَغَيْرَهُ، فَقَالُوا: عَلَيْكَ هَذِي، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَأَلْتُ فَأَمْرُوْنِي أَنْ أَتِيَنِي مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ مَرَّةً أُخْرَى، فَمَشَيْتُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ عَطَاءٌ نَأْخُذُ، يَرْكَبُ وَعَلَيْهِ هَذِي لِزُكُوبِهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَتَوَدَّ.

بَابُ: الْأَسْتِثْنَاءِ فِي الِتَّيَمِينِ

748۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ قَالَ: وَاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي خَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَخُشْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَوَضَعَهَا بَيْنِيهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ
آدمی فوت ہو جائے اور اس پر نذر لازم ہو

749- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْضَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ
لَمْ تَقْبِضْهُ، قَالَ: إِنْ قَبِضَ عَنْهَا.
749- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ وصال فرما گئی ہیں آپ پر نذر واجب تھی جسے انہوں نے پورا نہیں کیا آپ نے فرمایا آپ ان کی طرف سے پورا کر دیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ حَجٍّ قَضَاهَا
عَنْهَا أَجْزَأُ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فَهْمَانَا رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس کے ذمے کوئی نذر صدقہ یا حج واجب ہو اس کی طرف سے کوئی دوسرا اسے پورا کر دے تو یہ انشاء اللہ اگلی طرف سے ہو جائے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ حَلَفَ أَوْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ
گناہ کی قسم اٹھانا یا نذر ماننا

750- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَوَجِ النَّبِيِّ
ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ
فَلْيُطِيعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيَهُ.
750- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ نافرمانی نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ
وَلَمْ يَسْمَعْ فَلْيُطِيعَ اللَّهَ وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْفَةَ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے کوئی گناہ کرنے کی نذر مانی لیکن گناہ کا نام نہیں لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

751- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: أَتَيْتُ إِسْرَافَةَ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَتُخَرَّجَ إِلَيْهِ،
751- حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے اپنے

فَقَالَ: لَا تَخْشَوْنِي ابْنَكِ، وَتَخْشَوْنِي عَنْ يَمِينِكِ، فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ: خِيفَ يَنْكُونُ فِي هَذَا تَخْذَرَةً؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَزَايْتُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ بَنَائِهِمْ﴾ ثُمَّ جَعَلَ فِيهِ مِنْ الْكُفَارَةِ مَا قَدْ زَايْتُ؟

بُٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا تم اپنے بیٹے کو ذبح نہ کرو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے شخص نے کہا اس کا کفارہ کیسے ہوگا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ نے غور نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ بَنَائِهِمْ پھر اس میں کفارہ مقرر فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ وَهَذَا بِمَا وَصَفْتَ لَكَ اللَّهُ مِنْ خَلْفٍ أَوْ نَلْزَمُ نَلْزَأُ فِي مَغْصِبِهِ، فَلَا يَغْصِنُ، وَلِكَيْفَ يُغْنِي عَنْ يَمِينِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں اور یہ (جزوی حکم) میں نے تمہارے قاعدے کے لیے (حکم کلی سے) ذکر کر دیا ہے جس نے کوئی گناہ کرنے کی قسم کھائی یا نذر مانی تو وہ ہرگز گناہ نہ کرے اور اپنی قسم کی طرف سے کفارہ ادا کر دے۔

752- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ سَهْلٍ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَغْلُ.

752- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کام پر قسم کھائے پھر اسے کوئی دوسرا کام بھتر دکھائی دے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس کام کو کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ خَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

غیر اللہ کی قسم کھانا

753- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُمْ أَنْ يُخْلِفُوا بِآيَاتِهِمْ، فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيُخْلِفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيُسْزَأْ وَيُضْمَتْ.

753- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا ہے لاواہی (میں اپنے والد کی قسم کھاتا ہوں) کہہ رہے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھانا چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے پھر اسے سچ کر دکھائے یا غاموش رہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِأَخِي أَنْ يُخْلِفَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے

بَابِهِ، فَمَنْ كَانَ خَالِقًا فَلْيُخْلِيفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيَسْزُرْ لَوْ
 بِأَبِيهِ، جُوسَمِ اَلْاِنْسَانِ جَاوِزًا هُوَ تَوَدَّ اَللّٰهُ تَعَالٰى كِي جُوسَمِ اَلْاِنْسَانِ بِمِثْلِ
 كُوْنِ كَرُوْكَ اَعْمَالِ اِيْنَسَانِ هُوَ۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ: مَا لِيْ فِيْ
 رِقَاجِ الْكُفْبَةِ
 كعبہ کے دروازے پر اپنا مال قربان
 کرنے کی نذر ماننا

754- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَرٍّ بْنُ مُوسَى
 مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَضَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ
 النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لَمِنَ قَالٍ: مَا لِيْ فِيْ رِقَاجِ
 الْكُفْبَةِ يَكْفُرُ ذَلِكَ بِمَا يَكْفُرُ النَّجَسُ۔
 754- حضرت منصور بن عبد الرحمن قحی نے اپنے والد محترم
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص کہے کہ میرا مال کعبہ کے
 دروازے پر وقف ہے تو اس صورت میں اس کا کفارہ دے
 جس طرح جسم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ بَلَغَا هَذَا عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا، وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يَكُنِيَ بِمَا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ،
 لِيَنْصَلِقَ بِذَلِكَ وَيَتَنَبَّكَ مَا يَقُولُهُ، فَإِذَا أَفَادَ
 مَا لَا تَصْلُقُ بِجَهْلِ مَا كَانَ أَمْسَكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پسند ہے ہمارے نزدیک
 پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اس کو
 پورا کرے۔ اس سلسلہ میں دو ایسا مال صدقہ کر دے اور اپنا
 گذرا وقت کیلئے کچھ مال بچالے جب اسے کچھ اور مال مل
 جائے تو بچائے ہوئے مال کے برابر صدقہ کر دے۔ حضرت
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی
 قول ہے۔

بَيِّنُ الْفَو

بَابُ: اَللَّفُوْ مِنْ الْاِيْمَانِ

755- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
 أَبِيهِ، عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَفُوْ
 النَّجَسِ: قَوْلُ الْإِنْسَانِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ۔
 755- حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد
 محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 ارشاد فرمایا جو قسم انسان کا یہ کہتا ہے کہ لاواللہ نہیں۔ قسم
 بخدا اور بلی واللہ ہاں قسم بخدا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، اَللَّفُوْ مَا خَلَفَ عَلَيْهِ
 الرَّجُلُ، وَهُوَ يَرَى اَللّٰهُ خَلْقًا، فَاسْتَبَانَ لَهُ يَنْتَظِرُ اَللّٰهُ عَلَى
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ ہے کہ آدمی جو قسم اٹھائے اور اس کو حق

غَيْرِ ذَلِكَ، فِهَذَا مِنَ الْقَوِيعِ جَدْنَا.

خیال کرے۔ اس کے بعد اس پر واضح ہو کہ حقیقت اس کے
سوا ہے تو ہمارے نزدیک یہ لغو ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ پہلے "نہیں" کو صحیح خیال کیا پھر "ہاں" کو حق
سمجھا تو لغو ہے اگر کسی کام پر قسم اٹھائی پھر کوئی اور کام درست
معلوم ہوا تو اس میں کفارہ ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے)۔

کتاب البيوع في التجارات والسلم

تبع عرایا

کِتَابُ الْبُيُوعِ فِي التِّجَارَاتِ وَالسَّلَمِ

بَابُ: بَيْعُ الْعَرَايَا

756- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے صاحب عریہ کو اندازے سے
فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

757- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے پانچ وسق یا پانچ سے کم میں بیع عرایا کی
اجازت دی ہے (راوی) حضرت داؤد رضی اللہ عنہ کو شک
ہے آپ نے پانچ وسق فرمایا یا پانچ سے کم فرمایا۔

756- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبْعَهَا بِغَرَضٍ.
757- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ، أَنَّ
أَبَا سَلَمَةَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا
فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكٌّ
دَاوُدُ لَا يَدْرِي أَفَالِ خَمْسَةِ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا ہے کہ عریہ، یہ ہوتی ہے کہ آدمی کے پاس ایک باغ ہو اور
وہ کسی آدمی کو ایک یا دو کھجور کے درختوں کا پھل دے دے اور
وہ اس کا پھل اپنی اولاد کیلئے لے جاتا ہو لیکن اس (مالک)
کو اس شخص کا باغ میں بار بار داخل ہونا تا مگر گزرے اور وہ
اس سے کہے کہ تم ادھر آ یا کرو میں تمہیں پھل کاٹنے کے
وقت اس کے برابر وزن کر کے کھجور دے دوں گا ان سب

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَذَكَرَ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ
أَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا تَكُونُ أَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ لَهُ الشَّجَرُ،
فَيُطْعِمُ الرَّجُلَ مِنْهَا ثَمَرَةً نَعْلِيَةً أَوْ نَخْلَتَيْنِ يَلْقَطُهَا
لِعَرِيَّتِهِ ثُمَّ يَنْظُرُ عَلَيْهِ دُخُولُهُ خَاتِمَةً، فَيَسْأَلُهُ أَنْ
يَتَجَاوَزَ لَهُ عَنْهَا عَلَى أَنْ يُطْعِمَهُ بِمِثْلِهَا ثَمَرًا جَدًّا
صِرَاحَ الشَّجَرِ، فِهَذَا كَمَثَلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ جَدًّا، لِأَنَّ
الْفَرَسَ كَمَثَلِهِ كَانَ لِلْأَوَّلِ وَهُوَ يُطْعِمُ مِنْهُ مَا شَاءَ فَإِنْ
شَاءَ سَلَّمَ لَهُ ثَمَرُ الشَّجَرِ وَإِنْ شَاءَ أَطْعَمَهَا بِمِثْلِهَا

مِنَ الصَّمْرِ، لِأَنَّ هَذَا لَا يُجْعَلُ بَيْعًا، وَلَوْ جُعِلَ بَيْعًا مَا خَلَ نَصْرُ بَيْعِهِ إِلَى أَجَلٍ۔
 صورتوں میں ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں کیونکہ تمام
 سمجھو یہ پہلے شخص کی ملکیت ہیں۔

ان میں سے جتنی چاہے دے اور چاہے تو اسے اسی درخت کا
 پھل پر کر دے اور چاہے تو اس کے برابر وزن کر کے سمجھو یہ
 دے دے کیونکہ وہ اس کو بطور بیع نہیں دے گا۔ اگر بیع کر کے
 دے تو سمجھو یہ سمجھو کے عوض مہلت والی بیع حرام ہے۔

پھل پکنے سے پہلے
 فروخت کرنا

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الصَّمْرِ قَبْلَ أَنْ
 يَتِمَّ صَلَاحُهَا

758۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 نبی کریم ﷺ نے پھل پکنے سے قبل ان کی فروخت سے منع
 فرمایا آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

759۔ حضرت ابوالرحمان محمد بن عبدالرحمن نے امی والدہ محترمہ
 حضرت عمرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو
 فروخت کرنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ آفت سے بچ جائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایسا نہیں کرنا
 چاہیے کہ کچھ پھل فروخت کر دیے جائیں پھر پکنے تک ان کو
 درخت پر ہی رہنے دیا جائے مگر جب سرخ یا زرد ہو جائیں یا

بعض پھل پک جائیں تو اس شرط پر انہیں فروخت کر دیے
 میں کوئی حرج نہیں کہ وہ پکنے تک درختوں پر ہی رہیں گے اور
 اگر سرخ یا زرد نہ ہوئے ہوں اور سبز ہوں یا ابھی نلکے ہوں تو ان

کو اس شرط پر خریدنے میں کوئی بھلائی نہیں کہ پکنے تک وہ
 درختوں پر ہی گئے رہیں گے اور اس شرط پر خریدنے میں بھی
 کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ ابھی توڑ لیے جائیں گے اور انہیں

فروخت کر دیا جائے گا۔ ہمیں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ
 سے اسی طرحی روایت ملی ہے اور ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔

760۔ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے

758۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الصَّمْرِ حَتَّى
 يَتِمَّ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمَشْتَرِيَ۔

759۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الصَّمْرِ حَتَّى يَتَجَوَّزَ مِنَ الْعَافِيَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَتِمَّ صَلَاحُهَا عَلَى
 أَنْ يَتَرَكَ فِي الشَّجَرِ حَتَّى يَتَلَفَ، إِلَّا أَنْ يَخْمَرَ أَوْ
 يَضْفَرُ أَوْ يَتَلَفَ بَعْضُهُ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا بَأْسَ

بِبَيْعِهِ عَلَى أَنْ يَتَرَكَ حَتَّى يَتَلَفَ، فَإِذَا لَمْ يَخْمَرَ أَوْ
 يَضْفَرُ أَوْ كَانَ أَخْضَرَ أَوْ كَانَ كُفْرَى فَلَا خَيْرَ فِي
 بَيْعِهِ عَلَى أَنْ يَتَرَكَ حَتَّى يَتَلَفَ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ

عَلَى أَنْ يَتَلَفَ وَيُبَاعَ، وَكَذَلِكَ بَلَّفَا عَنِ الْحَسَنِ
 الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْكُفْرَى عَلَى أَنْ
 يَتَلَفَ، قَبْلَ هَذَا نَأْخُذُ۔

760۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّيَّادِ، عَنْ خَارِجَةَ

ہن زید بن ثابت، عن زید بن ثابت: اَنَّ كَانَ لَا يَبِيعُ روايت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی مکتبہ کے پھل فروخت نہیں فرماتے تھے حتیٰ کہ ثریا ستارہ طلوع ہو جاتا (ثریا ستارہ موسم گرما کے ابتدائی حصہ میں صبح کے وقت طلوع ہوتا ہے) اور اس کے ساتھ ہی مکتبہ کے پھل کے پکے کی ابتداء ہو جاتی ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَبِيعُ بَعْضَ الثَّمَرِ وَنَسْتَقِي بَعْضَهُ

استثناء کر کے پھل فروخت کرنا

761- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَفْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ خَالِطًا لَهُ يَقَالُ لَهُ الْأَفْرَاقِي بِأَرْبَعَةِ أَلَابٍ دِرْهَمٍ، وَاسْتَقِي مِنْهُ بِسَمَائِي بِأَرْبَعَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا. 761- حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ بن حزم نے اپنا افریقی نامی باغ چار ہزار درہم میں فروخت کیا اور اس میں سے آٹھ سو درہم کی مکتبہ پر مستحق کر لیں۔

762- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحَالِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهَا كَانَتْ تَبِيعُ لِمَارَها، وَتَسْتَقِي مِنْهَا. 762- حضرت ابو الرحال سے روایت ہے کہ ان کی والدہ محترمہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا پھلوں کو فروخت کر دیتی تھیں اور ان میں سے کچھ مستحق کر لیتی تھیں۔

763- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا وَبِقَعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ كَانَ يَبِيعُ وَنَسْتَقِي مِنْهَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ تَمْرًا، وَنَسْتَقِي بَعْضَهُ إِذَا اسْتَقِي شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهِ رُبْعًا أَوْ خُمْسًا أَوْ سُدْسًا. 763- حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے پھل فروخت فرماتے تھے اور ان میں سے کچھ مستحق کر لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی پھل فروخت کرے اور کچھ مستحق کرے بشرطیکہ کل پھلوں کا چوتھا یا پانچواں یا چھٹا حصہ مستحق کرے۔

بَابُ: مَا يَكُونُ مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ

خشک مکتبہ، تر مکتبہ کے عوض فروخت کرنا

764- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسَدِ بْنِ سَفْيَانَ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عُبَيْدٍ مَوْلَى لِبْنِي زُهْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ سَالًا مَسْدًا عَنْ أَبِيهِ وَفَاصٍ 764- بخاری ہر کے آزاد کردہ غلام ابو عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جو کوسلت (ایک فٹ کا نام ہے) کے عوض فروخت

عَمَّنِ اشْتَرَى الْبَيْضَاءَ بِالسُّلْبِ؟ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ: كَرْنِي كَيْ بَارِي مِثْلِي يَوْمَ مَجِئْتِي هَذِهِ السَّاعَةَ. قَالَ: فَتَهَانِي عَنْهُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ اشْتَرَى الشَّعْرَ بِالرُّطْبِ؟ فَقَالَ: أَنْتَقِصُ الرُّطْبَ إِذَا بَيْسَ قَالُوا: نَعَمْ، فَتَهَانِي عَنْهُ.

کرنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ان سے فرمایا ان میں سے کون سا بھڑ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ بیضا، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کجور کے عوض شک کجور خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تر کجور شک ہو جانے پر کم ہو جاتی ہے تو لوگوں نے عرض کی کہ ہاں آپ نے اسے منع فرمادیا۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا خَيْرَ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَلْبِيَّ زُطْبٍ بِقَلْبِيٍّ مِنْ تَعْمٍ، بَدَأَ بَيْدٍ، لِأَنَّ الرُّطْبَ يَنْقُصُ إِذَا جُفِيَ قَلْبِيَّ جَزْءًا مِنْ قَلْبِيٍّ، فَلِلذَلِكَ فَسَدَ النَّبِيْعُ فِيهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اس میں کوئی بھڑی نہیں کہ کوئی آدمی ایک قلیئر تر کجور ایک قلیئر شک کجور کے عوض دست بدست خرید لے کیونکہ تر کجور جب شک ہو جائے تو کم ہو جاتی ہے اور ایک قلیئر سے تھوڑی رہ جاتی ہے اس لئے اس میں کچھ فاسد ہے (قلیئر وہ بیان ہے جس میں بارہ صاع کی گنجائش ہوتی ہے)۔

بَابُ: مَا لَمْ يَنْقُصْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ 765- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ خَزَامٍ إِنْتَاغَ طَعَامًا أَمْرِيَهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ، فَتَاغَ حَكِيمٌ الطَّعَامَ قَبْلَ أَنْ يُسَوِّفَهُ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتِغَاءَ حَتَّى تُسَوِّفَهُ.

غلہ کو قبضہ سے قبل ہی فروخت کر دینا 765- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن خزام رضی اللہ عنہ نے غلہ خریدا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کیلئے خریدنے کا حکم دیا تھا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے غلہ پر قبضہ کرنے سے قبل ہی اسے فروخت کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں سنا تو اس (کے) کو رد کر دیا اور فرمایا جب غلہ خریدو تو اس کو فروخت نہ کرو حتیٰ کہ تم اس پر پورا قبضہ نہ کرو۔

766- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ إِنْتَاغَ طَعَامًا فَلَا يَبِغُهُ حَتَّى يَفْضُضَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَحَدَّثَكَ كُلُّ شَيْءٍ يَبِغُ مِنْ طَعَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَنْتَبِغِي أَنْ يَبِغَهُ الذَّبِي إِشْتَرَاهُ

766- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے اس کو فروخت نہ کرے حتیٰ کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اسی طرح ہر چیز خواہ وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری شے اس کیلئے

حَتَّى يَبْقِضَهُ، وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ،
 قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ
 الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَبْقِضَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا
 أُحِبُّ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا وَمِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ ابْنُ
 عَبَّاسٍ نَأْخُذُ، الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا وَمِثْلَ الطَّعَامِ لَا يَنْبَغِي أَنْ
 يُبَاعَ الْمُشْتَرَى حَتَّى إِشْفَرَهُ حَتَّى يَبْقِضَهُ،
 وَكَذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنَّهُ زَعَمَ
 فِي الدُّورِ وَالْعَقَارِ وَالْأَزْجَرِ النَّهْيَ لَا تَحُولُ أَنْ
 يُبَاعَ قَبْلَ أَنْ تَقْبِضَ، أَمَّا نَحْنُ فَلَا نَجِزُ حَتَّى مِنْ
 ذَلِكَ حَتَّى يَبْقِضَ.

فروخت کرنا جائز نہیں جس نے اسے خریدا ہے یہاں تک کہ
 وہ قبضہ کرے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 نے فرمایا ہے۔ صاحب کتاب نے فرمایا ہے نبی کریم ﷺ
 نے جس چیز کو قبضے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے
 وہ غلہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں
 ہر چیز کو اس کی مانند ہی تصور کرتا ہوں ہم حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق اس سے منع ہیں کہ شایاں
 غلہ کی مانند ہی میں مشتری کو کوئی چیز جو اس نے خریدا ہے
 قبضہ کرنے تک فروخت نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت امام ابو
 حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے لیکن آپ نے مکانات،
 جائیداد اور زمین وغیرہ جو عقل میں ہوتیں ان کو قبضہ کرنے
 سے قبل فروخت کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ہم قبضہ تک
 کسی چیز کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

767۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَبَاعُ الطَّعَامَ فِي زَمَانِ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ: فَكَثُرَ عَلَيْنَا مِنْ يَأْمُرُنَا بِإِنْفِاقِهِ مِنْ
 الْمَكَانِ الَّذِي نَبَاعُهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ مِوَاهَ قَبْلَ أَنْ
 يَبْقِضَهُ.

767۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں غلہ خریدتے تھے تو
 آپ نے ہماری طرف سے ایک آدمی بھیجا جس نے ہمیں کہا کہ
 ہم فروخت کر کے سے قبل غلہ کو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل
 کریں جس جگہ ہم نے اس کو خریدا ہے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس سے مراد قبضہ
 ہے تاکہ کوئی آدمی قبضہ ہونے تک اس سے کچھ نہ بیچے۔
 آدمی کوئی شے خریدا ہے تو قبضہ ہونے تک اس کو فروخت نہیں
 کرنا چاہیے۔

بَابُ: الرَّجُلِ يَبِيعُ الْمَتَاعَ أَوْ غَيْرَهُ نَسِيئَةً
 ثُمَّ يَقُولُ: أَتَقْلِبُنِي وَأَضْعُ عَنْكَ
 768۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ بَشْرِ

768۔ حضرت سہاح کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صالح

بن سعید، عَنْ أَبِي صَالِحٍ بْنِ غُنَيْدٍ مَوْلَى الشَّافِعِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ بَاغَ بَرَاءَ مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةٍ إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ أَرَادُوا الْخُرُوجَ إِلَى خَوْفَةٍ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَنْقَلِبَهُمْ، وَتَضَعُ عَنْهُمْ، فَسَأَلَ زَيْدُ بْنُ جَابِرٍ، فَقَالَ: لَا أَمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَ ذَلِكَ وَلَا تُؤْكَلَهُ.

بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اہل دار نخلہ کے ہاتھ ایک مدت معینہ پر (ادھار) کچر فروخت کیا پھر انہوں نے کوئی طرف جانے کا ارادہ کیا اور ان سے کہا کہ وہ نقد رقم دے دیتے ہیں اگر تم قیمت میں کچھ کی کرو۔ انہوں نے (راوی نے) حضرت زید بن جابر سے ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں نہ اس کے کھانے کی اجازت دیتا ہوں اور نہ ہی کسی کو کھلانے کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ وَجِبَ لَهُ ذَيْنَ عَلَى إِنْسَانٍ إِلَى أَجَلٍ، فَسَأَلَ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ، وَيُعْجَلَ لَهُ مَا بَقِيَ لَمْ يَنْتَعِ ذَلِكَ لِأَنَّهُ يُعْجَلُ قَلِيلًا بِكَثِيرٍ ذَيْنًا، فَكَانَتْ يَنْتَعِ قَلِيلًا نَقْدًا بِكَثِيرٍ ذَيْنًا، وَهُوَ قَوْلُ غَمَرٍ فِي الْخَطَابِ وَزَيْدُ بْنُ جَابِرٍ وَغُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ غَمَرٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس ہم یہ عقد کرتے ہیں کہ جس آدمی پر مدت معینہ کیلئے قرض لازم ہو اور وہ اس کے کس کی کرو تو باقی وہ ابھی ادا کر دیتا ہے یہ جائز نہیں کیونکہ وہ کثیر قرض کے بدلے فی الفور قہور وصول کرے گا۔ گویا اس نے کثیر قرض کے عوض قہور اللہ بیچا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی فرمان ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ

769- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ غُبَيْدٍ يَتَوَثَّقُ فَيُغْلَفُ ذَاتِيهِ فَقَالَ لِعَلَّامِهِ: خُذْ مِنْ حِنْطَةٍ أَغْلِكَ فَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مَثَلًا بِمَنْطَلٍ.

769- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یثوث رضی اللہ عنہ کی سواری کا چارہ ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے لڑکے سے کہا کہ اپنے گھر سے گندم لے لو اور اس کے بدلے خرید لے لاؤ گم یا زیادہ نہ لینا (مبارکین)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَرَى بَأْسًا بِأَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَلِيلَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ بِقَلِيلٍ مِنْ حِنْطَةٍ بَدَأَ بِسَبْدٍ وَالْحَبِيثُ الْمَعْرُوفُ فِي ذَلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْغَبُ بِاللَّغَبِ مَثَلًا بِمَنْطَلٍ، وَالْبَيْضَةُ بِالْبَيْضَةِ مَثَلًا بِمَنْطَلٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی ایک قلیل گندم کے بدلے دو قلیل ہو دست پرست (نقد) خریدے اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ایک مشہور حدیث مروی ہے آپ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

وَالْجَنْطَةُ بِالْجَنْطَةِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ
مَثَلًا بِمَثَلٍ۔
وَلَا نَأْسُ بِأَنْ يَأْخُذَ الذَّهَبُ بِالْقِصَّةِ وَالْقِصَّةُ أَكْثَرُ،
وَلَا نَأْسُ بِأَنْ يَأْخُذَ الْجَنْطَةُ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُ
يَدًا بِيَدٍ، فِي ذَلِكَ أَحَادِيثٌ غَيْرَةٌ مَعْرُوفَةٌ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَبِيعُ الطَّعَامَ تَسَيِّئَةً ثُمَّ
يَشْتَرِي بِذَلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا آخَرَ
اور چیز خریدتا

770۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ سَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ وَمُسْلِمَانِ بْنِ يَسَارٍ: كَانَا يَمْكُوهَانِ أَنْ
يُبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ يَلْبَغُ ثُمَّ يَشْتَرِي
بِذَلِكَ اللَّعْبِ ثَمَرًا أَقْبَلَ أَنْ يَقْبِضَهَا۔
770۔ حضرت ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ
دونوں یہ بات ٹاپہند کرتے تھے کہ آدمی مدت معینہ پر سونے
کے بدلے لطف فروخت کرے پھر سونے پر قبضہ کرنے سے قبل
اس کے بدلے مجبور خرید لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَنَحْنُ لَا نَرَى نَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا
ثَمَرًا أَقْبَلَ أَنْ يَقْبِضَهَا إِذَا كَانَ الثَّمَرُ بِغْيِهِ، وَلَمْ يَكُنْ
ذَهَبًا، وَلَقَدْ ذُكِرَ هَذَا الْقَوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهُ
شَيْئًا وَقَالَ: لَا نَأْسُ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔
771۔ حضرت امام محمدؒ: وَنَحْنُ لَا نَرَى نَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا
ثَمَرًا أَقْبَلَ أَنْ يَقْبِضَهَا إِذَا كَانَ الثَّمَرُ بِغْيِهِ، وَلَمْ يَكُنْ
ذَهَبًا، وَلَقَدْ ذُكِرَ هَذَا الْقَوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهُ
شَيْئًا وَقَالَ: لَا نَأْسُ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اس کا مقلد فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّجَسِ وَتَلَقَّى السَّلْعَ
771۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَلَقِّي السَّلْعِ
حَتَّى تَهْبِطَ الْأَسْوَاقُ، وَنَهَى عَنِ النَّجَسِ۔
771۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے سودا بیچنے والوں کو (شہر سے باہر جا کر)
ملاقات سے منع فرمایا ہے تا وقتیکہ وہ سامان بازار میں اتار دیا
جائے آپ نے نجس سے منع فرمایا (خریدنے کے ارادے
کے بغیر قیمت بڑھانے کی غرض سے بولی دینا نجس کہلاتا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ ذَلِكَ مَكْرُوءَةٌ، فَأَمَّا
الشَّخْصُ فَالرَّجُلُ يَنْحَضِرُ قَبْرَهُ فِي السَّعْيِ وَيَغْطِيهِ
مَا لَا يُرِيدُ أَنْ يُشْفِيَ بِهِ يَسْمَعُ بِذَلِكَ غَيْرُهُ
فَيُشْفِي عَلَى سَمْعِهِ، فَبِهَذَا لَا يَنْبَغِي، وَأَمَّا تَلْقَى
الْبَيْعَ فَكُلُّ أَرْحِي كَانَ ذَلِكَ يَنْضَرُ بِأَغْلِيهَا فَلَيْسَ
يَنْبَغِي أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ بِهَا، فَإِذَا تَحْتَرَبَ الْأَخْيَارُ بِهَا
حَتَّى صَارَ ذَلِكَ لَا يَنْضَرُ بِأَغْلِيهَا فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں اور یہ سب باتیں مکروہ ہیں مجس یہ ہے کہ آدمی
آئے اور (مقرور) قیمت میں اضافہ کرے اور اس کی قیمت
دینے کا اظہار کرے جس کو وہ خریدنا نہیں چاہتا تاکہ وہ
دوسرے کو ترغیب دے کہ وہ اس کے بتائے ہوئے نرخ پر
خریدے۔ باقی رہا فروخت کرنے والوں کی شہر سے باہر
ملاقات کا معاملہ تو یہ وہ جگہ جہاں ایسا کرنے سے اس شہر
والوں کو نقصان پہنچتا ہو تو وہاں ایسا کرنا ناجائز ہے اگر اشیاء
کثرت سے ہوں کہ شہر والوں کا نقصان نہ ہوتا ہو اگر اللہ نے
چاہا تو اس میں مضائقہ نہیں۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِيمَا يَكُنْ

772- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ: كَانَ يَقُولُ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَعَاقَ الرَّجُلُ مَعَامَةً
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ بِسَعْرِ مَعْلُومٍ إِنْ كَانَ لِصَاحِبِهِ مَعَامَةً
أَوْ لَمْ يَكُنْ، مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ لَمْ يَتَدَّ صَلَاحُهَا أَوْ
فِي تَعْمَرٍ لَمْ يَتَدَّ صَلَاحُهَا، فَإِنْ رَمَزَ اللَّهُ مَالَهُ نَهَى
عَنْ تَبِيعِ الْيَمَارِ وَعَنْ حِرَالِهَا حَتَّى يَتَلَوَّ صَلَاحُهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک
اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ مسلم ہے جس میں آدمی مدت
معلوم پر وزن معلوم کے ساتھ قلعہ کی صنف معلوم کی بیع مسلم
کرتا ہے اس میں معلوم کھیت اور معلوم درخت کی شرط لگانے
میں کوئی خرابی نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی
قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا جَدُّنَا لَا بَأْسَ بِهِ، وَهُوَ السَّلْمُ
يُسْلِمُ الرَّجُلُ فِي مَعَامَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ بِسَعْرِ مَعْلُومٍ
مِنْ صِنْفٍ مَعْلُومٍ، وَلَا خَيْرَ فِي أَنْ يُشْتَرَطَ ذَلِكَ
مِنْ زَرْعٍ مَعْلُومٍ أَوْ مِنْ تَعْمَرٍ مَعْلُومٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَحَمَةَ اللَّهِ تَعَالَى.

بَابُ: بَيْعُ الْبَرَاءَةِ

773- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
773- حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ بَاعَ غُلَامًا لَهُ بِثَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ بِالنِّزَاءِ. وَقَالَ الْبُذْذِيُّ إِنَّمَا عَتَبَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: بِالْعَتَبِ دَاءٌ لَمْ تُسْجِهْ لِي، فَأَخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا عُبَيْيُّ عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَعْتُهُ بِالنِّزَاءِ، وَفَقَضَى عُثْمَانُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنْ يُخْلِفَ بِاللَّهِ: لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَتَعَلَّمُ فَأَبَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يُخْلِفَ، فَأَرْتَجَعَ الْغُلَامُ فَضَحَّ عِنْدَ الْعَتَبِ، فَبَاعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ بِاللَّبِّ وَخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام ذمہ دار نہ ہونے کی شرط کے ساتھ آٹھ سو درہموں میں فروخت کیا جس آدمی نے یہ غلام خریدا اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا غلام کو بیماری لاقح ہے اور آپ نے مجھ سے اس کا ذکر نہیں کیا وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جھگڑا لے آئے اس آدمی نے کہا کہ انہوں نے میرے ہاتھ غلام فروخت کیا ہے اور اس کو بیماری لاقح ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے اسے براہہ کی شرط کے ساتھ فروخت کیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہم اٹھائیں کہ انہوں نے اسے بچا تو یہ بیمار نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا آپ نے وہ غلام واپس لے لیا وہ آپ کے پاس سدرت ہو گیا تو اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو چند سو درہم میں فروخت کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی ہے آپ نے فرمایا جس نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر کوئی غلام فروخت کیا تو وہ ہر صیب سے بری ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر فروخت کیا اور آپ نے براہہ کو جائز سمجھا۔ ہم حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے کوئی غلام یا کوئی اور چیز فروخت کی اور صیب سے براہہ کا اظہار کر دیا اور مشتری بھی اس پر رضی ہو گیا اور اس پر قبضہ کر لیا تو وہ (باعث) ہر صیب سے بری ہے، خواہ اسے معلوم ہو یا نہ معلوم ہو کیونکہ اسے مشتری نے بری الذمہ کر دیا ہے لیکن اہل علم مدینے نے کہا ہے کہ باعث ہر اس صیب سے پاک

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَعْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ بَاعَ غُلَامًا بِالنِّزَاءِ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ، وَكذلك بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بِالنِّزَاءِ وَزَاوَاهَا نَزَاءً وَجَائِزَةً، فَيَقُولُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا أَوْ شَيْئًا، وَتَبَرَأَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ، وَزَجَّيْ بِذَلِكَ الْمُشْتَرِيَّ وَقَبَضَهُ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلَيْهِ أَوْ لَمْ يَتَعَلَّمْ لِأَنَّ الْمُشْتَرِيَّ قَدْ تَبَرَأَ مِنْ ذَلِكَ، فَأَمَّا أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَالُوا: يَتَرَأُ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ لَمْ يَتَعَلَّمْ، فَأَمَّا مَا عَلَيْهِ وَخَصَمُهُ فَإِنَّهُ لَا يَتَبَرَأُ مِنْهُ، وَقَالُوا: إِذَا بَاعَهُ تَبَعَ الْمُشْتَرِيَّ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلَيْهِ أَوْ لَمْ يَتَعَلَّمْ، إِذَا قَالَ: انْتَضَكَ تَبَعَ الْمُشْتَرِيَّ، فَالْبُذْذِيُّ

يَقُولُ أَتَيْرًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُخْرَى أَنْ يَيْرًا لِمَا اشْتَرَطَ مِنْ هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا وَالْعَامَّةِ.

ہوگا جس کے بارے میں اسے آگاہی نہ ہو لیکن جس کا اسے علم ہو اور اس نے اسے چھپایا ہو تو اس سے بری نہیں ہوگا ہمارے فقہاء نے کہا ہے جب اس نے بیع برأت کی تو وہ ہر عیب سے بری ہوگا خواہ وہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو بشرطیکہ وہ (مشتری) کہے کہ میں نے بیع برأت کی شرط پر تجھ سے خرید لی ہے پس وہ شخص جو ہر عیب سے برأت کا اظہار کرتا ہے اور وہ (عیب) بیان کر دیتا (کہتا ہے اس میں کوئی عیب ہے لیکن عیب کیسا ہے وضاحت نہیں کرتا) مناسب یہ ہے کہ وہ اس طرح کی شرط مقرر کر لینے کی وجہ سے بری ہو جائے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

دھوکے کی بیع

بَابُ: بَيْعِ الْغَرَرِ

774- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں کہ دھوکے کے سارے سودے فاسد ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

775- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ، وَأَمَّا نَهَى عَنِ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ الْمَضَامِينِ وَالْمَلَأَقِيعِ، وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ، وَالْمَضَامِينِ مَا فِي بَطُونِ إِبْطِ الْإِبِلِ، وَالْمَلَأَقِيعِ مَا فِي ظُهُورِ الْجَمَالِ.

776- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ

776- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا ہے اور یہ بیع

الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعُهَا خَالِجِيَّةً يَبِيعُ أَهْلَهُمْ زَمَانَهُ حَالِيَةً مِمَّنْ هِيَ فِيهِ أَدَى اس شرط پر اونٹ فروخت کرتا ہے کہ اس کا بچہ ہوگا اور بھراں کا بچہ ہوگا تو رقم ادا کر دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذِهِ الْبُيُوعُ كُلُّهَا مَكْرُوهَةٌ، وَلَا يَبْهِي لِأَنَّهَا غَرَرٌ عِنْدَنَا، وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس قسم کی تمام بیع مکروہ ہے اور یہ جائز نہیں کیونکہ دھوکہ ہے اور نبی کریم ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ: بَيْعِ الْمَرْابَةِ

بیع مرابہ

777- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَرْابَةِ، وَالْمَرْابَةُ بَيْعُ الْقَمْرِ بِالْقَمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّيْتِ خِيَلًا.

777- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع مرابہ سے منع فرمایا ہے اور مرابہ تر کجور کے بدلے خشک کجور اور تر کجور کے بدلے خشک کجور کے بیچنا مرابہ کہلاتا ہے۔

778- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَرْابَةِ، وَالْمَرْابَةُ إِخْضِرَاءُ الْقَمْرِ بِالْقَمْرِ، وَالْمَرْابَةُ إِخْضِرَاءُ الزُّزْعِ بِالْجَنْطَةِ، وَإِسْخِرَاءُ الْأَرْضِ بِالْجَنْطَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَأَلْتُ عَنْ عَمْرَأَةٍ بِالْخُبِّ وَالزُّزْعِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

778- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع مرابہ اور بیع حاکمہ سے منع فرمایا ہے تر کجور کو خشک کجور کے بدلے خریدنا مرابہ کہلاتا ہے کھیت میں اگی ہوئی گندم خشک گندم کے بدلے خریدنا اور زمین کو کاشت کے لیے گندم کے بدلے کرایہ پر لینا حاکمہ کہلاتا ہے۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کے بارے میں (ابن مسیب رضی اللہ عنہ) سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

779- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا فَأَوْدُ بْنُ الْخَضَنِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَوْلَى ابْنِ أُمِّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَرْابَةِ وَالْمَرْابَةُ إِخْضِرَاءُ الْقَمْرِ فِي زُؤُسِ النَّخْلِ بِالْقَمْرِ، وَالْمَرْابَةُ عَمْرَاءُ الْأَرْضِ.

779- حضرت ابن احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے مرابہ اور حاکمہ سے منع فرمایا ہے درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک پھل کے بدلے خریدنا مرابہ اور حاکمہ زمین کا کرایہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلَمْزَانَةُ جَنْدَنَا إِفْخِرَاءُ الشَّعْرِ فِي رَوْؤُسِ النَّحْلِ بِالشَّعْرِ خَيْلًا لَا يَلْمُؤُ الشَّعْرَ الَّذِي أُعْطِيَ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ، وَالزَّيْبُ بِالْعَبِّ لَا يَلْمُؤُ إِلَهُمَا أَكْثَرَ، وَالْمَخَالَفَةُ إِفْخِرَاءُ الْحَبِّ فِي السَّبَلِ بِالْبِسْطَةِ خَيْلًا لَا يَلْمُؤُ إِلَهُمَا أَكْثَرَ وَهَذَا كُلُّهُ مَكْرُوزَةٌ وَلَا يَنْبَغِي مُبَاشَرَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَّةِ وَقَوْلُنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک حرام یہ ہے کہ درخت پر لگے پھل کو بھور کے عوض اعامازے سے ماپ کر خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو سکے جو خشک بھوریں اس نے دی ہیں وہ زیادہ ہیں یا کم اور خشک بھور کو تر کے بدلے خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں کون زیادہ ہے اور محالہ یہ ہے کہ خوشوں میں موجود گندم (دانوں) کو گندم کے بدلے اعامازے سے ماپ کر خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں سے کون سا زیادہ ہے اور یہ سب صورتیں مکروہ ہیں اس قسم کا لین دین جائز نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: شِرَاءِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ

780- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ، قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَرَأَيْتَ وَخَلًا إِفْخِرِي شَارِفًا بِشَعْرِ شَهَابٍ أَوْ قَالَ شَارِفًا فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنْ كَانَ إِفْخِرَا فَا لِيَتَخَرَّجَا فَلَا خَبَرَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: وَكَانَ مِنْ أَفْزَحَتْ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ، وَكَانَ يُحْكَبُ فِي غَهْوَةِ الْعَمَالِ فِي زَمَانِ أَهْلَانِ وَهَشَامِ يَنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ.

780- حضرت ابو زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ گوشت کے بدلے حیوان کی بیع سے منع کیا گیا ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کوئی آدمی ایک اونٹ دس بکریوں کے عوض یا فرمایا ایک بکری کے عوض خریدے تو آپ کے نزدیک کیا حکم ہے؟ حضرت نے اس مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس نے اسے ذبح کرنے کے لیے خریدا ہے تو پھر اس میں کوئی بھلائی نہیں حضرت ابو الزہرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے لوگوں کو گوشت کے بدلے جانور کی بیع سے منع کرتے ہوئے دیکھا۔ ابان اور ہشام کے زمانہ میں اعمال کے مراسلوں میں یہ تحریر کیا جاتا تھا کہ اسے منع کیا جاتا ہے۔

781- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: وَكَانَ مِنْ مَنَسْرِ أَهْلِ الْخَابِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ وَالشَّائِئِ.

781- حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ گوشت کی ایک بکری اور دو بکریوں کے ساتھ بیع زمانہ

جاہلیت کی قدر بازی ہے۔

782- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ.

782- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ روایت ملی ہے نبی کریم ﷺ نے گوشت کے بدلے حیوان کی بیچ کو منع فرمایا ہے۔

فَالَّذِي مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ بَاعَ لَحْمًا مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ غَنِيَّةٍ لَا يُلْغَى فِيهِ اللَّحْمُ أَكْثَرَ أَوْ مِائَةِ الشَّاةِ أَكْثَرَ فَالْبَيْعُ قَابِلٌ مَكْرُوهٌ لَا يَنْبَغِي، وَهَذَا يَفُلُّ الْمُرَابَّةَ وَالْمُخَالَفَةَ، وَكَذَلِكَ بَيْعُ الزُّنْفَرِ بِالزُّبَيْتِ وَذُلْفِي التَّبَسُّمِ بِالتَّبَسُّمِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے بکری کا کچھ گوشت زندہ بکری کے بدلے فروخت کیا اور اسے معلوم نہیں کہ گوشت زیادہ ہے یا زائدہ بکری تو یہ بیچ قاسد اور مکروہ ہے اور یہ ناجائز ہے یہ حربہ اور مبالغہ کی مانند ہے۔ زعفران کو زعفران کے تیل کے عوض اور تلوں کو تیل کے بدلے فروخت کرنے کا (حکم بھی) اسی طرح ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ فَيَرْبِذُ عَلَيْهِ أَحَدٌ

آدی سودا طے کرنے لگے اور کوئی اس کی قیمت زیادہ لگا دے

783- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

783- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی بیچ پر بیچ نہ کرے۔

فَالَّذِي مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي إِذَا سَاوَمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ أَنْ يَرْبِذَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فِيهِ خُفَى يَشْتَرِي أَوْ يَبْذُرَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی آدمی کسی دوسرے کے ساتھ کسی چیز کی قیمت طے کرتا ہے تو کسی دوسرے کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ اس کی قیمت بڑھائے حتیٰ کہ وہ خریدے یا چھوڑ دے۔

بَابُ: مَا يُؤْجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

بائع اور مشتری کے مابین جو بات بیچ کو لازم کرتی ہے

784- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْبَيْعَانِ مُكُلٌّ وَاجِدٌ بَيْنَهُمَا الْجُعَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَنْفَرَا، إِلَّا بَيْعُ الْجُعَارِ.

784- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو سودا کرنے والوں میں سے ہر ایک کو دوسرے پر (قبول یا رد کا) اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں سوائے بیچ خیار کے (جس میں بائع اور

مشتري دونوں کیلئے تین دن کے اختیار کی شرط ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی تفصیل اس روایت کے مطابق ہے جو ہمیں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے آپ نے فرمایا سودا کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یعنی ایجاب و قبول کی بات سے جدا نہ ہوں۔ جب ہائے نے کہا کہ میں نے میرے ہاتھ فروخت کر دیا اس کو رجوع کا اختیار ہے جب تک دوسرا یہ نہ کہے کہ میں نے خریدا ہے جب مشتری نے کہا کہ میں نے اس کو اتنی قیمت سے خریدا لیا ہے تو اس کو رجوع کا اختیار ہے جب تک ہائے یہ نہ کہے کہ میں نے بیچ دیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

باب: الاختلاف فی البیع اور مشتری کے درمیان اختلاف

785- حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں سودا کرنے والے سودا کریں (تو یہ صورت اختلاف) ہائے کا قول معتبر ہوگا یا دونوں اس بیچ کو رد کریں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب دونوں کا قیمت کے سلسلہ میں اختلاف ہو جائے تو دونوں قسم کھائیں اور بیچ کو رد کریں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے بشرطیکہ فروخت کی ہوئی چیز عید موجود ہو اگر مشتری نے اسے ضائع کر دیا تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَتَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا عَلَى مَا بَلَغَنَا عَنْ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: الْإِجْمَاعُ بِالْبَيْعِ مَا لَمْ يَنْفَرُوا، قَالَ: مَا لَمْ يَنْفَرُوا عَنْ مَنْطِقِ الْبَيْعِ إِذَا قَالَ الْبَائِعُ: قَدْ بَعَثَكَ فَلَمْ أَنْ يَرْجِعْ مَا لَمْ يَنْفَرِ الْآخَرُ: قَدْ اشْتَرَيْتَ، فَإِذَا قَالَ الْمُشْتَرِي: قَدْ اشْتَرَيْتَ بِكَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَنْ يَرْجِعْ مَا لَمْ يَنْفَرِ الْبَائِعُ يَنْفَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

باب: الاختلاف فی البیع بین البائع والمشتري

785- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِجْمَاعُ بَيْعَانِ كَبَائِعَةٍ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ أَوْ يَنْفَرُ آذَانُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا اخْتَلَفَا فِي الشَّعْنِ تَخَالَفَا وَتَرَكَ الْبَائِعُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا. إِذَا كَانَ الْمُبْتَاعُ قَائِمًا بِعَيْنِهِ، فَإِنْ كَانَ الْمُشْتَرِي قَدْ اسْتَهْلَكَهُ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي فِي الشَّعْنِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَيَنْتَحِلُ الْقَانُ وَيَتْرَاقُ الْقَيْمَةُ.

نزدیک وہ بات مستتر ہوگی جو مشتری نے کہی لیکن ہمارے
نزدیک وہ دونوں قسم کھائیں گے اور قیمت لوٹا دیں گے۔

ادھار خریدنے والے کا

مفلس ہو جانا

بَابُ: الرَّجُلُ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِسَيْئَةٍ

فَيُفْلِسُ الْمُبْتَاعُ

786۔ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے
روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی
کچھ سامان فروخت کرے اور جس نے اسے خریدا ہے وہ
مفلس ہو جائے اور جس نے فروخت کیا تھا اس نے قیمت
سے کچھ بھی وصول نہ کیا اور بیعت اسے چرل گئی تو وہ اس کا
زیادہ حق دار ہے اگر مشتری فوت ہو جائے تو سامان کا مالک
قرض خواہوں کے مساوی ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب وہ (خریدار)
فوت ہو جائے جبکہ اس نے سامان پر قبضہ بھی کر لیا تھا تو اس کا
مالک (بائع) قرض خواہوں کے مساوی ہوگا اگر مشتری نے
قبضہ نہیں کیا تھا تو وہ باقی قرض خواہوں کے مقابلہ میں زیادہ
حق دار ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنا حق پورا کر لے اسی طرح اگر
خریدار مفلس ہو جائے اور اس نے جو خریدا تھا اس پر قبضہ نہیں
کیا تو بائع نے جو کچھ فروخت کیا تھا اس کا زیادہ حق دار ہے
یہاں تک کہ اپنا حق پورا لے۔

خرید و فروخت میں دھوکہ کرنا اور مسلمانوں کے

لے بھاڑ مقرر کرنا

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ أَوْ يَبِيعُهُ

فَيَغْتَبِنَ فِيهِ أَوْ يَسْعَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

787۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ اسے کچھ میں
دھوکہ دیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تم جس
سے بھی سودا کرو تو اسے کہہ دیا کرو کہ مجھے دھوکہ نہ دینا وہ آدمی

787۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: مَنْ يَنْفَعَهُ فُلٌّ: لَا جِلَانَةَ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا

جب بیچ کر تا تو کہتا کہ مجھے دھوکہ نہ دیتا۔

بَاَعَ فَقَالَ: لَا جَلَامَةَ.

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: نَرَى أَنَّ هَذَا كَانَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ خَاصَّةً.

788- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى خَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَيْبًا لَهُ بِالسُّوقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّمَا أَنْ تَرْتَدَّ فِي الْبَيْعِ وَإِنَّمَا أَنْ تَوَلَّعَ مِنْ سَوْفَةٍ.

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَعْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، قِيلَ لَئِنْ لَمْ يَبْعُوا مَحَلًّا وَمَحَلًّا بِكَلَّا وَمَحَلًّا، وَيَخْتَرُوا عَلَى ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: الْأَخْطَرُ أَوْ فِي الْبَيْعِ وَمَا يُفْسِدُهُ

789- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَتِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِشْتَرَى مِنْ إِسْرَافِيَةِ الظُّفَيْرِيَّةِ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بَغْتَهَا فَمَنْ لِي بِالْفَتَنِ الَّذِي تَبِغْتَهَا بِهِ، فَاسْتَنْفَى فِي ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: لَا تَقْرَبْنَهَا وَبِهَا شَرْطٌ لَا أُعِيدُ.

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ شَرْطٍ إِشْتَرَطَ الْبَايعُ عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوْ الْمُشْتَرَى عَلَى الْبَايعِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْبَيْعِ، وَقِيَّةٌ مُتَبَعَةٌ لِلْبَايعِ أَوْ الْمُشْتَرِي،

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ شَرْطٍ إِشْتَرَطَ الْبَايعُ عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوْ الْمُشْتَرَى عَلَى الْبَايعِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْبَيْعِ، وَقِيَّةٌ مُتَبَعَةٌ لِلْبَايعِ أَوْ الْمُشْتَرِي،

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ شَرْطٍ إِشْتَرَطَ الْبَايعُ عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوْ الْمُشْتَرَى عَلَى الْبَايعِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْبَيْعِ، وَقِيَّةٌ مُتَبَعَةٌ لِلْبَايعِ أَوْ الْمُشْتَرِي،

فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَمَّةَ اللَّهِ.

بائع یا مشتری (صرف ایک) کا قائدہ ہو تو بیع فاسد ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

790- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَطْعَا الرَّجُلُ وَلَيْلَةً إِلَّا وَلَيْلَتَهُ، إِنْ شَاءَ بَاعَهَا، وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا، وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ.

کامل مالک ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا تَفْسِيرٌ: أَنَّ الْقَبْدَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْتَسِرَى، لِأَنَّهُ إِنْ وَهَبَ لَمْ يَخْزُ هِبَتَهُ، كَمَا يَخْزُو هِبَةُ الْخَيْرِ، فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ کلام کا لٹوڑی سے دلی کرنا جائز نہیں کیونکہ اگر وہ اس کو ہبہ کرتا ہے تو اس کا ہبہ جائز نہیں جس طرح کسے زاد کا ہبہ کیا ہوا جائز ہوتا ہے۔

یہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء

کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ بَاعَ تَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ

عَبْدًا، وَلَهُ مَالٌ

غلام فروخت کرتا

791- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ تَخْلًا فَلَهُ أُبْرَثَ، فَفَتَرَتْهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُنْتَاعُ.

791- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجبور کا درخت بیچا جس کو بیچنے والا ہوا تھا تو اس کا پھل بائع کا ہوگا مگر جب مشتری اس کی شرط کرے (تو پھر پھل خریدار کا ہوگا)۔

792- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، لِمَا لَهُ مِنَ الْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُنْتَاعُ.

792- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے کوئی ایسا غلام فروخت کیا کہ اس کے پاس کچھ مال تھا تو اس کا مال بائع کیلئے ہوگا مگر جب مشتری اس کی شرط کرے (تو مال خریدار کا ہوگا)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ.

ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

شادی شدہ لونڈی خریدنا یا اسے ہدیہ لینا یا ایسی
لونڈی کسی کو بطور ہدیہ ملے

793۔ حضرت ابوسلم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عاصم بن ہدی رضی اللہ عنہ سے ایک لونڈی خریدی پھر آپ کو پتہ چلا کہ وہ خاوند والی ہے تو آپ نے اس کو لوٹا دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ اس کی بیع طلاق نہیں ہوتی۔ جب وہ شوہر والی ہے تو یہ عیب ہے اس کی وجہ سے اسے لوٹا دیا جائے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء و کرام کا یہی قول ہے۔

794۔ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لونڈی بطور ہدیہ پیش کی اس کا خاوند بھی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس سے ہرگز جماعت نہیں کروں گا حتیٰ کہ وہ (خاوند) اسے چھوڑ دے تو حضرت ابی عامر رضی اللہ عنہ نے اس کے خاوند کو راضی کر لیا تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔

ایک سال اور تین دن کی شرط لگانا

795۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابان بن عثمان اور حضرت ہشام بن اسماعیل رضی اللہ عنہما کو ستاؤ لوگوں کو تین دن اور ایک سال کے عہد کی تعلیم دے رہے تھے اور دونوں اس کے بارے میں خبر پر غلبہ دیتے تھے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا
زَوْجٌ أَوْ تَهْدِي إِلَيْهِ

793۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَاصِمِ بْنِ هَدْيٍ جَارِيَةً، فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَكُونُ بَيْعُهَا طَلَاقًا، لِأَنَّا كُنَّا ذَاتَ زَوْجٍ فَبِهَذَا غَيِبَ تَرَدُّبُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

794۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ أَعْدَى لِعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ جَارِيَةً مِنْ الْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ، فَقَالَ عُثْمَانُ: لَنْ أَقْرَبَهَا حَتَّى يَفَارِقَهَا زَوْجُهَا، فَأَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَقَارَفَهَا.

بَابُ: عَهْدَةُ الْكَلَامِ وَالسَّنَةِ

795۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُفَّانٍ وَهَشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عَهْدَةَ الْكَلَامِ وَالسَّنَةِ، يُخَطِّبَانِ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ.

فَالْمُحَمَّدُ: لَسْنَا نَعْرِفُ عَهْدَةَ الْفُلَاثِ، وَلَا عَهْدَةَ
السَّنَةِ إِلَّا أَنْ يُشْفِطَ الرَّجُلُ جِئَارَ فَلَقَةِ آبَائِهِ، أَوْ
جِئَارَ سَنَةٍ فَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَى مَا يَشْفِطُ، وَأَمَّا هُنَّ
قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ فَلَا يَخْوَرُ الْجِئَارُ إِلَّا ثَلَاثَةَ آبَائِهِ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم تمہیں دن کی شرط
نہیں جانتے اور نہ ہی ایک سال کی شرط سے آگاہ ہیں مگر
آدی تمہیں دن یا ایک سال کے اختیار کی شرط کا حکم کر دے تو یہ
(کلی) قائم کی گئی شرط کی مطابق ہوگی لیکن حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق صرف تمہیں دن کا اختیار
جائز ہے۔

ولاء کی بیعت

بَابُ: بَيْعِ الْوَلَاءِ

796- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ ولاء کی نہ تو کلی جائز ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو
ہب کرنا درست ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَخْوَرُ بَيْعُ الْوَلَاءِ، وَلَا
هَبُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.
797- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَرَادَتْ أَنْ
تَشْرِيَ وَلِيدَةً فَتُعِفِّقَهَا، فَقَالَ أَفْلَهَا يَبْتَغِكَ عَلَى
أَنْ وَلَاءَ مَا لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
فَقَالَ: لَا يَبْتَغِكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ ولاء کا وہی مستحق ہے جس نے اسے آزاد کیا
ہے یہ اس سے متعلق نہیں ہو سکتی اور یہ نسب کی مانند ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا

797- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَرَادَتْ أَنْ
تَشْرِيَ وَلِيدَةً فَتُعِفِّقَهَا، فَقَالَ أَفْلَهَا يَبْتَغِكَ عَلَى
أَنْ وَلَاءَ مَا لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
فَقَالَ: لَا يَبْتَغِكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ ولاء کا وہی مستحق ہے جس نے اسے آزاد کیا
ہے یہ اس سے متعلق نہیں ہو سکتی اور یہ نسب کی مانند ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ لَا
يَخْوَرُ عَنْهُ، وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ ولاء کا وہی مستحق ہے جس نے اسے آزاد کیا
ہے یہ اس سے متعلق نہیں ہو سکتی اور یہ نسب کی مانند ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا

یہی قول ہے۔

أُمّهَاتِ أَوْلَادِکِ

798۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس لوٹری نے اپنے آقا کے بچہ کو جنم دیا تو نہ وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ اس کو ہیرو کر سکتا ہے نہ اس کو وارث بنا سکتا ہے وہ اس سے (خدمت اور وٹھی کی صورت میں) فائدہ اٹھا سکتا ہے جب وہ فوت ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

حیوان کی حیوان کے بدلے

اَوْحَارِیَا نَقْدَیْج

799۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے اپنا ایک اونٹ جسے عصیگر کہا جاتا تھا اس اونٹوں کے عوض فروخت کیا۔

800۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک طاقتور اونٹنی چار اونٹوں کے عوض خریدی آپ پر شرط یہ عائد ہوئی کہ آپ اسے مقام ربذہ (مدینہ کے قریب ایک گاؤں) میں پہنچا دیں گے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے برعکس روایت ملی ہے۔

801۔ حضرت ابوحسن بزاز نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک

بَابُ بَيْعِ أُمّهَاتِ الْأَوْلَادِ

798۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنْمَا وَلَيْدَةٌ وَلَدَتْ مِنْ سَبِيحَةٍ فَإِنَّهُ لَا يَبِيعُهَا وَلَا يَبْتِغِيهَا وَلَا يُؤَدِّئُهَا، وَهُوَ يَسْتَمْتَعُ بِهَا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

نَسِئَةً وَنَقْدًا

799۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، أَخْبَرَنَا ضَالِحُ بْنُ خُبَيْسَانَ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاعَ بَحْمَلًا لَهٗ يُدْعَى عُصْيِغِيرًا بِعَشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى أَجَلٍ.

800۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أْبَعْرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ، يُؤَدِّئُهَا إِذَا بَالَتْ بِالرَّيْذَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: نَلْقَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ جَوَافٍ هَذَا.

801۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذُوَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِي حَسَنِ الزَّيَّارِ، عَنْ زُجَلِ بْنِ

اونٹ کی دو اونٹوں کے بدلے ادھار بیع اور ایک بکری کی دو بکریوں کے عوض ادھار بیع سے منع فرمایا ہے نیز ہمیں نبی کریم ﷺ سے یہ روایت ملی ہے کہ آپ نے حیوان کی حیوان کے عوض ادھار بیع سے منع فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَيْعِ بِالْبَيْعِ إِلَى أَجَلٍ، وَالشَّافِئِ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ، وَتَلَقْنَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسْنَةً، لِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لِقَائِنَا.

بیع میں شرکت

بَابُ: الْبِرْكَةُ فِي الْبَيْعِ

802۔ حضرت علامہ ابن عبد الرحمن بن یعقوب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میرے والد (حضرت یعقوب) نے مجھے بتایا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں کپڑا فروخت کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی گنجی ہمارے بازار میں فروخت نہ کرے یہ لوگ دین کی کچھ نہیں رکھتے وزن اور ماپ صحیح نہیں کرتے حضرت یعقوب نے بتایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا میں نے آپ سے عرض کی کیا آپ کا زائد منافع کی طرف رجحان ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی وہ کپڑا ہے میں اسکی (فروخت کی) جگہ جانتا ہوں اس کا مالک سستا فروخت کرتا ہے وہ (گنجی ہونے کی وجہ سے بازار میں) فروخت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا کیا میں آپ کیلئے خرید لوں پھر آپ کی طرف سے فروخت کروں؟ تو آپ نے فرمایا جی ہاں۔ میں گیا اور کپڑے کا سودا کیا پھر اسے لے آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر ڈیر کر دیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے تو آپ نے اپنے گھر میں ڈیر دکھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کپڑا ہے جو حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ لے کر آئے ہیں آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ میں حاضر ہوا تو

802۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الْفَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ النَّزْلَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنَّ عُمَرَ قَالَ: لَا يَبِيعُهُ فِي سَوْقِنَا أَغْصَمِي، فَإِنَّهُمْ لَمْ يُلْقِيَهُوا فِي اللَّيْلِ، وَلَمْ يَقْبَلُوهُ فِي الْبَيْزَانِ وَالْمَكِينِ، قَالَ يَعْقُوبُ: فَلَعَبْتُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي غَيْبَةِ بَارِدَةٍ؟ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: نَزْلٌ، قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهُ، يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ بِوَخْصٍ، لَا يَسْتَطِيعُ بَيْعُهُ، أَتَشْرِيهِ لَكَ ثُمَّ أَبِيعَهُ لَكَ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَعَبْتُ فَصَفَّقْتُ بِالنَّزْلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ، فَتَرَحُّتُ فِي دَارِ عُثْمَانَ، فَلَمَّا رَجَعَ عُثْمَانُ قَرَأَ الْمَكْرُومَ فِي دَارِهِ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: نَزْلٌ جَاءَ بِهِ يَعْقُوبُ، قَالَ: أَذْغَوْهُ لِي، فَبِيعْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْتُ هَذَا الَّذِي قُلْتُ لَكَ، قَالَ: أَتَنْتَرِفُهُ؟ قُلْتُ: كَفَيْتُكَ وَلَكِنْ زَاوَةً خَرَسَ عُمَرُ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَعَبْتُ عُثْمَانَ إِلَى خَرَسِ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنْ يَنْتَرِفُ يَبِيعُ نَزْلِي فَلَا تَمْنَعُوهُ، قَالُوا: نَعَمْ جِئْتُ بِالنَّزْلِ الشُّوقِ، فَلَمْ يَلِكْ حَتَّى جَعَلْتُ لَمَنَةً فِي مَزْوَدِ وَتَلَعْتُ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ وَبِالَّذِي إِشْفَرَتْ النَّزْلُ مِنْهُ

قُلْتُ: غَدَّ الْبَيْتُ لَكَ فَاعْتَدَهُ وَتَهَيَّأْ مَالِي عَجِيزًا،
 قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: هَذَا لَكَ، أَنَا إِنِّي لَمْ أَكَلِمَ بِهِ
 أَحَدًا، قَالَ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، وَلَمْ يَخُذْ بِذَلِكَ،
 قَالَ: قُلْتُ: أَنَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُكَ مَكَانَ بَيْتِهَا بِقُلُوبِهَا
 أَوْ أَفْضَلُ، قَالَ: وَعَايِدُ أَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ إِنْ
 جِئْتُ، قَالَ: قَدْ جِئْتُ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي بَاغٍ خَيْرًا
 فَأَشْرَحُ نَحْبِي، قَالَ: نَعَمْ بَيْتِي وَبَيْتِكَ.

آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی یہ دعا ہے جس کا
 میں نے آپ سے کہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اسے دیکھ لیا
 ہے میں نے کہا جی ہاں اور میرا دیکھنا ہی آپ کے لیے کافی
 ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پھرے داروں نے
 شک میں ڈال دیا ہے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے حضرت
 عثمان، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پھرے داروں کے پاس
 گئے اور فرمایا کہ یعقوب میرا کپڑا فروخت کرتے ہیں تم انہیں
 نہ روکنا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں کپڑا لے کر بازار آیا
 تھوڑی دیر میں میں نے (فروخت کرنے کے بعد) اس کی
 قیمت چھٹی میں ڈالی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور جس سے میں نے کپڑا خریدا تھا وہ بھی ساتھ
 تھا میں نے اس سے کہا جو تمہارا ہے وہ من کر لے لو تو اس نے
 اپنا حصہ من کر لے لیا اور کافی مال بچ گیا۔ راوی کا بیان ہے
 کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی یہ (باقی
 مال) آپ کا ہے میں نے کسی پر علم نہیں کیا آپ نے فرمایا اللہ
 تمہیں جزائے خیر دے آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔
 راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ میں فروخت کی ایسی
 ہی جگہ یا اس سے بہتر جگہ جانتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم
 دو بارہ ایسا ہی کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں اگر
 آپ چاہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے منظور
 ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا میں بھلائی کرنا چاہتا ہوں
 آپ مجھے شریک فرمائیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے یہ
 تمہارے اور میرے درمیان نصف نصف ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ دو آدمی احوار
 خریداری میں شریک ہو جائیں اگرچہ ان میں سے کسی ایک

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِأَنْ يُشْتَرِكَ
 الرَّجُلَانِ فِي الشِّرَاءِ بِالسَّيْفَةِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِرَاجِدٍ
 بَيْنَهُمَا رَأْسُ مَالٍ، عَلَى أَنَّ التَّوَجُّعَ بَيْنَهُمَا، وَالْوَجِبَةُ

عَلَى ذَلِكَ، قَالَ: وَإِن لَّمْ يَجْزِئَا وَالتَّبَعِ أَخْلَعْنَاهُ
ذَوْنَ صَاحِبِهِ، وَلَا يَفْضُلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فِي
الرِّبْحِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَحْضُرُ أَنْ يَأْكُلَ أَخْلَعْنَاهُ وَبَيْعَ
مَا حَضَرَ صَاحِبَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا.

کے پاس اس المال نہ ہو (ان کی شراکت) اس شرط پر ہو کہ
لفظ ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا اور نقصان بھی
آپ نے فرمایا کہ اگر دونوں میں سے ایک دوسرے کے بغیر
فروخت کا معاملہ کرے تو کسی کو ان میں سے اپنے ساتھی سے
زیادہ منافع نہیں ملے گا کیونکہ یہ جائز نہیں ہوتا کہ کوئی ایک
اپنے اس ساتھی کا منافع کھائے جو اپنے شریک ساتھی کیلئے لفع
ونقصان کا ضامن ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

باب القضاء

بَابُ الْقَضَاءِ

803- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
لَا يَمْنَعُ أَخْلَكُمْ جَارَةً أَنْ يَغْرِبَ خَشْيَةً فِي جَدَارِهِ،
قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أُرَاكُمْ عَنْهَا
مَغْرِبِينَ؟ وَاللَّهِ لَا زَمِينَ بَهَا بَيْنَ أَكْثَابِكُمْ.

803- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اپنے
پردہ کو اپنی دیوار میں لٹا کر گارنے سے نہ روکے۔ راوی کا
بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں
اس سے انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں بخدا میں یہ تمہارے
دونوں کندھوں کے درمیان گاڑوں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا جَعَلْنَا عَلَى وَجْهِ التَّوَسُّعِ مِنْ
النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَخَسَنَ الْخُلُقِ، فَأَمَّا فِي
الْحُكْمِ فَلَا يَخْتَصِرُونَ عَلَى ذَلِكَ، بَلَقْنَا أَنْ شَرْتَحَا
أَخْصِيصَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ لِلَّذِي وَضَعَ الْخَشْيَةَ:
أَرْفَعْ رَجُلَكَ عَنْ مِطْبَةِ أُخِيكَ، فَبَيَّأَ الْخُكْمُ فِي
ذَلِكَ، وَالتَّوَسُّعُ الْفَضْلُ.

بہار اور صدقہ کا بیان

بَابُ الْهَبَةِ وَالصَّدَقَةِ

804- حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی صلہ

804- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ذَاوُدُ بْنُ الْحَضَنِي،
عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ عَرَبَةَ الْمُتَرَبِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ

الحکم، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: مَنْ وَهَبَ حَبَّةً لِبَصِلَةٍ رَحِمَ، أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ، فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا، وَمَنْ وَهَبَ حَبَّةً يَرَى اللَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ، فَهُوَ عَلَى حَبَّتِهِ، يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا.

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ وَهَبَ حَبَّةً لِبَصِلٍ رَحِمَ مُحَرَّمٌ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ، فَلْيَضَعْهَا الْمَوْهُوبُ لَهُ، فَلْيَسْأَلْهُ لِوَأَهَبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا، وَمَنْ وَهَبَ حَبَّةً لِغَيْرِ بَصِلٍ رَحِمَ مُحَرَّمٌ، فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا، أَوْ يَزِدْ غَيْرَ أَفْنِ يَدِهِ، أَوْ يَخْرُجَ مِنْ مِلْكِهِ إِلَى مِلْكِ غَيْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں جس نے کسی ذور محرم کو کوئی شے بطور ہبہ یا بطور صدقہ دی اور موصوبہ نہ (جس کیلئے ہبہ کیا ہو) نے اس پر قبضہ کر لیا ہو تو ہبہ کرنے والے کو رجوع کر لینا جائز نہیں اور جس نے غیر رشتہ دار کو کوئی شے ہبہ کی اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا تو اس کو رجوع کرنے کا حق ہے مگر اس سے بدلہ نہ ملے اور اس سے بھرتی نہ پائے یا اس کی ملکیت سے نکل کر غیر کی ملکیت میں چلی جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

علیہ کا بیان

بَابُ: الْبُخْلِ

805- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کی میں نے اپنے بیٹے کو غلام علیہ دیا ہے جو میری ملکیت تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس طرح علیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا اسے واپس کرلو۔

805- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ حَفِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْبٍ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يُخْلِفَانِي عَنِ الشَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: إِنْ أَتَاهُ أَهْلِي بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَخَلْتُ مِنْهُ هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكُلْ وَلَدَكَ نَخَلْتَهُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْهُ.

806- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مقام عالیہ پر موجود درختوں سے میں و تنہ مجھروں والے درخت علیہ کے طور پر دیے جب آپ کے وصال کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا ہم بخدا اے میری بیٹی مجھے اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کا غنی

806- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ أَتَانِي كُنَّ نَخَلْتُهَا جَدًّا عَشْرِينَ وَشَقًّا مِنْ مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ، فَلَمَّا خَضِرَتْهُ الْوُفَاةُ، قَالَ: وَاللَّهِ يَا بَنِيَّةُ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ لَعْنِي بَعْدِي مِنْكَ، وَلَا أَعْرِ

عَلَىٰ قَفْرًا مِنْكَ وَإِنِّي كُنْتُ نَحْلُوكَ مِنْ خَالِي
جَدَّاهُ عَشْرِينَ وَسَقَا قَلْبُ كُنْتُ جَدَّيْنِهِ، وَاحْتَزَيْتُهُ
كُنَّ لَكَ، فَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالٌ وَإِثْرٌ، وَإِنَّمَا هُوَ
أَخُوكَ وَأَخْتُكَ، فَأَقْبِسْهُ عَلَىٰ بَحَابِ اللَّهِ عَزَّوْجَلَّ،
قَالَ: يَا أَبَتِ، وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا كَمَا وَخَلَدَا
لَقَرَحْنَاهُ، إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ، فَفَنِيَ الْأُخْرَى؟ قَالَ: لَوْ
بَطْنُ بَنَاتٍ خَارِجَةٌ أَرَاهَا جَارِيَةً، فَوَلَدَتْ جَارِيَةً.
ہونا محبوب نہیں اور تم سے زیادہ کسی کا عکس نہ ہونا میرے
لیے تکلیف دہ نہیں میں نے تمہیں جس وقت سمجھوں والے
درخت عطیہ دیے ہیں اگر تم ان کو کاٹ لیتیں اور غرض انہیں
تو وہ تمہارے ہو جاتے اور آج تو وہ درخت کا مال ہے تمہارا
ایک بھائی اور دو بیٹیں ہیں تم اسے کتاب اللہ کے حکم کے
مطابق تقسیم کر لینا آپ نے عرض کی اسے چاہا جان! خدا کی قسم
اگر اتنا بھی ہوتا تو میں اس کو چھوڑ دیتی۔ ایک تو حضرت اسماء
رضی اللہ عنہا ہیں اور دوسری کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا وہ
بنت خارجہ رضی اللہ عنہا کے حکم والی ہیں۔ ان کے متعلق میرا
خیال ہے کہ وہ لڑکی ہی ہوگی چنانچہ انہوں نے (بنت خارجہ
رضی اللہ عنہا نے) بیٹی کو ختم دیا۔

807۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا بَالُ وَجَالٍ يَنْحَلُّونَ
أَبْنَاءَهُمْ نَحْلًا، ثُمَّ يُمَسْكُونَهَا، قَالَ: لِأَنَّ مَاتَ ابْنُ
أَخِيهِمْ قَالَ: خَالِي يَدِي وَلَمْ أُعْطِهِ أَحَدًا، وَإِنْ
مَاتَ هُوَ قَالَ: هُوَ لَا بَنِي، قَدْ كُنْتُ أُعْطِيْتُهُ إِثَاءً مَن
نَحْلُ يَحْلُهُ لَمْ يَخْرُجْهَا إِلَيْهِ لِيَحْلَهَا حَتَّىٰ تَكُونُ ابْنُ
مَاتَ لِيُؤْتِيَهُ فَبَيَّ بَاطِلٌ.
807۔ حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا
ہے کہ اپنے بیٹوں کو عطیہ دیتے ہیں پھر اسے روک لیتے ہیں
آپ نے فرمایا اگر کسی کا فوت ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرا
مال میرے قبضہ میں ہے میں نے کسی کو نہیں دیا اگر وہ خود فوت
ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ میرے بیٹے کا ہے (میں اسے بیٹے
کیلئے ہیرہ کر چکا ہوں) (لہذا) جو عطیہ کے طور پر دے چکا ہو
اور اس نے جسے عطیہ دیا ہے اسے ابھی قبضہ نہ دیا ہو حتیٰ کہ وہ
(ہیرہ کرنے والا) فوت ہو جائے تو یہ (عطیہ) درخت کا مال ہے
اور یہ (عطیہ) باطل ہے۔

808۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَبِّبِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: مَن نَحَلَ
وَلَدًا لَهُ صَغِيرًا لَمْ يَتَلَعَّ أَنْ يَخْرُجَ نَحْلَةً فَأَعْلَنَ بِهَا،
وَأَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَبَيَّ خَبِيرَةٌ، وَإِنْ وَلَيْتَهَا أَوْفَةٌ.
808۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے چھوٹے بیٹے کو عطیہ
دے جو بالغ بھی نہیں ہوا تو وہ اس عطیہ کا قبضہ دینے کا اعلان
کر دے اور اس پر گواہ بھی بنالے تو یہ جائز ہے اور اس کا باپ
اسی اس کا ولی ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ بِتَبَيُّنِ لِلرُّجُلِ أَنْ يُسَوِّىَ بَيْنَ وَلَدِهِ فِي الشُّكْلِ، وَلَا يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَمَنْ نَحَلَ نَحْلَهُ وَلَدًا أَوْ غَيْرَهُ، فَلَمْ يَفْضِلْهُمَا الَّذِي نَحَلَهُمَا، حَتَّى مَاتَ النَّاجِلُ وَالْمَنْحُولُ فَهِيَ مَرْفُودَةٌ عَلَى النَّاجِلِ، وَعَلَى وَرَثَتِهِ، وَلَا يَخْزُرُ لِلْمَنْحُولِ حَتَّى يَفْضِلَهَا، إِلَّا الْوَلَدُ الصَّغِيرُ، فَإِنْ قَبَضَ وَالِدُهُ لَهُ قَبْضًا، فَإِذَا أَغْلَقَهَا وَأَشْهَدَ بِهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ لِوَلَدِهِ، وَلَا سَبِيلَ لِلْوَالِدِ إِلَى الرُّجْعَةِ فِيهَا، وَلَا إِلَى إغْيَاصِهَا بَعْدَ أَنْ أَشْهَدَ عَلَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا إِنَّ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی کو عطیات میں اپنی اولاد کے مابین مساوات قائم کرنی چاہیے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دے جس نے اپنے کسی بیٹے کو یا کسی دوسرے کو کوئی عطیہ دیا ہو اور اس نے اس پر ابھی قبضہ نہ کیا ہو جو کچھ عطیہ دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ مر جائے جس نے عطیہ دیا تھا اور وہ بھی جسے عطیہ دیا گیا تھا تو یہ عطیہ دینے والے کو اور اس کی اولاد کو واپس لوٹا دیا جائے گا جسے عطیہ دیا گیا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس پر قبضہ کرے سوائے چھوٹے بچے کے کہ اگر اس کا والد قبضہ کرے تو یہ ایسا کا قبضہ ہے جب اس کا اعلان کر دیا اور گواہ بنالئے تو یہ اس کے بیٹے کیلئے جائز ہے گواہ بنالینے کے بعد والد کو واپس لینے اور نصب کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

تأحيات اور عارضی رہائش دینا

809- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کو یا اس کے ورثہ کو اپنی کوئی چیز زعری بھر کیلئے دے دے تو یہ اس شخص کی ہے جس کو عطا کی گئی ہے اس کو واپس نہ لے گی جس نے عطا کی تھی کیونکہ اس نے اس کو ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

810- حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حصہ رضی اللہ عنہما کے گھر کے وارث بنے حضرت حصہ رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو (یہ گھر) تأحيات رہائش کیلئے دیا تھا جب زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی فوت ہو گئیں تو حضرت

بَابُ: الْغُفْرَى وَالشُّكْنَى

809- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا زَجَلُ غُفْرَى لَهْ وَلَعِبِهِ فَإِنَّمَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعْ إِلَى الَّذِي أُعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَلَعِبَ الْمَوَارِيثِ فِيهِ.

810- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا تَابِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَرَثَ حَفْصَةَ ذَارَعًا، وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ أَسْكَتْ بَنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ، فَلَمَّا تَوَلَّيْتُ بَنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكُونِ، وَزَادَ أَنَّهُ لَهْ.

بِالْخَلْعَيْنِ، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبْتَغُوا
الدَّهَبَ بِالدَّهَبِ إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تَبْتَغُوا بَعْضَهَا
عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبْتَغُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مَثَلًا
بِمِثْلٍ، وَلَا تَبْتَغُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبْتَغُوا
مِنْهَا شَيْئًا غَالِيًا بِبَاذِلٍ.

814۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي نُوَيْمٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: الْبَيْتَارُ بِالْبَيْتَارِ وَالْبِزْهَمُ بِالْبِزْهَمِ لَا
فَضْلَ بَيْنَهُمَا.

815۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ
الْقَمَسُ ضَرْفًا بِمِثَالِهِ دِينَارٍ، وَقَالَ: فَلَدَعَانِي طَلْحَةُ
بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: فَمَرَّوْحُنَا خَتِي إِصْطَرَفَ مِنِّي،
فَأَخَذَ طَلْحَةُ الدَّهَبَ يَغْلِبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: خَتِي
يَأْتِينِي حَارِثِي مِنَ الْعَابَةِ، وَغَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ
كَلَامَهُ، فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا تَفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ،
ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدَّهَبُ بِالْفِضَّةِ وَبِهَا
إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالنَّمَرُ بِالنَّمَرِ وَبِهَا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ،
وَالشَّعْبُورُ بِالشَّعْبُورِ وَبِهَا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

816۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، أَوْ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ بَاعَ سِلَاقَةً مِنْ وَرِقٍ
أَوْ دَهَبٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الْقَرظَاءِ:

816۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت
معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے چاندی یا سونے کا ایک
پانی پیئے والا برتن اس کے وزن سے زیادہ کے عوض فروخت
کیا حضرت ابو رداءہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں

کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے
بدلے فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ ایک کو دوسرے پر زیادہ
نہ کرو چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت نہ کرو مگر برابر
برابر ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو ادھار چیز کو نقد کے بدلے
فروخت نہ کرو۔

814۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا دینار کو دینار کے عوض اور چاندی کو
چاندی کے عوض فروخت کرو اور ان دونوں میں سے کوئی بھی
زاائدہ نہ ہو۔

815۔ حضرت مالک بن انس بن اوس بن حدادان سے روایت ہے
کہ انہیں سود بیاروں کے صرف کی ضرورت پیش آئی راوی کا
بیان ہے کہ مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
راوی کا بیان ہے کہ ہم دونوں راضی ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے
میرے ساتھ صرف کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے سونا لیا اور
اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے پھر فرمایا کہ (میرے)
یہاں تک کہ میرا خازن مقام غابہ سے میرے پاس آ جائے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی بات سن رہے تھے آپ نے
فرمایا میں خدا کی قسم تم ان سے جدا نہ ہونا یہاں تک کہ تم ان
سے (سونے کا عوض) لے لو پھر فرمایا نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ سونے کو چاندی کے عوض چپتا سود ہے مگر برابر
مجھ کو کجور کے عوض چپتا سود ہے مگر برابر برابر کو کوہ کے
بدلے چپتا سود ہے مگر برابر برابر۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ هَذَا إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلٍ، قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الزُّرَّادِ: مَنْ يَغْلِبُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ: أَخْبِرْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ يَغْلِبُنِي عَنْ زَأْبِهِ، لَا أَسْأَلُكَ بِأَرْحَى أَنْتَ بِهَا، قَالَ: فَقَدِمَ أَبُو الزُّرَّادِ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرَهُ، فَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنْ لَا يَبِيعَ ذَلِكَ إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلٍ، أَوْ وَرَنًا بِوَرَنٍ۔

علاقہ میں) راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر راہی رضی اللہ عنہ (حدیث پاک میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کو یہ واقعہ بتایا تو آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تحریر کیا کہ وہ اس طرح فروخت نہ کریں مگر برابر برابر یا ہم وزن۔

817۔ حضرت یزید بن عبد اللہ بن شیبہ لیلیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا کہ آپ سونے کے بدلے وزن کرتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اپنا سونا دو ترازو کے ایک پڑے میں رکھتے تو دوسرے کا سونا دوسرے پڑے میں رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ اسے اٹھاتے جب ترازو کا کانا مساوی ہو جاتا تو آپ (دوسرے کا سونا) لے لیتے اور (اپنا) اپنے ساتھی کو عطا فرما دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان سب احادیث پر ہم عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر ائمہ کرام کا یہی قول ہے۔

گیلی یا وزنی اشیاء میں سود کا بیان

818۔ حضرت ابوذر نادر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ سونے چاندی اور وہ اشیاء جو گیلی یا وزنی ہوں جنہیں کھایا یا جائے تو صرف

817۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَيْسَةَ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُوَازِلُ اللَّعْبَ بِاللَّعْبِ، قَالَ: فَيُزَوِّجُ اللَّعْبَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَيُزَوِّجُ الْآخَرَ اللَّعْبَ فِي كِفَّةِ الْآخَرِ، قَالَ: ثُمَّ يَرْفَعُ الْمِيزَانَ، فَإِذَا ائْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيزَانِ، أَخَذَ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَيْفَهُ نَأْخُذُ، عَلَى مَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ قُلُوبَانَا،

بَابُ: الرَّبَا فِيمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ

818۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّرَّادِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَا رِبَا إِلَّا فِي لَحَبٍ أَوْ فِصَّةٍ أَوْ مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ وَمَا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ۔

ان میں سے دو ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی یا زنی ہم جنس اشیاء کو ایک دوسرے کے عوض دینا مکروہ ہے مگر جبکہ برابر اور دست بدست ہوں یہ ان اشیاء کے قائم مقام ہوتی ہیں جنہیں کھایا جاتا ہے یا پیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

819۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجبور کو مجبور کے عوض برابر فروخت کرو آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے مقرر کردہ خیر کے عامل جو انصار قبیلہ عدی کے ایک فرد ہیں وہ ایک صاع مجبور دو صاع کے برابر لیتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں آپ کے پاس بلایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک صاع کو دو صاع کے عوض نہ لیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ عمو مجبور ہیں گھٹیا کے عوض فروخت نہیں کرتے مگر جب ایک صاع دو صاع کے عوض ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھٹیا کو درہموں کے عوض فروخت کرو اور ان درہموں سے عمو مجبور خریدے۔

820۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو خیر کا عامل مقرر کیا وہ عمو مجبور میں آپ کی خدمت میں لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا خیر کی تمام مجبوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی جھڑائیں یا رسول اللہ ﷺ! لیکن ان مجبوروں کا ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو اپنی مجبوریں درہموں کے عوض فروخت کرو۔ ترازو میں بھی

قَالَ مُحْتَمَلٌ: إِذَا كَانَ مَا يُكَاانُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، أَوْ كَانَ مَا يُؤْزَنُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، فَهُوَ مَكْرُوهٌ أَنْصَا، إِلَّا مُتَلَا بِمِثْلٍ، يَدَا بَيْدٍ، بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَابْنِ حَبِيبَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمَانَا.

819۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْصُرُ بِالْأَنْصَرِ مُتَلَا بِمِثْلٍ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَامِلُكَ عَلَى خَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ قَيْسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعِغِ، قَالَ: أَذْغَوْهُ لِي، فَلَدَعِي لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَأْخُذْ الصَّاعَ بِالصَّاعِغِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا يَعْطُونِي الْمَخِيْبَ بِالْجَمْعِ إِلَّا ضَاعًا بِضَاعِغِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَعِ الْجَمْعَ بِاللِّزَاهِمِ وَاشْتَرِ بِاللِّزَاهِمِ جَبِيْبًا.

820۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّغِيدِ بْنُ شُهَيْبٍ وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْعَدْلِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ، فَجَاءَ بِشَمْرِ جَبِيْبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْمَلْتَ شَمْرَ خَيْرٍ هَكَذَا؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعِغِ، وَالصَّاعِغِ بِالْفَلَاحَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَلَا تَفْعَلْ، بَعِ تَمْرَكَ بِاللِّزَاهِمِ، ثُمَّ اشْتَرِ

(اشیاء لینے دینے کا حکم) اسی کی مانند ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

821۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو مقام جارس میں ایک دیار اور نصف درہم کا قلعہ خریدتا تھا تو کیا وہ اسے ایک دیار اور نصف درہم کا قلعہ دے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ اسے ایک دیار اور درہم ہی دے گا اور فروخت کرنے والا اسے نصف درہم کا قلعہ واپس کر دے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ صورت ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور دوسری صورت (جس سے حضرت ابن مسیب نے منع فرمایا ہے) بھی جائز ہے بشرطیکہ پہلی بیع میں نصف درہم کا جتنا لدا اس نے خریدتا تھا (اب بھی نصف درہم کا قلعہ) اتنا ہی دے اس سے کم نہ دے اگر اس نے اس سے کم دیا تھا جتنا اس کو پہلی بیع میں ملا تھا تو جائز نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عطیات اور دیا ہوا قرض قبضہ سے

پہلے فروخت کرنا

822۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جمیل (بن عبدالرحمن) مؤذن کو حضرت سعید بن مسیب سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ کھانے پینے کی جو اشیاء لوگوں کو مقام جارس میں عطا کی جاتی

بالمزاجیم خبیثاً، وقال فی المیزان مثل ذلک۔
فان مُحَمَّدًا: وبهذا نُكَلِّفُهُ تَأْخُذَهُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

821۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زُجَلِيٍّ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي طَعَامًا مِنَ الْخَجَرِ بِدِينَارٍ وَيُضِفُ دِرْهَمًا، يُعْطِيهِ دِينَارًا أَوْ يَضِفُ دِرْهَمًا طَعَامًا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ يُعْطِيهِ دِينَارًا وَدِرْهَمًا، وَيُرَدُّ عَلَيْهِ الْبَاقِي يَضِفُ دِرْهَمًا طَعَامًا.

فَإِنْ مُحَمَّدًا: هَذَا الْوَجْهَ أَحَبُّ إِلَيْنَا، وَالْوَجْهَ الْآخَرُ يَجُوزُ أَيْضًا إِذَا لَمْ يُعْطِهِ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِي يَشْتَرِي أَقْلَ مِمَّا يُضِيبُ يَضِفُ الدِّرْهَمَ مِنْهُ فِي السَّيِّئِ الْأَوَّلِ، فَإِنْ أُعْطَاهُ مِنْهُ أَقْلَ مِمَّا يُضِيبُ يَضِفُ الدِّرْهَمَ مِنْهُ فِي السَّيِّئِ الْأَوَّلِ، لَمْ يَجُزْ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْعَطَايَا أَوْ الدِّينُ

عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

822۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَمِيلَ الْمُؤَذِّنِ يَقُولُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: إِنِّي رَجُلٌ يَشْتَرِي هَذِهِ الْأَزْوَاقَ الَّتِي يُعْطِيهَا النَّاسُ بِالْخَجَرِ فَأَتْبَاعُ مِنْهَا مَتَاعًا لِلَّهِ، ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أُبِيعَ

الطَّعَامُ الْمَضْمُونُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ الْأَجَلِ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: أَتَرِيدُ أَنْ تُؤَيِّدَهُمْ مِنْ بَلَدِكَ الْأَرْزَاقِ أَلَيْسَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَتَهَادَ عَنْ ذَٰلِكَ.

ہیں خرید لیتا ہوں جتنا بھی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے میں اس میں سے خرید لیتا ہوں پھر میں چاہتا ہوں کہ غلہ کو میعاد وقت پر فروخت کروں ان سے حضرت سعید نے کہا کہ کیا تم اسی غلہ سے جو تم نے خریدا ہے لوگوں کو ادا کرنا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہاں آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ لَهُ ذَنْبٌ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّىٰ يَسْتَوْفِيَهُ لِأَنَّهُ غَرَزَ فَلَا يُلْزِمُ أَنْ يُخْرِجَ أَمْ لَا يَخْرُجُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کا کسی کے ذمے قرض ہو تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ اس سے لے لے کیونکہ یہ ایک دھوکہ ہے اسے معلوم نہیں کہ وصول بھی ہوگا کہ نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

823- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُؤَمِّسُ بْنُ مَسْرُوفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: ابْنِي رَجُلٌ أَبِيعَ الدِّينَ، وَذَكَرَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ذَٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: لَا تَبِيعْ إِلَّا مَا آوَيْتَ إِلَىٰ رَجُلٍ.

823- حضرت موسیٰ بن مسرور سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو حضرت سعید بن مسیب سے یہ پوچھتے ہوئے سنا اس نے کہا کہ میں قرض فروخت کرتا ہوں اور اس نے اس کی کوئی صورت آپ کی خدمت میں بیان کی حضرت ابن مسیب نے اس سے فرمایا تم فروخت نہ کیا کہ دوسرے اس کے جو تم کھلے آؤ۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ دِينًا لَهُ عَلَىٰ إِنْسَانٍ إِلَّا مِنَ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ بَاعَ الدِّينَ غَرَزَ لَا يُلْزِمُ أَنْ يُخْرِجَ بِنَهُ أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں آدمی کا جو قرض کسی انسان پر ہو اسے فروخت کرنا جائز نہیں مگر اس کو فروخت کر دے جس پر قرض ہے کیونکہ قرض چھوڑ دھوکہ ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسے وصول ہوگا یا نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الدِّينُ

فَيَقْضِيهِ الْفَضْلُ مِمَّا أَخَذَهُ

824- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَتَسٍ رَأً الْمَكِّي، عَنْ مُجَابِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

824- حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی سے کچھ دہم بطور قرض لیے پھر ان

عَمَرَ مِنْ رَجُلٍ فَرَاهِمَ، ثُمَّ قَضَى خَيْرًا مِنْهَا، فَقَالَ
الرَّجُلُ: هَذِهِ خَيْرٌ مِنْ فَرَاهِمِي الَّتِي أَسْلَفْتُكَ، قَالَ
ابْنُ عَمَرَ: لَقَدْ عَلِمْتُ وَلَكِنْ نَفْسِي بِذَلِكَ طَبِئَتْ.
راضی ہے (میں نے اپنی خوشی سے دیے ہیں)۔

825- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي زَائِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
إِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَضَيْتَ عَلَيْهِ إِبِلَ مِنْ
الصَّدَقَةِ فَامْتَرَ أَنَا زَائِعٌ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلُ بَكْرَهُ،
فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو زَائِعٍ، فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا جَمَلًا
وَنَاعِيًا جَبَرًا، فَقَالَ: أَغِطِهِ إِيَّاهُ فَإِنْ جَبَرَ النَّاسُ
أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً.
825- حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے ایک آدمی سے چھوٹا سا اونٹ قرض پر لیا آپ کے پاس
صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابورافع کو حکم دیا
کہ اس آدمی کو ایک چھوٹا سا اونٹ دے دو۔ حضرت ابورافع
آپ کے پاس واپس آئے اور عرض کی کہ مجھے ان میں سے
کوئی بھی نہیں ملا مگر یہ سب چھ سال کے عمدہ اونٹ ہیں
آپ نے فرمایا ان سے ہی دے دو اچھے لوگ وہ ہیں جو قرض
بہتر طور پر ادا کرتے ہیں۔

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے صدقہ کے اونٹ کو پہلے خریدنا
پھر قرض اتارنے کا حکم دیا تھا کیونکہ آپ کیلئے صدقہ منع ہے
اگرچہ اس روایت میں خریدنے کا ذکر نہیں البتہ مسلم شریف کی
روایت ہے ”اشعروا فاعطوه اياه“ تم خریدو اور پھر اسے
دے دو۔

فَلَا مُخْتَمَدٌ، وَيَقُولُ ابْنُ عَمَرَ نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ
بِذَلِكَ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ أَشْفَرُ عَلَيْهِ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي خَبِيثَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں اس میں کوئی حرج
نہیں جبکہ شرط مقرر نہ کرے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

826- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ،
قَالَ: مَنْ أَسْلَفَ سَلْفًا فَلَا يَشْفِرُ طً إِلَّا قَضَاءً.
826- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص قرض لے تو ادا لگے کے علاوہ کوئی
شرط مقرر نہ کرے۔

فَلَا مُخْتَمَدٌ، وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْهَى لَهُ أَنْ يَشْفِرُ طً
أَفْضَلُ مِنْهُ وَلَا يَشْفِرُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَإِنْ
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں کہ یہ اس کیلئے جائز نہیں کہ اس سے بہتر یا اس سے عمدہ

الشَّرْطُ فِي هَذَا لَا يَنْبَغِي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

درہم اور دینار کو قطع کرنا

بَاب: مَا يُكْرَهُ مِنْ قَطْعِ الدَّرَاهِمِ وَالْدِينَارِ
827۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: قَطَعَ الْوَرَقِ
وَالذَّهَبِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید
بن مسیب نے فرمایا کہ چاندی اور سونے کو کاٹنا زمین میں
فساد پیدا کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي قَطْعُ الشَّرَاحِ وَالْدِينَارِ لِغَيْرِ
مَنْفَعَةٍ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی منفعت کے بغیر
درہم اور دیناروں کو کاٹنا جائز نہیں۔

بکھور کے درخت اور زمین میں معاملہ

بَاب: الْمُعَامَلَةُ وَالْمُزَارَعَةُ

اور مزارعت کرنا

فِي النَّخْلِ وَالْأَرْضِ

828۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرْنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ حَنْظَلَةَ الْأَنْصَارِيَّ اُخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ
رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ بَكْرَةِ الْفَزَارِ فَقَالَ: قَدْ نَهَى
عَنْهُ، قَالَ حَنْظَلَةُ: فَلَئِنْ لَزِمَ: بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ؟
قَالَ رَافِعٌ: لَا تَأْسَ بِكَوْنِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ۔ حضرت حنظلہ انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت رافع بن خدیج سے کھجور کے درخت سے کھجوروں کو کرایہ پر دینے کے
بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا اس سے منع کیا گیا ہے۔
حضرت حنظلہ نے کہا کہ میں نے سونے اور چاندی کے متعلق
حضرت رافع سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سونے اور
چاندی کے عوض کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَأْسَ بِكَوْنِهَا بِالذَّهَبِ
وَالْوَرَقِ بِالْحِصْطَةِ كَيْلًا مَغْلُومًا وَحَرْبًا مَغْلُومًا مَا لَمْ
يُشْرَطْ ذَلِكَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنْ اشْتَرَطَ مِمَّا
يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْلًا مَغْلُومًا فَلَا خَيْرَ فِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا، وَقَدْ سِيلَ عَنْ بَكْرَةِ الْفَزَارِ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْحِصْطَةِ كَيْلًا مَغْلُومًا فَوَضَعَ فِي
ذَلِكَ فَقَالَ: هَلْ ذَلِكَ إِلَّا بِغُلِّ الْبَيْتِ يَكْرَى۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ اس کو سونے چاندی اور گندم کے عوض کرایہ پر
دینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وزن بھی معلوم ہو اور جس بھی
معلوم ہو جب تک اس سے پیداوار کی شرط نہ کی ہو اگر اس
سے ہونے والی مخصوص وزن کی پیداوار کی شرط نہ کر لی تو اس
میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی
قول ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے گندم کی
مغلول مقدار کے عوض زمین کرائے پر دینے کے بارے میں
پوچھا گیا تو آپ نے اس کی اجازت دے دی آپ نے فرمایا

یہاں مگر کی مانند ہے جسے کرائے پر دیا جاتا ہے۔

829- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب خیر فتح ہوا تو نبی کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا میں تمہیں اس پر برقرار رکھوں گا۔ جس کا مالک تمہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اس شرط پر کہ پھل ہمارے اور تمہارے درمیان برابر برابر ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے تھے تو وہ اپنے اور ان کے درمیان اندازے سے تقسیم فرماتے پھر کہتے جو تم چاہو لے لو اور جو چاہو بچھے دے دو راوی کا بیان ہے کہ وہ (اپنے حصے کے پھل) لے لیتے۔

830- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے تھے وہ اپنے اور یہود کے درمیان اندازے سے حصے کرتے تھے پھر راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کیے اور کہا کہ یہ تمہارے لیے ہیں ہم پہن کر بخونین کر دیں اور تقسیم سے درگزر کریں آپ نے فرمایا اے گروہ یہود تم بخدا اللہ تعالیٰ نے جو پیدا فرمایا میرے نزدیک تم سب سے زیادہ مہفوظ ہو مگر مجھے یہ بات نہیں اسکاٹی کہ میں تم پر زیادتی کروں جو رشوت تم نے پیش کی ہے یہ حرام ہے ہم اسے نہیں کھاتے اسی وجہ سے تو زمین و آسمان قائم ہیں (اسی انصاف کی بدولت قیامت نہیں آتی)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں مجبور کے درخت کا نصف تہائی اور چوتھائی حصہ پر معاملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور خالی زمین کی نصف تہائی اور چوتھائی پر مزارعت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کو کروہ کہتے تھے آپ بیان کرتے تھے

829- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ فَفَتَحَ خَيْبَرَ، قَالَ لِلْيَهُودِ: أَوْفَرْتُمْ مَا أَفَرْتُمْ اللَّهُ عَلَى أَنْ الْفَرَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَثَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ جِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَإِنْ جِئْتُمْ فَلِي، قَالَ: فَكَانُوا يَأْخُذُونَ.

830- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَثَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُودِ، قَالَ: فَجَمَعُوا خَيْبًا مِنْ خَلْقٍ بَسَاجِمِهِمْ، فَقَالُوا: هَذَا لَكَ، وَخَفِيفُ غَنَاءٍ، وَتَجَاوَزَ لِي الْقِسْمَةُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَاللَّهِ إِنْكُمْ لَمِنْ أَنْفَعِ خَلْقِي لِلَّهِ إِلَهِي، وَمَا ذَاكَ بِخَابِلِي أَنْ أُجِيفَ عَلَيْكُمْ، أَمَّا الْيَدِيُّ عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَلِإِنِّهَا شَحَتْ وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا، قَالُوا: بِهَذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَأْسُ بِمَعَانِلَةِ الشَّعْلِ عَلَى الشَّطْرِ، وَالثَّلَثِ، وَالرُّبْعِ، وَبِمَزَازَعَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ عَلَى الشَّطْرِ، وَالثَّلَثِ، وَالرُّبْعِ، وَكَانَ أَبُو خَبِيْلَةَ يَمْكُرُ ذَلِكَ وَيَذْهَبُ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمُخَافِزَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

کہ تبارہ بھی ہے جس سے نبی کریم ﷺ سے منع فرمایا ہے۔

امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت زمین کو زبرد

کاشت لانا

بَابُ: إِخْيَاءِ الْأَرْضِ بِإِذْنِ الْإِمَامِ

أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

831۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو نجر زمین کو زبرد کاشت لایا وہ اسی کی ہے ظالم کو درست وغیرہ لگائے کا کوئی حق نہیں۔

831۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَخَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْفَى عَالِمٍ حَقٌّ.

832۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس نے نجر زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔

832۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ أَخَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے نجر زمین کو امام کی اجازت سے یا اس کی اجازت کے بغیر آباد کیا تو یہ اسی کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کا مالک نہیں ہوتا مگر جب امام اسے اس کا مالک بنادے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ امام کو چاہیے کہ جب اس شخص نے اسے آباد کیا ہے تو وہ اسی کو مالک بنادے مگر امام ایسا نہ کرے تو یہ اس کی ملکیت نہیں ہوتی۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، عَنْ أَخِي أَوْ حَاصِ مَيْتَةٍ بِإِذْنِ الْإِمَامِ أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَهِيَ لَهُ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ الْإِمَامُ، قَالَ: وَيَنْكَرُ الْإِمَامُ إِذَا أَخْيَاهَا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ تَكُنْ لَهُ.

آجاشی میں باہم رضا مندی اور پانی کی تقسیم

833۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تالہ نجر و در اور تالہ نجر کے بارے میں فرمایا ان کا پانی روکا جائے گا۔ حتیٰ کہ کھٹوں تک پہنچ جائے۔ پھر بلند جگہ (الغشی جگہ) والے کیلئے پانی چھوڑے گا۔

بَابُ: الصُّلْحُ فِي الشَّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَاءِ

833۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي سَبِيلِ مَهْزُورٍ وَ مَلْزَبٍ: يُنْسَكُ حَتَّى يَتَلَفَّ الْكُفَّعَيْنِ، ثُمَّ يُزِيلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان اسی طرح صلح

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لِأَنَّهُ كَانَ مَحْدُوكَ الصُّلْحِ بَيْنَهُمْ: لِجَلِّ قَوْمٍ مَا إِصْطَلَحُوا وَأَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ

غُيُوبِهِمْ وَسَيُؤْلِيهِمْ وَأَنْهَارِهِمْ وَشَرِبِهِمْ۔

ہوگی۔ ہر قوم کو اجازت ہے کہ وہ چشموں، برساتی نالوں، نہروں اور پانی کے گھاٹوں میں صبح کر لیں اور اتفاق کر لیں۔

834۔ حضرت عمرو بن لُحی نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت شہاک بن خلیفہ ساقی غلیجاً لہ خشی النہر الضحیر من العریض، فَاَرَادَ اَنْ يُتْرَبَ فِیْ اَرْضِ لِمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلَمَةَ، فَاَبْنَى مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ، فَقَالَ الصُّحَاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِیْ وَهُوَ لَكَ مُنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِہِ اَوْلاً وَآجِراً، وَلَا یَضُرُّکَ، فَاَبْنَى، فَكَلَّمَ فِیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، فَلَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ اَنْ یُخْلِیَ سَبِيلَہُ فَاَبْنَى، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ احَاکَ مَا یَنْفَعُکَ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِہِ اَوْلاً وَآجِراً وَلَا یَضُرُّکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا وَاللّٰہِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰہِ لَیْسَ بِہِ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِکَ فَأَمَرَ عُمَرُ اَنْ یُخْرِیَہُ۔

834۔ حضرت عمرو بن لُحی نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت شہاک بن خلیفہ ساقی غلیجاً لہ خشی النہر الضحیر من العریض، فَاَرَادَ اَنْ يُتْرَبَ فِیْ اَرْضِ لِمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلَمَةَ، فَاَبْنَى مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ، فَقَالَ الصُّحَاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِیْ وَهُوَ لَكَ مُنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِہِ اَوْلاً وَآجِراً، وَلَا یَضُرُّکَ، فَاَبْنَى، فَكَلَّمَ فِیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، فَلَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ اَنْ یُخْلِیَ سَبِيلَہُ فَاَبْنَى، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ احَاکَ مَا یَنْفَعُکَ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِہِ اَوْلاً وَآجِراً وَلَا یَضُرُّکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا وَاللّٰہِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰہِ لَیْسَ بِہِ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِکَ فَأَمَرَ عُمَرُ اَنْ یُخْرِیَہُ۔

آپ نے اس کے متعلق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ انہیں راستہ دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے بھائی کو اس کام سے نہ روکو جو اسے بھی فائدہ دے اور تمہارے لیے بھی نفع بخش ہو تم پہلے بھی پانی لوگے اور آخر میں بھی اور تمہارا ذرا بھی نقصان نہیں تو حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا تم بخدا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا یہ نہر ضرور گزاری جائے گی خواہ تمہارے پیٹ میں سے ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نہر نکالیں۔

835۔ حضرت عمرو بن لُحی مازنی نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا کے بارغ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی نالی گزرتی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ اسے بارغ کے دوسری طرف منتقل کر دیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کیلئے یہ (دوسری طرف) زیادہ آسان تھی اور ان کی زمین سے زیادہ قریب تھی لیکن بارغ کے مالک

835۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ فِي خَالِطِ جَدِّهِ زَيْنَعٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يَنْحَوِلَهُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنَ الْخَالِطِ هِيَ أَوْفَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْقُرْبُ إِلَى أَرْضِهِ، فَسَمِعَهُ صَاحِبُ الْخَالِطِ، فَكَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِتَحْوِيلِہِ۔

835۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ فِي خَالِطِ جَدِّهِ زَيْنَعٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يَنْحَوِلَهُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنَ الْخَالِطِ هِيَ أَوْفَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْقُرْبُ إِلَى أَرْضِهِ، فَسَمِعَهُ صَاحِبُ الْخَالِطِ، فَكَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِتَحْوِيلِہِ۔

نے اس سے انہیں روکا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات کی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حق میں مداخلت کرنے کا فیصلہ دیا۔

836۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّجَّالِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُنْتَعَنُ نَفْعُ بَنِي

836۔ حضرت عمر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کنویں کے کالو پانی سے (کسی کو استعمال کرنے سے) نہ روکا جائے۔

فَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ وَأَمَّا زَجْلِي كَأَنَّ لَهُ بَنُو قَلْبَسَ لَهُ أَنْ يَنْتَعَنَ النَّاسُ مِنْهَا أَنْ يَسْتَقُوا مِنْهَا لِيُشْفَاهِهِمْ وَيَبْلِيَهُمْ وَتَغْيِبَهُمْ، وَأَمَّا لُزْجُهُمْ وَتَغْلِيهِمْ فَلَهُ أَنْ يَنْتَعَنَ ذَلِكَ أَيْ خَيْفَةُ الْعَامَّةِ مِنْ قُلُوبِهِمْ. فَهَذَا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس آدمی کا کنواں ہو اس کیلئے جائز نہیں کہ لوگوں کو پینے کیلئے پانی لینے، اونٹوں اور بکریوں کو پانی پلانے سے روکے لیکن زراعت اور کھجور کے درختوں کے لیے اسے اختیار ہے کہ وہ روک دے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور حارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتَقُ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ أَوْ يُسَيِّبُ سَابِيَةً أَوْ يُوصِي بِعَتَقِ

837۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْثَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَيَّبَ سَابِيَةً.

837۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کو سائبہ بنایا (سائبہ وہ غلام ہوتا ہے جسے آقا آزاد کرتے وقت کہہ دے کہ میں تیرا وارث نہیں ہوں)۔

فَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَبْدِ الْمَشْهُورِ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَا سَابِيَةَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَوْ اسْتَقَامَ أَنْ يُعْتَقَ الرَّجُلُ سَابِيَةً فَلَا يَكُونُ لِمَنْ أَغْطَاهُ وَلَا وَدَّ لَا سَبْطَامَ لِمَنْ حَلَبَ مِنْ غَابِشَةٍ أَنْ يُعْتَقَ، وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِعَبْرِهَا، فَقَدْ حَلَبَ ذَلِكَ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشہور حدیث میں فرمایا ہے کہ ولاہ اس کی ہے جس نے آزاد کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام میں سائبہ نہیں اگر سائبہ کو اس طرح آزاد کرنا صحیح ہوتا تو اس کی ولاہ آزاد کرنے والے کیلئے نہ ہوتی تو ان کیلئے صحیح ہوتا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا مطالبہ کیا تھا

الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ وَإِذَا اسْتَقَامَ أَنْ لَا يَكُونُ لِمَنْ أُعْتِقَ وَلَا اسْتَقَامَ أَنْ يُسْتَقَىٰ عَنْهُ الْوَلَاءُ لِيَكُونَ لِغَيْرِهِ، وَاسْتَقَامَ أَنْ يَتَّبِعَ الْوَلَاءَ وَيَتَّبِعَهُ، وَقَدْ نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِعِ الْوَلَاءَ وَهَيْبِهِ، وَالْوَلَاءُ جَنْدًا بِمَنْزِلَةِ النَّسَبِ وَهُوَ لِمَنْ أُعْتِقَ إِنْ أُعْتِقَ سَابِقَةً أَوْ غَيْرَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِلِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس شرط پر آزاد کرانیں کہ ولاء کسی دوسرے کی ہوگی اس بات کا آپ سے مطالبہ کیا گیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ ولاء اس کی نہیں جس نے آزاد کیا ہے تو ولاء کو مستثنیٰ کرنا بھی صحیح ہوتا اور وہ دوسروں کی ہو جاتی اور اس ولاء کو یہہہ کرنا اور اس کو فروخت کرنا بھی صحیح ہوتا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کی فروخت اور یہہہ سے منع فرمایا ہے ہمارے نزدیک ولاء بھولہ نسب کے ہے اور یہ اسی کی ہے جس نے آزاد کیا ہے خواہ وہ بطور سابقہ آزاد کرے یا کسی دوسرے طریقہ پر۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکابر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

838۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أُعْتِقَ شَرَكًا لَهُ فِي غَيْبٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَتَلَقَّى مِنَ الْغَنِيِّ، فَلَوْمْ قَبِلَ الْغَنِيُّ، ثُمَّ أُعْطِيَ شَرَكًاؤَهُ جِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْغَنِيُّ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتِقَ مِنْهُ مَا أُعْتِقَ.

838۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے شریک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کے برابر ہے تو اس کی درمیانی قیمت لگائی جائے پھر اس کے شرکاء کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ (اچنی رقم نہ ہونے کو صورت میں) وہ اس کی طرف سے (اس کے حصہ کے مطابق) آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو وہ تمام غلام آزاد ہوگا اگر وہ شخص خوشحال ہے جس نے اسے آزاد کیا ہے تو وہ غلام میں شریک آدمی کے حصے کا ضامن ہوگا۔ اگر تک دست ہے تو غلام اس کے شرکاء کے حصوں کی ادائیگی کیلئے حکمائے گا۔ اسی طرح ہی نبی کریم ﷺ سے روایت ملی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ أُعْتِقَ جِصَصًا فِي مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ كُلُّهُ، فَإِنْ كَانَ الَّذِي أُعْتِقَ مُؤَبَّرًا ضَمَّنَ جِصَّةَ شَرِيكِهِ مِنَ الْغَنِيِّ، وَإِنْ كَانَ مُغَيَّرًا سَعَى الْغَنِيُّ لِشَرِكَايِهِ فِي جِصَصِهِمْ، وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: يَتَعَبَقُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا أُعْتِقَ، وَالشَّرَكَاءُ بِالْجَوَارِ: إِنْ شَاؤُوا أَعْتَقُوا كَمَا أُعْتِقَ، وَإِنْ شَاؤُوا ضَمَّنُوهُ إِنْ كَانَ

مُؤْسِرًا، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَعْمُوا الْعَبْدَ فِي جِصَصِهِمْ،
 فَإِنْ اسْتَعْمُوا أَوْ اعْتَمُوا كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ عَلَى قَدَرِ
 جِصَصِهِمْ، وَإِنْ طَمَعُوا الْمُغْنَى كَانَ الْوَلَاءُ مُكْلَةً لَهُ،
 وَزَجَعَ عَلَى الْعَبْدِ بِمَا طَمَعَنَ وَاسْتَعْمَاهُ بِهِ.

اگر چاہیں تو اسے آزاد کر دیں چاہیں تو اپنے حصوں کی ادائیگی
 کیلئے اسے کمائی پر لگا دیں اگر وہ اسے کمائی پر لگا نہیں یا آزاد
 کر دیں تو دلا و ان سب میں ان کے حصول کے مطابق ہوگی
 اگر انہوں نے آزاد کرنے والوں سے ضمانت لے لی ہے تو
 ساری دلا و اس کی ہوگی اور جو ضمانت دی گئی ہے وہ غلام سے
 واپس لے لے گا اور اسے کمائے پر لگا دے۔

839۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عُمَرَ أَغْنَى وَلَدَ زَيْنٍ وَأُمِّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج
 نہیں یہ بہت ہی بھتر ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کی یہ روایت پہنچی ہے کہ ان سے دو غلاموں کے حلق پوچھا
 گیا ان میں سے ایک زانیہ لوطی سے ہے اور دوسرا نیک
 لوطی سے ہے ان میں سے کس کو آزاد کیا جائے؟ آپ نے
 فرمایا جو زر روئے دنیا قیمت میں مہنگا ہو۔ اسی طرح ہم بھی
 کہتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
 فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

840۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
 قَالَ: تَوَفَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَافِعًا،
 فَأَغْنَتْ غَابِسَةُ رِقَابًا كَثِيرَةً.

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے آپ نے فرمایا
 کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نیند کی حالت
 میں وصال فرما گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے
 بھائی کی طرف سے) بہت سے غلام آزاد کر دیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں کہ وصیت کی طرف سے غلام آزاد کرنے میں کوئی
 حرج نہیں اگر اس نے اس کی وصیت کی ہے تو اس کی دلا و اس
 کو ملے گی اگر اس نے وصیت نہیں کی تو دلا و اس کی ہے جس
 نے آزاد کیا ہے انشاء اللہ اسے اس کا اجر ملے گا۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ أَنْ يُغْنَى عَنِ
 الْمَتِّبِ، فَإِنْ كَانَ أَوْصَى بِذَلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ،
 وَإِنْ كَانَ لَمْ يُوصَ كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى، وَيُلْجِظُهُ
 الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ أَنْ يُغْنَى عَنِ
 الْمَتِّبِ، فَإِنْ كَانَ أَوْصَى بِذَلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ،
 وَإِنْ كَانَ لَمْ يُوصَ كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى، وَيُلْجِظُهُ
 الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: بَيْعُ الْمَذْبُورِ

مدرک کی فتح

841۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: اُنْخِرْنَا مَالِيكَ، اُنْخِرْنَا اَبُو الرَّحَالِ، مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: اَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ اَعْطَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ دُبُرِ مَيْتِهَا، ثُمَّ اِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ اِسْتَحْتِ مَتَاعَهُ اللَّهُ اَنْ اَسْتَحْتِي، ثُمَّ اِنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا زَجَلٌ مَسْبُورٌ، فَقَالَ لَهَا: اَتَيْتِ مَعْلُومَةً، فَقَالَتْ لَهْ عَائِشَةُ: وَتِلْكَ، مَنْ طَلَبْتِي؟ قَالَ: اِبْرَأَةٌ مِنْ نَعِيهَا كَذَا وَكَذَا، فَوَضَعَهَا، وَقَالَ: اِنْ لِي خَضِرٌ هَا الْآنَ ضَبًّا قَدْ بَالَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَدْعُوْنِي فَلَاحَةَ جَارِيَةٍ كَانَتْ تَعْلُمُهَا، فَوَجَدُوْهَا لِي نَيْتٍ جَمِيزٍ لَهَا خَضِرٌ هَا ضَبٌّ، قَالَتْ: الْآنَ حَتَّى اَغْتَسِلَ بَوَلٌ هَذَا الضَّبِّي، فَلَمَسْتُهُ ثُمَّ جَاءَتْ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اَسَحَرْتِنِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَتْ: اُحْبَبْتُ الْبَعِثَ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا تَعْلَمِينَ اَمَّا، ثُمَّ اَمْرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ اُخْبِيهَا اَنْ يَبِيعَهَا مِنَ الْاَغْرَابِ مِمَّنْ يُبْسِئُ مَلِكُهَا، قَالَتْ: ثُمَّ اَبِيعَ لِي بِمِثْلِهَا زَقْنَةً ثُمَّ اَعْطَاهَا، فَقَالَتْ عَمْرَةُ: فَلَبِثْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَتَاعَهُ اللَّهُ مِنَ الزَّمَانِ، ثُمَّ اِنْتَهَى زَأْتُ لِي الْمَتَاعِ اَنْ اِغْتَسِلَ مِنْ اَبَارٍ قَلِيلَةٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاَنْكَرْتُشْنِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ عَائِشَةُ اِسْتَأْجِلُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ رِزَاةٍ، فَلَمْ تَحْزُتْ اَمْ عَائِشَةُ الَّذِي زَأْتُ، فَاَنْطَلَقَا اِلَيَّ قَائِدًا، فَوَجَدَا اَبَارًا قَلِيلَةً يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَاَسْتَقْوَا مِنْ ثَلَاثِ بَنِي مَيْتِهَا ثَلَاثَ شُجْبٍ حَتَّى مَلَوْا الشُّجْبَ مِنْ جَوْبَيْهَا، ثُمَّ اتَوَا بِذَلِكَ الْمَاءِ اِلَيَّ عَائِشَةَ، فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ

841۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: اُنْخِرْنَا مَالِيكَ، اُنْخِرْنَا اَبُو الرَّحَالِ، مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: اَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ اَعْطَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ دُبُرِ مَيْتِهَا، ثُمَّ اِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ اِسْتَحْتِ مَتَاعَهُ اللَّهُ اَنْ اَسْتَحْتِي، ثُمَّ اِنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا زَجَلٌ مَسْبُورٌ، فَقَالَ لَهَا: اَتَيْتِ مَعْلُومَةً، فَقَالَتْ لَهْ عَائِشَةُ: وَتِلْكَ، مَنْ طَلَبْتِي؟ قَالَ: اِبْرَأَةٌ مِنْ نَعِيهَا كَذَا وَكَذَا، فَوَضَعَهَا، وَقَالَ: اِنْ لِي خَضِرٌ هَا الْآنَ ضَبًّا قَدْ بَالَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَدْعُوْنِي فَلَاحَةَ جَارِيَةٍ كَانَتْ تَعْلُمُهَا، فَوَجَدُوْهَا لِي نَيْتٍ جَمِيزٍ لَهَا خَضِرٌ هَا ضَبٌّ، قَالَتْ: الْآنَ حَتَّى اَغْتَسِلَ بَوَلٌ هَذَا الضَّبِّي، فَلَمَسْتُهُ ثُمَّ جَاءَتْ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اَسَحَرْتِنِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَتْ: اُحْبَبْتُ الْبَعِثَ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا تَعْلَمِينَ اَمَّا، ثُمَّ اَمْرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ اُخْبِيهَا اَنْ يَبِيعَهَا مِنَ الْاَغْرَابِ مِمَّنْ يُبْسِئُ مَلِكُهَا، قَالَتْ: ثُمَّ اَبِيعَ لِي بِمِثْلِهَا زَقْنَةً ثُمَّ اَعْطَاهَا، فَقَالَتْ عَمْرَةُ: فَلَبِثْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَتَاعَهُ اللَّهُ مِنَ الزَّمَانِ، ثُمَّ اِنْتَهَى زَأْتُ لِي الْمَتَاعِ اَنْ اِغْتَسِلَ مِنْ اَبَارٍ قَلِيلَةٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاَنْكَرْتُشْنِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ عَائِشَةُ اِسْتَأْجِلُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ رِزَاةٍ، فَلَمْ تَحْزُتْ اَمْ عَائِشَةُ الَّذِي زَأْتُ، فَاَنْطَلَقَا اِلَيَّ قَائِدًا، فَوَجَدَا اَبَارًا قَلِيلَةً يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَاَسْتَقْوَا مِنْ ثَلَاثِ بَنِي مَيْتِهَا ثَلَاثَ شُجْبٍ حَتَّى مَلَوْا الشُّجْبَ مِنْ جَوْبَيْهَا، ثُمَّ اتَوَا بِذَلِكَ الْمَاءِ اِلَيَّ عَائِشَةَ، فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ

فَقِطَّةٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا جتنا وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا اس حالت میں (حالتِ مرض) ارہیں پھر آپ نے خواب میں دیکھا (آپ کو بتایا گیا) کہ آپ ان تین کنوؤں کے پانی سے غسل کریں جن کا پانی ایک دوسرے کے ساتھ ملا ہے تو آپ کو شفا ہو جائے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت اسماعیل بن ابی بکر اور حضرت عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے وہ کچھ بیان کیا جو آپ نے (خواب میں) دیکھا تھا وہ دونوں پانی نکلنے کی ایک جگہ پر گئے تو انہوں نے تین کنوئیں جن کا پانی ایک دوسرے کے ساتھ ملا تھا انہوں نے ہر کنوئیں سے تھانکی مشک بھری یہاں تک کہ انہوں نے مشک کو بھر لیا پھر وہ یہ پانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے آپ نے اس کے ساتھ غسل کیا اور شفا پائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: اَنَا نَحْنُ فَلَا نَرَى اَنْ يَنْتَاعَ الْمَذْبُورُ، وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَغَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةِ مِنْ لَفْظِهَا. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم مدبر کو چیتا جائز نہیں سمجھتے۔ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

842- اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: مَنْ اغْتَسَلَ وَلَيْدَةً عَنْ ذُبُرِ مَيْتَةٍ، فَإِنْ لَمْ أَنْ يَطْأَهَا وَأَنْ يَزُوجَهَا، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبْعَهَا وَلَا أَنْ يَهْبِئَهَا، وَوَلَدَهَا بِمَنْزِلِهَا. حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنی لوطری کو مدبر بنایا تو اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کے ساتھ وحلی کرے اور اس کا نکاح کرے دے دے اس کو فروخت کرے اور یہ کہ اس کیلئے جائز نہیں اور اس کا بچہ اسی کے قائم مقام ہے (کیونکہ حمل آزادی اور نکاحی میں ماں کے تابع ہوتا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةِ مِنْ لَفْظِهَا. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے

اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الدَّعْوَى وَالشَّهَادَاتِ

وَادْعَاءُ النَّسَبِ

نَسَبِ کا دعویٰ کرنا

843۔ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت حبیب بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو (موت کے وقت) وصیت کی کہ زعمی کوٹری کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے اسے اپنے پاس رکھ لو آپ فرماتی ہیں جب حج مکہ کا سال آیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور فرمایا یہ میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی عبد بن زعمان کی طرف گئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کوٹری کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے وہ دونوں (اپنا بھگڑا) نبی کریم ﷺ کے پاس لائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں میرے بھائی حبیب نے وصیت کی تھی اور عبد بن زعمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کی کوٹری سے پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زعمی یہ تمہارا ہے پھر فرمایا کہ لڑکا اس کا ہوتا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کیلئے سنگساری ہے۔ پھر حضرت سواد بنت زعمی رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو کیونکہ اس کی مشابہت حبیب کے ساتھ معلوم ہوتی ہے چنانچہ اس نے آپ کو (حضرت سواد رضی اللہ عنہا کو) نہیں دیکھا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

843۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَى أُخْيَيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ بَيْنِي فَأَلْبَسَهُ الْبَلَّكَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، وَقَالَ: إِنَّ أُخْيَیْ قَدْ كَانَ عَهْدَ إِلَیْ أُخْيَیْ بِنِیْ، فَقَامَ إِلَیْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أُخْيَیْ وَإِنَّ وَلِيدَیْ أُخْيَیْ وَلَدَ عَلَی فِرَاجِهِ، فَتَسَاوَفَا إِلَی رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُخْيَیْ قَدْ كَانَ عَهْدَ إِلَیْ بِنِیْ أُخْيَیْ عُقْبَةَ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أُخْيَیْ ابْنُ وَلِيدَةٍ أُخْيَیْ، وَلَدَ عَلَی فِرَاجِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَوْلَدَ لِلْفِرَاجِ وَلِلْعَاجِزِ الْخَجَرِ، ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِخْجِیْ مِنِّیْ لِمَا رَأَى مِنْ شِبْهِهِ بِعُقْبَةَ، لِمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِیَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَلَوْلَدَ لِلْفِرَاجِ وَلِلْعَاجِزِ الْخَجَرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَمَلُ مِنَ فَقْهَائِنَا.

بَابُ: أَلَيْسَ مَعَ الشَّاهِدِ

844۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

گوواہ کے ساتھ قسم کا بیان

844۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گوواہ کے ساتھ

قسم پر فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں نبی کریم

ﷺ کی حدیث اس حدیث کے برخلاف ملی ہے وہ کہتے

ہیں کہ حضرت ابن ابی ذئب نے حضرت ابن شہاب زہری

سے روایت کر کے ان سے بیان کیا ہے آپ کہتے ہیں کہ میں

نے ان سے ایک گوواہ کے ساتھ قسم کے متعلق روایت کیا تو

انہوں نے (ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے) فرمایا بدعت ہے

سب سے پہلے جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا وہ حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مدینہ کے علماء حدیث کے نزدیک

ابن شہاب دوسروں کی نسبت سب سے زیادہ عالم تھے اسی

طرح حضرت ابن جریج نے بھی حضرت عطاء بن ابی رباح

سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا ابتداء میں دو گوواہوں کے

بغیر فیصلے نہیں ہوتے تھے۔ سب سے پہلے جس نے ایک گوواہ

کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا وہ عبد الملک بن مروان ہیں۔

خصوصیات میں قسم دلاتا

845۔ حضرت داؤد بن صہبن نے روایت کی ہے کہ انہوں

نے حضرت ابو غطفان بن عریف المری سے سنا آپ فرما

رہے تھے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن طلحہ

رضی اللہ عنہ ایک مکان کے بارے میں جھگڑا حضرت مروان

بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس لائے انہوں نے زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ وہ منبر کے نزدیک قسم

کھائیں تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسی جگہ

قسم کھائوں گا مروان رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بخدا مقاطع

بَابُ: اسْتِحْلَافُ الْخَصْمِ

845۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْخَصْنِ،

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غُطَفَانَ بْنَ طَرْفَةَ الثَّمُودِيَّ يَقُولُ:

اِخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مَطْلَعٍ لِيْنِ ذَاوِي إِلَى

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَضَى عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

بِالْيَمِينِ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: أَخْلِفْ لِي

مَكَائِي، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا عِنْدَ مَقَامِعِ

الْحَقُوقِ، قَالَ: فَجَعَلَ زَيْدٌ يَخْلِفُ أَنْ خَلَفَ لِحَقِّي،

وَأَيْنِي أَنْ يَخْلِفَ عِنْدَ الْمَنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ

وَيَعْجَبُ

وَيَعْجَبُ

مِنْ ذَلِكَ.

الحقوق کے پاس قسم اٹھانا (منبر کے پاس جہاں حق اور باطل کے درمیان امتیاز ہوتا ہے) راوی کا بیان ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے طلب اٹھایا (کہ اس گھر پر) ان کا حق ثابت ہے اور منبر کے پاس حلف اٹھانے سے آپ نے انکار کر دیا۔
 مہمان رضی اللہ عنہ اس بات پر تعجب کرنے لگے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَأْخُذُ وَخِشْمًا خَلَفَ الرَّجُلُ فَهُوَ جَائِزٌ، وَلَوْ زَايَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ ذَلِكَ يَلْزِمُهُ مَا أَهَى أَنْ يُعْطِيَ الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِ، وَلَكِنَّهُ عَمْرٌ أَنْ يُعْطِيَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ، فَهُوَ أَعْقَى أَنْ يُؤْخَذَ بِقَوْلِهِ وَقَعْلُهُ مِمَّنْ اسْتَحْلَفَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ آدمی جہاں بھی قسم اٹھائے جائز ہے۔ اگر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس کو (منبر کے پاس) ضروری خیال کرتے تو حق دینے سے انکار نہ کرتے جو ان کے ذمے تھا لیکن آپ نے اس حق کو دینا ناپسند کیا جو آپ پر لازم نہیں تھا آپ اس کی نسبت زیادہ حقدار ہیں جس نے آپ سے قسم لی تھی کہ آپ کے قول اور اصل پر عمل کیا جائے۔

رہن کا بیان

بَابُ الرُّهْنِ

846- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَبَّابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُغْلَقُ الرُّهْنُ.

846- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رہن کو نہ روکا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَتَفْسِيرُ قَوْلِهِ: لَا يُغْلَقُ الرُّهْنُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرْهِنُ الرُّهْنَ عِنْدَ الرَّجُلِ، فَيَقُولُ لَهُ: إِنْ جِئْتُكَ بِمَالِكَ إِلَى كَذَا وَكَذَا، وَالْأَوَّلُ الرُّهْنُ لَكَ بِمَالِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُغْلَقُ الرُّهْنُ، وَلَا يَكُونُ لِلْمُرْتَهِنِ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ نَقُولُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَكَذَلِكَ فَسَّرَ مَالِكٌ بَنَ أَنَسٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں آپ کے فرمان ”رہن کو نہ روکا جائے“ کی تشریح یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے پاس رہن رکھے اور اس سے کہے اگر میں تمہارا مال اتنی مدت میں تمہارے پاس لے آؤں تو تمہیک ورنہ رہن تمہارے مال کے عوض تمہارا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”رہن کو نہ روکا جائے“ اور یہی مرتحن کے مال کے عوض نہیں ہوتا اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی وضاحت اسی طرح ہی

فرمائی ہے۔

شاہد کا شہادت دینا

بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ

847۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ،
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَفْصَانَ، أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ
زَيْدَ بْنَ عَالِيَةَ الْمُضَنِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِغَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّذِي يَأْتِي
بِالشَّهَادَةِ، أَوْ يُخْبِرُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ جس کے پاس کسی شخص کے بارے میں
شہادت ہو اور وہ شخص اس بارے میں نہ جانتا ہو تو اسے اپنی
گواہی سے آگاہ کر دینا چاہیے خواہ اس کے بارے میں اس
سے نہ پوچھے۔

گرمی پڑی چیزوں کا بیان

كِتَابُ اللَّحْمِ

848۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ الرَّضِيُّ
أَنَّ صَوَالَ الْإِبِلِ كَانَتْ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَحَسْبِيَ اللَّهُ عَنَّهُ
إِبِلًا مَرَّسَةً تَنَافَحُ لَا يَنْسُهَا أَحَدٌ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ
زَمَنِ عَفْصَانَ بْنِ عَفْصَانَ أَمَرَ بِغَيْرِهَا وَتَغَرَّبَ بِهَا، ثُمَّ
تَبَاعَ فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا أُعْطِيَ ثَمَنَهَا.
(مالک نے اپنے کی صورت میں) انہیں فروخت کر دیا جاتا اگر
(بعد میں مالک آ جاتا تو اس کو اس کی قیمت ادا کر دی جاتی۔)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے دونوں صورتیں
اچھی ہیں اگر امام چاہے تو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا
مالک آ جائے اگر اسے ضائع ہونے کا خوف ہو اور (حفاظت
کیلئے) کوئی چرواہا نہ ملے تو اس کو فروخت کر دے اور اس کی

قیمت محفوظ کر لے یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

849۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو کوئی گری پڑی چیز ملی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں لایا اور کہا کہ مجھے گری پڑی چیز ملی ہے آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کو شستر کرو اس وقت کہ اس میں شستر کر چکا ہوں آپ نے فرمایا مزید شستر کرو اس نے کہا میں کر چکا ہوں آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کے کھانے کی اجازت نہیں دوں گا اگر تم چاہے تو اسے سناٹا کرتے (اب حفاظت لازم ہے)۔

850۔ حضرت سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک انصاری نے انہیں بتایا کہ مقام حیرہ میں انہیں ایک اونٹ ملا انہوں نے اس کی تشہیر کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں اس کی تشہیر کا حکم دیا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس نے مجھے میری زمین سے غافل کر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو وہاں ہی چھوڑ دو جہاں سے تم نے اسے پکڑا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ کسی کی کوئی گری پڑی شے ملے جو دس درہموں کے مساوی ہو یا اس سے زیادہ تو وہ ایک سال اس کی تشہیر کرے اگر پیدہ چل جائے تو بچہ دودھ و صدقہ کر دی جائے اگر خود حاجت مند ہو تو اسے کھالے پھر اس کا مالک آجائے تو اسے (اٹھانے والے کو) قیمت ادا کرنے یا ایسی ہی چیز لے کر دینے میں اختیار ہے اگر اس کی قیمت دس درہموں سے کم ہو تو اسے اختیار ہے جتنے دن مناسب سمجھے اس کی تشہیر کرے پھر

849۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لِقِطَةً، فَجَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ لِقِطَةً، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: عَرِّفْهَا، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: لَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْكُلَهَا.

850۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ أَنَّ قَابِتَ بْنَ ضَحَّاكٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ وَجَدَ نَعِيرًا بِالْحِيرَةِ فَعَرَّفَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْرِفَهُ، قَالَ قَابِتُ بْنُ عُمَرَ: قَدْ شَغَلَنِي عَنْهُ صَبِيغِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، مَنْ انْقَطَعَ لِقِطَةٌ تُسَاوِي عَشْرَةَ ذَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَرِّفْهَا خَوْلًا، فَإِنْ عَرِّفَتْ وَلَا تُصَلِّقْ بِهَا، فَإِنْ كُنَّ مُحْتَاجًا أَكْلَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا حَيْرَةً بَيْنَ الْأَجْرِ وَبَيْنَ أَنْ يَغْرِمَهَا لَهُ، وَإِنْ كَانَ قِيمَتُهَا أَكْثَلُ مِنْ عَشْرَةِ ذَرَاهِمَ عَرِّفْهَا عَلَى قَدْرِ مَا يَرَى أَهْلُهَا، ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْأُولَى، وَكَانَ الْحُكْمُ فِيهَا إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْأُولَى، وَإِنْ رَفَعَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَجَدَهَا فِيهِ

بریۃ میں، وَلَمْ یُکُنْ عَلَیْهِ فِی ذَٰلِکَ ضَمَانٌ۔ اس کے ساتھ بھی وہی کچھ کرے جو اس نے پہلی صورت میں کیا ہے جب اس کا مالک آجائے تو پھر اس کا حکم وہی ہے جو پہلی صورت کا ہے اگر وہ اس چیز کو اسی جگہ لوٹا آئے جہاں سے اسے ملی تھی تو وہ اس سے بری الذمہ ہو گیا اس سلسلہ میں اس پر کوئی ضمان نہیں ہوتی۔

851۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ آپ کعبہ شریف کے ساتھ کھیر لگائے بیٹھے تھے جس نے گمشدہ جانور لیا وہ خود گمراہ ہے۔

852۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے مذکورہ قول سے یہ مراد لیتے ہیں جو اسے بڑپ کر لینے کی غرض سے لے (تو وہ گمراہ ہے) لیکن جو اس کو واپس کرنے کی نیت سے لے یا پھر تحسیر کرنے کی نیت سے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ شفعہ کا بیان

852۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَخْبَرَنِي أَبُو نَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَزْمِ بْنِ عُمَانَ بْنِ عَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْخُلُودُ فِیْ أَرْضٍ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا، وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بَنَرٍ وَلَا فِیْ قَحْلٍ نَخْلٍ۔ حضرت ابو نکر بن محمد بن عمرو بن عزم نے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کسی زمین کی حد بندی ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں۔ کنویں میں کوئی شفعہ نہیں اور نہ کھجور کے درخت میں شفعہ ہے۔

853۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالشُّفْعَةِ يَمَّا لَمْ يَنْتَسِمَ، لِأَنَّهَا وَقَعَتِ الْخُلُودُ فَلَا شُفْعَةَ فِيهِ۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس زمین میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی تھی جب حدود تعیین ہو جائیں پھر اس میں شفعہ نہیں۔

854۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالشُّفْعَةِ يَمَّا لَمْ يَنْتَسِمَ، لِأَنَّهَا وَقَعَتِ الْخُلُودُ فَلَا شُفْعَةَ فِيهِ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کے حلق مختلف احادیث آئی ہیں پڑوسی کے مقابلہ میں شریک شفعہ کا

مِنْ غَيْرِهِ، بَلَّغْنَا ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زیادہ مقدار ہے اور پڑوسی دوسروں کی نسبت زیادہ حق رکھتا ہے یہ روایت ہمیں نبی کریم ﷺ سے پہنچی ہے۔

854- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَغْلَى الطُّفَيْلِيُّ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجَارُ أَحَقُّ بِصَفِيهِ وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِلِ مِنَ لُقْهَاتِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: * الْمَكَاتِبُ

مکاتب کا بیان

(وہ غلام جس کو آقا کے کاتال کا کر دے تو تجھے آزاد کر دیا جائے گا)

855- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْمَكَاتِبُ عِنْدَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبِهِ شَيْءٌ.

856- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ: أَنَّ مَكَاتِبَ ابْنِ الْمُثَنَّى هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ مَكَاتِبِهِ، وَفُتِنَ النَّاسُ، وَتَرَكَ ابْنَهُ، فَأَشْكَلَ عَلَى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ، فَكُتِبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ وہ گواہی، حدود اور اپنے جملہ احکام میں بخیر غلام کے ہے مگر جب تک وہ مکاتب ہے اس آقا کو اس میں (تصرف کرنے کا) کوئی حق نہیں۔

حضرت حمید بن قیس کی سے روایت ہے کہ ابن مثنیٰ کا ایک مکاتب غلام مکہ مکرمہ میں فوت ہو گیا اور اس کے ذمہ کچھ مکاتبت اور لوگوں کا قرض باقی تھا اس نے ایک بیٹی (وارث) چھوڑی تو عامل مکہ کو اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں دقت پیش آئی تو اس نے حضرت عبدالملک بن

مردان رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا تو عبد الملک نے ان کی طرف تحریر کر بھیجا کہ پہلے لوگوں کے قرض سے ابتدا کرو اور اسے پورا کرو پھر اس پر جو مکاتبت باقی ہے اس کو پورا کرو جو مال باقی ہے وہ اس کی بیٹی اور اس کے سوا کسی میں تقسیم کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے جب مکاتبت فوت ہو جائے تو لوگوں کے قرض سے شروع کیا جائے پھر اس کی مکاتبت پھر جو بچے تو وہ اسکے آزاد وارثوں کی میراث ہے خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔

857۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ثقہ راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنے اور اپنے بیٹے کیلئے مکاتبت بنا پھر وہ ہلاک ہو گیا اس نے بیٹے پھوڑے کیا وہ اپنے باپ کی مکاتبت ادا کرنے کیلئے کمائیں گے یا وہ غلام ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے باپ کی مکاتبت کیلئے کمائیں گے ان کے باپ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ان سے کسی حق کی کمی نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جب وہ ادا کر دیں تو وہ سب آزاد ہو جائیں گے۔

858۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مجتر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے مکان میں سے (مال کتابت کے طور پر) سونا اور چاندی لے لیا کرتی تھیں۔ اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔

عَنْ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عِنْدَ الْمَلِكِ أَنْ يَبْدَأَ بِمَنْ يُؤْتِي النَّاسَ قَافِلَتِهَا، ثُمَّ الْفَضْلَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبِهِ، ثُمَّ الْقِسْمَ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ بَنِيهِ وَغَوَائِلِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِنَّهُ إِذَا مَاتَ بَدِئَ بِمَنْ يُؤْتِي النَّاسَ ثُمَّ بِمَكَاتِبِهِ، ثُمَّ مَا بَقِيَ كَانَ مِيرَاثًا لَوَرَثَتِهِ الْأَخْرَافُ مَنْ كَانَُوا.

857۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الثَّقَفَةُ جُنْدَبُ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ سَلَا عَنْ زُجَلٍ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ ثُمَّ هَلَكَ الْمَكَاتِبُ وَتَوَكَّ بَيْنَهُ، أَسْعَوْنَ فِي مَكَاتِبَةِ آبَائِهِمْ أَمْ هُمْ عِبْدٌ؟ فَقَالَ: بَلَى يَسْعَوْنَ فِي كِتَابَةِ آبَائِهِمْ، وَلَا يُؤْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ آبَائِهِمْ شَيْءٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا أَتَوْا عَقْرًا جَمِيعًا.

858۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُجْتَرٌ أَنَّ قَامَ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقْطَعُ مَكَاتِبَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرْدِ. وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

بَابُ: السَّبْقِ فِي الْخَيْلِ

859- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَيْسَ بِرُحْمَانِ الْخَيْلِ نَأْسٌ، إِذَا أَدْخَلُوا فِيهَا مُحِلًّا إِنْ سَبَقَ أَخَذَ السَّبْقَ، وَإِنْ سَبَقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ضَرْفٌ.

گھوڑے دوڑانے میں مقابلہ

859- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا آپ فرماتے تھے کہ گھوڑے دوڑ میں شرط کر لینے میں کوئی حرج نہیں جب ان میں کوئی محلل (تیسرا آدمی) داخل ہو کر اگر وہ آگے نکل جائے تو وہ (مال) لے لے گا اگر اس سے کوئی سبقت لے جائے تو اس (بیچے) رہنے والے پر کوئی شے لازم نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں یہ صرف اس صورت میں مکروہ ہے کہ دونوں کی سبقت کیلئے طہرہ و طہرہ انعامی رقم مختص ہو اگر ان میں سے کوئی ایک سبقت حاصل کر لے تو وہ دونوں کی رقم لے لے یہ قمار بازی (جوائے) کی مانند ہے اگر انعامی رقم دونوں میں ایک ہی ہو یا تین افراد ہوں اور انعامی رقم دو کی طرف سے ہو اور تیسرے کی طرف سے کوئی مال نہ ہو (اور شرط یہ ہو) اگر وہ (تیسرا شخص) سبقت لے گیا تو رقم وہ لے لے گا اگر سبقت نہ لے سکا تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں یہ وہی محلل ہے جو حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ هَذَا أَنْ يَضَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبَقًا، فَإِنْ سَبَقَ أَخَذَهُمَا أَخَذَ السَّبْقَيْنِ جَمِيعًا، فَيَكُونُ هَذَا كَالْمُتَابَعَةِ، فَإِنَّمَا إِذَا كَانَ السَّبْقُ مِنْ أَحَبِّهِمَا أَوْ كَانَُوا قَلَّةً وَالسَّبْقُ مِنَ الْبَقِيَّةِ مِنْهُمْ، وَالثَّالِثُ لَيْسَ مِنْهُ سَبْقٌ، إِنْ سَبَقَ أَخَذَ وَإِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرُبْهُ، فَبِهَذَا لَا نَأْسُ بِهِ أَبَدًا، وَهُوَ الْمُحِلُّ الَّذِي قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

860- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی بات قصوراء (جس اونٹنی کے کان کٹے ہوئے یا چیرے ہوئے ہوں) جب کبھی دوڑ ہوتی آگے نکل جاتی تھی۔ ایک دن دوڑ ہوئی تو وہ بیچھے رہ گئی مسلمانوں کو اس کے پیچھے رہ جانے پر بڑا دکھ ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ کسی چیز کو (بدمذہب خویش) آگے بڑھائیں یا آگے بڑھانے کا ارادہ کریں اللہ تعالیٰ اسے پست فرماتا ہے۔

860- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنْ الْقَصَوَاءُ نَأَفَتْ السَّيِّئَاتُ كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّمَا وَقَعَتْ فِي سَبَاقِ، فَوَقَعَتْ يَوْمًا فِي إِبِلٍ، فَسَبَقَتْ، فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَقَابَةِ أَنْ سَبَقَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ النَّاسُ إِذَا وَقَعُوا شَيْئًا، أَوْ أَرَادُوا وَقَعَ شَيْءٍ وَضَعَهُ اللَّهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِالسِّيَرِ فِي
النَّصْلِ وَالْحَالِظِ وَالْحَقِّ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ تیرا امتدادی میں تم والے جانوروں اور سوز سر
والے جانوروں (اونٹ وغیرہ) میں دوڑ کے مقابلہ میں کوئی
حرج نہیں۔

أَبْوَابُ السِّيَرِ

أَبْوَابُ السَّيْرِ

(سیر جمع ہے اس کا واحد سیرۃ ہے جس کا معنی طریقہ ہے
اصطلاح میں مغازی و جہاد کے احوال اور نبی کریم ﷺ
کے طریقہ کے ساتھ مناسبت رکھنے والے اعمال پر اس کا
اطلاق ہوتا ہے)

861- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ
بَلَغَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا ظَهَرَ
الْعُلُوْلُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أَلْقَى فِي قُلُوبِهِمُ الرُّغْبَ،
وَلَا فَنَّا الزَّمَنِي فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ،
وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمَكِّيَّ وَالْمَبِيزَانَ إِلَّا لَطَعَ عَلَيْهِمُ
الرِّزْقُ، وَلَا خَفَّتْ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ إِلَّا فَنَّا فِيهِمُ
الذَّمُّ، وَلَا خَفَرَتْ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَبَتْ عَلَيْهِمُ الْعُلُوْلُ.
861- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہیں یہ
روایت ملی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
جب کسی قوم میں مال قیمت خریدنے کا رواج ہو جائے تو ان
کے دلوں میں رعب ڈال دیا جاتا ہے جس قوم میں زنا کی
کثرت ہو جائے تو ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے جو
قوم ماپنے اور تولنے میں کمی کر دیتی ہے تو ان کے رزق میں کمی
ہو جاتی ہے جو قوم غیر معائنہ فیصلے کرتی ہے تو ان میں گل و
غارت کی کثرت ہو جاتی ہے جو قوم عہد توڑ دیتی ہے تو اس پر
ذممن مسلط کر دیا جاتا ہے۔

862- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا
إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَ سَهْمَانَهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا،
وَقَلِقُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.
862- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر روانہ فرمایا وہ
بہت سے اونٹ مال قیمت کے طور پر لائے بارہ اونٹ
ہر ایک کے حصہ میں آئے اور ایک ایک اونٹ ان کو بطور
انعام دیا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: كَانَ النَّفْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْقِلُ مِنْ
الْخُمْسِ أَفْعَلِ الْحَاجَةِ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلِلَّ
الْأَنْفَالِ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ فَإِنَّ الْيَوْمَ فَلَا نَفْلَ بَعْدَ
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قیمت اللہ کے
رسول ﷺ کے ساتھ خاص تھی آپ حاجت مندوں کو
پانچویں حصے سے قیمت عطا فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے قل الانفال الخ۔ پس ان دنوں قیمت مقرر ہونے کے بعد کسی قسم کا اضافہ نہیں ہاں فُس سے محتاج کیلئے (ص۔) ہے۔

إِخْرَاجُ الْغَنِيمَةِ إِلَّا مِنَ الْخُمْسِ لِمُخْتَارٍ.

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

بَاب: الرَّجُلُ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

863۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو نبی اکرم ﷺ کوئی شے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا جب وہ چیز میدان جنگ میں (مجاہد تک) پہنچ جائے تو وہ اس کی ہو جاتی ہے۔

863۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسِيبٍ: أَنَّ سَبِيلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ فَإِذَا بَلَغَ وَأَمْسَ مَغْرَابُهُ فَهُوَ لَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت سعید بن مسیب کا قول ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے جب وہ وادی القریٰ تک پہنچ جائے تو وہ اس کی ہو جاتی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ مالک کوئی چیز بھیج دیتا ہے تو (بھیجے کے ساتھ ہی) وہ اس کی ہو جاتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ مَسِيبٍ، وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ: إِذَا بَلَغَ وَادِئَ الْقَرْيَةِ فَهُوَ لَهُ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ فَهْمِنَا: إِذَا دَفَعَهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ فَهُوَ لَهُ.

امام کی اطاعت سے نکلنے والوں کا گناہ اور جماعت

بَاب: إِيْثَمُ الْخَوَارِجِ وَمَا فِي لُزُومِ

سے منسلک رہنے کی فضیلت

الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ

864۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کی ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے و قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح حیرکان سے نکل جاتا ہے۔ تم پہل کو غور سے دیکھتے ہو تو تمہیں اس میں کچھ نظر نہیں آتا (خون وغیرہ کا اثر دکھائی نہیں دیتا۔ تم اصل سہم کو دیکھتے ہو تو تمہیں اس میں کچھ

864۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ سَمْعَ أَبَا سَعِيدٍ بِالْخَلِيفَةِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَاعْمَلَكُمْ مَعَ أَعْمَالِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَادِرُ حَاجِرُهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ اللَّحْنِ مَرْوُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا تَرَى شَيْئًا، تَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا تَرَى شَيْئًا، تَنْظُرُ فِي الرَّهْشِ فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَمْتَدُّ فِي

الْفُوقِ.

کچھ نظر نہیں آتا تم حیر کے پردوں کو دیکھتے ہو تو جہیں کوئی شے دکھائی نہیں دیتی اور تم حیر ٹھٹھے کی جگہ پر شک کرتے ہو کہ آیا وہاں خون کا اثر ہے یہی حال ان کی عبادات و قرأت قرآن کا ہے وہ خدا تعالیٰ قبول نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا غَيْرَ لِي الْخُرُوجِ، وَلَا يَنْبَغِي إِلَّا لَزُومُ الْجَمَاعَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ امام صاحب امیر سے ٹھٹھے میں کوئی بھلائی نہیں جماعت کے ساتھ منسلک رہنا چاہیے۔

865- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفَيْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

865- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لَمَّا غَرَضَهُمْ بِهِ لِقَائِهِمْ، فَمَنْ قَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ أَخْلَفَهُ بِأَغْيَرِ أَحْضِ النَّاسِ بِسِلَاحِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے اور انہیں قتل کرنے کیلئے آیا تو جو اس کو قتل کر دے تو اس پر (قصاص وغیرہ میں سے) کوئی شے بھی نہیں کیونکہ اس نے لوگوں کے سامنے نکو ار اٹھا کر آنے سے اپنا خون حلال کر دیا ہے۔

866- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ أَنَّهُ أُخْبِرْتُكُمْ بِغَيْرِ بَيْنٍ عَجِبُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: بِإِصْلَاحِ ذَاتِ النَّبِيِّ، وَإِتِّامِكُمْ وَالْبَيْضَةَ لِنِسَاءِ جَنَى الْحَائِلَةِ.

866- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جہیں وہ عمل نہ بتاؤں یا بیان نہ کروں جو کلمہ نماز (ظنی نماز) اور صدقہ سے بہتر ہے لوگوں نے عرض کی ضرور بتائیں تو آپ نے فرمایا دو بار ارض آدمیوں کے درمیان صلح کراؤ اور بغض سے بچ کر یہ تو موٹے والہ ہے۔

عورتوں کا قتل

بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ

867- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفَيْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ بِغَزَاةٍ مَقْتُولَةً، فَاتَّكَرَ ذَلِكَ، وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

867- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا آپ ﷺ نے اس کو تپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْتَلَ فِي
شَيْءٍ مِنَ الْمَغَارِئِ امْرَأَةٌ وَلَا جَنَاحٌ فَإِنْ، إِلَّا أَنْ يُقَاتَلَ
الْمَرْءُ فَتُقْتَلَ.

باب المرتد

بَابُ: الْمُرْتَدُّ

868۔ حضرت عبدالرحمن بن عمر بن عبدالقاری نے اپنے
والد محترم سے روایت کی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ
عزہ کی طرف سے ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عزہ کے پاس آیا آپ نے اس سے وہاں کے لوگوں کے
بارے میں دریافت کیا اس نے آپ کو آگاہ کیا آپ نے
فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی نئی خبر ہے اس نے عرض کی کہ
ہاں ایک آدمی اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا آپ نے فرمایا
تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا ہم نے اسے
حاضر کیا اور اس کی گردن اڑادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا تم نے اسے تین دن تک کوفی میں بند کیوں نہ کیا؟ تم
ہر روز اسے کھانا کھاتے تم اسے توبہ کے حلقہ کہتے شاید وہ
توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آتا۔ اے اللہ
میں نے اس کا حکم دیا نہ میں وہاں موجود تھا اور نہ ہی مجھے
خوشی ہوئی جب مجھے یہ خبر پہنچی۔

868۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعْمَدٍ
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ عَلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجَسَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قَبْلِ أَبِي
مُوسَى، فَسَأَلَهُ عَنِ الشَّيْءِ، فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ: خَلَى
عِنْدَكُمْ مِنْ شُعْبَةَ غَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ
إِسْلَامِهِ، فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَاهُ
عُنُقَهُ، قَالَ عُمَرُ رَجَسَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَلَّا عَلِقْتُمْ عَلَيْهِ بَيْتًا
قَلْبًا وَأَطَعْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ وَجَنَاحًا، فَاسْتَمْتَمُوهُ لَعَلَّهُ
يَتُوبُ وَيَرْجِعُ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَفِرْ، وَلَمْ
أُخْضِرْ، وَلَمْ أَرْضَ إِذَا بَلَغْتِي.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر امام چاہے تو مرتد
کو تین دن کی مہلت دے اگر اس کے توبہ کرنے کی امید ہو یا
مرتد اس سے مہلت مانگے اور اگر توبہ کی امید نہ ہو اور مرتد بھی
مہلت طلب نہ کرے تو اس کو قتل کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

ریشم اور ریشمی کپڑا پہننا

869۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جبکہ
آپ نے خالص ریشم کا ملہ دیکھا جو مسجد کے پاس فروخت کیا

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ أَخَّرَ الْمُرْتَدَّ قَلْبًا إِنْ
طَمِعَ فِي تَوْبِهِ، أَوْ سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ الْمُرْتَدَّ، وَإِنْ لَمْ
يَطْمَئِنْ فِي ذَلِكَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ الْمُرْتَدَّ لَفَقَلَهُ فَلَا بَأْسَ
بِذَلِكَ.

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّبْنِاجِ

869۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَجَسَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيُؤْثِرُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ وَزَامِي خُلَّةَ بَيْتَاءَ قُبَاعٍ عِنْدَ نَابِ

الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ إِشْفَرْتِ هَذِهِ
الْحَلَّةُ فَلَيْسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ قُرِدَ إِذَا قَدِمُوا
عَلَيْكَ؟ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي
الْآخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا حُلٌّ فَأَعْطَى
عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْنِيهَا
وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ
أَكْسُحْهَا لِيَلْبَسْهَا فَكَسَاها عُمَرُ أَحَالَهٗ مِنْ أَبِيهِ
مُشْرِكًا بِمُكَّةَ.

جاء ہاتھ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اس
حلہ کو خرید لیتے تو جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفد
آتے تو اسے پہنتے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو وہی قمیض
پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر نبی کریم ﷺ
کے پاس اسی قسم کے حلے آئے آپ ﷺ نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو ان میں سے ایک حلہ عطا فرمایا آپ نے عرض
کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ کپڑا مجھے دے تو دیا ہے
حالانکہ آپ نے عطار (بن حابس) کے حلہ کے بارے
میں جو کچھ فرمایا تھا وہ آپ ﷺ کو یاد ہو گا آپ نے فرمایا
میں نے جہیں یہ پہنتے کیلئے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے یہ کپڑا اپنی ماں کی طرف سے بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا
اور مکہ میں تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَلْبَسَ
الْخَمِيرَ وَالْبَيْتَاجَ وَالذَّهَبَ، حُلٌّ ذَلِكَ مَكْرُوهٌ
لِلَّذِي يُخَوِّدُ مِنَ الصُّغَارِ وَالْكِبَارِ، وَلَا يَأْسُ بِهِ الْإِبْرَاقُ
وَلَا يَأْسُ بِهِ أَيْضًا بِالْهَيْبَةِ إِلَى الْمُشْرِكِ
الْمَخَازِبِ، مَا لَمْ يَهْدِ إِلَيْهِ بِلَاغٌ أَوْ دَرْعٌ، هُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَلَاءِ مِنْ فَهْمِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان مرد
کیلئے جائز نہیں کہ وہ خمر، رہشہ، شمشی کپڑا اور سونا پہنے یہ تمام اشیاء
چھوٹی عمر کے مردوں اور بڑی عمر کے مردوں کے لئے مکروہ
ہیں۔ عورتوں کے لئے اس (کے استعمال) میں کوئی حرج
نہیں اور یہ مشرک حربی کو بطور تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں
البتہ ہتھیار اور زہر بطور تحفہ دینا درست نہیں۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

سونے کی انگوٹھی پہننا

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ

870- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا
مِنْ ذَهَبٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ
أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ، فَلَبَّاهُ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ
أَبَدًا، قَالَ: فَلَبَّاهُ النَّاسُ حَتَّى أَيْتَمَهُمْ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ

870۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور آپ ﷺ نے
کھڑے ہو کر فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا تھا آپ ﷺ نے
اسے پیچک دیا اور فرمایا خدا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔
راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پیچک دی۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

يَنْخَعْتُمْ بِلَهَبٍ وَلَا خَيْدٍ وَلَا ضَغَرٍ وَلَا يَنْخَعْتُمْ إِلَّا بِالْقَيْظِ، فَأَمَّا الْبَيْتَاءُ فَلَا بَأْسَ بِخَعْتُمْ اللَّهَبَ لَهُنَّ۔
 کرتے ہیں کہ کسی مرد کو سونے، لوہے اور تانبے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے لیکن عورتوں کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُعْمَرُ عَلَى مَا شِئِيَ الرَّجُلُ
 فَيَحْتَلِبُهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ

871۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَخْتَلِبُنِ أَحَدُكُمْ مَا شِئِيَ إِمْرِيءَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَتُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُوَلِّيَ مَشْرَفَةً فَتُكْسَرَ جِزْأَتُهُ لِيَسْتَقِلَّ عِلْفَانُهُ؟ فَإِنَّمَا فَخْرُنْ لَهُمْ مَرْوُوعٌ مَوَاسِيهِمْ أَطْعَمَتْهُمْ، فَلَا يَخْتَلِبُنِ أَحَدُكُمْ مَا شِئِيَ إِمْرِيءَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔
 871۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوے کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ کوئی تمہارے طعام خانہ میں آئے اور اس کا شور توڑ دے اور لٹا اٹھالے جائے اس سے تمہیں دکھ ہوتا ہے ان کے موصیثوں کے قصن ان کی خوراک کا سبب ہیں تو کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْخَعِي لِرَجُلٍ مَرَّةً عَلَى مَا شِئِيَ رَجُلٍ أَنْ يَخْتَلِبَ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَغْلِبَهَا، وَكَذَلِكَ إِنْ مَرَّ عَلَى خَائِطٍ لَهُ فِيهِ نَخْلٌ أَوْ شَجَرٌ فِيهِ ثَمَرٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَا يَأْكُلُهُ إِلَّا بِإِذْنِ أَغْلِبِهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ، فَيَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَقْرُمُ ذَلِكَ لِأَخِيهِ، هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی آدمی کے جانور کے پاس سے گزرے اور اسے اس کی اجازت کے بغیر دوے اسی طرح کسی باغ کے پاس سے گزرے جس میں بھجور یا کوئی دوسرا پھلدار درخت ہو تو اسے بالکل کچھ نہ لے اور اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بالکل نہ کھائے مگر بوجہ بھجوری وہ کھا ہی سکتا ہے اور اس کے مالک کو معاوضہ دے دے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: نَزُولُ أَهْلِ الْيَمِّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ
 وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

872۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرْبَ اللَّصَادِي وَالْهَوْدِ
 872۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لہرائیوں، بیہودوں اور بھجوروں

وَالْمَجْنُوسِ بِالْمَدِينَةِ إِفَامَةً فَلَا بَ لَيْلَ يَسْؤُلُونَ
وَيَقْطُونَ حَوَائِجَهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَتَنَهَّمُ بَيْنَهُمْ بَعْدَ
ذَلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَمَا حَوْلَهُمَا مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَقَدْ بَلَغْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَا
يَتَلَقَى دِينَارٌ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَأُخْرِجَ عُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

873- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَجِيْنٍ،
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: بَلَغُنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ: لَا يَتَقَبَّلُ دِينَارٌ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.
873- حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آپ نے فرمایا ہے یہ روایت ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا جزیرہ عرب میں اکٹھے دو دین ہرگز باقی نہیں
رہیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَأُخْرِجَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَقْبَلُ الرَّجُلَ مِنْ مَخْلِبِهِ
لِيَجْلِسَ فِيهِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

874- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ:
لَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَخْلِبِهِ لِيَجْلِسَ فِيهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْتِيهِ، لَا يَتَلَقَى لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ
أَنْ يَضَعَ هَذَا بِأَخِيهِ وَيَقْبَلَهُ مِنْ مَخْلِبِهِ، ثُمَّ يَجْلِسَ
فِيهِ.

874- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی کسی
دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اس لیے نہ اٹھائے کہ وہ خود
وہاں بیٹھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں کہ آدمی کو اپنے بھائی کے ساتھ یہ سلوک نہیں کرنا چاہیے کہ
اس کو اس کی جگہ سے اٹھا دے پھر خود اس جگہ پر بیٹھ جائے۔

بَابُ: الرُّؤْيَا

کچھ پڑھ کر پھونک مارنا

875- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى غَالِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهِيَ تَشْكِي، وَيَهْزُؤُهُ تَوَلَّيْتُهَا،
فَقَالَ: إِيَّاهَا بِكِتَابِ اللَّهِ.

875- حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جبکہ
آپ بیمار تھے اور ایک یہودی عورت کچھ پڑھ کر ان کو پھونک
مار رہی تھی آپ نے فرمایا کیا کتاب اللہ سے پڑھ کر دم کر۔

قَالَ مُخَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَأْسَ بِالرُّؤْيَا بِمَا كَانَ
فِي الْقُرْآنِ، وَمَا كَانَ مِنْ دَعْوَى اللَّهِ، فَإِنَّمَا مَا كَانَ لَا
يَعْرِفُ مِنَ الْكَلَامِ فَلَا يَتَّبِعُ أَنْ يُرْوَى بِهِ.

حضرت امام محمد نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو
قرآن پاک میں ہے اور جو اللہ کے ذکر میں سے ہو اس کو
پڑھ کر دم کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن جو کلام سمجھ سے بالا ہو
اس کو پڑھ کر پھونک مارنا جائز نہیں۔

876- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّهَيْرِ
أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ
وَهِيَ النَّبْتُ صَبِيًّا يَتِيمًا، فَلَمْ تَكْرِزْ أَنْ يَدْخُلَ الْعَيْنَ، فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَلَا تَسْتَفْرِقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ؟

876- حضرت عروہ بن زہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف
لائے گھر میں ایک بچہ تھا جو دروازہ ہاتھ لگوانے میں عرض کی اسے
نظر لگ گئی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نظر بدکام
نہیں کرتے۔

قَالَ مُخَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا نَرَى بِالرُّؤْيَا نَأْسًا إِذَا
كَانَتْ مِنَ دَعْوَى اللَّهِ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ پڑھ کر دم کرنے
سے ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ یہ ذکر اللہ میں سے ہو۔

877- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ: أَنَّ
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيُّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ
بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مَطْعَمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عُفْطَانَ بْنِ أَبِي
الْعَاصِ: أَنَّهُ أَمَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ عُفْطَانُ:
وَبِهِ وَجَعَ عَيْنِي كَمَا تَهْلِكُنِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: أَمْسَحْهُ بِبِجْمَتِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ: أَعُوذُ
بِعِزَّةِ اللَّهِ وَفُلْجَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ، فَقَعَلْتُ ذَلِكَ،
فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بَيْنَ فَلَمْ أَزَلْ بَعْدَ أَمْرِهِ أَغْلِي
وَعَلِيهِمْ.

877- حضرت نافع بن حیر بن مطعم سے روایت ہے کہ
حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے
پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے دردِ قفا
قریب تھا کہ دو ہجری ذمعی کا خاتمہ کر دیتا۔ راوی کا بیان ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ ردی کی جگہ پر
سات مرتبہ بھیرا اور پرامو اعوذ بعزۃ اللہ وقد رتہ من
شر ما اجد "میں اللہ پاک کی عزت اور قدرت کی پناہ
طلب کرتا ہوں ہر اس برائی سے جو میں پاتا ہوں" میں نے
ایسا ہی کیا جو تکلیف مجھے لاحق تھی اللہ پاک نے دور فرمادی

اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھروالوں اور دوسرے لوگوں کو
اسی طرح پڑھنے کے بارے میں بتاتا ہوں۔

نیک قال لینا اور

اچھا نام رکھنا

بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الْقَالِ وَالْأَسْمِ

الْحَسَنِ

878۔ حضرت عقی بن سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے اپنے پاس موجود حاملہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا
اس اونٹنی کو کون دو ہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا آپ نے اس
سے کہا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا مرہ۔ آپ ﷺ نے
فرمایا بیٹہ جاؤ پھر فرمایا اس اونٹنی کو کون دو ہے گا؟ ایک آدمی
کھڑا ہوا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے
کہا مرہ۔ آپ نے فرمایا بیٹہ جاؤ پھر فرمایا اس اونٹنی کو کون
دو ہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا آپ ﷺ نے اس سے کہا
تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا عیش۔ آپ ﷺ نے فرمایا
دو حدو دو (لو) آپ کو بابرکت نام پسند تھے بے برکت نام پسند
نہیں تھے۔

878۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْفَقْعَةِ عِنْدَهُ: مَنْ يَخْلُبُ هَذِهِ
الْأَفْطَةَ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: مَا إِسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ
مُرَّةٌ، قَالَ: إِبْلِيسُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَخْلُبُ هَذِهِ الْبَاقَةَ؟
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: مَا إِسْمُكَ؟ قَالَ: حَرْبٌ، قَالَ:
إِبْلِيسُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَخْلُبُ هَذِهِ الْبَاقَةَ؟ فَقَامَ آخَرُ
فَقَالَ: مَا إِسْمُكَ؟ قَالَ يَعْيشُ، قَالَ: إِبْلِيسُ.

کھڑے ہو کر پینا

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

879۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کسی شخص کے کھڑا ہو کر
پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

879۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَا لَا
يَرَوْنِ بِشُرْبِ الْإِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ تَأْسًا.

880۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک راوی نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب،
حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن ابی طالب رضی اللہ
عنہم کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

880۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُخَبَّرٌ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ وَعثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ قَائِمًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ ہم

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَرَى بِالشُّرْبِ قَائِمًا

هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاصِمَةِ مِنْ قُلُوبِهِمَا.

اسی پر عمل کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

نوٹ: احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیٹھ کر پینا سنت ہے بحالت مجبوری کھڑے ہو کر پینے میں رخصت ہے۔ واللہ اعلم۔

چاندی کے برتن میں پینا

881۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں خف خف کر کے جہنم کی آگ ڈال رہا ہے (سونے کے برتن کا بھی یہی حکم ہے)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ چاندی اور سونے کے برتن میں پینا ناپسندیدہ ہے اور چاندی سے قلعی کیے ہوئے برتن میں کوئی حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

دامیں ہاتھ سے کھانا اور پینا

882۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے بائیں ہاتھ سے پینے کا ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا جائز نہیں ہوتا اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے پینا درست ہوتا ہے بجز اس کے کوئی بیماری ہو۔

بَابُ: الشَّرْبُ فِي آيَةِ الْفِطْرِ

881۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّلَافِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنْ الْيَدَى يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِطْرِ إِنَّمَا يُخْرِجُ فِي يَدَيْهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، بِحُكْمِ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفِطْرِ وَاللَّعِبِ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فِي الْإِنَاءِ الْمَقْطُصِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاصِمَةِ مِنْ قُلُوبِهِمَا.

بَابُ: الشَّرْبُ وَالْأَكْلُ بِالْيَمِينِ

882۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلْتَ أَخَذْتُكَ فَلَئِنْ أَكَلْتَ بِيَمِينِهِ، وَلِشَرَبِ يَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَ بِشِمَالِهِ إِلَّا مِنْ جَلْبٍ.

مشروب پی کر دائیں طرف

والے کو دینا

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْرَبُ ثُمَّ يَنَاولُ

مَنْ عَنْ يَمِينِهِ

883- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا آپ کی دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور آپ کی بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے آپ نے خود نوش فرمایا پھر اعرابی کو دیا پھر ارشاد فرمایا پہلے دایاں پیو پھر وہ اپنی دائیں طرف والے کو دے دے۔

883- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَبَنٍ قَدْ شَبَّ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، ثُمَّ قَالَ: الْأَيْمَنُ فَلَا يَمْنُنُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُلُ.

884- حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا آپ نے اس میں سے نوش فرمایا آپ کے داہنے ہاتھ ایک بچہ تھا اور بائیں طرف بزرگ (بڑی مرد والے) بیٹھے تھے آپ نے بچے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دے دوں اس نے عرض کی بخدا نہیں اپنے حصے میں آنے والا آپ کا تحریک کسی کو نہ دوں گا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ میں برتن حمادیا۔

884- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْذِنُ لِي فَيَ أَنْ أُعْطِيَهُ هَذَا؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْذِرُ بِتَصْنِئَةٍ مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَقُلْتُ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِهِ.

دعوت قبول کرنے کی فضیلت

بَابُ: فَضْلُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

885- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو میری دعوت دی جائے اسے اس میں جانا چاہیے۔

885- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيْمَةٍ فَلْيَأْتِهَا.

886- حضرت اعراب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ طعام و میری دو دعوت بدترین ہے جس کیلئے اسراء کو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا

886- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقْنَا ابْنَ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَقُولُ: يَسَّسَ الطَّعَامُ طَعَامَ الْوَلِيْمَةِ يَذْهَبُ لَهَا

الْأَحْيَاءُ وَيُزَكِّ الْمَسْكِينُ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدُّعْوَةَ لَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

جائے جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

887۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: إِنْ غِيَاظًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَقَامٍ ضَعْفَةٍ، قَالَ أَنَسُ: فَلَعْنَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الْعَقَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرًا مِنْ خَيْرٍ وَغَرَفًا فِيهِ ذُبَابٌ، قَالَ أَنَسُ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ الذُّبَابَ مِنْ حَوْلِ الْقَضْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الذُّبَابَ مُذْ تَوَعَّيْتُ.

887۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک درزی تھا اس نے نبی کریم ﷺ کو ایک کھانے پر بلایا جو اس نے پکایا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت پر گیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور شراب جس میں کدو تھا لاکر رکھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کے اطراف سے کدو تلاش کر رہے تھے اس دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

888۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلِيمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَبِيبًا أَغْرَفَ فِيهِ الْخُبُوعَ فَهَلْ جُنْدِكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ الْفَرَاصَ مِنْ خَيْرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ جَعَامًا لَهَا، ثُمَّ لَقِبَ الْخَيْرَ بِتَجْبِهِ، ثُمَّ دَشَنَتْ فَحَثَ يَدَيْ وَرَقَتْنِي بِتَجْبِهِ، ثُمَّ أُرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَعْنَتْ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقَفْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَانِ، بِعَقَامٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمَنْ عَقَا فَوُفِّوا، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمِّ سَلِيمٍ لَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

888۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی رسمی آواز سنی ہے اس میں مجھے بھوک کا پھل چل رہا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں جی ہاں! انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور روٹیاں اس کے ایک طرف پیٹ دیں اور میری بغل میں دبا دیں۔ نیز اوڑھنی کا کچھ صبرمجھ پر ڈال دیا پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا میں یہ (روٹیاں) آپ کی خدمت میں لے گیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو کھد میں تشریف فرما پایا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ کیا تمہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا کھانا کھانے کیلئے؟ میں نے عرض کی جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے اپنے

پائاسی، وَلَئْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، خَفِيفٌ
تَضْنَعُ؟ فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلِقْ
أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ هُوَ
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: هَلَيْتُمَا أَتُمُّ مَتْلَبُ مَا عِنْدَكَ، فَجَاءَتْ
بِذَلِكَ الْخَبَرِ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقُتِلَ، وَعَصْرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عُنُقُهَا، فَأَقْبَضَتْهُ، ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَبِىْهَ مَاذَا اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ:
إِنِّنَّ لِبَعْشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا، ثُمَّ
خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّنَّ لِبَعْشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا
حَتَّى شَبَعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّنَّ لِبَعْشَرَةٍ،
فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ:
إِنِّنَّ لِبَعْشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا، ثُمَّ
خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّنَّ لِبَعْشَرَةٍ، حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ
كُلَّهُمْ، وَشَبَعُوا وَهُمْ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

ساتھیوں سے فرمایا انھوں راوی کہتے ہیں کہ میں ان کے آگے
آگے چل پڑا میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور
انہیں آگاہ کیا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام
سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے
ساتھیوں کے ہمراہ تحریف لائے ہیں ہمارے پاس اتنا کھانا
بھی نہیں جو ہم انہیں کھلائیں ہم ان سے کیسے پیش آئیں وہ
کہتے تھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ سب سے
زیادہ جاننے والے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ (اپنے گھر سے) چل پڑے حتیٰ کہ نبی
کریم ﷺ سے جا ملے۔ پھر نبی کریم ﷺ اور آپ
(حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) نے پیش قدمی کی کہ دونوں
(گھر میں) داخل ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ
آپ وہی روئیں لے آئیں راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی
کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے ان کے کھلوے
بٹا دیے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کھی کا برتن نچوڑا اور اس کا
مالیہ بٹا دیا پھر نبی کریم ﷺ نے اس پر پڑھا جو اللہ تعالیٰ
نے چاہا۔ پھر ارشاد فرمایا اس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت
دو تو انہوں نے ان کو اجازت دی انہوں نے کھایا حتیٰ کہ وہ
خوب سیر ہو گئے پھر وہ چلے گئے۔ جب آپ نے فرمایا اس
آدمیوں کو اندر آنے دو انہوں نے اجازت دے دی انہوں
نے کھایا حتیٰ کہ خوب سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا اس
آدمیوں کو اندر آنے دو انہوں نے اجازت دے دی انہوں
نے کھانا کھایا حتیٰ کہ خوب سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر آپ
نے فرمایا اس آدمیوں کو اندر آنے دو حتیٰ کہ تمام لوگوں نے
خوب سیر ہو کر کھایا اور سیر پائی افراتھے۔

فَإِنْ مُخْتَلَفًا: وَهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُجِيبَ
الدُّعْوَةَ الْعَاصِيَةَ، وَلَا يَتَخَلَّفَ عَنْهَا إِلَّا لِعِلَّةٍ، فَإِنَّا
الدُّعْوَةُ الْغَاصِيَةُ فَإِنْ شَاءَ أَحْبَابٌ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُجِبْ.
حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہیے کہ عام دعوت کو قبول کرے
اور بغیر عذر کے اس سے انکار نہ کرے لیکن خاص دعوت اگر
چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

889- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: طَعَامُ الْإِنْتَنِ كَأَبِ الْفَلَاخَةِ وَطَعَامُ الْفَلَاخَةِ
كَأَبِ الْإِنْتَنِ.
889- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں
کیلئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے
کافی ہوتا ہے۔

مدینہ منورہ کی فضیلت

890- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أَصَابَهُ وَعْكَ بِالْمَدِينَةِ،
فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَقْبَلْنِي يَرْحَمُكَ
فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَقْبَلْنِي يَرْحَمُكَ، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ: أَقْبَلْنِي يَرْحَمُكَ، فَأَبَى، فَمُخْرَجُ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِبَرِ، تَقْبَلُ خَيْرَهَا
وَتَتَضَعُ بِطَيِّبِهَا.
890- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک اعرابی نے اسلام پر نبی کریم ﷺ سے بیعت کی
پھر اسے مدینہ شریف میں بخار ہو گیا تو وہ نبی کریم ﷺ کے
پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار کر دیا
پھر وہ آیا اور کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار
کر دیا پھر وہ آیا اور کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے
انکار کر دیا اعرابی چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ
طیبہ بھی کسی طرح ہے جو بحث کو (سوئے) وغیرہ کی میل کھیل
ختم کر دیتی ہے اور محمدؐ ہوتا باقی رکھ لیتی ہے۔

کتنی رکھنا

891- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُضَيْفَةَ: أَنَّ
الشَّابَّ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ شُعْبَانَ بْنَ أَبِي
رُغَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَوْءَةٍ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ يُحَدِّثُ آثَامًا مَعَهُ، وَهُوَ عِنْدَ
بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: مَنْ الْفَتَى كَلْبًا لَا يَغْنَى بِهِ زُرْعَةٌ وَلَا ضَرْعَةٌ
891- حضرت یزید بن خضیفہ سے روایت ہے کہ حضرت
سائب بن یزید نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت سفیان
بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ قبیلہ شؤءہ کے ایک فرد
اور نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں آپ مسجد کے دروازے
کے پاس حدیث بیان کر رہے تھے اور میں سن رہا تھا آپ
نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے

بَابُ: الْفَتَاءِ الْكَلْبِ

جس نے کتا رکھا اور اس سے کھیت یا مویشیوں کی حفاظت مقصود تھی اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے حضرت سائب کا بیان ہے کہ میں نے کہا (اے سفیان رضی اللہ عنہ) آپ نے خود یہ نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں کعبہ کے رب کی قسم اور اس مسجد کے رب کی قسم۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے بغیر کسی فائدہ کے کتا پالنا مکروہ ہے البتہ بھتی مویشیوں کی گمرانی کیلئے یا فکار اور (گمرکی) حفاظت کیلئے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

892۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آبادی سے دور گمراہوں کو کتے کے بارے میں اجازت دی ہے کہ وہ کتا رکھ سکتے ہیں۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ (رضعت) حفاظت کیلئے ہے۔

893۔ حضرت عبداللہ بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے گدگی حفاظت کرنے والے کتے اور فکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی

اور چغل خوری

894۔ حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹ میں کوئی بھلائی نہیں اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اس کے ساتھ وعدہ کر سکتا ہوں؟ اور صرف

نَقِصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا، قَالَ: قُلْتُ: أَتَيْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَزَيْتِ الْكُفْيَةِ وَزَيْتِ هَذَا الْمَسْجِدِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَكْفُرُهُ الْبَيْتَاءُ الْكَلْبُ بِغَيْرِ مَنَافِعَةٍ، فَلَمَّا كَلَبَ الزَّرْعَ أَوْ الضَّرْعَ أَوْ الضَّيْدَ أَوْ الْخَرَسَ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

892۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْبَيْتِ الْقَاصِي فِي الْكَلْبِ يَتَّخِذُونَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: فَهَذَا بِالْخَرَسِ.

893۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ أَقْبَضَ كَلْبًا، إِلَّا كَلَبَ مَاجِسَةٍ أَوْ ضَارِبًا نَقِصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

بَابُ: مَا يَكْفُرُهُ مِنَ الْكُذْبِ وَشُؤْءِ الظَّنِّ

وَالشَّحْسِ وَالشُّمَيْمَةِ

894۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُذِّبُ إِفْرَائِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا خَيْرَ فِي الْكُذْبِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَعِدُّهَا وَأَقُولُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا جُنَاحَ

عَلَيْكَ.

زبانی کہتا رہوں (کھاس کام کروں گا یا نہیں کروں گا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر کوئی گناہ نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں حیثیتاً جھوٹ بولنے اور فحشی مزاح کے طور پر جھوٹ بولنے میں کوئی بھلائی نہیں اگر کسی صورت میں جھوٹ کی گنجائش ہے تو وہ صرف ایک صورت ہے تمہارا ارادہ اپنی ذات سے یا اپنے بھائی سے علم دور کرنے کا ہو تو اس صورت میں ہم امید کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

895۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔ عجب جوتی نہ کرو ایک دوسرے پر فخر نہ کرو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

896۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے بدترین (بروز) قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک) دو ظلمہ ہے جو بعض افراد کو کچھ کہتا ہے اور بعض کو کچھ۔

مانگنے اور صدقہ سے بچنے کی کوشش کرنا

897۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ افراد نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا انہوں نے پھر مانگا آپ نے انہیں عطا فرمایا انہوں نے پھر طلب کیا تو آپ نے انہیں عطا فرمایا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ بھی قاضی ہو گیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں سے تم سے بچا کر ذخیرہ نہیں کیا جو شخص مانگنے سے بچتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھالیتا ہے جو

قَالَ مُخَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا خَيْرَ فِي الْكِبَلِّ فِي جِدٍّ وَلَا هَزَلٍ، فَإِنْ وَسَّعَ الْكِبَلُّ فِي شَيْءٍ فَفِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ أَنْ تَرْفَعَ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أُخْرِيكَ مُطْلَبَةً، فَبِهَذَا نَرْجُو أَنْ لَا يَكُونُ بِهِ بَأْسٌ.

895۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّا نَحْنُ وَالْعَنُ، فَإِنَّ الْعَنُ أَكْثَرُ الْخَبِيثَاتِ، وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَقَاتِلُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

896۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلًا بِوَجْهِ وَهَوْلًا بِوَجْهِ.

بَابُ: الْإِسْتِغْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

897۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّخْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى أَنْفَدَ مَا جِئَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُنْ جَنِيذِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أُذْجِرَهُ عَنْكُمْ مَنْ يَسْتَعِثُّ بِنَفْسِهِ، وَمَنْ يَسْتَعِثُّ بِغَيْرِهِ، وَمَنْ يَنْصَبِرُ بِصَبْرِهِ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءَ هُوَ

غَيْرَ وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

لہذا کا طلبگار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخشی بنا دیتا ہے جو میر کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میر عطا فرماتا ہے جو کچھ کسی کو نصیب عطا کی گئی ہیں وہ میر سے زیادہ بہتر اور وسیع نہیں۔

898۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نبی عبداللہ ہبل کے ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ واپس آیا تو اس نے آپ سے صدقہ کے کچھ اونٹ مانگے روای کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کی ناراضگی آپ کے رخ انور سے جھلکنے لگی آپ کے چہرہ مبارک میں نصیر کی پہچان یہ ہوتی تھی کہ آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں پھر آپ نے فرمایا اس آدمی نے مجھ سے ایسی چیز مانگی ہے جو نہ میرے لیے جائز ہے اور نہ اس کیلئے اگر میں اس کو نہ دوں تو نہ دیتا مجھے نا پسند ہے اور اگر اسے دیتا ہوں تو ایسی چیز دیتا ہوں جو نہ میرے لیے درست ہے اور نہ ہی اس کیلئے۔ اس شخص نے عرض کی کہ میں آپ سے کبھی بھی اس میں سے (صدقہ سے) کچھ نہ مانگوں گا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صدقہ میں سے کسی غنی کو دینا جائز نہیں ہماری رائے میں نبی کریم ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اگر وہ فقیر ہوتا تو آپ ضرور اسے کچھ عطا فرماتے۔

تحریر کی ابتداء کرنا

899۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے امیر المؤمنین عبدالملک کی بیعت کے سلسلہ میں ان کو اس طرح خط تحریر کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کے نام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے۔

898۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ أَبِيعَرَةَ مِّنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: لَقَدْ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى عَرِفَ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ، وَكَانَ مِمَّا يَعْرِفُ بِهِ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ أَنْ يَحْمَرَّ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: الرَّجُلُ يُسْأَلُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ، فَإِنْ خَشَعَتْ عَمُودُ الْمَنَعِ، وَإِنْ أُعْطِيَتْهُ أُعْطِيَتْهُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ غَنِيًّا، وَإِنَّمَا نَرَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ، لِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ غَنِيًّا وَلَوْ كَانَ فَقِيرًا لَا عَطَاءَ مِنْهَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَكْتُبُ إِلَى الرَّجُلِ يَتَدَا بِهِ

899۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ كُتُبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتَابَعُهُ فَكُتِبَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَمَّا بَعْدُ، لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، سَلَامٌ عَلَيْكَ،

قَبَلِي أَخْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعُوذُ
لَكَ بِالشَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ، وَسُنَّةِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِيمَا اسْتَطَعْتُ.

تم پر سلامتی ہو میں تمہارا شکر یہ ادا کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ
اللہ پاک کی نعمتوں کا بھی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق
نہیں میں حسب استطاعت اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ
کی سنت کے مطابق آپ کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا
اقرار کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ إِذَا خَشِبَ الرَّجُلُ إِلَى صَاحِبِهِ
أَنْ يَتْلُو بِصَاحِبِهِ قَبْلَ تَقْبِيهِ.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی
اپنے ساتھی کو خط لکھے تو اپنا ذکر کرنے سے قبل اپنے ساتھی کا
ذکر کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

900- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ حَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّكَ خَشِبَ
إِلَى مُعَاوِيَةَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِعَاقِبَةِ اللَّهِ
مُعَاوِيَةَ أَبِيهِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

900- حضرت حارجہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کی طرف خط تحریر کیا
بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہ کے بندے
امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ کی طرف سے۔

وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَتْلُو الرَّجُلُ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ تَقْبِيهِ فِي
الْكِتَابِ.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے آدمی اپنے خط
میں اپنے ساتھی کا نام اپنے نام سے قبل لکھے تو اس میں کوئی
حرج نہیں۔

بَابُ: الْإِسْتِئْذَانِ

گھر میں داخلہ کیلئے اجازت طلب کرنا

901- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ مَسْلَمٍ،
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ
رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذِنْ عَلَيَّ أَهْلِي؟ قَالَ:
نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الثَّيْتِ. قَالَ:
اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، قَالَ: إِنِّي أَخْبَيْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: أَتَجِبُ أَنْ تَرَاهَا غُرَبَاتًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ:
فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا.

901- حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا اور کہا یا رسول
اللہ ﷺ کیا میں اپنی والدہ کے پاس گھر میں جانے کیلئے بھی
اجازت طلب کروں آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں اس آدمی
نے عرض کی میں گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں آپ نے
ارشاد فرمایا تم ان سے اجازت طلب کیا کرو اس نے عرض کی
میں ان کی خدمت کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ تم پسند کرتے ہو کہ تم انہیں نکال دیکھو اس نے عرض کی
نہیں آپ نے فرمایا پھر ان سے اجازت لے لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْإِسْنِدَانِ حَسَنٌ، وَنَبِيْهُ أَنْ يُسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ عَلَى كُلِّ مَنْ يُحْرَمُ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى عَوْرَتِهِ وَنَحْوِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اجازت طلب کرنا بہت اچھا ہے آدمی کو چاہیے کہ وہ ہر ایسے فرد کے پاس جاتے وقت اجازت طلب کرے جس کی شرمگاہ وغیرہ کو دیکھنا اس پر حرام ہے۔

تصاویر اور گھنٹی کا مکروہ ہونا

902۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے ساتھ نہیں رہتے۔

بَابُ: التَّصَاوِيرُ وَالْجُرُوسُ وَمَا يُحْكَمُ مِنْهَا

902۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْغَيْرُ الَّذِي فِيهَا جُرُوسٌ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم جنگ کے حعلق روایت کیا گیا ہے کیونکہ اس سے دشمن خبردار ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَإِنَّمَا رُوِيَ ذَلِكَ فِي الْحَرْبِ لِأَنَّهُ يُنْذِرُ بِهِ الْعَدُوَّ.

903۔ حضرت عبداللہ بن حبیب بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس گئے ان کے پاس حضرت کل بن حنیف کو موجود پایا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے خدام میں سے) ایک آدمی کو بلایا کہ وہ ان کے پیچھے سے گدا نکال لے حضرت کل بن حنیف نے کہا کہ گدا کیوں نکالتے ہو آپ نے کہا کہ اس میں تصاویر ہیں اور نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ آپ خوب جانتے ہیں۔ حضرت کل نے کہا کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ جب یہ کپڑے میں محض ہوں آپ نے فرمایا جی ہاں! لیکن میرے دل کی خوشی اسی میں ہے۔

903۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَفْوُذُهُ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ، فَقَدْ عَا أَنُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا نَخَعَةً، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ: لِأَنِّي فِيهِ تَصَاوِيرٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا قَدْ عَلِمْتُ. قَالَ سَهْلُ: أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا سَمِعْنَا وَقُلْنَا لِي قُوبَ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُ أَطْلُبُ بِنَفْسِي.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جو تصویریں بچھائے جانے والے پتھروں اور بچھائی جانے والی چادر پر ہوں یا تکیہ پر ہوں تو ان میں کوئی

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَا كَانَ فِيهِ مِنْ تَصَاوِيرٍ مِنْ نَسَاطِئِ تَيْسَاطٍ أَوْ فِرَاسٍ يَفْرُسُ أَوْ وَسَادَةٍ فَلَا بَأْسَ بِهَا لَكَ، إِنَّمَا يُحْكَمُ مِنْ ذَلِكَ فِي الشَّرِّ، وَمَا

يَنْصَبُ نَصْبًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ
فُقَيْهًا بَابًا. مضاف کتبہ میں یہ (تصویریں) پردوں پر ہوں یا جن کپڑوں کو
لٹکایا جاتا ہے ان پر ہوں تو پند یہ عمل ہے۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

چوسر کھیلنا

904۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَنْدَبٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَنْ لَعَبَ بِالْتُرْدِ فَقَدْ غَضَى اللَّهَ
وَرَسُولَهُ.

904۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے چوسر کھیلنا اس
نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

کھیل کا دیکھنا

905۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ
مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ صَوْتَ أَنَسٍ
يَلْعَبُونَ مِنَ الْخَبَشِ وَغَيْرِهِمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، قَالَ:
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَبْتَ أَنْ تَرَى لَعْنَتَهُمْ؟
قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَارْسَلْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَبَاوُوا، وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ النَّاسِ
فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ، وَمَا يَدُهُ، وَوَضَعَتْ ذَقْنِي
عَلَى يَدِهِ، فَبَغَلُوا يَلْعَبُونَ وَأَنَا أَنْظُرُ، قَالَ: فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَشَبُكَ، قَالَ:
وَأَسْكُتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ لِي: خَشَبُكَ،
قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَخَذَ إِلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفُوا.

905۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ
فرماتی ہیں میں نے عاشورہ کے دن مجلس وغیرہ کے لوگوں کے
کھیلنے کی آواز سنی آپ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا کیا تم ان کا کھیل دیکھنا پسند کرتی ہو؟ فرماتی ہیں میں نے
عرض کی جی ہاں! فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں
پیغام بھیجا تو وہ (گھر کے قریب) آگئے نبی کریم ﷺ لوگوں
کے آگے کھڑے ہو گئے آپ نے اپنی ہاتھی اور داڑھ پر رکھی اور
اپنا ہاتھ لبا کر ایسا میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے ہاتھ مبارک پر
رکھی وہ کھیلنے لگے اور میں دیکھتی رہی فرماتی ہیں کہ نبی
کریم ﷺ فرماتے تھے کیا تمہارے لیے اتنا (کھیل دیکھنا)
کافی ہے؟ فرماتی ہیں دو یا تین دفعہ پوچھنے پر میں خاموش رہی
آپ نے پھر ارشاد فرمایا کیا تجھے کافی ہے؟ میں نے عرض کی
جی ہاں! تو آپ نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلے گئے۔

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَصِلُ شَعْرَهَا

بِشَعْرِ غَيْرِهَا

عورت کا اپنا بالوں کے ساتھ کسی دوسرے

کے بال جوڑنا

906۔ حضرت خُدیج بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا آپ صبر پر موجود تھے اور فرما رہے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ (اتنا کہہ کر) انہوں نے بالوں کا ایک گچھا پکڑا جو چوکیدار کے ہاتھ میں تھا (پھر کہا) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ نبی اسرائیل ہلاک ہو گئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کیلئے مکروہ ہے کہ وہ بالوں کو اپنے بالوں سے جوڑے یا بالوں کا جوڑا اپنے سر میں جوڑا بنانے میں حرج نہیں اگر وہ اون ہو لیکن لوگوں کے بالوں کا جوڑنا جائز ہے (کیونکہ جزو آدمی کا استعمال از روئے کرامت کے حرام ہے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

شفاعت کا بیان

907۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے انشاء اللہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کی دعا محفوظ رکھوں۔

مرد کے لیے خوشبو لگانا

908۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھسی ہوئی شگ کستوری کی خوشبو لگا یا

906۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عَلِمْنَاؤُكُمْ وَ تَنَازَلُ لُصَّةً مِنْ شَعْرِ، كَانَتْ لِي فِي يَدِ خَزِيمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ وَفْلِ هَذَا، وَ يَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ بَسَاوَهُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، بِحُكْمِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَصِلَ شَعْرًا إِلَى شَعْرِهَا أَوْ تَتَّخِذَ لُصَّةً شَعْرًا، وَلَا تَأْسُ بِالْوَصْلِ فِي الرَّأْسِ إِذَا كَانَ صُولاً فَأَمَّا الشَّعْرُ مِنْ شَعُورِ النَّاسِ فَلَا يَنْبَغِي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ قَوْلِهِمَا رَجَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الشَّفَاعَةُ

907۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيدُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُخْبِتَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

بَابُ: الطَّبِيبُ لِلرَّجُلِ

908۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَطْبِئُ بِالْبَسَكِ الْمُنْفَعِ

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أَنَسٍ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور وہ ان کے ساتھ بازار جاتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب ہم بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روٹی کا سامان فروخت کرنے والے عام تاہر مسکین اور کسی بھی آدمی کے پاس گزرتے آپ ان کو سلام کہتے۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا آپ نے مجھے بازار میں ساتھ چلنے کو کہا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی آپ بازار میں کیا کرتے ہیں آپ کچھ کیلے کہیں ٹھہرتے نہیں آپ سامان کے بارے میں دریافت نہیں کرتے نہ بھاؤ کرتے ہیں نہ بازار میں کسی جگہ بیٹھتے ہیں اس جگہ ہمارے ساتھ تشریف رکھے ہم مل کر باتیں کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے ابو بکر (اے بڑے پیٹ والے) اور حضرت طفیل کا پیٹ بڑا تھا ہم صرف سلام کرنے کی غرض سے جاتے ہیں ہم اسے سلام کرتے ہیں جسے ہم

912- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَخْلَعُوا لَنَا نَقُولُ: أَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: عَلَيْكَ.

913- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ: أَسَلِّمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذَلِكَ أَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ هَذَا؟ وَهُوَ يَوْمِيذٌ قَدْ

912- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہودیوں میں سے جب تمہیں کوئی سلام کرتا ہے وہ السام علیکم (تم پر ہلاکت ہو) کہتا ہے تم کو علیکم کہہ دیا کرو۔

913- حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک یمنی آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و بركاتہ پھر اس میں کچھ اور بھی اضافہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (حاضرین مجلس سے) فرمایا یہ کون ہے؟ ان دونوں آپ کی چٹائی چلی گئی

ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالُوا: هَذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِي يَفْشَاكَ، فَمَرُّ لَوْنِهِ إِثْمًا حَتَّى عَرَفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ السَّلَامَ ائْتَهَى إِلَى التَّرَكُّبِ.

تھی لوگوں نے عرض کی یہ یمنی ہے جو آپ کے پاس آتا رہتا ہے انہوں نے اس کی پہچان کرائی تو آپ اسے پہچان گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سلام برکت (لفظ) پر ختم ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيَكْفُفْ، فَإِنْ اِتَّبَعَ الشُّعْبُ الْفَضْلُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہے تو رک جائے۔ اجماع سنت افضل ہے۔

دعا

بَابُ الدُّعَاءِ

نوٹ: بعض نسخوں کے مطابق باب الاشارة فی الدعاء (دعا میں اشارہ کرنا) ہے

914- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَذْهَوُ فَالْشُّعْبِ بِأَضْيَعِي أَضْيَعٍ مِنْ كُلِّ يَدٍ فَتَهَايَ.

914- حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دعا کرتے ہوئے دیکھا اور میں اپنے ہاتھوں کی ہر انگلی کے ساتھ اشارہ کر رہا تھا آپ نے مجھے منع فرمایا۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ، يَنْهَى أَنْ يَشِيرَ بِأَضْيَعٍ وَاحِدَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ ایک انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

915- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُزِلُّعُ بِلُغَاةٍ وَلَيْدِهِ مِنْ تَقْدِيمِهِ، وَقَالَ يَبْدِيهِ لِقَوْلِهَا إِلَى الشَّعَاءِ.

915- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن المسیب سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کی دعا سے درجہات بلند ہو جاتے ہیں آپ نے اپنا ہاتھ اسان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا۔

اپنے مسلمان بھائی سے ترک تعلق کر لینا

بَابُ: الرَّجُلُ يَهْجُرُ أَخَاهُ

916- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَقَّابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَجُلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ

916- حضرت عطاء بن یزید بن عطاء بن یزید کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے

أَخَذَهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَنْقُضُ هَذَا مُعْتَمِدًا عَلَى مَا يَنْبَغِي مِنَ الْهَجْرَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي مِنَ الْهَجْرَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے وہ راستہ میں نہیں تو وہ اس سے منہ پھیرے اور وہ ان میں سے بہترین شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي مِنَ الْهَجْرَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے درمیان ترک تعلق جائز نہیں۔

بَابُ: الْأَخْصُومَةِ فِي الْبَيْنِ وَالرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكَفْرِ

دین میں جھگڑا کرنا اور ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے بارے میں کفر کی گواہی دینا

917- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرْصًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّقْلِ.

917- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالمعز نے ارشاد فرمایا جو اپنے دین کو خصومات (جھگڑوں) کا نشانہ بنا لیتا ہے اکثر وہ ایک دین سے دوسرے دین میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي مِنَ الْخُصُومَاتِ فِي الْبَيْنِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دین میں جھگڑا کرنا درست نہیں۔

918- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْيَمَانُ بِمَرْيَةٍ قَالَ لَا يَجِيزُ: كَمَا فِيهِ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَخْلُصًا.

918- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو ان میں سے ایک کافر ہو گیا۔

فَالْمُحْتَمِلُ: لَا يَنْبَغِي لِأَخِيذٍ مِنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بِذَنْبٍ أَكْبَرَ مِنْ كُفْرِهِ، وَإِنْ عَظُمَ جُرْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَاتِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کے گناہ کی وجہ سے اس کے کفر کی گواہی دے اگرچہ اس کا گناہ بڑا ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: لَيْسَ كَمَا

بَابُ: مَا يَكُونُ مِنَ أَكْلِ التَّوَمِ

919- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَلْبِ الشَّجَرَةِ وَلَوْ رَوَاهُ: الْخَبِيثَةُ فَلَا يَقْرَأَنَّ مِنْجِدًا، يُؤْذِنَا بِرِنِجِ التَّوَمِ.

919- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اس درخت سے کھایا اور "ایک روایت میں خشک لافظ ہے" تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے لیکن کی بوسے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا ثَمَرَةُ ذَلِكَ لِرَجُلٍ، فَإِذَا أَتَتْهُ طَبْعًا فَلَا يَأْتِي بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ رَجَنَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اپنی بوکی وجہ سے مکروہ ہے جب اسے پکا کر ذرا رکھ دیا جائے تو اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرُّوْيَا

خواب کا بیان

920- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الرُّوْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الشَّيْءَ يَحْكُمُهُ فَلْيَنْتَفِ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَوَدَّ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

920- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (اچھا) خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تم میں سے کوئی اگر ناپسندیدہ چیز (دورانِ خواب) دیکھے جب جاگے اپنی ہاتھیں طرف تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے انشاء اللہ یہ چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

بَابُ: جَمَاعُ الْحَدِيثِ

(احکام مختلفہ کی) جامع حدیث

921- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْتَعَيْنِ، وَعَنْ لَيْسَتَيْنِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ، وَعَنْ صُومَ يَوْمَيْنِ، فَأَمَّا الْبَيْتَعَانِ: الْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ، وَأَمَّا اللَّيْسَتَانِ: فَأَشْيَايَ الصَّيَاءَ وَالْإِخْيَاءَ يَقُوبُ وَاجِدٌ كَأَيْدِي عَنْ لَزَجِهِ، وَأَمَّا الصَّلَاتَانِ: فَالصَّلَاةُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَأَمَّا الصَّيَامَانِ فَيَصِيَامُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْبَيْطَرِ.

921- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت سے، دو قسم کے لباس سے، دو نمازوں سے اور دو دنوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے دو قسم کی خرید و فروخت متاخذہ اور طاسرہ ہے (متاخذہ یہ ہے کہ بائع یا مشتری کہے جس شے پر نگری کرے گی وہ بیع لازم ہوگی اور طاسرہ یہ ہے کہ خریدار کہے جس کو میرا ہاتھ لگ گیا وہ میری ہے)۔ دو قسم کا لباس استعمال المصماء اور استثناء ہے۔ ایک ایسا کپڑا جس سے شرم گاہ ننگی ہو جائے (استعمال المصماء یہ ہے کہ کپڑا جسم پر اس طرح لپیٹا کہ ہاتھ چھپ جائیں اور شرم گاہ اور ہاتھوں کے درمیان کپڑا نہ ہو اور استثناء یہ ہے کہ ایک کپڑا اوپر لے کر بیٹھا کہ ہاتھ چھپے رہیں لیکن وہ تہہ بند نہ ہو)۔ دو نمازیں یہ ہیں۔ نماز عصر کے بعد

نماز پڑھنا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کے بعد
نماز پڑھنا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور روزے
یہ ہیں قربانی کے دن کا روزہ اور عید الفطر کے دن کا روزہ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

922۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ ہمیں ایک
راوی نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو
وصیت کرتے ہوئے فرمایا اس کام میں مشغول نہ ہو جو
تہارے لیے فائدہ مند نہ ہو اپنے دشمن سے دور رہو اپنے
دوست سے ڈرو مگر یہ کہ وہ امین۔ ہوا میں صرف وہی ہوتا ہے
جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے کسی بدکاری صحت اختیار نہ کرو کہیں
ایسا نہ ہو کہ تم اس سے بدکاری سیکھ لو۔ نہ ہی اس پر اپنا راز ظاہر
کرو اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو اللہ تعالیٰ سے
ڈرتے ہیں۔

923۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی بائیں ہاتھ سے
کھائے ایک جوتا پہن کر چلے۔ سر سے پاؤں تک ایک کپڑا
پہنتے لے اور ایک کپڑا لپیٹ کر (سرین کے تل) اس طرح
بچنے کا کسی شرم گاہ لگی رہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آدمی کیلئے مکروہ ہے
کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور اشتعال اصما کرے۔ اشتعال
اصما یہ ہے کہ اس پر ایک کپڑا لپٹا ہو اور جب وہ چلے تو اس
طرف سے ستر نکلا ہو جائے جس طرف سے کپڑا اٹھ جائے۔
اسی طرح ایک ہی کپڑے میں اشتعال کرنا بھی مکروہ ہے۔

زہد اور تواضع کا بیان

924۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

922۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُغْبِرٌ: أَنَّ ابْنَ عَفَرَ
قَالَ، وَهُوَ يُؤَمِّى رَجُلًا: لَا تَغْتَرِضْ فِيمَا لَا
بِفَيْتِكَ، وَاعْتَزِلْ غُلُوكَ، وَاعْلُزْ غَلِيلَكَ إِلَّا
الْأَمِينَ، وَلَا أَمِينَ إِلَّا مَنْ عَشَى اللَّهَ، وَلَا تَضَعُ
فَاجِرًا عَنِ تَقْلَمٍ مِنْ لُجُورِهِ، وَلَا تَفْشِ إِلَيْهِ
بِرَّكَ، وَاسْتَفْشِرْ فِي أَمْرِكَ الْبَلَّغِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ.

923۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ السَّمْعَوِيُّ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ
يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَمْسِسَ فِي نَعْلٍ وَاجِدَةٍ،
وَأَنْ يُشْتَمَلَ الضَّمَاءُ لَوْ يَخْشَى فِي قَوْبٍ وَاجِدَةٍ،
كَامِيًا عَنْ فَرْجِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ بِشِمَالِهِ، وَأَنْ
يُشْتَمَلَ الضَّمَاءَ، وَاسْتِمَالُ الضَّمَاءِ أَنْ يُشْتَمَلَ
وَعَلَانِيَةً قَوْبٌ، فَيُشْتَمَلَ بِهِ فَتَكْشِفَ عِزَّتَهُ مِنْ
الشَّاجِبَةِ الَّتِي تَرْفَعُ مِنْ قَوْبِهِ، وَكَذَلِكَ الْأَخْبِيَاءُ فِي
النَّوْبِ الْوَاجِدِ.

بَابُ: الزُّهْدِ وَالتَّوَاضُعِ

924۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي لِقَاءَ زَيْبِجَا وَمَنْجَبَا.
 925- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 بَنِي أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ خَلَفَهُ هَلْبِي
 الْأَخَاوِثُ الْأَزْنَعَةَ، قَالَ أَنَسُ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ وَهُوَ يُؤَمِّدُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمْ يَقْعُ بَيْنَ
 كَتِفَيْهِ بِرِفَاعِ قَلْبٍ، لَكِنَّا نَعْنَاهُ فَوْقَ بَعْضِ، وَقَالَ
 أَنَسُ: وَقَدْ رَأَيْتُ يُطْرَحُ لَهُ صَاعٌ قَمَرٍ فَيَأْكُلُهُ حَتَّى
 يَأْكُلَ خَشْفَهُ، قَالَ أَنَسُ: وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ وَجَّهِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا، وَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى
 دَخَلْتُ خَالِطًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَابْنِي وَبَنَتُهُ جِدَارٌ
 وَهُوَ فِي جَوْفِ الْخَالِطِ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ نَحْنُ نَحْنُ وَاللَّهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَقِينَنَّ اللَّهُ
 أَوْ لَيَقْبَلَنَّكَ، قَالَ أَنَسُ: وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلًا، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ
 سَأَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ: خِفْتَ أَنْتَ؟ قَالَ الرَّجُلُ: أَعْمَدُ
 اللَّهُ إِلَيْكَ، قَالَ عُمَرُ وَجَّهِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْبِي أُرْذُثْ
 مِنْكَ.

925- حضرت اسحاق بن مہدالہ بن ابی طلحہ نے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ چار باتیں انہیں بتائیں:

۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ ان دونوں امیر المؤمنین تھے ان کے (کرتے میں) کندھوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر بچے تھیں پیچھے ہوئے تھے۔

۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس ایک صاع بھجوریں رکھی جاتیں تو آپ کھاتے حتیٰ کہ آپ ٹنگ بھی کھاتے۔

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک راز میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ میں بھی آپ کے ساتھ تھا حتیٰ کہ آپ ایک بارغ میں داخل ہو گئے میں نے آپ کے آواز سنیں حالانکہ میرے اور ان کے درمیان دیوار حائل تھی اور آپ بارغ کے اندر تھے (اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہہ رہے تھے) اے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بخدا معاملہ بڑا کٹھن ہے اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈرو ورنہ وہ تجھے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ آپ کو ایک آدمی نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس آدمی نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے ساتھ آپ کا شکر گزار ہوں (اللہ کی حمد کرتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے

یہی چاہتا ہوں۔

926۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ عَالِيشَةُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَتَغَيَّبُ إِلَيْنَا بِأَجْطَانَا مِنَ الْأَكْثَارِ وَالزُّوُوسِ.

927۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَمْعَ الْقَابِيسِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُرِيدُ الشَّامَ، خَشِيَ إِذَا ذُنَا مِنَ الشَّامِ أَنَاخَ عُمَرُ، وَذَقَبَ لِحَاجَةِ، قَالَ أَسْلَمُ: فَعَرَّخْتُ فَرُوزِي بَيْنَ يَدَيْ، وَخَلِي، فَلَمَّا فَرَغَ عُمَرُ عَمَدَ إِلَى بَيْعَرِي فَرَكَبَهُ عَلَى الْفُرُوزَةِ وَرَكِبَ أَسْلَمُ بَعِيرَهُ، فَعَرَّجَا بِسَيْرَانٍ خَشِيَ لِقِيَهُمَا أَهْلَ الْأَرْضِ، يَنْتَقِلُونَ عُمَرُ، قَالَ أَسْلَمُ: فَلَمَّا ذُنَا بِنَا أَقْرَبْتُ لَهُمْ إِلَى عُمَرُ، فَجَعَلُوا يَتَخَلَّلُونَ بَيْنَهُمْ، قَالَ عُمَرُ: تَطْلُعُ أَهْضَارُهُمْ إِلَى مَرَاكِبٍ مِنْ لَا خَلَاقَ لَهُمْ، يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

928۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ خُبْزًا مَقْفُوتًا بِسَمِي، فَلَمَّا رَجَلَا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لِمَجْعَلٍ يَأْكُلُ وَيَتَبَعُ بِالْقَفْمَةِ وَحَزَرَ الضَّخْفَةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

928۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روٹی کی چوری گھی کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے آپ نے ایک دیہاتی آدمی کو دعوت دی تو وہ لقمہ کے ساتھ پیالے کا چمٹ کھانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میں کوئی حصہ نہیں۔ اس سے آپ کی مراد گھی یا دشاوتھے۔

928۔ حضرت ہشام بن غروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سری پائے میں سے ہمارا حصہ بھیج دیا کرتے تھے۔ حضرت قاسم (بن محمد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزار کو وہ غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا آپ ملک شام جانے کا ارادہ رکھتے تھے حتیٰ کہ جب آپ شام کے قریب پہنچ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کو بٹھا یا اور نفع حاجت کے لیے گئے۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے پستین اتار کر کپادو میں رکھ دی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے آپ نے میرے اونٹ کی طرف رخ کیا آپ سواری کو پستین پر بٹھ گئے اور حضرت اسلم رضی اللہ عنہ آپ کے اونٹ پر سوار ہو گئے پھر وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں اس سرزمین کے لوگ ملے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کر رہے تھے حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے بتایا جب وہ ہمارے قریب آ گئے تو میں نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی نظریں ایسے شاہسواروں پر پڑتی ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس سے آپ کی مراد گھی یا دشاوتھے۔

كَانَتْكَ مُفْقِرًا، قَالَ: وَاللَّهِ مَا زَأَيْتُ سَمَنًا وَلَا زَأَيْتُ
أَكْلًا بِهِ مِنْهُ كَلًا وَكَلًا، فَقَالَ غَيْرُ رَجُلٍ اللَّهُ عَنْهُ:
لَا أَكُلُ الشَّمْنِ حَتَّى يُخْطِيَ النَّاسُ مِنْ أَوَّلِي مَا
أُخِيَرَا.

فرمایا لگا ہے تو بھوکا ہے وہ کہنے لگا بخدا میں نے عمر سے نہ
کھی دیکھا اور نہ ہی اس کا کھانے والا دیکھا۔ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا میں کھی نہیں کھاؤں گا۔ یہاں تک کہ لوگ
پہلے بھی از حد کی بسر کریں۔

بَابُ: الْحُبِّ فِي اللَّهِ

929- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنِ السَّاعَةِ؟
قَالَ: وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ لَا خَيْرَ، وَاللَّهِ إِنِّي
لَقَلِيلُ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَإِنِّي لَأَجِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
قَالَ: إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

929- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور
اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟
آپ نے فرمایا تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے اس نے
عرض کی بخدا کچھ بھی نہیں میرے روزے اور نمازیں قلیل ہیں
لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (قیامت کے دن) اس کے
ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

بَابُ: فَضْلِ الْمَعْرُوفِ وَالصَّدَقَةِ

930- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالطَّرَافِ الَّذِي يَطْرَفُ عَلَى
النَّاسِ، تَرَوْهُ اللَّفْمَةَ وَاللَّقْمَتَانِ، وَالشَّرَفَةَ وَالشَّرَفَانِ،
قَالُوا: فَمَا الْمُسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي مَا
عِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ وَلَا يَفْطِنُ لَهُ فَيَنْصَلِقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَقْوَمُ
فَيَسْأَلَ النَّاسَ.

930- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے گرد بھرتا
ہے کہ اسے ایک نوالہ یا دو نوالے یا ایک بھجور یا دو بھجوریں مل
جائیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پھر مسکین کون
ہے؟ آپ نے فرمایا جس کے پاس وہ نہیں جو اسے بے پرواہ
کر دے نہ اس کے ہارے میں کوئی جانتا ہے کہ اسے صدقہ دیا
جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے مانگتے جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا أَحَقُّ بِالْفَقِيرَةِ، وَأَلْهَمَنَا أُعْطِيَتْهُ
وَكُنْتَكَ أَجْزَاكَ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایسا شخص علیہ کا
زیادہ مستحق ہے ان میں سے آپ جسے بھی زکوٰۃ دیں تو وہ
جائز ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

931۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنْ جَلْبِجٍ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ، لَا
تُخْفِرْنَ إِحْدَانَهُنَّ إِذَا خَرَجَ خَافٌ مَخْرُقٍ.
931۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی محترمہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مومن
عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پردوس کے لئے خیر نہ بچے خواہ وہ
بکری کا جلا ہو ایک پایہ دے (اس کو خیر سمجھ کر دینا کرو
بلکہ قبول کرو)۔

932۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
أَبِي نُجَيْدٍ بِالْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْخَزَائِنِيِّ، عَنْ جَلْبِجٍ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رُدُّوا الْمُسْكِينَ وَلَوْ بِطَلْفٍ
مَخْرُقٍ.
932۔ حضرت ابو جہید انصاری حارثی نے اپنی دادی محترمہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسکین
کو رد خواہ جلا ہو ایک پایہ دے۔

933۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَمْعِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:
بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِكَفٍّ فَإِذَا فُتِنَ عَلَيْهِ الْفُتُشُ
فَوَجَدَ بِنْتًا أَقْرَبَ إِلَيْهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ
يَلْهَثُ بِأَكْلِ الشُّرْبِ مِنَ الْفُتُشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا
الْكَلْبُ مِنَ الْفُتُشِ بِفُلِّ الذِّئْبِ بَلَغَ بِي، فَقَرَأَ الْبَرُّ
فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَ الْخُفَّ بِفِيهِ خُفِّي وَلَقِي لَفْطِي
الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَرَلَهُ، قَالَوَا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، وَإِنْ لَنَا فِي التَّهَانِيهِ لِأَعْمَارٍ؟ قَالَ: فِي كُلِّ ذَاتٍ
عَبْدٌ وَطَبْعٌ أَخْبَرٌ.
933۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کسی رست پر جا رہا تھا کہ
اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا وہ اس میں اتر اور
پانی پیا پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا باپ رہا ہے اور پیاس
کے مارے بکڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے آپ سے)
کہا کہ اس کتے کو پیاس لگی ہوئی ہے مجھے بھی لگی ہوئی تھی وہ
کنویں میں اتر اپنا سوزہ بھرا پھر سوزے کو اپنے منہ سے پکڑا
اور اوپر چڑھ آیا اس نے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر
راضی ہو گیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول
اللہ ﷺ کیا جانوروں (کے ساتھ نیکی کرنے) کی وجہ سے
ہمارے لیے ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر وہ چیز جس کا بھگت
ہے (جس میں ذمگی ہے) اس کے ساتھ حسن سلوک میں
ثواب ہے۔

پڑوسی کا حق

934۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
أَخْبَرَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ مُعَمَّرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُزَمٍ، أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ
934۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ
فرماتی ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ فرماتے تھے ہمیشہ
جبریل مجھے پڑوسی پر شفقت و احسان کے بارے میں وصیت

باب: حَقُّ الْجَارِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَاهِلِ حَتَّى كُنْتُ كَلْبًا يَلْبَسُ
کرتے تھے حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ وارث بنا دیا جائے گا۔

بَابُ: اِخْتِصَابِ الْعِلْمِ

935۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عُمَرَ
بَنِي حَزْمٍ: أَنْ تَنْظُرَ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ أَوْ شَيْءٍ أَوْ حَدِيثِ عُمَرَ أَوْ نَحْوِ هَذَا لَا تَكْتُبْ
لِي، لِأَنِّي لَدَيْكَ كُتُوبُ الْعِلْمِ وَفِيهَا الْعُلَمَاءُ.
قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَهَذَا نَاخِلٌ، وَلَا نَرَى بِكَتَابَةِ الْعِلْمِ
بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

935۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر بن
عمر بن حزم رضی اللہ عنہ کی طرف تحریر کیا کہ اگر وہ حدیث
رسول ﷺ یا آپ کی سنت یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا
آپ جیسے دیگر حضرات (علفائے راشدین رضی اللہ عنہم)
کی بات دیکھیں تو اسے میرے لیے لکھ لیا کریں مجھے علم کے
اسحاق مٹ جانے اور علماء کے چلے جانے کا خوف ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم علم کی کتابت
میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الْخِصَابِ

936۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ
يَعْقُوبَ كَانَ جَلِيسًا لَهَا، وَكَانَ أَهْبَطَ الْبَلْخِيَةِ
وَالرُّأْسِ، فَقَدْ عَلِمَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ، وَقَدْ عَمَّرَهَا، فَقَالَ
لَهُ الْقَوْمُ: هَذَا أَحْسَنُ، فَقَالَ: إِنْ أَتَيْتُ عَالِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ أُرْسِلَتْ إِلَى الْبَارِخَةِ جَارِئَتِهَا نَعِيقَةَ
فَالْقِسْمُ عَلَى لَا ضَعْفٍ، فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضَعُ.

936۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ
حضرت عبدالرحمن بن اسود بن یحییٰ بن ابی اسود بن یحییٰ بن
آپ کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے آپ ایک دن ان
کے پاس آئے انہوں نے بال سرخ کیے ہوئے تھے لوگوں
نے ان سے کہا یہ خوب ہے۔ آپ نے فرمایا میری ماں رسول
کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
اپنی لوطی ٹیڈی کو میرے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ انہوں
نے قسم دی ہے کہ میں اپنے بالوں کو ضرور خضاب لگاؤں
انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
خضاب لگایا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سر ہندی

وَالصُّفْرَةَ نَاسًا، وَإِنْ تَوَضَّعَ أَهْبَضَ فَلَا نَاسَ بِذَلِكَ، كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ۔ اور زرد رنگ سے خطاب کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اگر بالوں کو سفید ہی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ تمام صورتیں بھری ہیں۔

ولی کا یتیم کے مال سے قرض لینا

بَابُ: الْوَلِيِّ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

937۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْسٍ رَجُلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّ لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ فَاشْرِبْ مِنْ لَبَنِ إِبِلِهِ؟ قَالَ لَهُ ابْنُ عُبَيْسٍ: إِنْ تَحْتَسَبْتَنِي ضَالَّةً إِبِلِهِ، وَتَهْنَأَ خِرَتَانَا وَتُكَلِّمَ خَوْضَهَا، وَتَسْقِيَهَا يَوْمَ وَرَجَعَا فَاشْرِبْ غَيْرَ مُضْطَرٍ بِنَسَلٍ، وَلَا نَاهِكٍ فِي خَلْبٍ۔ 937۔ حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک آدمی آیا اس نے آپ سے عرض کی کہ میرے پاس (برائے) حفاظت و تربیت) ایک یتیم بچہ ہے اس کا ایک اونٹ ہے کیا میں اس کے اونٹ کا دودھ پی سکتا ہوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا اگر تم اس کا گشودہ وہ اونٹ تلاش کرتے ہو اس کے خارش کے علاج کیلئے اس کی ماش کرتے ہو اس کا مرض درست کرتے ہو اس کے پانی پینے کے دن اس کو پانی پلاتے ہو تو تم اس کے بچے کو نقصان پہنچائے بغیر دودھ پیتا کہ اس کا زائد دودھ ضائع نہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یتیم کے والی کا ذکر فرمایا اور فرمایا اگر وہ خوشحال ہے تو بیچے اگر شکستہ ہے تو معروف طریقہ سے قرض کے طور پر کھائے۔ ہمیں سعید بن جبہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ملی ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے "من كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فلياكل بالمعروف" آپ نے (اکل بالمعروف کے معنی بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ اس سے مراد قرض ہے۔

938۔ حضرت صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ مجھے یتیم کے بارے میں وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا اس کے مال میں سے کوئی چیز بھی نہ خریدو اور اس کے

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَّغْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ وَالِي الْيَتِيمِ، فَقَالَ: إِنْ اسْتَعْفَى اسْتَعَفَّ، وَإِنْ اسْتَقْرِضَ أَكْمَلَ بِالْمَعْرُوفِ قَرْضًا، بَلَّغْنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَسَرَ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ: قَرْضًا۔

938۔ أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ التَّوْدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي إِلَى يَتِيمٍ، فَقَالَ: لَا تَشْرِبَنَّ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا وَلَا تَسْتَقْرِضَنَّ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا۔

وَالْإِسْتِغْفَافُ عَنْ مَالِهِ عِنْدَنَا أَفْضَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

مال میں سے کوئی شے بطور قرض نہ لو۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک
اس کے مال سے پچنا افضل ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ *

939۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا
أَتَغَسَّلُ وَبَيْنَهُ كَانَ فِي خَجَرٍ أَبِي، نَبْضُ أَخِي
عَلَى صَاحِبِهِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا عَامِرٌ وَنَحْنُ كَذَلِكَ،
فَقَالَ: يَنْظُرُ بَعْضُكُمْ إِلَى عَوْرَةِ بَعْضٍ، وَاللَّهِ إِنِّي
كُنْتُ لَا أَحِبُّكُمْ خَيْرًا مِنَّا، فُلْتُ: قَوْمٌ وَلِدُوا فِي
الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَلِّمُوا فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَاطِلِيَّةِ، وَاللَّهِ
لَأُطْلِعَكُمْ الْخَلْفَ.

939۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت عبداللہ بن عامر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور
میرے والد کے زیر سایہ پرورش پانے والا ایک یتیم بچہ ہم
ہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے حضرت عامر
ہماری طرف آٹکے اور ہم ابھی اسی حالت میں تھے آپ نے
فرمایا تم ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہو بخدا میں تمہیں
اپنے سے بجز خیال کرتا تھا۔ میں کہتا تھا تم لوگ اسلام میں
پیدا ہوئے ہو۔ دور جاہلیت میں پیدا نہیں ہوئے۔ بخدا میں
تمہیں ناخلف گمان کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَوْرَةِ
أَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لِمُدَاوَاةٍ وَنَحْوِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کسی آدمی کو جائز
نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے سوائے اس
کے کہ علاج و فیروہ کی حاجت ہو۔

بَابُ: التَّفَحُّ فِي الشُّرْبِ

940۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ حَبِيبٍ
مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ أَبِي قَاصٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ
قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَلَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ
بِالْحَدِيدِ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: أَسَمِعْتَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّفَحُّ فِي
الشُّرْبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
إِنِّي لَا أَرُوءِي مِنْ نَفْسِي وَاجِدٍ، قَالَ: فَأَيْنَ الْقَذَخُ عَنْ
فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسَ، قَالَ فَأَتَيْتُ أَرَى الْقَذَاةَ فِيهِ، قَالَ:

940۔ حضرت ابو یوسف جنی سے روایت ہے کہ میں ایک دن
مروان بن حکم کے پاس تھا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
مروان کے پاس آئے آپ سے مروان نے کہا کیا آپ نے
نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے پینے والی چیز میں
پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں آپ
سے ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایک سی
سانس میں پیئے سے سیراب نہیں ہوتا آپ نے فرمایا یہ
اپنے منہ سے جدا کرو پھر سانس لے لو اس نے عرض کی اگر میں

فَأَهْرَ لَهَا.

اس میں کوئی شک و گمان؟ آپ نے فرمایا اسے اٹھریں دو۔

عورتوں سے مصافحہ کرنا

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ

941۔ حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ان عورتوں کے ساتھ آئی جو آپ سے بیعت کرنے آئی تھیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ سے اس شرط پر بیعت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی، ہم چوری نہیں کریں گی، ہم زنا نہیں کریں گی، ہم اپنی اولاد کو کفر نہیں کریں گی، ہم اپنے ہاتھ پاؤں سے (اپنی ذات کی طرف سے) کسی پر جہتان نہیں لگائیں گی، ہم احکام شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جتنی تم میں استطاعت اور قدرت ہو۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہماری ذات سے بڑھ کر ہماری جانوں پر مہربان ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک لائیے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں آپ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، سو عورتوں کے واسطے میری بات ایک عورت کو کہی ہوئی بات کی مانند ہے یا آپ نے فرمایا ایک عورت کو کہہ دینے کے مثل ہے۔

941۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَشُورَةِ نَبَايَعِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: نَبَايَعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ، أَوْ لَا ذَنْبًا، وَلَا نَأْتِيَ بِنَهْنَانٍ تَقْفَرُهُ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْبُدُكَ فِي مَغْرُوفٍ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِيمَا يَسْتَطِيعُونَ وَأَعْلَفُونَ، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا بِمَا نَتَّقِيهِ، هَلُمَّ نَبَايَعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ، إِنَّمَا قَوْلِي لِمَا يَأْتِيهِمْ مَخْشَوْفِي لِأَمْرَائِي وَاجِدَةٍ، أَوْ مِثْلَ قَوْلِي لِأَمْرَأَةٍ وَاجِدَةٍ.

اصحاب رسول اللہ ﷺ کے فضائل

بَابُ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

942۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا خود اہل دین نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کو میرے لیے جمع فرمایا (یعنی فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)۔

942۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ جُمِعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَايَ يَوْمَ أُحُدٍ.

943۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فکرمیجا اور حضرت

943۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا غُبَيْرُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: بَعَثَ رَسُولُ

اللہ ﷺ بَعَثَا فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَمَانَةَ بَنِ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ تَطَعْتُمْ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِ وَأَنْتُمْ الْإِنْ شَاءَ لَخَلِيفَتَا إِلِإِمْرَةٍ، وَإِنْ شَاءَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ مِنْ تَعْدِيهِ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا لوگوں نے ان کی سرداری پر اعتراض کیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم ان کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تم نے اس سے قبل ان کے والد کی سرداری پر بھی اعتراض کیا تھا۔ ہم بخدا وہ امارت کے لائق تھے ان کے بعد لوگوں میں سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

944۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الثَّغْبَرِيِّ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَفْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ بَغِيٍّ ابْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنْ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى تَبَيَّنَ أَنْ يُؤَيِّدَهُ مِنْ وَهْمَةِ الدُّنْيَا مَخَافَةً، وَتَبَيَّنَ مَا جَنَدُهُ، فَاخْتَارَ الْعَمَلُ مَا جَنَدُهُ، فَكَلَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَالَ: لَقَدْ بَيَّنَّاكَ بِأَهْلِيْنَا وَأَهْلِيَانَا، قَالَ: فَتَجِبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ الْمُخْبِرِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْبَرُ عَبْدَ خَيْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى، وَهُوَ يَقُولُ: لَقَدْ بَيَّنَّاكَ بِأَهْلِيْنَا وَأَهْلِيَانَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخْبِرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْهَمَنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ آمَنَ النَّاسُ عَلَيَّ فِي شَخِيَّتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَجَبِّلًا خَيْرًا لَا تُخَلِّدُ أَبَا بَكْرٍ خَيْرًا، وَلَكِنْ أَوْفَوْهُ الْإِسْلَامَ، وَلَا يَتَّقِينَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْفَةً إِلَّا خَوْفَةَ أَبِي بَكْرٍ.

944۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ دنیا کی زیب و زینت سے جو چاہے اختیار کرے یا وہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اختیار کیا بندے نے جو اس کے پاس تھا اختیار کر لیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو دے عرض کی ہمارے پاس باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں آپ پر قجب ہوا لوگوں نے کہا اس بزرگ بستی کو دیکھو نبی کریم ﷺ ایک بندے کی خبر دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس باپ آپ پر قربان ہو جائیں حالانکہ نبی کریم ﷺ صاحب اختیار ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر رفاقت اور مال کے ذریعے احسان کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں کسی کو غلیل بتاتا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غلیل منتخب کرتا لیکن ان کے اور میرے درمیان اسلام کی اخوت (عی کانی) ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کمزری کے سوا مسجد میں کھلنے والی کوئی کمزری باقی نہ ہے۔

945۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَابِثِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ ثَابِتَ
 بْنِ قَيْسِ بْنِ قَسَّاسٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَعَلْتُ جَاكُ هُوَنًا
 اللَّهُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ خَلَعْتُ قَالَ: لِمَ؟
 قَالَ: نَهَانَا اللَّهُ أَنْ نُحِبَّ أَنْ نُحَمَّدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ،
 وَأَنَا إِنَّمَا أُحِبُّ الْحَمْدَ، وَنَهَانَا عَنِ الْخِيَلَةِ، وَأَنَا
 إِنَّمَا أُحِبُّ الْجَمَانَ، وَنَهَانَا اللَّهُ أَنْ نَرْفَعُ أَصْوَاتَنَا
 فَوْقَ صَوْتِكَ، وَأَنَا زَجَلْتُ جَهْمُ الصُّوْبِ، فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا قَابِثُ، أَمَا تَرَى أَنِّي نَعِيشُ
 حَمِيدًا، وَتَقْتُلُ شَهِيدًا، وَتَدْخُلُ الْحَقْدَ.

روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن قساص انصاری رضی
 اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے جاک ہونے کا
 ڈر ہے آپ نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ
 نے ہمیں فرمایا ہے ہم ایسے کام پر اپنی تعریف پسند کریں جو ہم
 نے کیا ہی نہیں اور میں ایسا شخص ہوں جسے تعریف پسند ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہمیں فخر کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں ایسا
 شخص ہوں جسے حسن پسند ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی آواز
 آپ کی آواز سے بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں ایسا
 آدمی ہوں جس کی آواز بلند ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا
 اسے ثابت رضی اللہ عنہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم
 حمید (تعریف کیا گیا) زندگی گزارو، جہیں قتل کیا جائے تو
 رحہ شہادت جمیں ملے اور جنت میں داخل کیے جاؤ۔

نوٹ: مذکورہ بالا تینوں بیاناتوں میں سے پہلی دو تو دنیا میں
 پوری ہو گئیں جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام
 رضی اللہ عنہم آپ کی زندگی پر رشک کیا کرتے تھے اور ان کی
 مقدس زندگی کی ہر طرف تعریف ہوتی تھی پھر آپ نے جنگ
 یمامہ میں شہادت پائی اور اس پر ہمارا ایمان ہے کہ تیسری
 خوشخبری بروز قیامت پوری ہوگی۔

وہ زہاں جس کو سب کن کی کجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک

بَابُ: صِفَةُ النَّبِيِّ ﷺ

946- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدَةُ، عَنْ أَبِي
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالْعَوْنِي الْبَانِي، وَلَا
 بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْهَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْأَقْدَمِ وَلَيْسَ
 بِالْمَعْدِ الْقَطْعِ، وَلَا بِالْبَسِيطِ، بَغْفَةُ اللَّهِ عَلَى رَأْسِ
 946- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
 کریم ﷺ نہ بہت دراز قامت تھے نہ بہت پست قامت
 (ان دونوں کے درمیان قد تھا) آپ کی رنگت نہ چمنے کی
 طرح سفید تھی اور نہ بالکل گندی (سرخ ملی سفیدی تھی) آپ
 کے بال مبارک نہ ٹھکریلے تھے اور نہ بالکل سیدھے (ان

أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَلَقَاهُمْ بِمَكَّةَ عَشْرَ بَيْتِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ بَيْتِينَ، وَتَوَلَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ بَيْتَيْنِ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِجَبِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءً.

کے درمیان تھے) اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر کے چالیسویں سال کے آخر میں مبعوث فرمایا (آپ نے اعلان نبوت کیا) آپ مکہ مکرمہ میں (اعلان نبوت کے بعد) دس سال اقامت پذیر رہے اور مدینہ منورہ میں دس سال۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھ سال کی عمر میں آپ کو وصال سے نوازا آپ کے پاکیزہ سر اور اڑھائی سہارک میں ہیں بال بھی سفید نہ تھے۔

نوٹ: مستند روایت کے مطابق آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرما رہے اور آپ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

بَابُ: قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذَلِكَ

نبی کریم ﷺ کا روضہ مبارک اور اس کی زیارت۔

947۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ 947۔ حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ: كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا، أَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ خَفَاَ بَيْنَ عُرُضِ اللَّهِ فَمِنْهَا جَبَ سِرَّكَ أَوْ أَرَادَ فَرَاتَ يَأْسِرُ سِرَّكَ وَابْنُ لَهِ اس اڑنے کے وقت عمار مہاجر بنی النضر کے پاس بات پر لازم ملانے کا اتفاق ہے کہ روضہ مبارک کی زیارت بہترین عبادات اور افضل ترین شری احکام میں سے ایک ہے۔ جو شخص اس کی شراعت سے گزر کرے۔ وہ خود بھی گمراہ ہے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ اس کی فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں زانو قنوی وجہت لہ شفاعتی "میں نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگئی"۔ اسے (دار قطنی، جلد 2، صفحہ 278، مطبوعہ دار الحسن للطباعة والنشر) اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔ اور طبرانی کی روایت میں ہے۔

من جالسها والرا لا تعلمه حاجة الا زباني كان حقا على ان يكون له شفعاً

"جو شخص اس کی زیارت کے لئے میری بارگاہ میں حاضر ہوا اس کا شفعہ صرف میری زیارت ہو تو مجھ پر حق ہے۔ کہ میں اس کا شفعہ دوں۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے۔ من زاولني محبة كنت له شفعاً وشهيداً "کہ جس نے حصول ثواب کی نیت سے میری زیارت کی تو میں اس کے لئے شفعہ اور گواہ ہوا ہوں گا۔" ہر چند کہ ابن امادی کی اکثر اسانید ضعیف ہیں۔ لیکن بعض اسناد ضعیف تارخ سے محفوظ ہیں اور جمہور طور پر ان احادیث کو قوت حاصل ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر المذہبی نے مجمع البحرین میں اور علامہ علی الدین سبکی نے اپنی کتاب شفا و احتیاج میں زیادہ غور و فکر میں تحقیق کی ہے۔

ان کے معاصرین جیسے کی قطعی ہے کہ جو اس نے یہ گمان کیا ہے کہ اس بارے میں ساری کی ساری احادیث ضعیف بلکہ موضوع ہیں۔ اس بحث کے بارے میں میں نے چند رسائل تالیف کیے ہیں۔ جو ساتھ اور چاہل شخص کی ناک خاک آلود کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ان رسائل کی تالیف کی ضرورت اس وقت پیش آئی جب ہمارے ایک معاصر فاضل مکرم مدھے۔ اور اس مقام کے باوجود وہ اقدس کی زیارت کے لئے آئے اور واپس آ کر اس کی کتاب تالیف کر اہل جزاکہ کا قائل نہیں۔ (بقیہ آئے)

قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَدَعَا لَمْ يَنْصَرَفْ. تشریف لاتے تو نبی کریم ﷺ کے حزار پاک پر حاضر ہوئے آپ پر درود پاک پڑھتے اور دعا کرتے پھر واپس ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَتْلُوهُ إِذَا قِيمَ الْمَدِينَةَ يَأْتِي قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی طرح ہی کرنا چاہئے جب کوئی شخص مدینہ شریف حاضر ہو تو روحہ رسول ﷺ پر ضرور حاضری دے۔

حیاء کی فضیلت

بَابُ: فَضْلُ الْحَيَاءِ

948- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ حَسَنَ إِسْلَامَهُ الْمَرْءُ أَنْزَلَهُ مَا لَا يَغْنِيهِ. 948- حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ تک سلسلہ روایات پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کسی شخص کے اسلام کی خوبی اس بات میں ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو ترک کر دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَكَذَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَّخِذَ تَارِكًا لِمَا لَا يَغْنِيهِ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مسلمان آدمی کو اسی طرح ہی کرنا چاہیے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

949- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ صَفْوَانَ الزُّرْقِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ الرَّحْمَانِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ حُلْفَاءَ، وَحُلْفَى الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ. 949- حضرت یزید بن طلحہ رحمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دین کا حلق ہے اور اسلام کا حلق حیاء ہے۔

950- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُغْبِرَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى زَجَلٍ يَبْطِئُ أَهْوَاءَ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: وَشَوَّلِ اللَّهُ ﷻ: دَعَا لِيَنَّ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ. 950- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں وعظ کر رہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو بے شک حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

(بخاری کرشی) اللہ تعالیٰ ہماری بھی اصلاح فرمائے اور ان کی بھی اصلاح فرمائے۔ اور ہمیں بھی قبول فرمائے اور انہیں بھی قبول فرمائے۔ (آمین)

(شرح مسطاب امام محمد جلد 3، صفحہ 82-81، مطبوعہ دار الفکر دمشق)

یہ الفاظ مسطورہ امام محمد ازراق کی روایت میں ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سطر سے واپس آتے تو نبی کریم ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو کر عرض کرتے: السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا اہلبیت، السلام علیک یا اہل کتب و اہل کتاب کہ یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو اسے انکار آپ پر سلام ہو اسے لایا جان آپ پر سلام ہو (صحیفہ محمد ازراق، جلد 3، صفحہ 578، مطبوعہ مکتب الاسلامیہ بیروت، لاہور)

بَابُ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

951- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا بَيْشُورُ بْنُ بَسَّارٍ، أَنَّ حُصَيْنَ بْنَ مِغْصَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَمَةً لَهُ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَانْتَهَى رُغْمَتُ اللَّهِ قَالَتْ لَهَا: أَفَأَتِ زَوْجَ أَنتِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَرُغِمَتْ أَنَّ قَالَتْ لَهَا: كَيْفَ أَتَيْتِ لَه؟ فَقَالَتْ: مَا الْوَلَدُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَتْ: فَأَنْظِرِي أَهْلَ أَتَيْتِ بِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ جَعَلْتُكَ أَوْ نَارَكِي.

951- حضرت حصین بن محسن رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ان کی پھوپھی محترمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ گمان کرتی ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا کیا تمہارا خاوند ہے؟ (تم نے شادی کی ہے) انہوں نے عرض کی جی ہاں! ان کا خیال ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تم اس کے ساتھ کیا رہا؟ وہ کہتی ہوں انہوں نے عرض کی حسب استطاعت (خدمت وغیرہ میں) کی نہیں کرسوائے

خاوند کا بیوی پر حق

951۔ حضرت حصین بن حصن رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ان کی چھوٹی بہن حضرت رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ گمان کرتی ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا کیا تمہارا خاوند ہے؟ (تم نے شادی کی ہے) انہوں نے عرض کی جی ہاں! ان کا خیال ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تم اس کے ساتھ کیا رہتاؤ کرتی ہو انہوں نے عرض کی حسب استطاعت (خدمت وغیرہ میں) کی نہیں کر سوائے اس کے جس سے میں عاجز ہوں آپ نے فرمایا تم سوچ کر یادو تم سے راضی ہے یا نہیں؟ وہ تمہارے لیے جنت ہے (اطاعت کی صورت میں) یا تمہارے لیے جہنم ہے (نافرمانی کی صورت میں)۔

ضیافت کا حق

952۔ اَمْنَرْنَا مَالِكًا، اَمْنَرْنَا سَعِيدًا الْمَقْبُورِ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكُفَيْبِيِّ: اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَمَلَنَ يَوْمًا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَمْ يَحْرَمِ صَدَقَةً، جَائِزَتُهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ، وَالصِّدَقَةُ ثَلَاثَةُ اَهْمَامٍ، لَمَّا عَمَلَنَ يَوْمًا ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَهُ عَشْرٌ يَخْرُجُ.

952۔ حضرت ابو شریح کعبی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی ایک دن اور ایک رات خاطر کرے اور صدقات حقن ہوتی ہے جو اس کے بعد وہ وہ صدقہ ہے۔ مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اس کے پاس اتنا غصہ کرے جتنی کہ میراں تک آ جائے۔

چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا
953۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے اپنے
والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کسی کو چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دو
پھر اگر اسے چھینک آئے تو جواب دو پھر اگر اسے چھینک
آئے تو اسے کو چھینیں زکام ہو گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی

بَابُ: تَشْمِيْتُ الْعَاظِي

953- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: إِنْ عَطَسَ فَشَيْئُهُ، ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَيْئُهُ، ثُمَّ
إِنْ عَطَسَ فَشَيْئُهُ، ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ
عَضْنُوكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ: لَا أَدْرِي أَمَّا

953- حضرت عبداللہ بن ابی نجر بن عمرو بن حزم نے اپنے
والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کسی کو چھیک آئے تو اس کی چھیک کا جواب دو
پھر اگر اسے جھپک آئے تو جواب دو پھر اگر اسے جھپک
آئے تو اسے کھنکھیں زکام ہو گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی

الثَّانِيَةُ أَوْ الرَّابِعَةُ.

بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ یہ تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا غَطَسَ فَشَبَّهَتْهُ، ثُمَّ إِنْ غَطَسَ فَشَبَّهَتْهُ، فَإِنْ لَمْ تَشَبَّهْهُ حَتَّى يَغْطَسَ مُرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَجْزَاكَ أَنْ تَشَبَّهَتْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو اسے چھینک کا جواب دو اگر آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ اسے دو یا تین مرتبہ چھینک آئی تو ایک ہی دفعہ اس کی چھینک کا جواب دینا آپ کیلئے کافی ہے۔

طاعون سے بھاگنا

بَابُ: الْفِرَارُ مِنَ الطَّاعُونِ

954- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ بَنِي أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَسَافَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ هَذَا الطَّاعُونُ رَجَعَ أُرْسِلَ عَلَى مَنْ كَانَ قَدْ لَغِمَ، أَوْ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ شَكَّ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ فِيهِ أَتَيْهَمَا قَالَ: فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِنْ وَقَعَ فِي أَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ.

954- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ طاعون عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر نازل کیا گیا یا بنی اسرائیل پر نازل کیا گیا راوی ابن منذر رضی اللہ عنہ کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے آپ نے کیا ارشاد فرمایا جب تم سنو کہ یہ کسی جگہ پر ہے تو وہاں نہ جاؤ اگر کسی جگہ پر یہ بیماری پھیل جائے تو وہاں سے انکی وجہ سے نہ بھاگو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَدِيثٌ مَعْرُوفٌ قَدْ رَوَى عَنْ ظَهْرِ وَاجِدٍ، فَلَا بُدَّ إِذَا وَقَعَ بَارِضٍ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِنْجِسَابًا لَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حدیث پاک معروف ہے جو ایک سے زیادہ راویوں کی روایت ہے جس جگہ یہ پھیل جائے تو اس جگہ سے اجتناب کرتے ہوئے نہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔

نجیست اور بہتان کا بیان

بَابُ: النِّجَاسَةِ وَالْبُهْتَانِ

955- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزَّوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَّادٍ، أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَعْرُومِيَّ: أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ سُلَيْمٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا النِّجَاسَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ تَدْخُلَ مِنَ الْغَرَمِ مَا يَكْفُرُهُ أَنْ يَسْمَعَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَفَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُلْتَ بِاطِّلًا فَلَيْلِكَ الْبُهْتَانُ.

955- حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنظلہ مخزومی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا نجیست کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کے بارے میں اسکی بات کہو کہ اس کا سننا اس کو چاہیہند وہ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر چہ وہ سچی بات ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم نے غلط بات کہی تو وہ بہتان ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَذْخَرَ لِأَجْنِبِهِ الْمُسْلِمِ الرُّؤْلَةُ تَكُونُ مِنْهُ مِثْلًا بِكَوْفِهِ، فَأَمَّا صَاحِبُ الْهَوَى الْمُتَعَالِي بِهَوَاؤِهِ الْمُتَعَرِّفِ بِهِ، وَالْقَابِضِ الْمُتَعَالِي بِفَسْقِهِ فَلَا بَأْسَ، أَنْ تَذْخَرَ هَذَيْنِ بِفَعْلِهِمَا، فَإِذَا ذُكِرَتْ مِنَ الْمُسْلِمِ مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ الْفُهْنَانُ، وَهُوَ الْكِبْذُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کی ایسی لغزش بیان کرنا جائز نہیں جو اسے تاپند ہو لیکن صاحب ہوئی جو خواہشات کا غلام ہو اور اپنی خواہشات کی وجہ سے شہرت کا طالب ہو اور فاسق جو اعلانیہ بدکاری کرتا ہو تو ان دونوں کے کروت و ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر آپ کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کریں جو اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ بہتان اور جھوٹ ہے۔

تادرا احکام

بَابُ: النَّوَادِرُ

956- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَطْلِقُوا النَّبَّ، وَأَوْكُوا السَّبَاةَ، وَأَكْثِبُوا الْإِنَاءَ، أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، لِإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ خَلْفًا، وَلَا يَجْعَلُ وَكَاةً، وَلَا يَكْسِفُ إِنْاءَهُ، وَإِنَّ الْفَوَاسِقَ تَضُرُّ عَلَى النَّاسِ بَيْنَهُمْ.

956- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دروازہ بند کر دیا کرو، منک کا منہ باندھ دیا کرو، برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو شیطان (بند دروازہ) نہیں کھول سکتا، (منک کا) بندھا ہوا منہ نہیں کھول سکتا (ڈھکے ہوئے) برتنوں کو کچھ نہیں کر سکتا (چراغ بجھانے کی ایک حکمت یہ ہے) چوہے لوگوں کے گھروں کو (چراغ کی جتنی سے) جلا دیتے ہیں۔

957- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِي مَعَا وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ.

957- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان ایک استری سے کھاتا ہے اور کافر سات استریوں سے کھاتا ہے۔

958- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سَلِيمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الشَّيْءُ عَلَى الْأَوْمِلَةِ وَالْمُسْكِنِ، كَالَّذِي يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَضُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

958- حضرت صفوان بن سلیم نے نبی کریم ﷺ تک سلسلہ سند پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا غریب بیوہ اور مسکین کی خدمت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے یا اس کی مانند ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔

959- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي فُؤَادُ بْنُ زَيْدٍ بِالْبَيْهَقِيِّ،

959- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی کی مثل نبی

عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى أَبِي مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَرِيمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رِوَايَتِ كِي-
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْلٌ ذَلِكْ.

960- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ صَفْصَعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ نَسَارٍ أَنَّهُ الْغُبَابُ
يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُحِبِّبْ مِنْهُ.

961- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ
سَالِمٍ وَحُمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ الشُّوْمُ فِي الْعَرَاةِ
وَالْدَارِ وَالْقَرَمِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا بَلَّغْنَا أَنَّ الشَّيْءَ ﷺ قَالَ: إِنْ كَانَ
الشُّوْمُ فِي شَيْءٍ فَمِنْ الدَّارِ وَالْعَرَاةِ وَالْقَرَمِ.

962- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِالشُّوْقِ جَنْدَ خَارِ
خَالِدِ بْنِ عَقْبَةَ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ
مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرَ الرَّجُلِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ
يُنَاجِيَهُ، فَلَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَرَجُلًا آخَرَ حَتَّى شُكِّ
أُزْبِقَةً قَالَ: فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الَّذِي دَعَا: اسْتَغْرَحْنَا
شَيْئًا فَبَيْنَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا
يَسَاجِي الْثَلَاثَ قُرُونٍ وَاحِدٍ.

963- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ مِنْ

963- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک درخت ہے اس کا پتہ نہیں

الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَزَلْفُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ
 فَخَيَّفُونِي مَا هِيَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَوْ قَعَّ
 النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، لَوْ قَعَّ فِي نَفْسِي إِنَّهَا
 النَّخْلَةُ، قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتَ، فَقَالُوا: خَدِّقْنَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَا هِيَ؟ قَالَ: النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَخَدِّقْتُ
 عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ بِاللَّيْلِ وَقَعَّ فِي نَفْسِي مِنْ
 ذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ تَكُونَ لَهَا أُعْثَبُ
 إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا.

مگر یہ مسلمان کی مثل ہے (مومن نور ایمان کو ضائع نہیں کرتا) آپ نے فرمایا مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا لوگ جنگلی درخت کے بارے میں سوچتے گئے۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ کجور کا درخت ہے آپ کا بیان ہے کہ میں (بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ادب کی وجہ سے بیان کرنے سے) شرمایا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں بتائیے وہ کونسا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا جو اس کے حلق میرے دل میں خیال آیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا تمہارا بتا دینا مجھے کسی عظیم منفعت کے مثل جانے سے زیادہ پسند ہوتا۔

964۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَفَاؤُ غُلُوِّ اللَّهِ لَهَا، وَأَسْلَمُ: مَسَالِمُهَا اللَّهُ، وَغَضَبُهُ: غَضَبُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ.

964۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا (یہ قبیلہ جاہلیوں کو لوٹا کرتا تھا تو حضور ﷺ نے ان کے حق میں عار دور ہونے کی دعا کی) قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی عطا فرمائی (یہ قبیلہ بغیر جنگ کے مسلمان ہوا) اور معینہ قبیلہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی (اس قبیلہ نے قراء بزمیہ کو شہید کیا تھا)۔

965۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا جِئْنَا نَتَابِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الشَّعْبِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ اسْتَطَاعَتْ هُوَ.

965۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حکم سننے اور اطاعت کرنے کی شرط پر حضور ﷺ سے بیعت کرتے تھے آپ ہمیں فرماتے جس قدر تمہیں استطاعت ہو۔

966۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْجَنْحِ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُتَعَلِّبِينَ إِلَّا

أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُبَيِّتَكُمْ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُمْ.

(مدینہ طیبہ اور شام کے درمیان ان کا علاقہ ہے جہاں سے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں گزرے اور نہایت سرعت کے ساتھ یہ لشکر وہاں سے گزرا تھا) اگر روٹنا آئے تو ان کے علاقہ میں نہ جاؤ

ایسا نہ ہو کہ ان جیسے عذاب تم پر نازل ہو۔

967- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُخَبَّرٍ قَالَ: أَفْرَحْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ: مِنْ أَضْرَاطِ السَّاعَةِ الْمَعْلُومَةِ الْمَعْرُوفَةِ أَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لَا يَشْكُ مِنْ زَاةٍ أَنْ يَدْخُلَهُ لِسَوْءٍ غَيْرِ أَنْ الْجُلُزُ تَوَارِيهِ.

967- حضرت ابو محمد بن سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے بعض افراد کو قیامت کی مشہور و معروف نشانیاں بتاتے ہوئے پایا (ان نشانوں میں سے ایک یہ ہے) کہ تم کسی آدمی کو گھر میں داخل ہوتے دیکھو اور دیکھنے والے کو شک نہ ہو کہ وہ کسی بدکاری کی غرض سے داخل ہوا ہے۔ بجز اس کے کہ یہ واریں اس کو چھپاتی ہیں۔

968- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَمْرِؤُ شُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِلَّا الْبِدَا بِالضَّلَالَةِ.

968- حضرت امام مالک نے بتایا کہ اگے چچا حضرت ابو سہیل نے انہیں بتایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، نماز کی اذان کے علاوہ میں کسی چیز کو اتنا اصلی حالت میں نہیں دیکھتا جس پر لوگ (صحابہ) عمل کرتے تھے۔

969- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُخَبَّرٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَنَسَى لِأَمْرٍ.

969- حضرت امام مالک نے فرمایا مجھے ایک راوی نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس لیے سو ہو جاتا ہے تاکہ میں سنت مقرر کروں (میرے لسان میں حکمت یہ ہے کہ کوئی شرعی حکم مقرر ہو)۔

970- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو غَنِيَّةٍ: أَنَّ زَايَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاجْعًا بِأَخِيذِي يَذِيهِ عَلَى الْأُخْرَى.

970- حضرت عبادہ بن جہیم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو چٹ لیے ہوئے دیکھا آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔

971- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ: أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغَنْدَانَ بْنَ عُفَّانَ رَجَعَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا مَنَّا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

971- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا تَرَى بِهَذَا نَأْخُذُ. وَهَوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

972۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: 972۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی اگر آپ ان کے ساتھ دفن کی جائیں (وصیت کر دیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کو دفن کیا جائے) آپ نے فرمایا اس صورت میں میں یہ کام کرنے والی پہلی عورت ہوں گی (اسکی وصیت کسی دوسرے نے نہیں کی)۔

973۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ: قَالَ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَا شَأْنُ عُمَانَ بْنِ عُفَّانٍ لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمْ؟ 973۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کیوں نہیں کیا گیا (سید المرسلین ﷺ اور شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن نہ کرنے کی وجہ پوچھی) آپ خاموش ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا لوگ اس روز قدر میں گھرے ہوئے تھے (اور ایسا کرنا ان کیلئے آسان نہ تھا)۔

974۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ وَفَّى شَرْءَ ابْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةُ وَأَعَادَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَنْ وَفَّى شَرْءَ ابْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ.

974۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دو چیزوں کے شر سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہو گیا آپ نے اس بات کو تین دفعہ دہرایا جو دو چیزوں کے شر سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہو گیا جو دو چیزوں کے درمیان ہے (زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (شرم گاہ)۔

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: 975۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے سخت دل اللہ تعالیٰ کے فضل

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: 975۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے سخت دل اللہ تعالیٰ کے فضل

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: 975۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے سخت دل اللہ تعالیٰ کے فضل

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: 975۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے سخت دل اللہ تعالیٰ کے فضل

فِي ذُنُوبِ النَّاسِ كَمَا لَكُمْ أَرْبَابٌ وَانظُرُوا فِيهَا كَمَا لَكُمْ عِبَادَةٌ، فَإِنَّمَا النَّاسُ مُتَنَلِّقُونَ وَمَعَالِيكَ لَأَزْهَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَاعْمَلُوا اللَّهَ تَعَالَى عَلَى الْعَالَمِينَ۔

بہرے ہو لوگ گناہوں میں جتنا ہوتے ہیں اور انہیں معاف بھی کیا جاتا ہے گناہوں میں جتنا لوگوں پر (دعا کے ذریعے) رحم کرو گناہوں سے محفوظ رہنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

976۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَسَفَرُ لِقَاطَةٍ مِنَ الْقَذَابِ، يَنْفَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَةُ وَطَعَانَةٍ وَخَرَابَةٌ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَتَجَلَّ إِلَى أَهْلِهِ۔

977۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا أَقْوَى عَلَى هَذَا الْأَمْرِ مِنِّي لَكَانَ أَنْ أَلْقِيَهُ فَيَضْرِبَ عُنُقِي أَوْ يَنْقُضَ عُنُقِي، فَمَنْ وَفَى هَذَا الْأَمْرَ يَفْعَلُ فَلْيَعْلَمَنَّ أَنَّ سِرَّةَ غَنَةِ الْقُرْبَى وَالْيَعْبَدِ، وَأَنَّهُمْ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَقْبِلَ النَّاسَ عَنْ نَفْسِي۔

977۔ حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے علم ہوتا کہ کوئی دوسرا آدمی مجھ سے زیادہ اس امر (خلافت) کیلئے مضبوط ہے اور مجھے آگے کیا جاتا۔ میری گردن اڑا دی جاتی تو میرے لئے آسان ہوتا جو میرے بعد اس امر کا والی بنے تو اسے علم ہوتا چاہئے اسے (اپنے لطف و کرم کے ذریعے) قریب و بعید کے اثرات رد کرنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر میں ہوتا تو اپنے اوپر مانند اثرات دور کرنے کیلئے لوگوں سے جنگ کرتا۔

978۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ وَزَقًا لَا شَوْكَ فِيهِ وَهُمْ الْيَوْمَ شَوْكَ لَا وَزَقَ فِيهِ، إِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرَكُوا شَوْكَ وَإِنْ تَلَقَّوهُمْ تَلَقُّوهُ۔

979۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَمِيعِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَاةٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي عَتَاةٍ عَلَيْهِ

979۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت

السلامَ اَوَّلَ النَّاسِ حَنِيفَ الصَّبِيءِ، وَاَوَّلَ النَّاسِ
اِخْتَنَ، وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ خَادِمَهُ، وَاَوَّلَ النَّاسِ رَأَى
الشَّيْبَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ مَا هَذَا؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
وَلَا رُبَّكَ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رَبِّ وَذُنِّي وَفَارِدُ.

ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے
مہمان نوازی کی، سب سے پہلے غصہ کرایا، سب سے پہلے
اپنی مٹھیں چھوٹی کر دائیں سب سے پہلے بڑھایا پایا اور کہا اے
پروردگار یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ہمسب و فار ہے
آپ نے عرض کی اے اللہ میرے وقار میں اضافہ فرما۔

980۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا بِمَنْحَى بْنِ سَعْدٍ،
اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ الْمُسَبِّحِ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي اَنَسٍ اَنَّهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَتَبَنِي اَنْظُرَ اِلَى مُؤْمِنٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْبُطُ مِنْ قَيْدِهِ فَرَضَى مَدِيْنَةً، عَلَيْهِ
قُوْبُ اَسْوَدَ.

980۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا گویا میں حضرت مدنی کو دیکھ رہا ہوں
کہ آپ ہر شی پھاڑی سے پلٹے ہوئے مجھے اتر رہے ہیں اور
آپ پر سیاہ پڑا ہے۔

981۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا بِمَنْحَى بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهُ
سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْاَنْصَارَ لِيُعْطِيَ لَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ اِلَّا
اَنْ نَقْلِعَ لِاَخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ مَقْلَعًا، فَمَنْ اَوْ قَلْعًا،
فَقَالَ: اِنْ كُنْتُمْ سَتَرُونَ بَغْدِي اَنْزَعُ اَنْزَعًا فَاصْبِرُوا حَتَّى
تَلْقَوْنِي.

981۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی
کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ عین کی زمین ان میں
تقسیم فرمادیں انہوں نے عرض کی بخدا ہم نہیں ٹیس گے
جب تک ہمارے قریشی بھائیوں میں بھی آپ اتنی ہی تقسیم نہ
فرمادیں۔ انہوں نے دوسرے یا تمہیں مرجعہ بھی کہا آپ نے
ارشاد فرمایا تم میرے بعد اس کا اثر دیکھو گے (یہ لوگ امیر
ہو جائیں گے) تم میرے بھائیوں تک کہ تم مجھ سے آلو۔

982۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا بِمَنْحَى بْنِ سَعْدٍ،
اُخْبِرْنَا مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ
عَلْقَمَةَ بْنَ اَبِي وُلاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْعَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْيَقِيْنِ، وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا نَوَى، لَمَنْ
كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا اَوْ
اِمْرَاؤٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَا جَرَ اِلَيْهِ.

982۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا
دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت
کی تو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کیلئے
ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ
کیلئے ہے اور جس نے دنیا پانے کیلئے یا کسی عورت سے شادی
کرنے کیلئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس مقصد کیلئے ہے
جس کیلئے اس نے ہجرت کی۔

چوہے کا کھجی میں مگر جانا

983۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے (شرعی حکم) کو چھایا کہ چوہا کھجی میں گرے اور مر جائے آپ نے فرمایا اسے نکال دو اور جو کھجی اس کے آس پاس ہے اسے پھینک دو (باقی کھاؤ)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب کھجی بھا ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کے کھجی کو نکالا جائے اور پھینک دیا جائے باقی کھجی کھالی جائے اگر کھجی بھلا ہو اور تو اس میں سے کچھ کھجی نہ کھایا جائے۔ اس سے چراغ جلایا جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مردار کے چمڑے کو رنگنا

984۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب چمڑے کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

985۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ مردار کا چمڑا رنگ لیا جائے تو اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

986۔ حضرت عید اللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہا کے آزار کو ردِ غلام کو مٹا فرمائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے اس کی جلد سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا تو کونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا اس کو کھانا حرام کیا گیا ہے۔

بَابُ: الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّنَنِ

983۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَلَقَتْ فِي سَنَنِ لَمَنَاتٍ؟ قَالَ: خَرُوزُهَا وَمَا خَوَّلَهَا مِنَ السَّنَنِ فَاطَرُ خَوْفٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا كَانَ السَّنَنِ جَابِعًا أُجِلَّتِ الْفَارَةُ وَمَا خَوَّلَهَا مِنَ السَّنَنِ فَرُمِيَ بِهِ، وَأُجِلَّ مَا يَسُوهُ ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ ذَابًا لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ شَيْءٌ، وَاسْتَضِيحَ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشَةِ مِنْ لُقَّهَا تَابًا.

بَابُ: دَبَاغُ الْمَيْتَةِ

984۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي وَغْلَةَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَبِغَ الْإِنْسَانُ فَقَدْ طَهُرَ.

985۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دَبِغَتْ.

986۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ كَانَ أَطْعَمَهَا مَوْلَى لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَيْتَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلَّا اسْتَفْغَمَ بِجُلْدِهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلُهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا ذُبِغَ بِغَابِ الْمَيْتَةِ فَقَدْ طَهِّرَ، وَهُوَ ذَكَاةٌ وَلَا بَأْسَ بِالْإِنْتِصَاعِ بِهِ، وَلَا بَأْسَ بِنَتِيجِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ قُلُوبِنَا وَجَمْعُهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس پر عمل کرتے ہیں جب مردار کا چمڑا رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی پاکیزگی ہے اس سے نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس کے فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بچنے لگا۔ نہ کیا اجرت لینا

بَابُ كَسْبِ الْحَجَامِ

987- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطُّوَيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَصَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

987- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے بچنے لگنے آپ نے ان کو ایک صاع مجبوری دیں اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں تخفیف کر دیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الْحَجَامُ أَجْرًا عَلَى خِصَامَتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ حجام کو بچنے لگانے کی اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

988- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَلْمَمْتُ لَوْكَ وَمَالَهُ بِسَيِّدِهِ وَلَا يَضْلُجُ لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا بَعْدَ إِذْ سَيِّدِهِ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَكْتَسِبَ أَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوفِ.

988- حضرت نافع نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ غلام اور اس کا مال اس کے آقا کی ملکیت ہے غلام کو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اپنا مال خرچ کرنا جائز نہیں مگر وہ کھا سکتا ہے یا کپڑے خواہ سکا ہے یا جائز طریقہ پر خرچ کر سکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ يَرْتَضِ لَهُ فِي الطَّعَامِ الَّذِي يُؤْكَلُ أَنْ يُطْعِمَ بَنَةً، وَلَهُ عَادَتُهُ الدَّائِمَةُ وَنَحْوُهَا فَلَمَّا جَاءَ دِرْهَمٌ وَدِينَارٌ أَوْ كَسْبُ قُوبٍ فَلَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَجَمْعُهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مگر اسے کھانے میں رخصت دے رکھی ہو جسے کھایا جاتا ہے یا کھلایا جاتا ہے اور سواری وغیرہ کو عاریتہ دینے میں رخصت دے رکھی ہو لیکن درہم و دینار کسی کو بہرہ کرنا یا کپڑے پہنانا (غلام کیلئے) درست نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

989۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تِسْعُ صَعَابٍ يَتَعَثُّ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، إِذَا كَانَتْ الْغُرُفَةُ أَوْ الْغَارِجَةُ أَوْ الْقِسْمُ، وَكَانَ يَتَعَثُّ بِأَجْمَرِ هُنَّ صَخْفَةٌ إِلَى خَفْضَةٍ، فَإِنْ كَانَ قِلَّةٌ أَوْ نَقْضَانٌ كَانَ بِهَا.

989۔ حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نوپالے تھے جب کوئی کھانے پینے کی چیز یا چل یا گھست ہوتا تو ان میں ازدواج رسول ﷺ کی خدمت میں بھیجتے تھے اور ان سب سے آخر میں حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجتے تھے تاکہ نقصان یا کمی ہو تو وہ ان کے حصہ میں ہو۔

990۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: وَقَعَتِ الْفَيْتَةُ يَحْيَى فَيْتَةً عُثْمَانُ فَلَمْ يَتَّي مِنْ أَهْلِ بَنِي أُخْدَ، ثُمَّ وَقَعَتْ فَيْتَةُ الْحَرَّةِ فَلَمْ يَتَّي مِنْ أَصْحَابِ الْحَنْبَلِيَّةِ أُخْدَ، فَإِنْ وَقَعَتِ الْفَالَةُ لَمْ يَتَّي بِالنَّاسِ يَتَّي.

990۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ برپا ہوا یعنی شہادت حسن رضی اللہ عنہ کا فتنہ اہل بدر میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا پھر فتنہ 7 واقع ہوا (زید کے دور حکومت میں ۳۳ مکہ) تو اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی باقی نہ رہا اگر کوئی تیسرا واقعہ ہو جائے تو کوئی بھی صاحب دالہ باقی نہ رہتا۔

991۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُفَرَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَلَّكُم رَاعٍ وَكَلَّكُم مَسْوُولٌ عَنْ رَجِيئِهِ لَا يَمُيزُ الْبَيْتَ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْوُولٌ عَنْهُمْ، وَالرُّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْوُولٌ عَنْهُمْ، وَإِمْرَأَةُ الرَّجُلِ رَايَةُ عَلَى مَالِ زَوْجِهَا، وَهِيَ مَسْوُولَةٌ عَنْهُ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْوُولٌ عَنْهُ، فَكَلَّكُم رَاعٍ وَكَلَّكُم مَسْوُولٌ عَنْ رَجِيئِهِ.

991۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی جو لوگوں پر امیر ہے وہ ان کا گھرانہ ہے اس سے ان کے حلقے پر چھوٹے ہوگی مرد اپنے اہل خانہ کا راعی ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا مرد کی بیوی اپنے شوہر کے مال کی گھرانہ ہے اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال میں گھبرانہ ہے اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

992۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُفَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ الْعَادُوْ يَتَوَلَّوْا يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُنْصَبُ لَهُ إِمْرَأَةٌ، فَيَقَالُ هَذِهِ غُلْرَةٌ فَلَانٍ.

992۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عہد کی خلاف ورزی کرنے والا قیامت کے روز اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کے لیے ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کا دھوکہ ہے۔

993۔ أُخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، أَخْبِرْنَا نَافِعَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، 993۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گڑے کی پیشانی میں قیامت تک کیلے خیر و برکت ہے۔

994۔ أَخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، أَخْبِرْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، 994۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (حلیہ مجبوری میں) گڑے ہو کر پیشاب کیا۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ، لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَالْيَزْلُ جَالِسًا ۖ أَخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، 995۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور بیٹہ کر پیشاب کرنا افضل ہے۔

995۔ أَخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، 995۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میں چھوڑ دوں تو مجھے بھی چھوڑ دیا کرو (جہیں جب حکم نہ دوں مختلف سوالات نہ اٹھایا کرو) تم سے پہلی قومیں کثرت سوالات اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں جس چیز سے میں تمہیں منع کروں تو تم اس سے باز رہا کرو۔

996۔ أَخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، خَلِيقًا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، 996۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خواب میں ایک یاد دہانے والے ڈول سمجھتے ہوئے دیکھا ان کے سمجھنے میں کمزوری کا اثر ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر فرمائی کہ وہ ڈول بہت ہی بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا میں نے لوگوں میں ایسا طاقتور شخص نہیں دیکھا وہ ڈول سمجھتے رہے حتیٰ کہ لوگوں نے جانوروں کے پلانے والا حوض بھریا۔

تفسیر

بَابُ التَّضْيِيزِ

997۔ أَخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، أَخْبِرْنَا دَاوُدَ بْنَ الْحَضَنِي، 997۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد صلوٰۃ ظہر ہے۔

997۔ أَخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، أَخْبِرْنَا دَاوُدَ بْنَ الْحَضَنِي، 997۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ الظہر ہے۔

998۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ غَيْرِهِ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ رَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ مُصْحَفًا لِبُخَيْرَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ آيَةَ قَاضِيٍّ، فَلَمَّا بَلَغَتْهَا أَذْنَهَا فَقَالَ: خَافِطُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ.

998۔ حضرت عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خیرہ رضی اللہ عنہا کیلئے قرآن پاک لکھا کرتا تھا انہوں نے فرمایا جب تم اس آیت پر پہنچو (جس میں صلاۃ وسطی کا ذکر ہے) تو مجھے بتا دینا چنانچہ جب میں اس تک پہنچا میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کھڑے رہو اور صلاۃ وسطیٰ و صلاۃ العصر اور قیوموا للہ قایمین۔

صلوة العصر وقوموا للہ قنین۔

999۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ، قَالَ: أَمَرْتَنِي أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، قَالَ: إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ آيَةَ قَاضِيٍّ ﴿خَافِطُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ فَلَمَّا بَلَغَتْهَا أَذْنَهَا وَأَمَلْتُ عَلَى: ﴿خَافِطُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ﴾ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

999۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو یونس سے روایت ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لیے قرآن پاک تحریر کروں آپ نے مجھے فرمایا جب تم اس آیت حافظو اعلیٰ الصلوات و الصلوۃ الوسطیٰ پر پہنچ جاؤ تو مجھے آگاہ کرنا جب میں وہاں تک پہنچا تو آپ کو بتایا آپ نے مجھ سے کھڑے رہو حافظو اعلیٰ الصلوات و الصلوۃ الوسطیٰ و صلوۃ العصر وقوموا للہ قنین۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

1000۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ صَفِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ فِي النَّبَاتِ: الصَّالِحَاتِ: قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

1000۔ حضرت عمارہ بن صیاد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا آپ الباقیات الصالحات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب بندے کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم کہتا ہے۔

1001۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَشَيْبَةُ عَنْ الْمُحَصَّنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: هُنَّ ذَوَاتُ الْأَرْوَاحِ، وَيَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الزِّنَا.

1001۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے المحصنات من النساء کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے مراد شوہر والی عورتیں ہیں اس تفسیر کا حاصل یہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام قرار دے دیا ہے۔

1002- حضرت عمر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے میں نے نہیں دیکھا کہ اس امت نے اس آیت سے زیادہ کسی حکم میں امراض کیا ہو "وان ظا لفتان من المؤمنین القتلوا فاصلحوا بینہما الخ" اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر سرکشی کرے تو سرکشی کرنے والے گروہ سے جگ کر دیں یہاں تک کہ وہ حکیم الہی کی طرف لوٹ آئیں اگر لوٹ آئیں تو ان کے درمیان نصاب سے صلح کرادو۔

1003۔ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان الزانی لا ینکح الا ذانیہ اور مشرکۃ الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا کہ یہ آیت اس کے بعد والی آیت سے منسوخ ہو گئی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”وَالنَّكَحُوا الْأَیْمٰی مِنْكُمْ الخ۔“

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے کہ اس عورت سے نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ بدکار ہو اور اس سے ایسا شخص نکاح کرے جو بدکار نہیں۔

1004۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان والا جناح علیکم فیما عرضتم راہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

1002- أَتَعْبَرْنَا بِكَ، أَتَعْبَرْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَزْمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَمْرَةَ
بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ
أَنَّهَا قَالَتْ: مَا زِلْتُ بِقُلِّ مَا زِلْتُ فِيهِ الْأُمِّيَّةُ عَنْهُ،
بَيْنَ هَذِهِ آيَةٍ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلَا
فَأُضْلِحُوا بَيْنَهُمَا، لِأَنَّهُ بُعِثَ بِكُم مِّنْ الْأُخْرَى
فَقَاتِلُوا أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ﴾ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ قَاتَلَتْ
فَأُضْلِحُوا بَيْنَهُمَا ﴿

1003 - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿الَّذِينَ لَا يَنْكِحُوا إِلَّا زَوَاجَهُمْ أَوْ مُشْرِكَاتٍ وَالزَّوَاجُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَوَانٍ أَوْ مُشْرِكَاتٍ﴾ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهَا نُسِيتُ هَذِهِ آيَةَ الْبَاقِي بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَأَمَّا كُمْ﴾

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا لَا بَأْسَ بِتَزْوُجِ الْمَرْأَةِ وَإِنْ
خَالَتْ قُلُوبَ فَجَرَتْ، وَإِنْ يَتَزَوَّجُهَا مَنْ لَمْ يَقْضِ.

1004- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ

جَبَبَةِ النِّسَاءِ أَوْ اُخْتَسِمَ فِي الْقُبُحِ قَالَ: أَنْ تَقُولَ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِلْقِهَا مِنْ وَلَدٍ رُوحَهَا: إِنَّكَ عَلَى عَمْرِيَّةٍ وَإِنِّي فِيكَ لَوَاقِبٌ. وَإِنَّ اللَّهَ سَاقِيُ الْبَكِ دُلْفًا، وَتَعُوْهُ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.
 فرماتے ہیں جو عورت اپنے شوہر کی وفات پر عدت گزار رہی ہو اس سے کوئی کہے کہ تم میرے لیے معزز ہو اور مجھے تم سے رعبت ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطا فرمائے گا اور اس طرح کی کوئی بات کرنے (جس میں واضح نکاح کا پیغام نہ ہو) تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

1005- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَالِقٌ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ، قَالَ: ذُلُوكُ الشَّمْسِ مِنْهَا.
 1005- حضرت مالک نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا دلوک الشمس سے مراد اس کا ڈھلنا ہے۔

1006- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: ذُلُوكُ الشَّمْسِ مِنْهَا وَعَسَى اللَّيْلُ إِجْمَاعُ اللَّيْلِ وَطَلْفَتُهُ.
 1006- حضرت داؤد بن حصین نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دلوک الشمس سے مراد اس کا ڈھلنا ہے اور عسق اللیل سے مراد رات اور اس کی تاریکیوں کا اکٹھا ہونا ہے۔

فَإِنْ مُعْتَمِدًا: هَذَا قَوْلُ ابْنِ عُمرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: ذُلُوكُهَا غُرُوبُهَا، وَكُلُّ غَسَنٍ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے دلوک سے مراد اس کا غروب ہونا تمام تقییریں درست ہیں۔

1007- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا أُجِلُّكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأَمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْغَضْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَقْلُوكُكُمْ وَمَقْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَنْ خَلِيَ اسْتَقْمَلَ عُمَلًا لَقَالَ: مَنْ يَمُوتُ لِي إِلَى يَصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاةٍ قِيَرَاةٍ؟ قَالَ: لَقَمَلِبِ الْيَهُودَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَمُوتُ لِي مِنْ يَصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْغَضْرِ عَلَى قِيَرَاةٍ قِيَرَاةٍ؟ لَقَمَلِبِ النَّصَارَى عَلَى قِيَرَاةٍ قِيَرَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَمُوتُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْغَضْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ
 1007- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا باقی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری عمر اس قدر ہے جس قدر نماز عصر سے سورج غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک آدمی نے حدود کام پر لگائے اور کہا کہ ایک ایک قیراط کے عوض دو پیر تک میرا کام کون کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہودیوں نے کام کیا پھر اس شخص نے کہا کہ ایک قیراط کے عوض دو پیر سے صریح میرا کام کون کرے گا؟ تو نصاریٰوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر اس نے کہا کہ نماز عصر سے لے کر سورج

عَلَى قِبْرَاتَيْنِ يَقْرَأَتَيْنِ، أَلَا فَاتَتْهُمُ الْمَلَأَيْنِ يَقْتُلُونِ مِنْ صَلَاةِ الْقَضْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِبْرَاتَيْنِ قِبْرَاتَيْنِ، قَالَ: فَكَيْفَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَكْلًا عَطَاءً، قَالَ: هَلْ عَلَّمْتُكُمْ مِنْ خَلْقِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّ فَضْلِي أَكْبَرُ مِنْ جِبْتِ.

اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کسی کی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ میری طرف سے فضل و احسان ہے جسے جاہلوں عطا کر دوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز عصر دیر سے پڑھنا جلدی پڑھنے کی نسبت افضل ہے کیا آپ غور نہیں کرتے کہ اس حدیث میں عصر اور عصر کا درمیانی وقت عصر اور مغرب کے درمیانی وقت سے زیادہ بیان ہوا ہے۔ جس نے عصر کی نماز جلدی پڑھ لی اس کی عمر اور عصر کا درمیانی وقت عصر اور مغرب کے درمیانی وقت سے کم ہو گیا۔ پس یہ حدیث نماز عصر کو دیر سے پڑھنے پر دلالت کرتی ہے۔ عصر کو دیر سے پڑھنا اس کو جلدی پڑھنے سے افضل ہے جب تک کہ سورج سفید اور شفاف رہے اور اس میں زردی نہ مل جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی قول ہے۔

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَمَّا يُشْرِكُونَ وَتَسْمِعُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْعَبْدَ لَوْلَا رَبِّهِ الْعَالَمِينَ

رب او زعمی ان اشکر نعمتک الی اللہ العلی علی والدی وان اعلم صالحا ترشاه واصلح لی فی ذریعتی الی تبت الیک واتی من المسلمین ۛ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ قَابِضَ الْقَضْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَفْجِيلِهَا، أَلَا تَرَى أَنَّهُ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْقَضْرِ أَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ الْقَضْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَمَنْ جَعَلَ الْقَضَرَ كَمَا مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْقَضْرِ أَكْلًا وَمَا بَيْنَ الْقَضْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى تَابِضِ الْقَضْرِ، وَتَابِضُ الْقَضْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَفْجِيلِهَا، مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيَاضًا نَبِيَّةً لَمْ تَغْلِبْهَا صَفَرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَقْهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

فہرست فعلی احادیث

حدیث نمبر	حدیث	راوی
140	صلی بنا رسول اللہ ﷺ رکعتیں لم قام ولم یجلس	ابن بحینہ
233	أن النبی ﷺ کان یصلی یوم الفطر والأضحی قبل الخطبة	ابن شہاب
574	فلما رآه النبی ﷺ وثب إليه فرحاً	ابن شہاب
419	هكذا رأيتہ (ﷺ) يفعل (كيف كان یغسل النبی ﷺ رأسه وهو محرم)	أبو أيوب
489	صلی رسول اللہ ﷺ المغرب والعشاء بالفز دلفة جميعاً	أبو أيوب الأنصاري
898	أن رسول اللہ ﷺ استعمل رجلاً من بني	أبو بكر محمد بن عمرو
898	فغضب رسول اللہ ﷺ حتى عرف الغضب	أبو بكر محمد بن عمرو
259	كان رسول اللہ ﷺ یصلی ما بین صلاة العشاء إلى صلاة الصبح	أبو جعفر
377	كان رسول اللہ ﷺ یعتكف العشر الوسط	أبو سعيد الخدري
853	أن رسول اللہ ﷺ قضی بالشفعة فيما لم یقسم	أبو سلمة بن عبد الرحمن
287	أن رسول اللہ ﷺ کان یصلی وهو حامل أمانة	أبو قتادة
276	أن رسول اللہ ﷺ سجد فی (إذا السماء انشقت)	أبو هريرة
674	فقضى فيه رسول اللہ ﷺ بعرة عبد أو وليدة	أبو هريرة
236	كان (رسول اللہ ﷺ) یقرأ بقاء والقرآن المجید	أبو واقد الليثي
485	كان (رسول اللہ ﷺ) یسیر العنق حتى إذا وجد	أسامة بن زيد
351	أن رسول اللہ ﷺ کان یقبل وهو صائم	أم سلمة
268	أرسلت أم الفضل بقدح من لبن وهو ﷺ واقف بعرفة	أم الفضل ابنة الحارث
	أنها جاءت بابن لها صغير لم يأكل الطعام الي رسول اللہ ﷺ	أم قیس بنت محصن
40	فوضعه فی حجره فبال علی ثوبه فدعا بماء فطبخ عليه ولم یغسله	
162	أن رسول اللہ ﷺ صلی عام الفتح لثمان ركعات	أم هانئ
522	أن رسول اللہ ﷺ دخل مكة عام الفتح وعلى رأسه	أنس بن مالك

887	فرايت رسول الله ﷺ يتبع الدباء من حول القصعة	أنس بن مالك
946	كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن	أنس بن مالك
986	حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ فاعطاه صاعاً	أنس بن مالك
454	أن رسول الله ﷺ رمل من الحجر إلى الحجر	جابر بن عبد الله
474	أن رسول الله ﷺ حين هبط من الصفا مشى	جابر بن عبد الله
155	ما رأيت النبي ﷺ يصلي في سبحة قاعداً قط	حفصة بنت عمر
244	أن رسول الله ﷺ كان إذا سكت المؤذن	حفصة بنت عمر
528	أن أباهما زوجها وهي لب فكرهت ذلك فجاءت	اختساء ابنة خدام
388	أن رسول الله ﷺ أقطع لبلال بن العمار معادن	ربيعة بن أبي عبد الرحمن
306	كان رسول الله ﷺ يمشي أمام الجنادة، والخلفاء	الزهرى
320	أن النبي ﷺ أخذ من مجوس البحرين الجزية	الزهرى
167	فقام (أى النبي ﷺ) فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى	زيد بن خالد الجهنى
677	فقضى رسول الله ﷺ على أهل الحائط	سعيد بن محبصة
316	أن رسول الله ﷺ نعى النجاشي في اليوم	سعيد بن المسيب
673	أن رسول الله ﷺ قضى في الحبس بقتل	سعيد بن المسيب
829	كان رسول الله ﷺ يعث عبد الله بن رواحة فيخرص	سعيد بن المسيب
252	أن النبي ﷺ أوتر على راحلته	سعيد بن يسار
392	أن رسول الله ﷺ عام حجة الوداع كان	سليمان بن يسار
520	أن رسول الله ﷺ احتجم فوق رأسه وهو يومئذ محرم	سليمان بن يسار
830	أن رسول الله ﷺ كان يعث عبد الله بن رواحة	سليمان بن يسار
885	فقله رسول الله ﷺ بيده	سهل بن سعد
37	أنه خرج مع رسول الله ﷺ عام خيبر	سويد بن نعمان
671	كتب إلى رسول الله ﷺ في أشيم الضبابي	الضحاك بن سليمان
339	أن رسول الله ﷺ بعث معاذ بن جبل إلى اليمن	طاوس بن كيسان
2	أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر والشمس	عائشة
41	أى النبي ﷺ يصلى قبل على لوبه فدعا بماء	عائشة

56	كان رسول الله ﷺ يصيب من أهله ثم يتم ولا يمس ماء	عائشة
166	أن رسول الله ﷺ كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة	عائشة
239	ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا غيره على إحدى عشرة ركعة	عائشة
266	أن رسول الله ﷺ كان لا يسلم في ركعتي الوتر	عائشة
350	فاشهد على رسول الله ﷺ أنه كان يصبح جنباً من جماع غير احتلام ثم يصوم ذلك اليوم	عائشة
372	كان رسول الله ﷺ يصوم حتى يقال: لا يفطر	عائشة
376	كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف يذني إلى رأسه	عائشة
204	كان رسول الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر في سفر	عبد الرحمن بن هرمز
293	خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى فاستسقى	عبد الله بن زيد
30	أن رسول الله ﷺ أكل جنب شاة ثم صلى ولم يتوضأ	عبد الله بن عباس
171	فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله في طولها	ابن عباس
359	أن رسول الله ﷺ خرج عام الفتح في رمضان	ابن عباس
480	وجعل رسول الله ﷺ يصرف وجه الفصل بيده	ابن عباس
99	كان رسول الله ﷺ إذا انتحى الصلاة رفع يديه	عبد الله بن عمر
145	كان رسول الله ﷺ إذا جلس في الصلاة وضع كفه	عبد الله بن عمر
202	أن رسول الله ﷺ كان إذا عجل به السير جمع بين المغرب والعشاء	عبد الله بن عمر
206	كان رسول الله ﷺ يصلي على راحلته في السفر	عبد الله بن عمر
207	فإن رسول الله ﷺ كان يوتر على البعير	عبد الله بن عمر
212	كان رسول الله ﷺ يفعلها (الصلاة على الدابة)	عبد الله بن عمر
276	رايت رسول الله ﷺ على حاجته مستقبل بيت المقدس	عبد الله بن عمر
295	أن رسول الله ﷺ يصلي قبل الظهر ركعتين	عبد الله بن عمر
477	أما الأراك كان يأتي لم أر رسول الله ﷺ استلم إلا اليمانيين	عبد الله بن عمر

479	أن رسول الله ﷺ دخل الكعبة هو وأسماء	عبد الله بن عمر
489	أن رسول الله ﷺ صلى المغرب والعشاء بالمرزقة	عبد الله بن عمر
514	أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل من حج أو عمرة	عبد الله بن عمر
515	أن رسول الله ﷺ كان إذا صدر من الحج أو العمرة	عبد الله بن عمر
685	أن النبي ﷺ قطع في مجن	عبد الله بن عمر
693	فامر بهما رسول الله ﷺ فرجما	عبد الله بن عمر
718	أن النبي ﷺ عطف في بعض مغازيه	عبد الله بن عمر
767	كما نبتاع الطعام في زمان رسول الله ﷺ	عبد الله بن عمر
662	أن رسول الله ﷺ بعث سرية قبل نجد	عبد الله بن عمر
870	التخذ رسول الله ﷺ عاتماً من ذهب	عبد الله بن عمر
924	أن رسول الله ﷺ كان يأتي فباء	عبد الله بن عمر
970	أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقياً في المسجد	عبدة
448	أن النبي ﷺ لم يحتمر إلا ثلاث عمر	عروة بن الزبير
172	أن رسول الله ﷺ كبر في صلاة من الصلوات لم أشار	عطاء بن يسار
309	أن رسول الله ﷺ كان يقوم في الجارة	علي بن أبي طالب
104	كان رسول الله ﷺ يكبر كلما عطف وكلماً رفع	علي بن الحسين
844	أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد	محمد بن زين العابدين
47	أن النبي ﷺ ذهب لحاجته في غزوة تبوك	المغيرة بن شعبة
226	كان (رسول الله ﷺ) يقرأ:	النعمان بن بشير
	هل أتاك حديث الغاشية	!

فہرست قولی احادیث

حدیث نمبر	راوی	حدیث
(ب)		
888	انس بن مالک	الذن لعشرہ
878	یحییٰ بن سعید	اجلس
878	یحییٰ بن سعید	احلب
633	عائشہ	ادعوا الثلث وتصدقوا بما بقی
500	عبداللہ بن عمرو بن العاص	اذبح ولا حرج
690	عبداللہ بن ابی ملک	اذہبی حتی تضعی
684	صفوان بن عبداللہ	ارجع ابا وھب الی اباطح مکہ
411	ابو ہریرہ	ارکھا
500	عبداللہ بن عمرو بن العاص	ارم ولا حرج
901	عطاء بن یسار	استاذن علیھا
449	ابوبکر بن عبدالرحمن	اعتمری فی رمضان فان عمرۃ فیہ کحجۃ
500	عبداللہ بن عمرو بن العاص	العجل ولا حرج
464	عائشہ	العلی ما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی
522	انس بن مالک	اقتلوه
749	سعد بن عبادہ	اقتضہ علیھا
362	الزھری	اقتضیا یوما مکانہ
185	سعید بن المسیب	اکلا لنا الصبح
877	عثمان بن ابی العاص	امسحہ بیمینک سبع مرات
403	عروہ بن الزبیر	انحرھا وانی فلادنتھا أو نعلھا
425	عن عطاء بن ابی رباح	انزع قمیصک واخل هذه الصفرة عنک
465	عائشہ	انقضی رأسک وامسحطی وأعلی
888	انس بن مالک	أأرسلک أبو طلحہ؟

699	سعيد بن المسيب	أبكر أم ثيب؟
883	سهل بن سعد الساعدي	أتأذن لي في أن أعطيه
391	السائب بن خلاد	أتأني جبريل عليه السلام فأمرني أن أمر أصحابي
901	عطاء بن يسار	أتحب أن تراها عريانة؟
905	عائشة	أتحبين أن تروى لعبيهم؟
645	عائشة	أتطعمينها مما لا تأكلين؟
09	أبو هريرة	إذا استيقظ أحدكم من نومه فليغسل يده
57	ابن عمر	إذا أتى أحدكم الجمعة فليغتسل
882	ابن عمر	إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه
136	أبو هريرة	إذا أمن الإمام فأمنوا
93	أبو هريرة	إذا ثوب بالصلاة فلا تأتوها تسعون
217	محب بن الديلمي	إذا جئت فصل مع الناس وإن كنت قد صليت
984	ابن عباس	إذا ديع الإهاب فقد طهر
275	أبو قتادة	إذا دخل أحدكم المسجد فليصل ركعتين
885	ابن عمر	إذا دعى أحدكم إلى وليمة
704	زيد بن خالد	إذا ذلت فأجلدوها
91	أبو سعيد الخدري	إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن
139	عطاء بن يسار	إذا شك أحدكم في صلاته فلا يدري كم صلى
294	أبو هريرة	إذا صلى أحدكم ثم جلس في مصلاه
248	أبو هريرة	إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم
955	المطلب بن عبد الله	إذا قلت باطلاً فذلك البهتان
230	أبو هريرة	إذا قلت لصاحبك أنصت فقد لغوت
280	ابن عمر	إذا كان أحدكم يصلي فلا يبصق
272	أبو سعيد الخدري	إذا كان أحدكم يصلي فلا يدع أحداً يمر
184	أبو هريرة	إذا كان الحرّ فأبردوا عن الصلاة
317	أبو أمامة	إذا ماتت فأذنوني بها

- إذا وجد أحدكم ذلك فليضح فرجه وليتوضأ
 42 المقداد بن الأسود
 أذات زوج أنت؟
 951 حصين بن محصن
 أرى أن تضربه ثمانين
 709 علي بن أبي طالب
 أراه فلاناً، نعم لحفصة من الرضاة
 615 عائشة
 أربع وهي العرجاء
 632 البراء بن عازب
 أصدق ذو الدين
 138 أبو هريرة
 أصلاًتان معاً؟
 96 سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 أعطاه إياه، فإن غيّر الناس
 825 أبو رافع
 أغلقوا الباب وأوكوا السفاء
 956 جابر بن عبد الله
 أفلا تسترقون له من العين؟
 876 عروة بن الزبير
 أفركم ما أفركم الله على أن التمر
 829 سعيد بن المسيب
 أكل كل ذي ناب من السباع حرام
 643 أبو هريرة
 أكل تمر خيس هكذا؟
 820 أبو هريرة
 أكل ولدك نحلته مثل هذا؟
 805 النعمان بن بشير
 ألم أمركم أن تؤذوني؟
 327 أبو أمامة
 ألم ترى أن قومك حين بنوا الكعبة اقتضروا
 467 عائشة
 ألم تكن طافت معك بالبيت؟
 187 عائشة
 ألا صلوا في الرحال
 467 ابن عمر
 ألا أخبركم بخير الشهداء؟
 847 زيد بن خالد الجهني
 إما أن يدوا صاحبكم وإما أن يؤذوا
 680 سهل بن أبي حنيفة
 أما علمت أن رسول الله ﷺ كان يأمرنا بالفطر
 370 عمرو بن العاص
 أما والذي نفسي بيده لأقتضين
 694 أبو هريرة وزيد بن خالد
 أمر رسول الله ﷺ أهل المدينة أن يهلوا من ذى الحليفة
 380 ابن عمر
 أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ
 429 سعيد بن أبي وقاص
 أمسك منهن أربعة وفارق سائرهن
 529 ابن شهاب
 أن تذكر من المرأة ما يكره أن يسمع
 955 المطلب بن عبد الله

- 943 ابن عمر إن تطعموا في إمرته فقد كنتم تطعمون
- 953 أبو بكر بن محمد إن عطس فشمته
- 961 إن كان الشؤم في شيء
- 137 أبو هريرة إن أحدكم إذا قام في الصلاة جاءه الشيطان
- 944 أبو سعيد الخدري إن أمن الناس علي في صحبته وماله أبو بكر
- 346 ابن عمر إن بلالاً ينادي بليل فكلوا
- 712 ابن عباس إن الذي حرم شربها حرم بيعها
- 881 أم سلمة إن الذي يشرب في آنية الفضة
- 985 عائشة أن رسول الله ﷺ أمر أن يستمتع بجلود
- 867 ابن عمر أن رسول الله ﷺ رأى في بعض مغازيه امرأة مقتولة
- 757 أبو هريرة أن رسول الله ﷺ رخص في بيع العرايا
- 756 زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ رخص لصاحب العرية
- 635 جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ كان ينهى عن أكل لحوم الضحايا
- 923 جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ نهى أن يأكل الرجل بشماله
- 642 أبو ثعلبة الخشني أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل كل ذي ناب
- 633 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الضحايا
- 634 جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث
- 759 عمرة أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار حتى
- 758 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار حتى يلدو صلاحها
- 772 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار وعن شرائها
- 775 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حبل الحيلة
- 782 سعيد بن المسيب أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الحيوان باللحم
- 774 سعيد بن المسيب أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الغرور
- 778 سعيد بن المسيب أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع المزانية
- 777 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع المزانية
- 796 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الولاء وهبته

771	ابن عمر	أن رسول الله ﷺ نهى عن تلفى السلع حتى تهبط
532	ابن عمر	أن رسول الله ﷺ نهى عن عن الشغار
369	سليمان بن يسار	أن رسول الله ﷺ نهى عن صيام أيام منى
286	علي بن أبي طالب	أن رسول الله ﷺ نهى عن لبس القسي
366	ابن عمر	أن رسول الله ﷺ نهى عن الوصال
915	سعيد بن المسيب	إن الرجل ليرفع بدعاء ولده
182	عبد الله الصنابحي	إن الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان
961	ابن عمر	إن الشؤم في المرأة والدار والفرس
944	أبو سعيد الخدري	إن عبداً غير الله تعالى بين أن يؤتبه
992	ابن عمر	إن العادر يقوم يوم القيامة
949	يزيد بن طلحة	إن لكل دين خلقاً وخلق الإسلام الحياء
301	جابر بن عتيك	إن الله قد أوقع أجره على قدر نيته
753	ابن عمر	إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم
963	ابن عمر	إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها
890	جابر بن عبد الله	المدينة كالأكبر
860	سعيد بن المسيب	إن الناس إذا رفعوا شيئاً
719	أبو العلاء بن عبد الرحمن	أن النبي ﷺ نهى أن يبتذ في الدباء والمزفت
716	أبو قتادة الأنصاري	أن النبي ﷺ نهى عن شرب التمر
954	أسامة بن زيد	إن هذا الطاعون رجز
912	ابن عمر	إن اليهود إذا سلم عليكم أحدهم
440	الصعب بن جثامة	إننا لم نرده عليك إلا أنا حرم
730	سعد بن أبي وقاص	إنك لن تخلف فتعمل عملاً صالحاً
929	أنس بن مالك	إنك مع من أحببت
981	أنس بن مالك	إنكم سترون بعدى أثره
1007	ابن عمر	إنما أجلكم فيما خلا من الأمم
982	عمر بن الخطاب	إنما الأعمال بالنية

- 158 أنس بن مالك إنما جعل الإمام ليؤتم به
- 986 عبيد الله بن عبد الله إنما حرم أكلها
- 175 ابن عمر إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل
- 633 عائشة إنما نهيتكم من أجل الدافعة
- 673 سعيد بن المسيب إنما هذا من أخوان الكهان
- 869 ابن عمر إنما يلبس هذه من لا خلاق له
- 494 عاصم بن عدي أنه (ﷺ) وعص لرعاة الإبل في البيوت
- 90 أبو قتادة إنها ليست بنجس إنها من الطوائف
- 319 عائشة انهم ليهكون عليها إنها لتعذب في قبرها
- 111 أبو هريرة إني أقول مالي لنزع القرآن؟
- 969 أنس لأس إني أنس لأس
- 870 ابن عمر إني كنت أليس هذا الخاتم
- 366 ابن عمر إني لست كهينكم
- 367 أبو هريرة إني لست كهينكم
- 941 أميمة بنت رقيقة إني لا أصالح النساء
- 161 أبو هريرة أو لكلكم ثوبان؟
- 524 أنس بن مالك أولم ولو بشاة
- 595 أبو هريرة إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث
- 367 أبو هريرة إياكم والوصال
- 669 سعيد بن المسيب أبشكني؟ أبه جنة؟
- 539 ابن عباس الأيم أحق بنفسها من وليها
- 918 ابن عمر أيما امرئ قال لأخيه: يا كافر
- 785 ابن مسعود أيما يبعان ثيابها فالقول
- 809 جابر بن عبد الله أيما رجل أعمر عمرى
- 786 عبد الرحمن بن الحارث أيما رجل باع متاعاً
- 764 سعد بن أبي وقاص أينقص الرطب إذا يس؟

- 698 أيتها الناس قد آن لكم أن تنتهوا
883 الأيمن فالأيمن أنس بن مالك

(ب)

- 888 بطعام؟ أنس بن مالك
819 مع الجمع بالدرهم واشتر عطاء بن يسار
712 هم ساررته؟ ابن عباس
697 بنى هذين زيد بن أسلم
933 بينما رجل يمشى في طريق فاشتد أبو هريرة
302 بينما رجل يمشى وجد غصن شوكة أبو هريرة

(ت)

- 374 تحروا ليلة القدر في السبع الأواخر من رمضان ابن عمر
375 تحروا ليلة القدر في الشعر الأواخر من رمضان عروة بن الزبير
680 تحلفون وتستحقون دم صاحبكم
81 تربت يمينك ومن أين يكون الشبه؟ أم سليم
570 تستأذن الأبيكار في أنفسهم سعيد بن المسيب
75 نشد عليها إزارها ثم شأنك بأعلاها زيد بن أسلم
694 تكلم أبو هريرة وزيد بن خالد
55 توحاً وغسل ذكرك ونم عمر بن الخطاب
819 التمر بالتمر مثلاً بمثل عطاء بن يسار

(ث)

- 735 الثلث، والثلث كثير سعد بن أبي وقاص

(ج)

- 276 جرح العجماء جبار أبو هريرة
854 الجار أحق بصلبه الشريف بن سويد

(ح)

- 905 حسبك عائشة

حبك

905 عائشة

(خ)

348 أبو هريرة أخذ هذا فتصدق به

983 ابن عباس خلدوها وما حـ لها من السم

426 ابن عمر خمس من الدواب ليس على المحرم في قتلهن

427 ابن عمر خمس من الدواب من قتلهن وهو محرم

993 ابن عمر الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة

(د)

950 ابن عمر دعه، فإن الحياة من الإيمان

301 جابر بن عتيك دعهن فإذا وجب فلا تكيبن بأكية

666 ابن مسعود دية الخطاء أخصاس: عشرون بنت مخاض

814 أبو هريرة الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم

(ذ)

995 أبو هريرة ذروني ما ترككم فإنما أهلك

769 عبادة بن الصامت الذهب بالذهب مثلاً بمثل

815 عمر بن الخطاب الذهب بالفضة رباً إلا هاء

930 أبو هريرة الذي ما عنده ما يغنيه ولا يفتن له

(ز)

914 عبد الله بن دينار وآني ابن عمر وأنا أدعو

996 أبو هريرة رأيت ابن أبي قحافة نزع ذنوباً

892 إبراهيم النخعي رخص رسول الله ﷺ لأهل البيت القاصي في الكلب

932 جندة الحارثي ردوا المسكين ولو بظلف محرق

898 محمد بن عمرو الرجل يسألني مالا يصلح لي ولا له

920 أبو قتادة الرؤيا من الله والحلم من الشيطان

(ح)

285 الحسن زادك الله حرصاً ولا تعد

(س)

- 816 سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن مثل هذا أبو الدرداء
656 سمو الله عليها ثم كلوها عروة بن الزبير
958 الساعى على الأرملة والمسكين صفوان بن سليم
976 السفر قطعة من العذاب أبو هريرة

(ش)

- 301 الشهادة سب سوى القتل فى سبيل الله جابر بن عتيك
302 الشهداء خمسة: المبطلون شهيد أبو هريرة

(ص)

- 156 صلاة أحدكم وهو قاعد مثل نصف صلاته وهو قائم عبد الله بن عمرو
157 صلاة القاعد على نصف صلاة القائم عبد الله بن عمرو
503 صم ثلاثة أيام أو اطعم ستة مساكين كعب بن عجرة
997 الصلاة الوسطى زيد بن ثابت

(ط)

- 889 طعام الاثنين كاف للثلاثة أبو هريرة
475 طوفى من وراء الدار وأنت راکبة أم سلمة

(ع)

- 486 عليكم بالسكينة عليكم بالسكينة
485 عليكم بالسكينة فإن البر ليس بإبضاع عليكم بالسكينة فإن البر ليس بإبضاع
902 العبر التى فيها جرس لا تصحبها الملائكة أم حبيبة

(غ)

- 58 غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم أبو سعيد الخدرى
963 غفار غفر الله لها ابن عمر
301 غلبنا عليك يا أبا الربيع جابر بن عتيك

(ف)

- 476 فاعرجن عائشة

951	حصين بن محصن	فانظري أين أنت منه
940	أبو سعيد الخدري	فأين القدر عن فيك لم تنفس
940	أبو سعيد الخدري	فأهرقها
600	أبو هريرة	فيما كان بك؟
680	سهل بن أبي حنيفة	فتحلب لكم يهود
189	ابن عمر	فضل صلاة الجماعة على صلاة الرجل وحده
*820	أبو هريرة	فلا تفعل، بع تمر ك بالدراهم
600	أبو هريرة	فلعل ابنك نزع عرق
764	سعد بن أبي وقاص	فنبى (رسول الله ﷺ) عنه (بيع الرطب إذا بيع بالتمر)
600	أبو هريرة	فهل فيها من أوزق؟
685	صفوان بن عبد الله	فهلا قبل أن تأتي بي به
697	زيد بن أسلم	فوق هذا
338		في الركاز الخمس
934	أبو هريرة	في كل ذات كبد رطبة أجر
965	ابن عمر	فيما استطعتم
941	أميمة بنت رقيقة	فيما استطعتم وأظفتم

(ق)

114	أبو هريرة	قال الله عز وجل: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي
320	أبو هريرة	قاتل الله اليهود، التحلوا قبور أنبيائهم مساجد
163	أم هانئ	قد أجرنا من أجزت يا أم هانئ
238	عائشة	قد رأيت الذي صنعتم البارحة
291	أبو حميد الساعدي	قولوا: اللهم صل على محمد
292	أبو مسعود: عبه بن عمرو	قولوا: اللهم صل على محمد
888	أنس بن مالك	قوموا
179	أنس بن مالك	قوموا فلتصل بكم

(ك)

- 980 أنس بن مالك كاتى أنظر إلى موسى عليه السلام يهبط
 680 كبر كبر
 138 أبو هريرة كل ذلك لم يكن، (جواباً على ذى البدين)
 470 عمر بن الخطاب كلاً، والله ما أحللتها اللهم إني لا أحل
 951 حصين بن محصن كيف أنت له؟
 710 عائشة كل شراب أسكر فهو حرام
 991 ابن عمر كلكم راع وكلكم مسؤول
 347 كلوا واشربوا حتى ينادى ابن أم مكتوم
 634 جابر بن عبد الله كلوا وتزودوا وادخروا
 348 أبو هريرة كله (لمن لم يجد الصدقة فى كفارة إفتار)

(ل)

- 385 ابن عمر ليك اللهم ليك
 82 أم سلمة لتنظر الليالى والأيام التى كانت تحبض من الشهر
 645 ابن عمر لست بأكله ولا محرمة
 907 أبو هريرة لكل نبي دعوة
 935 ثابت بن قيس لم
 68 عائشة لو اغتسلتم (أى غسل الجمعة)
 271 أبو جهم الأنصاري لو يعلم العار بين يدي المصلى
 302 أبو هريرة لو يعلم الناس ما فى النداء والصف الأول
 478 عائشة لو لا حدثان قومك بالكفر
 523 أبو بكر بن عبد الرحمن ليس بك على أهلِكَ عوان
 335 أبو هريرة ليس على المسلم فى عبده ولا فى فرسه صدقة
 324 أبو سعيد الخدري ليس فيما دون خمسة أوسق من النمر صدقة
 930 أبو هريرة ليس المسكين بالطواف الذى يطوف
 461 ابن عمر اللهم ارحم المحلقين

(٢)

878	يحيى بن سعيد	ما اسمك؟
693	ابن عمر	ما تجدون في التوراة في شأن الرجم؟
733	ابن عمر	ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه
241		ما رآه المؤمنون حسناً فهو عند الله حسن
934	عائشة	ما جبريل يوصيني بالجار
168	عائشة	ما من امرئ تكون له صلاة بالليل يغلبه
217	مجنون الديلي	ما منعك أن صلي مع الناس؟
897	أبو سعيد الخدري	ما يكن عندى من خير فلن أخبره
299	أبو هريرة	مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم
165	ابن عمر	مضى مشى، فإذا خشى أحدكم أن يصبح
163	أم هانئ	مرحبا بأم هانئ
553	ابن عمر	مره فليبرأ جمعها ثم يمسكها حتى تظهر
469	القاسم بن محمد	مرها فلتغتسل ثم لتهل
766	ابن عمر	من ابتاع طعاماً فلا يبعه حتى يقبضه
891	سفيان بن أبي زهير	من القنى كلباً لا يفتى به زرعاً
382	محمد بن علي	من أحب منكم أن يستمتع بشبابه
831	عروة	من أحب أرضاً ميتة فهي له
186	أبو هريرة	من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس
132	أبو هريرة	من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك الصلاة
838	ابن عمر	من اعتق شركاً له في عبد
919	سعيد بن المسيب	من أكل من هذه الشجرة
791	ابن عمر	من باع نخلاً قد أبرت
786	ابن عمر	من باعته فقل لا علامة
07	أبو هريرة	من توحاً فليستتر، ومن استجمر فليوتر
63	أنس بن مالك والحسن البصري	من توحاً يوم الجمعة فيها ونعمت

752	أبو هريرة	من حلف على يمين فرأى غيرها
865	ابن عمر	من حمل علينا السلاح فليس منا
896	أبو هريرة	من شر الناس ذو الوجيين
714	ابن عمر	من شرب الخمر في الدنيا
948	علي بن حسين	من حسن إسلام المرأة تركه مالا يعتبه
117	جابر بن عبد الله	من صلى خلف الإمام فإن قراءة الإمام له قراءة
118	جابر بن عبد الله	من صلى خلف الإمام فإن قراءة الإمام له قراءة
114	أبو هريرة	من صلى صلاة لم يقرأ فيها بفتح الكتاب فهي خداج
240	أبو سلمة بن عبد الرحمن	من قام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له
377	أبو سعيد الخدري	من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الآخر
125	عبد الله بن شداد	من كان له إمام فإن قرأه له قراءة
465	عائشة	من كان معه هدى فليلهج بالحج والعمره
952	أبو شريح الكسبي	من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم
904	أبو موسى الأشعري	من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله
750	عائشة	من نذر أن يطعم الله فليطعمه
185	سعيد بن المسيب	من لسي صلاة فليصلها إذا ذكرها
512		من وقف بعرفة فقد اذك حجه
974	عطاء بن يسار	من وقى شر الثين ولج الحجة
658		من ولد له ولد فأحب
878	يحيى بن سعيد	من يحلب هذه الناقة؟
960	أبو هريرة	من يرد الله به خيراً يصب منه
338		المال الذي خلقه الله تعالى في الأرض
784	ابن عمر	المتبايعان كل واحد منهما بالخيار
957	أبو هريرة	المسلم يأكل في معي

(ن)

901	عطاء بن يسار	نعم
-----	--------------	-----

- 480 ابن عباس نعم (لما سئل عن الثيابة في الحج)
- 481 ابن عباس نعم (لما سئل عن الثيابة في الحج)
- 482 ابن سيرين نعم (لما سئل عن الثيابة في الحج)
- 81 ام سليم نعم، فلتغتسل (لما سئل عن المرأة ترى في المنام
- 718 ابن عمر نهى أن ينبذ في الدباء والمزفت
- 921 نهى (النسائي رحمته) عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة
- 422 ابن عمر نهى رسول الله ﷺ أن يلبس المحرم ثوباً مضبوطاً
- 837 نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وهبته
- 921 نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين
- 182 عبد الله الصنابحي نهى رسول الله ﷺ عن الصلاة في تلك الساعات
- 232 عمر بن الخطاب نهى رسول الله ﷺ عن صيامهما (يومي العيد)
- 779 أبو سعيد الخدري نهى رسول الله ﷺ عن المزانية والمحايلة
- 583 علي بن أبي طالب نهى رسول الله ﷺ عن متعة النساء يوم خير
- 780 سعيد بن المسيب نهى عن بيع الحيوان باللحم
- 962 ابن عمر النخلة
- (*)
- 373 معاوية بن أبي سفيان هذا يوم عاشوراء لم يكتب الله عليكم صيامه
- 465 عائشة هذه مكان عمرتك
- 712 ابن عباس هل علمت أن الله عز وجل حرمها
- 111 أبو هريرة هل قرأ معي منكم من أحد
- 600 أبو هريرة هل لك من إبل
- 13 طلق بن علي هل هو إلا بضعة من جسدك (من مس الذكر)
- 986 عبيد الله بن عبد الله هلا انتفعتم بجلدتها
- 888 أنس بن مالك هلمى يا أم سليم ما عندك؟
- 46 أبو هريرة هو الطهور ماؤه الحلال ميتته
- 843 عائشة هو لك يا عبيد بن زمعة

(ج)

- 380 أما أهل اليمن فيهلون من يلملم ابن عمر
 349 وأنا أصبح جنبائكم أغتسل أبو بونس
 173 والذي نفسى بيده إنها لتعدل ثلث القرآن أبو سعيد خدرى
 300 والذي نفسى بيده لو ددت ان اقاتل فى سبيل الله أبو هريرة
 351 والله بنى لأتفاكم لله وأعلمكم بحدوده عطاء بن يسار
 349 والله بنى لأرجو أن أكون أحشاكم لله أبو بونس
 870 والله لا ألبس أبداً ابن عمر
 929 وما أعددت لها؟ أنس بن مالك
 633 وما ذاك؟ عائشة
 461 والمقصربن ابن عمر
 837 الولاء لمن أعنتى
 837 الولاء لمن أعنتى
 843 الولد للفراس وللعاقر الحجر عائشة

(لا)

- 658 لا أحب العقوق
 514 لا إله إلا الله وحده لا شريك له ابن عمر
 640 لا بأس بها كلوها سعد بن معاذ أو معاذ بن سعد
 639 لا بأس بها كلوها عطاء بن يسار
 819 لا تأخذ الصاع بالصاعين عطاء بن يسار
 813 لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل أبو سعيد الخدرى
 581 لا تحل لك حتى تلوق العسيلة الزبير بن عبد الرحمن
 342 لا تحل الصدقة لغنى إلا لخمسة عطاء بن يسار
 966 لا تدخلوا على هؤلاء القوم المعذبين ابن عمر
 345 لا تصوموا حتى تروا الهلال ابن عمر
 765 لا تقسم ورتنى ديناراً أبو هريرة

676		لا تقطع اليد في أقل من عشرة دراهم
149	عبدالله بن مسعود	لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام
894	عطاء بن يسار	لا جناح عليك
894	عطاء بن يسار	لا خير في الكذب
711	عطاء بن يسار	لا خير فيها
682	عبدالله بن عبد الرحمن	لا قطع في ثمر معلق
683	رافع بن خديج	لا قطع في ثمر ولا كثر
726	عائشة	لا نورث، ما تركناه صدقة
644	خالد بن الوليد	لا، ولكنه لم يكن بأرض قومي
783	ابن عمر	لا يبيع بعضكم على بعض
873	عمر بن عبدالعزيز	لا يقبل دينار بجزيرة العرب
181	ابن عمر	لا يتحرى أحدكم فيصلي عند طلوع الشمس
962	ابن عمر	لا يتناجى الثان دون واحد
525	أبو هريرة	لا يجمع الرجل بين المرأة وعمتها
521	ابن عمر	لا يحتجم المحرم إلا أن يضطر إليه
871	ابن عمر	لا يحتلن أحدكم ماشية امرئ
589	عائشة وحفصة	لا يحل لا امرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد
916	أبو أيوب الأنصاري	لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه
527	أبو هريرة	لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه
727	أسامة بن زيد	لا يرث المسلم الكافر
363	سهل بن سعد	لا يزال الناس بخير ما عجلوا الإفطار
846	سعيد بن المسيب	لا يفلق الرهن
874	ابن عمر	لا يقبل أحدكم الرجل من مجلسه
421	ابن عمر	لا يلبس القميص ولا العمامة ولا السرويات
296	عبدالله بن أبي بكر	لا يمسه القرآن إلا طاهر
803	أبو هريرة	لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز

- 836 عمرة بنت عبدالرحمن لا يمنع نفع بنر
797 عائشة لا يمنعك ذلك فإن الولاء
435 عثمان بن عفان لا ينكح المحرم ولا يخطب ولا ينكح
159 عامر الشعبي لا يؤمن الناس أحد بعدى جالساً

(ى)

- 911 ابن عمر يا أبا بطن
945 ثابت بن قيس يا ثابت أما ترضى أن تعيش حميداً
239 عائشة يا عائشة عيناى لتامان ولا ينام قلبى
59 ابن السباى يا معشر المسلمين، هذا يوم جعله الله تعالى عيداً
931 جدة معاذ يا نساء المؤمنات لا تحقرن إحداكن لجاراتها
700 يحيى بن سعيد يا هزال، لو سترته برذاتك
616 عائشة يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة
864 أبو سعيد الخدرى يخرج فيكم قوم تحفرون صلاتكم
298 أم سلمة يطهره ما بعده
833 عبدالله بن أبى بكر يمسك حتى يبلغ الكعبين
379 ابن عمر يهل أهل المدينة من ذى الخليفة

فہرست آثار صحابہ و تابعین

التر	راوی	الترنمبر
(۱)		
انا أخبرک، صل الظهر إذا كان ظلك	أبو هريرة	1
انا لعمر الله أخبرک، اتبعها من أهلها	أبو هريرة	310
أبى عمر بن الخطاب أن يورث أحداً من الأعاجم	سعيد بن المسيب	732
اتق الله وأردد المرأة إلى بيتها	عائشة	590
أتحللون خمسين يمينا ما مات منها؟	عمر بن الخطاب	679
أتدري ما مطلق؟ إذا جاوز الختان الختان	عائشة	77
أتريد أن توفيهم من تلك الأرزاق	سعيد بن المسيب	822
أحسن إلى غنمک وأطب مراحها	أبو هريرة	180
أحلف له مکانی	زيد بن ثابت	845
أحللتهما آية وحرمتهما آية	عثمان بن عفان	536
ادخل الخباء حتى آتیک	عمر بن الخطاب	671
أدرکت الناس وهم إذا أعطوا	سليمان يسار	737
إذا آلی الرجل من امرته ثم فاء	سعيد بن المسيب	578
إذا آلی الرجل من امرته فمضت	زيد بن ثابت	579
إذا آلی الرجل من امرته فمضت	عبدالله بن مسعود	579
إذا آلی الرجل من امرته فمضت	عثمان بن عفان	579
إذا آلی الرجل من امرته فمضت	عمر بن الخطاب	579
إذا اضطورت إلى بدنک فارکها	عروة بن الزبير	410
إذا أدخلت رجلیک فی الخفين وهما طاهرتان	عمر بن الخطاب	49
إذا أصیبت السن فاسودت	سعيد بن المسيب	668
إذا بلغت هذه الآية فاذنی	عائشة	999
إذا نوضا أحدکم فلیجعل فی أنفه ثم لیستر	أبو هريرة	06

545	عمر بن الخطاب	إذا دخل بها فرق بينهما ولم يجتمعا أبداً
531	زيد بن ثابت	إذا دخل الرجل بامرأته وأرغيت السور
167	ابن عمر	إذا سلم على أحدكم وهو يصلي
112	ابن عمر	إذا صلى أحدكم مع الإمام فحسبه قراءة الإمام
250	أبو هريرة	إذا صليت العشاء صليت بعدها خمس ركعات
556	ابن عمر	إذا طلق العبد امرأته التين
133	ابن عمر	إذا فاتتك الركعة فاتتك السجدة
563	ابن عمر	إذا قال الرجل: إذا نكحت فلانة
229	عثمان بن عفان	إذا قام الإمام فاستمعوا وأنصتوا
98	عثمان بن عفان	إذا قامت الصلاة فاعدلوا الصغوف
279	ابن عمر	إذا لم يستطع المريض السجود أومى برأسه
21	عمر بن الخطاب	إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
21	عثمان بن عفان	إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
21	عائشة	إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
569	ابن عمر	إذا ملك الرجل امرأته أمرها
570	سعيد بن المسيب	إذا ملك الرجل امرأته أمرها
412	ابن عمر	إذا نتجت البدينة فليحمل ولدها معها
650	ابن عمر	إذا نحررت الناقة فذكاة ما في بطنها
576	ابن عمر	إذا وضعت فقد حلت
577	ابن عمر	إذا وضعت ما في بطنها حلت
852	عثمان بن عفان	إذا وضعت الحدود في أرض فلا شفعة فيها
658	عمر بن الخطاب	إذا نحر جوا دينه
420	عمر بن الخطاب	أذهب إلى مكة فطف بالبيت سبعاً
566	زيد بن ثابت	أرجعها إن شئت فإنما هي واحدة
875	أبو بكر الصديق	أرقبها بكتاب الله
606	عبد الله بن مسعود	أراه يا أمير المؤمنين أحق برجعته

580	ابن عباس	أرسلت من يدك ما كان لك من فضل
850	عمر بن الخطاب	أرسله حيث وجدته
622	عائشة	أرضعني عشر رضعات حتى يدخل علي
305	أبو هريرة	أسرعوا بجنازكم فإنما هو خير تقدمونه
720	عمر بن الخطاب	اشربوا العسل
420	عمر بن الخطاب	اصب علي رأسي
165	ابن عمر	أصلي صلاة المسافر ما لم أجمع
866	سعيد بن المسيب	إصلاح ذات البين
444	عمر بن الخطاب	أطعم قبضة من طعام
396	عمر بن الخطاب	افصلوا بين حجكم وعمرتكم فإنه أنتم
26	عبد الله بن مسعود	أفلا قطعته وهل ذكرتك إلا كسان جسدك؟
689	عبد الله بن عمر	أفي كتاب الله وجدت هذا
866	سعيد بن المسيب	ألا أخبركم أو أحدثكم بخير من كثير
187	ابن عمر	ألا صلوا في الرحال
592	الفريرة بنت مالك	امكني في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله
788	عمر بن الخطاب	إما أن تزيد في السعر وإما أن ترفع
546	عمر بن الخطاب	أما إنه لم يلغني عنكما إلا غيراً
560	عمر بن الخطاب	أما والله لو اعترفت لجعلتك نكالا
937	عمر بن الخطاب	إن استغنى استغنى، وإن افتقر
935	عمر بن العزيز	أن انظر كما كان من حديث رسول الله ﷺ أو سنته
337	عمر بن الخطاب	إن أحبوا فخذها منهم وأرددها عليهم
564	عمر بن الخطاب	إن تزوجتها فلا تقربها حتى تكفر
839	سعيد بن المسيب	إن شتمت فلکم، وإن شتمت
393	ابن عمر	إن صددت عن البيت صنعنا
27	سعد بن أبي وقاص	إن علمت أن منك بضعة نجسة فاقطعها
19	عبد الله بن مسعود	إن كان نجساً فاقطعه

937	ابن عباس	إن كنت تبغ ضالة إبله
17	عبدالله بن عباس	إن كنت تستجسه فاقطعه
675	سليمان بن يسار	إن لم تعب الوجه
731	سعيد بن المسيب	إن مات أبوه وهو عبدلم يعق
800	نافع	أن ابن عمر اشترى راحلة
	نافع	أن ابن عمر اعتصر ثم أقبل حتى إذا كان بقديد
	نافع	أن ابن عمر أحرم من إيلياء
	نافع	أن ابن عمر أحرم من القرع
	نافع	أن ابن عمر أعتق ولد زنى وأمه
	نافع	أن ابن عمر بال بالسوق، ثم توضأ
	نافع	أن ابن عمر حين جمع بين المغرب والعشاء
	سالم بن عبدالله	أن ابن عمر خرج إلى ريم فقصر الصلاة
	نافع	أن ابن عمر سجد في سورة الحج سجدتين
	نافع	أن ابن عمر سمع الإقامة وهو بالقيح فأسرع المشى
	نافع	أن ابن عمر طلق امرأته
	نافع	أن ابن عمر كان إذا ابتدأ الصلاة رفع يديه
	نافع	أن ابن عمر كان إذا اغتسل من الجنابة أفرع
947	عبدالله بن دينار	أن ابن عمر كان إذا أراد سفراً
	نافع	أن ابن عمر كان إذا حلق في حج
	نافع	أن ابن عمر كان إذا خرج إلى غير قصر الصلاة
	نافع	أن ابن عمر كان إذا خرج حاجاً أو معتمراً قصر الصلاة
	نافع	أن ابن عمر كان إذا صلى على جنازة
	نافع	أن ابن عمر كان إذا فاتته شيء من الصلاة مع الإمام
	نافع	أن ابن عمر كان إذا غزى في منام بدنته
	نافع	أن ابن عمر كان يغسل جواربه وجلبه
	نافع	أن ابن عمر كان لا يروح إلى الجمعة إلا اغتسل

	نافع	أن ابن عمر كان لا يروح إلى الجمعة إلا وهو مدخن
	مجاهد	أن ابن عمر كان لا يزيد على المكتوبة
	نافع	أن ابن عمر كان لا يشق جلال بدنه
	نافع	أن ابن عمر كان لا يصوم في السفر
	نافع	أن ابن عمر كان لا يغسل رأسه وهو محرم
	نافع	أن ابن عمر كان لا يغسل رأسه وهو محرم
	نافع	أن ابن عمر كان يبعث بزكاة الفطر
	نافع	أن ابن عمر كان يحتجم وهو صائم
	نافع	أن ابن عمر كان يحرك راحلته في بطن محسر
329	نافع	أن ابن عمر كان يحلى بناته وجواريه
388	نافع	أن ابن عمر كان يدع التلبية إذا انتهى إلى الحرم
399	نافع	أن ابن عمر كان يشعر بدنه في الشق الأيسر
483	نافع	أن ابن عمر كان يصلي الظهر والعصر
312	نافع	أن ابن عمر كان يصلي على الجنائز
487	نافع	أن ابن عمر كان يصلي المغرب والعشاء بالمزدلفة
434	نافع	أن ابن عمر كان يقتل بعرفة يوم عرفة
69	نافع	أن ابن عمر كان يقتل قبل أن يغدو إلى العيد
503	سالم وعبيد الله ابنا عمر	أن ابن عمر كان يقدم صبيانه من المزدلفة
601	نافع	أن ابن عمر كان يقرأ في السفر في الصباح
496	نافع	أن ابن عمر كان يكبر كلما رمى الجمرة بحصاة
431	نافع	أن ابن عمر كان أن ينزع المحرم
433	نافع	أن ابن عمر كان يكره لبس المنطقة للمحرم
736	نافع	أن ابن عمر كان يكفر عن يمينه
508	نافع	أن ابن عمر كفن ابنه وأقارب عبد الله
511	نافع	أن ابن عمر لقي رجلاً من أهله يقال له المحبر
209	نافع	أن ابن عمر لم يصل مع صلاة الفريضة في السفر

- 631 أن ابن عمر لم يكن يضحى عما في بطن المرأة نافع
- 810 أن ابن عمر ورث حفصة دارها نافع
- 837 أن ابن عمر سب سالية عروة
- 326 إن أبا بكر كان لا يأخذ من مال صدقة حتى القاسم بن محمد
- 308 أن أبا هريرة نهي أن يبيع بنار بعد موته سعيد بن أبي سعيد
- 472 أن أبا القاسم كان يدخل مكة ليلاً وهو معتمر فيطوف عبد الرحمن بن قاسم
- 188 إن أفضل صلاتكم في بيوتكم إلا صلاة الجماعة زيد بن ثابت
- 42 إن أمي عائشة زوج النبي ﷺ عبد الرحمن بن الأسود
- 143 أن أنس بن مالك صلى بهم في سفر كان معه فيه يحيى بن سعيد
- 1004 أن تقول للمرأة وهي في عدتها القاسم
- 445 أن الربيع بن العوام كان يتزود صفيق الطباء في الإحرام عروة بن الزبير
- 355 أن سعداً وابن عمر كانا يحتجمان وهما صائمان الزهري
- 770 أن سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار كانا يكرهان أبو الزناد
- 913 إن السلام انتهى إلى البركة ابن عباس
- 848 أن ضوال الإبل كانت في زمن عمر ابن شهاب الزهري
- 466 أن عائشة كانت إذا حجت ومعها نساء تخاف عمره
- 389 أن عائشة كانت تترك التلبية إذا راحت إلى الموقف القاسم بن محمد
- 328 أن عائشة كانت تلي بنات أخيها يتامى في حجرها القاسم بن محمد
- 390 أن عائشة كانت تنزل بعرفة بنمرة مرجانة مولاة عائشة
- 257 أن عبادة بن الصامت كان يؤم يوماً فخرج يوماً للصبح يحيى بن سعيد
- 793 أن عبد الرحمن بن عوف اشترى من عاصم بن عدى أبو سلمة بن عبد الرحمن
- 121 أن عبد الله بن مسعود كان لا يقرأ خلف الإمام إزارعيم النخعي
- 32 أن عثمان أكل لماً وخبزاً، ثم صلى ولم يتوضأ أبان بن عثمان
- 225 أن عثمان زاد النداء الثالث يوم الجمعة السائب بن يزيد
- 740 إن علياً أمراً من أمر الناس جسيماً عمر بن الخطاب
- 109 أن علي بن أبي طالب كان يرفع يديه في الكسيرة الأولى كليب بن شهاب

534	ابراهيم نخعي	ان عمر اجاز شهادة رجل وأمر اثنين
741	يسار بن لمير	أن عمر أمر أن يكفر عن يمينه
314	نافع	أن عمر حنط أبنا لسعيد بن زيد
332	أسلم مولى عمر	أن عمر ضرب الجزية على أهل الورك
872	ابن عمر	أن عمر ضرب للنصارى واليهود والمجوس بالمدينة
721	قيصة بن ذؤيب	أن عمر فرض للحد الذي يفرض له الناس اليوم
268	أبو هريرة	أن عمر قرأ بهم النجم فسجد
269	عن رجل	أن عمر قرأ سورة الحج فسجد فيها سجدتين
502	جابر بن عبد الله	أن عمر قضى في الضيق بكيش
330	ابن عمر	أن عمر كان يأخذ عن البيط من الحنطة
97	نافع	أن عمر كان يأمر رجلا بنسوية الصفوف
908	يحيى بن سعيد	أن عمر كان يتطلب بالمسك
135	مالك بن أبي عامر	أن عمر كان يحجر بالقراءة في الصلاة
	سعيد بن المسيب	أن عمر كان يرد المتوفى عنهن
383	ابن عمر	أن عمر كان يصلي في مسجد ذي الحليفة
333	أسلم	أن عمر كان يؤتي بنعم كثيرة من نعم الجزية
364	حميد بن عبد الرحمن	أن عمر و عثمان كانا يصليان المغرب
880		أن عمر و عثمان وعلي كانوا يشربون قياماً
446		أن عمر بن أبي سلمة المخزومي استأذن عمر بن الخطاب أن عمر سعيد بن المسيب
		بن العزيز كتب إليه أن لا يأخذ من
336	أبو بكر بن محمد	الخييل ولا العسل صدقة
667	ابن عباس	إن فيه خمساً من الإبل
572	ابن عمر	إن لها الخيار مالم يمسها
761	أبو بكر بن محمد	أن محمد بن عمرو بن حزم باع حائطاً له
655	زيد بن ثابت	إن الميتة لتتحرك
495	القاسم بن محمد	إن الناس كانوا إذا رموا الجمار مشوا ذاهبين

- 973 إن الناس كانوا يومئذ متشاغلين
عمر بن عبد الله
- 223 إن هذين اليومين نهى رسول الله ﷺ عن صيامهما
عمر بن الخطاب
- 602 انتقلت حصاة بنت عبد الرحمن حين دخلت في الدم
عائشة
- 120 أنصت فإن في الصلاة شغلاً
عبد الله بن مسعود
- 122 أنصت للقراءة فإن في الصلاة شغلاً
عبد الله بن مسعود
- 256 انظر ماذا صنع الناس
ابن عباس
- 424 إنكم أيها الرهط أنتم يفتدى بكم الناس
عمر بن الخطاب
- 470 إنما ذلك ركعة من الشيطان فاغسلني
ابن عمر
- 153 إنما فعلته منذ اشتكيت
عبد الله بن عمر
- 688 إنما كان الذي سرق حلي أسماء
عائشة
- 21 إنما هو بضعة منك (عن مس الذكر)
عبد الله بن مسعود
- 28 إنما هو (أي الذكر) بضعة منك
أبو الدرداء
- 23 إنما هو بضعة منك وإن لكفك لموضعا غيره
عمار بن ياسر
- 22 إنما هو كعصه رأسه (عن مس الذكر)
حليفة بن اليمان
- 442 إنما هي طعمة أطعمكموها الله
أبو قتادة
- 277 أنه (ابن عمر) أغمى عليه ثم افاق فلم يقض الصلاة
نافع
- 519 أنه (ابن عمر) كان إذا أحرم من مكة لم يطف بالبيت
نافع
- 398 أنه (ابن عمر) كان إذا أهدى هدياً من المدينة فلالدة
نافع
- 130 أنه (ابن عمر) كان إذا جاء إلى الصلاة فوجد الناس
نافع
- 205 أنه (ابن عمر) كان إذا جمع الأمراء بين المغرب والعشاء جمع معجم
نافع
- 471 أنه (ابن عمر) كان إذا دنا من مكة بات بذي طوى
نافع
- 36 أنه (ابن عمر) كان إذا رجع فوضاً ولم يتكلم
عبد الله بن عمر
- 150 أنه (ابن عمر) كان إذا سجد وضع كفيه على الذي
نافع
- 134 أنه (ابن عمر) كان إذا صلى وحده يقرأ في الأربع
نافع
- 473 أنه (ابن عمر) كان إذا طاف بين الصفا والمروة بدأ بالصفا
نافع
- 137 أنه (ابن عمر) كان إذا وجد الإمام قد صلى
نافع

251	نافع	أنه (ابن عمر) كان ذات ليلة بمكة والسماء متظيمة فخشى الصبح
497	نافع	أنه (ابن عمر) كان عند الجمرتين الأوليين يقف وقوفا طويلا
258	نافع	أنه (ابن عمر) كان يسلم في الوتر بين الركعتين
234	نافع	أنه (ابن عمر) كان لا يصلي يوم الفطر قبل الصلاة ولا بعدها
518	نافع	أنه (ابن عمر) كان يصلي الظهر والعصر
214	إبراهيم النخعي	أنه (ابن عمر) كان يصلي على راحلته حيث كان وجهه
200	نافع	أنه (ابن عمر) كان يصلي مع الإمام أربعاً
281	نافع	أنه (ابن عمر) كان يعرق في الثوب وهو جنب
69	نافع	أنه (ابن عمر) كان يفصل يوم الفطر قبل أن يندو
220	نافع	أنه (ابن عمر) كان يقرب إليه الطعام فيسمع قراءة الإمام
195	نافع	أنه (ابن عمر) كان يقيم بمكة عشراً فيقصر الصلاة
92	نافع	أنه (ابن عمر) كان يكبر في النداء ثلاثاً
80	نافع	أنه (ابن عمر) كان ينام وهو قاعد فلا فتوحاً
629	نافع	أنه (ابن عمر) كان ينهي عما لم تسن من الضحايا
353	نافع	أنه (ابن عمر) كان ينهي عن القبلة والمباشرة للصائم
899		أنه (ابن عمر) كتب إلى أمير المؤمنين عبد الملك
278	أبو معشر المدني	أنه (عمار بن ياسر) أغشى عليه أربع صلوات
429	ابن شهاب	أنه (عمر بن الخطاب) أمر بقتل الحيات في الحرم
31	عبد الله بن مسعود	أنه (ابن مسعود) تعشى مع عمر ثم صلى ولم يتوضأ
51	عروة بن الزبير	أنه رأى أباه يمسح على الخطين
37	يزيد بن عبد الله	أنه (يزيد بن عبد الله) رأى سعيد بن المسيب رعف وهو يصلي
817	يزيد بن عبد الله الليثي	أنه رأى سعيد بن المسيب يراطل الذهب باللعب
455	عروة بن الزبير	أنه رأى عبد الله بن الزبير أحرم بعمره
221	السائب بن يزيد	أنه (السائب) رأى عمر بن الخطاب يضرب المنكسر
307	ربيعه بن عبد الله	أنه رأى عمر يقدم الناس أمام جنازة زينب
994	عبد الله بن دينار	أنه رآه (لابن عمر) يقول قائماً

- 526 يحيى بن سعيد أنه سمع سعيد بن المسيب ينهى أن تكح المرأة على خالتها
- 10 عبدالرحمن بن عثمان أنه سمع عمر بن الخطاب فوضاً وضواً لما تحت إزاره
- 439 عبدالرحمن بن عبدالقاري أنه طاف مع عمر بن الخطاب بعد صلاة الصبح
- 178 نافع أنه (نافع) قام عن يسار ابن عمر في صلاته
- 232 عثمان بن عفان أنه قد اجتمع لكم في يومكم هذا عيدان
- 760 خارجة بن زيد أنه (زيد بن ثابت) كان لا يبيع ثماره حتى
- 762 ربيعة بن عبدالرحمن أنه (القاسم بن محمد) كان يبيع ويستثنى منها
- 617 القاسم بن محمد أنه كان يدخل عليها (عائشة) من أرضه
- 110 إبراهيم الخفعي أنه (ابن مسعود) كان يرفع يديه إذا افتتح
- 194 نافع أنه كان يسافر مع ابن عمر البريد فلا يقصر الصلاة
- 214 هشام بن عروة أنه (عروة بن الزبير) كان يصلي على ظهر راحلته
- 900 أنه (زيد بن ثابت) كتب إلى معاوية: بسم الله
- 659 ابن عمر أنه لم يكن يسأله أحد من أهله
- 647 علي بن أبي طالب أنه (علي بن أبي طالب) نهى عن أكل الضب والضبع
- 801 علي بن أبي طالب أنه (علي بن أبي طالب) نهى عن بيع العبر بالعبرين
- 101 جابر بن عبدالله أنه يعلمهم التكبير في الصلاة
- 762 أبو الرجال أنها (عمرة بنت عبدالرحمن) كانت تبيع ثمارها
- 1003 سعيد بن المسيب إنها نسخت هذه الآية بالتى بعدها
- 227 ثعلبة بن أبي مالك أنهم كانوا زمان عمر يصلون يوم الجمعة حتى يخرج عمر
- 972 عائشة إني إذا لأنا المبدنة
- 152 عبدالله بن عمر إني أنشكتي (جواباً لمن اعترض على جلسته في الصلاة)
- 713 عبدالله بن عمر إني أشهد الله عليكم
- 303 أسماء بنت عميس إني صائمة وإن هذا يوم شديد البرد
- 43 عمر بن الخطاب إني لأجده (أبي المزدى) يتحدروني
- 573 حفصة إني مخبر لك خيراً وما أحب أن تصنع شيئاً
- 265 عبدالله بن مسعود أعون ما يكون الوتر ثلاث ركعات

- 334 سعيد بن المسيب أو في الخيل صدقة؟
 903 سهل بن حنيف أو لم يقل إلا ما كان رقعا في ثوب؟
 625 عمر بن الخطاب أو جمعها وانت جاريك
 62 عمر بن الخطاب أية ساعة هذه؟
 544 عمر بن الخطاب أيما امرأة نكحت في عدتها
 610 عمر بن الخطاب أيما امرأة طلقت فحاضت حيضة
 579 ابن عمر أيما رجل آلى من امرأته
 543 سعيد بن المسيب أيما رجل تزوج امرأة وبه جنون أو ضر
 798 عمر بن الخطاب أيما وليدة ولدت من سيدها
 692 عمر بن الخطاب أيها الناس قد سنت لكم السنن

(ب)

- 886 أبو هريرة ينس الطعام طعام الوليمة
 395 سعد بن أبي وقاص ينس ما قلت قد صنعها رسول الله ﷺ
 148 ابن عمر بسم الله، التحيات لله والصلوات لله
 773 ابن عمر بعته بالبراءة
 903 أبو طلحة الأنصاري بلى، ولكنه أطيب لنفسى
 12 عبد الله بن عمر بلى، ولكنى أحيانا أمس ذكرى فاتوضأ
 384 ابن عمر يبدأكم هذه التي تكلمون على رسول الله ﷺ فيها
 409 سعيد بن المسيب البدن من الإبل ومحل البدن البيت العتيق

(ت)

- 699 أبو بكر تب إلى الله عز وجل
 927 عمر بن الخطاب تطمح أبصارهم إلى مراكب من لأخلاق لهم
 83 سعيد بن المسيب تغتسل من طهر إلى طهر وتوضأ لكل صلاة
 116 ابن عمر تكفيك قراءة الإمام
 840 يحيى بن سعيد توفي عبد الرحمن بن أبي في نوم نامة
 146 عائشة التحيات الطيبات الصلوات الزاقيات لله

147	عمر بن الخطاب	التحيات لله الزايات لله الطيبات الصلوات
	(ث)	
490	عمر بن الخطاب	ثم جئتم منى، فمن رمى الجمرة التي عند العقبة
628	ابن عمر	التي فما فوقه
	(ج)	
998	حفصة	حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
554	عثمان بن عفان	حرمت عليكم
555	زيد بن ثابت	حرمت عليكم، حرمت عليكم
555	عثمان بن عفان	حرمت عليكم، حرمت عليكم
	(خ)	
203	عبدالرحمن بن الأسود	خذ من حنطة أهلك فاشتر
927	أسلم مولى عمر	عرجت مع عمر وهو يزعم الشام
72	عائشة	عرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره
365	عمر بن الخطاب	الخطب يسير وقد اجتهدنا
598	ابن عمر	العيلة والبرية ثلاث تطليقات
	(د)	
284	أبو أمامة	دخل زيد بن ثابت فوجد الناس ركوعا فركع
177	عبدالله بن عتبة	دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجنته يسبح
1006	ابن مسعود	دلوكها (الشمس) غروبها
1005	ابن عمر	دلوك الشمس ميلها
1006	ابن عباس	دلوك الشمس ميلها
	(ذ)	
651	سعيد بن المسيب	ذكاة ما كان في بطن الذبيحة
222	ابن عمر	الذي يقوته العصر كأنما وتر أهله وماله
	(ر)	
144	أبو جعفر القاريء	رأيت ابن عمر إذا أراد يسجد سوى الحصى

- 108 رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء أخيه
عبد العزيز بن حكيم
- 29 رأيت أبا بكر الصديق أكل لحماً ثم صلى ولم يتوضأ
جابر بن عبدالله
- 48 رأيت أنس بن مالك أتى قبا فيال
سعيد بن عبدالرحمن
- 208 رأيت أنس بن مالك في سفر يصلي على حماره
يحيى بن سعيد
- 53 رأيت صفية ابنة أبي عبيد تتوضأ وتزع حمارها
نافع
- 105 رأيت علي بن أبي طالب رفع يديه في التكبير الأولى
كليب بن شهاب
- 925 رأيت عمرو وهو يومئذ أمير المؤمنين قد رفع
أنس بن مالك
- 979 رب زفني وقاراً
إبراهيم عليه السلام
- 608 الرجل أحق بامرأته حتى تفصل
سعيد بن المسيب
- 691 الرجل في كتاب الله تعالى حق
عمر بن الخطاب
- (ص)
- 795 سمعت أبا ن بن عثمان وهشام بن إسماعيل
عبد الله بن أبي بكر
- 910 يعلمان الناس عهدة الثلاث
ابن عمر
- (ش)
- 237 شهدت الأحمى والفطر مع أبي هريرة فكبر في الأولى
نافع
- (ص)
- 344 صدة الزيتون العشر
ابن شهاب
- 249 صلاة المغرب وتر صلاة النهار
ابن عمر
- 342 الصيام لمن تمتع بالعمرة إلى الحج
عائشة
- (ط)
- 491 طيب رسول الله ﷺ يدي هاتين بعدما خلق
عائشة
- 556 الطلاق بالنساء والعدة بهن
علي بن أبي طالب
- (ع)
- 723 عجبا للعبة تورث ولا تورث
عمر بن الخطاب
- 595 عدة أم الولد إذا توفي
ابن عمر

596	علي بن أبي طالب	عدة أم الولد ثلاث حيض
613	سعيد بن المسيب	عدة المستحاضة سنة
401	عمر بن الخطاب	عزمت عليك لترجعن فلتنسلنه
593	سعيد بن المسيب	علي زوجها
744	سعيد بن المسيب	عليك مثنى
747	عطاء بن أبي رباح	عليك هدى
925	عمر بن الخطاب	عمر بن الخطاب أمير المؤمنين يخ يخ

(غ)

60	أبو هريرة	غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم كغسل الجنابة
----	-----------	---

(ف)

402	عمر بن الخطاب	فادذهب إلى شربة فادلك منها رأسك
863	سعيد بن المسيب	فإذا بلغ رأس مغراته
944	أبو بكر الصديق	فدينأك بأبائنا وأمهاتنا
190	عائشة	فرضت الصلاة ركعتين ركعتين
868	عمر بن الخطاب	فهيلاً طبقتم عليه بيتاً
164		في الخمار والدرع السابع الذي يجب قديمها (لما سئلت عما أم سلمة
		تصلي فيه المرأة)

666	سليمان بن يسار	في دية الخطأ محشرون بنت مخاض
663	سعيد بن المسيب	في الشفتين الدية، فإذا أقطعت
669	زيد بن ثابت	في العين القائمة إذا فقت مائة دينار
742	مجاهد	في كل شيء من الكفارات فيه إطعام
672	سعيد بن المسيب	في كل نافذة في عضو

(ق)

33	عبدالله بن عامر	قد رأيت أبي (عامر بن ربيعة) يفعل ذلك ثم لا يتوضأ
850	ثابت بن ضحأك	قد شغلني عنه ضيعني
823	ابن عمر	قد علمت ولكن نفسي بذلك طيبة

827	سعيد بن المسيب	قطع الورق والذهب من الفساد
1000	سعيد بن المسيب	قول العبد: سبحان الله والحمد لله (الباقيات الصالحات)
680	عمر بن الخطاب	القسامة توجب العقل
686	عائشة	القطع في ربع دينار فصاعداً

(ك)

347	سالم	كان ابن أم مكتوم لا ينادى حتى يقال له
119	سالم بن عبدالله	كان ابن عمر لا يقرأ خلف الإمام
242	نافع	كان ابن عمر بما يقتت في الصبح
979	سعيد بن المسيب	كان إبراهيم عليه السلام أول الناس ضعيف الضيف
215	نافع	كان (ابن عمر) أينما توجهت به راحلته صلى التطوع
35	عبدالله بن عمر	كان الرجال والنساء يتوضؤون جميعاً في زمن رسول الله ﷺ
506	عبدالله بن دينار	كان عبدالله بن عمر يتصدق بها (أي جلال يده)
210	حصين	كان عبدالله بن عمر يصلي التطوع على راحلته
928	يحيى بن سعيد	كان عمر يأكل خبزاً مفتوتاً بسمن
926	عائشة	كان عمر يبعث إلينا بأحظانا
170	ابن عمر	كان عمر بن الخطاب يصلي كل ليلة
624	عائشة	كان فيما أنزل الله تعالى في القرآن: عشر وضعات
979	أبو الدرداء	كان الناس ورقاً لا شوكة فيه
290	سهل بن سعد	كان الناس يؤمرون أن يضع أحدهم يده اليمنى على ذراعه
386	أنس بن مالك	كان يهل المهل فلا ينكر عليه
979	أسلم	كانت لعمر بن الخطاب تسع صحاف
160	عبد الله الاخواني	كانت ميمونة زوج النبي ﷺ تصلي في الدرع والخمار
387	ابن عمر	كل ذلك قد رأيت الناس يفعلونه
657	ابن عمر	كل ما أمسك عليك
04		كنا نصلي العصر، ثم يخرج الإنسان إلى بني عمر و فيجدهم أنس بن مالك يصلون العصر

- 03 كنا نصلى العصر ثم يلعب الذهاب إلى قضاء فيأتيهم والشمس مرتفعة أنس بن مالك
637 كنا نضحى بالشاة الواحدة يذبحها أبو أيوب الأنصاري
327 كنت إذا قبضت عطائي من عثمان سألتني: هل عندك مال قدامة بن مظعون
88 كنت أرجل راس رسول الله ﷺ وأنا حائض عائشة
492 كنت أطيب رسول الله ﷺ لا حرامه قبل أن يحرم عائشة
288 كنت أنام بين يدي رسول الله ﷺ عائشة
606 كيف ملئ علماً (عن ابن مسعود) عمر بن الخطاب
592 كيف قلت؟ الفرعة بنت مالك

(ل)

- 174 لأن أذكر الله من بكرة إلى الليل أحب معاذ بن جبل
243 لأن أشهد صلاة الصبح أحب إلي من أن أقوم ليلة عمر
447 لأن أعتصر قبل الحج وأهدي أحب إلي ابن عمر
73 لشد إزارها على أسفلها ثم يباشرها إن شاء عائشة
416 لست كهياتكم إنما صيد من أجلى عثمان بن عفان
11 لعلك مسست ذكرك قم فترضاً سعد بن أبي وقاص
755 لغو اليمين قول الإنسان عائشة
283 لقد احتممت وما شعرت عمر بن الخطاب
942 لقد جمع لي رسول الله ﷺ أبوه يوم أحد سعد بن أبي وقاص
587 لكل مطلقة منعة إلا التي تطلق ابن عمر
834 لم تمنع أحماك ما ينفعه عمر بن الخطاب
903 لم تنزعه؟ سهل بن حنيف
692 لما صدر عمر بن الخطاب من منى سعيد بن المسيب
793 لن أقر بها حتى يفارقها زوجها عثمان بن عفان
543 لها صداق مثلها من نساها عبدالله بن مسعود
545 لها صداقها بما استحل من فرجها علي بن أبي طالب
441 لو ألتبتهم بغيره لأوجعك عمر بن الخطاب

	عمر بن الخطاب	لو تمألاً عليه أهل صنعاء
977	عمر بن الخطاب	لو علمت أن أحداً أقرى
273	كعب بن الأحبار	لو كان يعلم الماز بين يدي المصلي
394	ابن عمر	لو كنت معك حين أحرمت لأمرتك أن تهل
576	عمر بن الخطاب	لو وضعت ما في بطنها وهو على سيره
667	ابن عباس	لو لا أنك لا تعتبر إلا بالأصابع عقلها
127	عمر بن الخطاب	ليت في فم الذي يقرأ خلف الإمام حجراً
859	سعيد بن المسيب	ليس برهان الخيل بأس
649	ابن عمر	ليس به بأس
630	عبدالله بن عمر	ليس حلاق الرأس بواجب على من ضحي
84	عروة بن الزبير	ليس على المستحاضة أن تغتسل إلا غسلاً واحداً
15	عبدالله بن عباس	ليس في مس الذكر وضوء
16	سعيد بن المسيب	ليس في مس الذكر وضوء
397	عائشة	ليس كما قال ابن عباس
542	ابن عمر	ليس لها صدق ولو كان لها صدق
692	عمر بن الخطاب	اللهم كبرت سني وضعفت قوتي

(م)

458	ابن عمر	ما استيسر من الهدى بعير أو بقرة
457	علي بن أبي طالب	ما استيسر من الهدى شاة
25	علي بن أبي طالب	ما أبالي إياه (أي الذكر) مست أو أنفى أو أذنى
255	ابن مسعود	ما أبالي لو أقيمت الصبح وأنا أوتر
18	علي بن أبي طالب	ما أبالي مسته أو طرف أنفى
14	عبدالله بن عباس	ما أبالي مسته أو مست أنفى
265	ابن مسعود	ما أجزأت ركعة واحدة قط
968	مالك بن أبي عامر	ما أعرف شيئاً مما كان الناس عليه إلا النداء
551	عمر بن الخطاب	ما بال رجال يظنون ولا تدعهم لم يدعوا لهم

- 550 عمر بن الخطاب ما بال رجال يعزلون عن ولائهم
- 807 عمر بن الخطاب ما بال رجال ينحلون أبناءهم
- 536 عمار بن ياسر ما حرم الله تعالى من الحرائر شيئاً إلا وقد
- 443 عمر بن الخطاب ما حملك على أن تفديهم بهذا؟
- 641 سعيد بن المسيب ما ذبح به إذا بضع فلا بأس به
- 1002 عائشة ما رأيت مثل ما رغب هذه الأمة عنه
- 585 رافع بن خديج ما شئت إنما بقيت واحدة
- 313 رافع ما صلى على عمر إلا في المسجد
- 861 ابن عباس ما ظهر العلول في قوم
- 560 عمر بن الخطاب ما فعلت بجارتك؟
- 417 ابن عمر ما فوق الذن من الرأس
- 621 ابن عباس ما كان في الحولين وإن كانت مصيبة
- 619 سعيد بن المسيب ما كان في الحولين وإن كانت مصيبة واحدة
- 86 ابنة زيد بن ثابت ما كان النساء يصنعن هذا
- 722 عمر بن الخطاب مالك في كتاب الله من شيء
- 784 إبراهيم النخعي ما لم يتفرقا عن منطلق البيع
- 565 عبدالرحمن بن أبي بكر مالي رغبة عنه ولكن مثلي
- 72 أسيد بن حضير ما هي بأول بر كنكم يا آل أبي بكر
- 352 أبو النضر ما يمنعك أن يدنو إلى أهلك تقبلها
- 24 حذيفة بن اليمان مثل أنفك (عن مس الذكر)
- 745 ابن عمر مرها فلتربك ثم لتمش
- 734 عمر بن الخطاب مروءة فليوص لها
- 664 ابن شهاب مضت السنة أن العاقلة لا تحمل شيئاً
- 401 عمر بن الخطاب ممن ربح هذا الطيب؟
- 357 ابن عمر من استقاء وهو صائم فعليه القضاء
- 450 ابن عمر من اعتمر في أشهر الحج في شوال

- 453 سعيد بن المسيب من اعتمر في أشهر الحج في شوال
- 893 ابن عمر من اقتصى كلباً إلا كلب ماشية
- 199 سعيد بن المسيب من اجمع على إقامة أربعة أيام فليتم الصلاة
- 507 ابن عمر من اخصر دون البيت بمرض فإنه لا يحل حتى يطوق
- 832 عمر بن الخطاب من احسب أو حاضاً ميتة فهي له
- 851 سعيد بن المسيب من اعد ضالة فهو حلال
- 559 ابن عمر من اذن لعبده في أن ينكح
- 826 ابن عمر من اسلف سلفاً فلا يشترط
- 967 ناس من الصحابة من اشراط الساعة المعلومة أن ترى
- 350 أبو هريرة من اصبح جنباً افطر
- 842 سعيد بن المسيب من اعتق وليلة عن دير
- 413 ابن عمر أو عمر من اهدى بدنة فضلت أو ماتت
- 397 ابن عباس من اهدى هدياً حرم عليه ما يحرم على الحاج
- 792 عمر بن الخطاب من باع عبداً وله مال
- 773 زيد بن ثابت من باع غلاماً بالبراءة
- 537 سعيد بن المسيب من تزوج امرأة فلم يستطع أن يمسه
- 08 أبو هريرة من ترضاً فأحسن وضوءه ثم خرج عامداً إلى الصلاة
- 917 عمر بن عبدالعزيز من جعل دينه غرضاً
- 738 عبدالله بن عمر من حلف بهيمن فوكدها
- 491 عمر بن الخطاب من رمى الجمرة ثم حلق أو قصر
- 403 سعيد بن المسيب من ساق بدنة تطوعاً ثم عطيت
- 115 ابن عمر من صلى خلف الإمام كلفته قراءته
- 113 جابر بن عبدالله من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن
- 218 ابن عمر من صلى صلاة المغرب أو الصبح لم أدر كهما
- 460 عمر بن الخطاب من صفر فليحلق ولا تشبهوا بالنبيذ
- 510 ابن عمر من غربت له الشمس من أو سط التشريق

169	عمر بن الخطاب	من فاتته من حزمة شيء من الليل ففراه
748	ابن عمر	من قال: واللّٰه
128	زيد بن ثابت	من قرأ حلف الإمام فلا صلاة له
671	عمر بن الخطاب	من كان عنده علم في الدية
341	أبو هريرة	من كان له مال ولم يود زكاته
808	عثمان بن عفان	من نحل ولدًا له صغيراً
746	علي بن أبي طالب	من نلبر أن يحج ماشياً
216	نافع	من نسي صلاة من صلاته فلم يذكر
501	ابن عباس	من نسي من نسكه شيئاً أو ترك فليهرق دماً
913	ابن عباس	من هذا؟
151	عبدالله بن عمر	من وضع جهته بالأرض فليضع كفيه
509	ابن عمر	من وقف بعرفة ليلة المزدلفة قبل أن يطلع الفجر
804	عمر بن الخطاب	من وهب هبة لصلة رحم
816	أبو الدرداء	من يعذرنى من معاوية
414	نافع	المحرم لا يصلح له أن ينتظ من شعره
463	ابن عمر	المرأة الحائض التي تهل بحج أو عمرة تهل
517	ابن عمر	المرأة المحرمة إذا حلت لا تمتشط
855	ابن عمر	المكاتب عبد ما بقى عليه
988	ابن عمر	المملوك وماله لسيده
304	عبدالله بن عمرو بن العاص	الميت بقمص ويؤذر

(ن)

	جابر بن عبدالله	نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحليبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
909	أنس بن مالك	نزل في الذين قتلوا بئر معونة
592	القرينة بنت مالك	نعم
219	أبو أيوب الأنصاري	نعم صل معه ومن فعل ذلك فله مثل
530	القاسم بن محمد	نعم، فارق امرأتك ثلاثاً وتزوج

- 530 عروة نعم فارق امرأتك ثلاثاً و تزوج
05 عبدالله بن زيد نعم، فدعا بوضوء فأفرغ على يديه فغسل
434 عائشة نعم، فليحك وليشدد ولو ربطت يداي
241 عمر بن الخطاب نعمت البدعة هذه والتي تنامون
945 ثابت بن قيس نهانا الله أن نحب أن نحمد بما لم نفعل

(٥)

- 322 عثمان بن عفان هذا شهر زكاتكم فمن كان عليه دين فليؤد دينه
609 عثمان بن عفان هذا عمل ابن عمك، هو أشار
533 عمر بن الخطاب هذا نكاح السر ولا نجيزه
611 عبدالله بن مسعود هذه امرأة حبس الله عليك ميراثها
925 عمر بن الخطاب هذه أردت منك
584 عمر بن الخطاب هذه المتعة لو كنت تقدمت فيها لرجمت
1001 سعيد بن المسيب هن ذوات الأزواج
607 علي بن أبي طالب هو أحق بها حتى تغتسل
549 حجاج بن عمرو هو حرثك إن شئت عطشمة وإن شئت سقيته
340 ابن عمر هو المال الذي لا تؤدى زكاته
562 عثمان بن عفان هي تطليقة إلا أن تكون سميت شيئاً
565 عمر بن الخطاب هي على ما بقي من طلاقها
407 ابن عمر الهدى ما قلد أو أشعر

(٦)

- 245 ابن عمر وأى فصل أفضل من السلام
781 سعيد بن المسيب وكان من ميسر أهل الجاهلية بيع اللحم
241 عمر بن الخطاب والله إني لأهني لو جمعت هؤلاء على قاريء واحد لكان أمثل
103 أبو هريرة والله إني لأشبهكم صلاة برسول الله ﷺ
963 عمر بن الخطاب والله لأن تكون قلنتها أحب إلي
688 أبو بكر والله لدعائه على نفسه أشد عندي

- والله ليحمرن به ولو على بطنك
834 عمر بن الخطاب
- والله يا بنية ما من الناس
806 أبو بكر الصديق
- ولا مهرها بما استحل من فرجها
544 سعيد بن المسيب
- وددت أن الذي يقرأ خلف الإمام في فيه جمرة
126 سعد بن أبي وقاص
- وددت أن عندى قطعة من جراد
652 عمر بن الخطاب
- ورث أبا طالب عقيل
728 علي بن حسين
- وزنت فاطمة بنت رسول الله ﷺ شعر حسن و حسين
660 محمد بن علي
- وقعت الفن فلم يبق من أهل بدر
990 سعيد بن المسيب
- ويملك من طينى؟
841 عائشة
- الوتر ثلاث كتلات المغرب
260 عبدالله بن مسعود
- الوتر ثلاث كصلاة المغرب
262 عبدالله بن مسعود
- الوتر كصلاة المغرب
263 ابن عباس
- (لا)
- لا (عن زكاة الدين)
323 سليمان بن يسار
- لا أكل السمن حتى يحسب الناس
928 عمر بن الخطاب
- لا آمرک أن تأكل ذلك ولا تؤكله
768 زيد بن ثابت
- لا آمرک أن تأكلها (اللحظة)
849 ابن عمر
- لا أحب أن أجيزهما جميعاً ونها
535 عمر بن الخطاب
- لا بأس بأن يناع الرجل طعاماً
772 ابن عمر
- لا بأس بأن يغسل الرجل بفضل وضوء المرأة
89 ابن عمر
- لا بأس ببيع الكفري
759 الحسن البصري
- لا بأس بذلك (من الرجل المعتكف يذهب لحاجته)
378 ابن شهاب زهري
- لا بأس بكوايتها بالنهب والورق
828 رافع بن خديج
- لا بأس بها وتلا
653 ابن عباس
- لا تبع إلا ما آويت إلى رحلك
823 سعيد بن المسيب
- لا تبع طعاماً أبغضه حتى تستوفيه
765 عمر بن الخطاب

- 318 ابن عمر لا تبكوا على موتاكم فإن الميت يعذب
- 558 ابن عمر لا تبست الميتة ولا المتوفى عنها زوجها
- 812 عمر بن الخطاب لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً
- 811 عمر بن الخطاب لا تبيعوا الورق بالذهب
- 325 ابن عمر لا تجب في مال زكاة حتى يحول عليه الحول
- 183 عمر بن الخطاب لا تحروا بصلواتكم طلوع الشمس ولا غروبها
- 498 ابن عمر لا ترمى الجمار حتى تنزل الشمس في الأيام الثلاثة
- 938 عبد الله بن مسعود لا تستعين من ماله شيئاً
- 922 ابن عمر لا تعترض فيما لا يعينك
- 85 عائشة لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء
- 665 ابن عباس لا تعقل العاقلة عمداً ولا صلحاً
- 789 عمر بن الخطاب لا تقربها ولها شرط لأحد
- 689 سعيد بن العاص لا تقطع يد الأبق إذا سرق
- 975 عيسى بن مريم لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله
- 597 عمرو بن العاص لا تلبسوا علينا في ديننا إن تك أمة
- 423 ابن عمر لا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس اللقازين
- 751 ابن عباس لا تنحري ابنك وكفري عن يعينك
- 52 جابر بن عبد الله لا، حتى يمس الشعر الماء
- 818 سعيد بن المسيب لا ربا إلا في ذهب أو فضة
- 775 سعيد بن المسيب لا ربا في الحيوان
- 627 سعيد بن المسيب لا رضاعة إلا في المهد
- 614 ابن عمر لا رضاعة إلا لمن أرضع
- 837 عبد الله بن مسعود لا سالية في الإسلام
- 350 أبو هريرة لا علم لي بذلك إنما أخبرني به مخبر
- 618 ابن عباس لا، اللقاح واحد
- 821 سعيد بن المسيب لا ولكن يعطيه ديناراً

816	عمر بن الخطاب	لا والله لا تفارقه حتى تأخذ
499	عمر بن الخطاب	لا يبين أحد من الحاج لياي منى وكاء العلبة
802	عمر بن الخطاب	لا يبيع في سوقنا أعجمي
571	زيد بن ثابت	لا يحل له حتى تنكح زوجا غيره
415	ابن عمر	لا يحتجم المحرم إلا أن يضطر
297	ابن عمر	لا يسجد الرجل ولا يقرأ القرآن إلا وهو طاهر
516	عمر بن الخطاب	لا يصدرن أحد من الحاج حتى يطوف
541	عمر بن الخطاب	لا يصلح لا امرأة أن تنكح إلا بإذن وليها
315	ابن عمر	لا يصلي الرجل على جنازة إلا وهو طاهر
371	ابن عمر	لا يصوم إلا من أجمع الصيام قبل الفجر
590	عائشة	لا يضرك أن لا تذكر حديث فاطمة
790	ابن عمر	لا يظأ الرجل وليدة
360	ابن عمر	لا يفرق قضاء رمضان
274	ابن عمر	لا يقطع الصلاة شيء
436	ابن عمر	لا ينكح المحرم ولا يخطب على نفسه ولا على غيره
580	أبو هريرة	لا ينكحها حتى تنكح زوجا غيره
580	ابن عباس	لا ينكحها حتى تنكح زوجا غيره

(ك)

476	عمر بن الخطاب	يا أمة الله، افعدى في بيتك
401	معاوية بن أبي سفيان	يا أمير المؤمنين إن أم حبيبة طهيتي
443	كعب الأحبار	يا أمير المؤمنين والذي نفسي بيده
716	أبو طلحة الأنصاري	يا أنس، قم إلى هذه الجوار
196	عمر بن الخطاب	يا أهل مكة أنموا صلاتكم فإنما قوم سفر
513	عمر بن الخطاب	يا أهل مكة ما شأن الناس بأنون
246		يا بني لقد ذكرتني بقاء هذه السورة (المرسلات) أنها لأخر أم الفضل

ما سمعت

869	عمر بن الخطاب	يا رسول الله، لو اشتريت
45	عمر بن الخطاب	يا صاحب الحوض، لا تخبرنا فإننا نرد على السباع ونرد علينا
830	سليمان بن يسار	يا معشر اليهود والله إنكم لمن أبغض
739	عمر بن الخطاب	يا يرفأ إني أنزلت مال الله مني بمنزلة
724	عمر بن الخطاب	يا يرفأ هلم ذلك الكتاب
93	ابن عمر	يتقدم الإمام وطائفة من الناس فيصلى بهم (عن صلاة الخوف)
146	ابن عمر	يتوخي أحدكم الذي يظن أنه نسي من صلاته
75	عائشة	يجتنب شعار الدم وله ما سوى ذلك
78	زيد بن ثابت	يفتسل (لما سئل من الرجل يصيب أهله ثم يكسل)
419	ابن عباس	يفسل المحرم رأسه
198	سالم بن عبدالله	يقصر وإن تمادى به ذلك شهراً
754	عائشة	يكفر ذلك ما يكفر اليمين
939	عامر	ينظر بعضهم إلى عورة بعض؟
65	عبدالله بن عباس	اليوم يوم بارد (فتوضأ)
38	سعيد بن المسيب	يوميء إيماء برأسه في الصلاة

کتاب رشد و ہدایت کی ہمہ گیر آفاقی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے
نور و سرور اور جذبہ حب رسول ﷺ پر مبنی آیات احکام کی مفصل وضاحت
اردو زبان میں پہلی مرتبہ

تفسیر احکام القرآن

مفسر قرآن، علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری

آیات احکام کا مفصل لغوی و تفسیری حل امہات کتب تفسیر کی روشنی میں
مفسرین کی تصریحات کے مطابق پیش کیا گیا۔

اس لئے یہ کتاب طلباء، علماء، وکلاء، محققین

اور عوام و خواص کے لئے قیمتی سرمایہ

آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی۔ پاکستان